فہرست کتاب روضۃ الاصفیا فی ذکر الانبیا

تمت

نایاب طبع ہوا

جناب ... صاحب

روضۃ الاصفیا یہ ترجمہ ہی
قصص الانبیا کا بس محبوب
نقل ہی طبع مصطفائی کی
جو کہ دلی میں تہا چہپا مرغوب
ہو امام حسین بخش نواب
حال خلفا کی بعد یہ مطلوب
ذکر سبطین سید الثقلین
اصل نسخہ میں جو تہا مکتوب
بجناب آیت اللہ سے
اسکی تحریر اسلئی منسوب
حسب ارشاد اپنی والد کے
متبرک قصص خرد قلوب
مطبع احمدی میں چہپوایا
ابن ولایت حسین الی ہذا خوب

انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ

بیان حال خلفا کیا گیا یعنی تسکین منتخب ابن عباسی اور انبیا کی کہ

روضۃ الاصفیا

معروف

قصص الانبیا

مع ذکر حسنین رضی اللہ عنہما شیخ لائق حسین ابن منشی حسین بخش صاحب کی تصنیف

مطبع احمدی حاجی ولی محمد مین مطبوع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر ہی اوس خدا کو کہ جسنی انبیا کو دنیا مین لوگونکی ہدایت کے واسطے ارسال کیا اور ثنا ہی اوس نبی کو جسنی پیغمبرونکی
تعلیمین الٰہی اپنی بندونکو بیانکی دولت سی مالامال کیا پیغمبرونکی وسیلی سی عجائب قدرت الٰہی اور غرائب حکمت نامتناہی
ہم سرگشتگان بادیہ جہالت پر ظاہر ہوئی اور اونکی معجزونکی شمع کفر کی ظلمات کو زائل کر کی اُنکی لئی منور ہوئے
اور ہر روز نامحدود اوس نبی محمود پر کہ نام پاک جسکا محمد ہی اور دین اوسکا آخر زمان تک تائید الٰہی
سی مؤید اوسکی طفیل سے کلام الٰہی نازل ہوا جسسے حال سب پیغمبرونکا معلوم ہوا اور اگلی امتون کی
پیغمبر مانیان منکر عبرت اوٹھانی سی ہمارا بہبود ہوا اور اوسکی آل و اصحاب کہ جنہون نی حضرت کی صحبت
کی فیض سی حال انبیا علیہم السلام کا واضح کیا اور دین کی راہ کو روشن اور لائح کیا پیغمبرونکی احوال لکہنی
سی تقویت دین کی ہی اور اگلی امتونکی حادثی دریافت کرنی سی زیادتی یقین کی اگرچہ علمائے
متقدمین نی تواریخ عربی اور فارسی مین ابتدای خلق سی تا انبیا است کچہ باقی نہین رکہا لیکن اس
زمانہ کے لوگونکی ہمتین دینکی کام مین سست ہین اور دنیا کی امور مین چالاک و چست عربی اور
فارسی کی تحصیل مین مدت کا طول ہوتا ہی اوسواسطی اونکا دل تحصیل سی ملول ہوتا ہی سو واسطی اس ہیچمدان
قاصر محمد طاہر نی بسبب ترغیب بعضی رئیسان اہل ایمان اور محبان رسول آخر زمان ساکنان
شہر بمبئی کے معتبر کتابونسی خلاصہ کر کی احوال انبیا علیہم السلام و خلفاء راشدین و ائمہ اربعہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین کا زبان اردو مین لکہا اور نام اسکا روضۃ الاصفیا فی ذکر الانبیا رکہا خدا
اسکی نیت خیر کا اجر عظیم بخشی اور اس عاصی کو بہی ثواب جسیم عنایت کری اگر کسی کو اسکتاب کی روایتونمین
اشتباہ پڑی تو روضۃ الصفا اور مدارج الدرر اور تفسیر مدارک اور روضۃ الاحباب وغیرہ مین دیکہہ کر اپنا شبہہ

رفع کرلی اور جو مسلمان ان احوال کی دیکھنی سی مستفید ہو اور عیب نہ پاوی اونکی حق مین ورثہ خیر کی بہی خاتمہ بالخیر ہونیکی دعا کری خدا اوسکا بہی خاتمہ بالخیر کری

ذکر نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور پیدائش کائنات کا

روایت کرتا ہون محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آذر بخاری رحمۃ اللہ علیہم حضرت امام جعفر صادقؓ بن امام محمد باقرؓ بن امام زین العابدینؓ بن حضرت امام حسینؓ رضی اللہ عنہم سی کہ فرمایا امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نی کہ ایکدن مین بہ مع اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراسر سعادت مین بیٹھا تہا کہ جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں باپ آپ پر تصدق ہون فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نی سب سی پہلی کونسی چیز پیدا کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سب موجودات سی پہلی اوس خالق مطلق نی میرا نور پیدا کیا ہزار برس تک وہ نور میرا قدرت الٰہی سی عظمت الٰہی کی مشاہدے اور تسبیح اور سجدہ مین متصرف رہا ابن عباسؓ سی روایت ہی کہ وہ نور محمدیؐ بارہ ہزار برس تک عالم تجرد مین مشغول بعبادت معبود رہا پہر حق تعالیٰ نے اوس نور سی ایک گوہر پیدا کیا اور اپنی نظر جلال سی اوسپر دیکہا وہ جوہر نظر ہیبت الٰہی سی پانی ہوکر ہزار برس تک بہتا رہا پس اوسی دس حصے کیا پہلی حصے سے عرش بنایا اوسکی چار ہزار رکن کئی ایک رکن سی دوسرے رکن تک چار ہزار برس کی راہ بعدہ چار فرشتی پیدا کئی ایک صورت آدمی دوسرا صورت شیر تیسرا بکرے کی چوتہا بیل گاو پانوُن اونکی تحت الثریٰ مین اور مونڈہی اونکی عرش سے لگی ہوئی ہین اونکو حکم الٰہی ہوا کہ عرش کو اوٹہالو اونہون نے ہر چند زور کیا مگر نہ اوٹہا سکی پہر ارشاد ہوا کہ ہمنی تمکو سبعت آسمان اور زمین کا زور دیا اٹہالو پہر اونہون نے قوت کر کر چاہا اٹہاوین پہر بہی نہ اوٹہہ سکا بعد اوسکے جناب باری سی ارشاد ہوا کہ یہ تسبیح پڑہ کی اوٹہالو سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْجَمَالِ وَالْجَلَالِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ جب فرشتون نی یہ تسبیح پڑہی قدرت الٰہی سے عرش کو اوٹہالیا دوسری حصے سی قلم بنایا طول اسکا پانصد سالہ راہ اور عرض چہل سالہ راہ تیسری حصے سے لوحِ محفوظ بنایا طول اوسکا صد سالہ راہ اور عرض سہ صد سالہ راہ اور اطراف اوسکے مین یاقوت جڑا ہوا پہر قلم کو حکم ہوا کہ لکہ عرض کیا کیا لکہون فرمایا کہ علم میرا میری خلقت مین عرض کیا ابتدا کس کلام سی کرون فرمان ہوا کہ لکہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قلم نے ہزار سال مین بسم اللہ لکہا بعدہ بفرمان رب الجلیل یہ لکہا إِنِّيْ أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلِيْ مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِيْ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِيْ وَشَكَرَ عَلٰى نَعْمَائِيْ وَرَضِيَ بِحُكْمِيْ كَتَبْتُهُ صِدِّيْقًا وَبَعَثْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِيْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِيْ وَلَمْ يَرْضَ بِحُكْمِيْ فَلْيَتَّخِذْ إِلٰهًا سِوَائِيْ یعنی تحقیق مین ہون معبود نہین کوئی لائق عبادت کی مگر مین اور محمد میرا رسول ہی جو تابع ہووے میری قضا کا اور

صبر کیا میری بلا پر اور شکر کیا میری نعمتون پر اور راضی رہا میری حکم پر لکہونگا مین اوسے صدیقون اور
اوٹہاؤنگا اوسی قیامت کی دن ہمند نبیونکی ساتہ اور جو تابع نہوا میری قضا کا اور صبر نکیا میری بلا پر اور شکر
نکیا میری نعمتون پر راضی نرہا میری حکم پر پس چاہی کہ اختیار کری معبود سوا میری پہر لکہا قلم نی عدد قطرات امطار و
اوراق اشجار اور ریگ بیابان اور جو چیز ہونی والی ہی قیامت تک کہتی ہین کہ جب قلم نے نام محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا سنا تو عرض کیا کہ خداوندا [illegible] مانند یہ نام بزرگ تیری نام کی ساتہ لکہا ہی
جناب باری سی ندا آئی کہ یہ نام میرے حبیب کا ہی کہ وہ مقصود آفرینش ہی اگر مین اوسے پیدا نکرتا تو قدرت
اپنی ظاہر نکرتا جب یہ حکم حق سبحانہ تعالی سنا قلم شق ہوا اور وہی کہ لوح حفظ نے بنائی کہ میری مانند
کوئی نہین ہی کیونکہ مجہہ پر علم خدائی کا لکہا گیا ہی جناب باری سے آواز آئی یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ
وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ یعنی مٹاتا ہے اللہ اور رکہتا ہی جسکو چاہتا ہے اور اوسی پاس ہے اصل کتاب
جو تہی حصہ سی آفتاب پانچوین سی ماہتاب چہٹی سی بہشت ساتوین سے دوزخ آٹہوین سی فرشتی نوین سے
کرسی دسوین سی نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اوس روح مبارک کو دہنی طرف عرش کی تسبیح و
تقدیس مین مشغول رکہا روایت ہی کہ نیچی کرسی کے ایک دانہ یاقوت پیدا ہوا اللہ تعالی نی نظر رحمت سی اوسکو پانچ سو
برس کے راہ اوس نے پرا سا جب نگاہ نی نظر کے ہیبت سی وہ خود بخود پگہل کر پانی ہوا بعد اوسکی صبا اور دبور
جنوب شمال کو پیدا کرکی حکم فرمایا کہ تم چارون گوشی پانی کی موج مار کر کف نکالو تو قدرت الہی کی
پیدا ہوا اوس پانی سے اوٹہی دہوان حل کر کرسی اور پانی کی بیچ نوپر معلق ہو رہا اوس دہوئین کو حق تعالی نے
سات پارہ کیا ایک پارہ سی پانی کا آسمان دوسرے سی تانبی کا آسمان تیسری سی لوہی کا آسمان چوتہی سے
چاندی کا پانچوین سی سونے کا چہٹی سی مروارید کا ساتوین سی یاقوت کا آسمان ہوا ایک آسمان سی دوسرے
تک فاصلہ پانصد سالہ راہ پہر اللہ تعالی نی ساتہ قدرت کے پانی کی اوس پانی کے کف سی ایک پشتہ خاک سرخ
پیدا کیا اوسی جگہ جہان خانہ کعبہ ہی حضرت جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام کو حکم ہوا کہ چارون
گوشے اوس پشتہ خاک کی پہیلا دو اونکی پہیلانی سی یہ زمین ہوئی روایت ہی کہ ایکروز عبد اللہ بن سلام نی حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کی کہ یا رسول اللہ زمین کو کس چیز پر قرار ہی فرمایا کوہ قاف سی اور کوہ
قاف بنا ہی زمرد سی اور آسمان کی یہ سبزی اوسکی پرتو سی ہے بلندی کوہ قاف کی پانسو برس کی راہ ہی اور کوہ قاف
کی اوس پار سات زمین خشک کی اور سات کافوری اور سات چاندی کی ہین اور ستر ہزار عالم ہین اور ہر عالم
عالم کی ستر ہزار زمین ہی پہر عبد اللہ نی پہر عرض کی یا رسول اللہ اوسکی نیچی کیا ہی فرمایا ایک اژدہا ہی طول
اوسکا دو ہزار سالہ راہ ہی اور یہ سب عالم اوسکی حلقہ مین ہی اور فرمایا کہ ساتوین زمین پر فرشتی اور جہنم
چہٹی مین شیطان اور اوسکے اولاد اور پانچوین پر دیو اور چوتہی پر سانپ اور تیسری پر جانوران گزندہ
اور دوسری پر پریان اور پہلی زمین پر سب آدمی ہین اور نیچی ساتوین زمین کی ایک گائی ہی اوسکی چار سر

ہر سینگ مین ایک سینگ سے دوسرے سینگ تک پانصد سالہ راہ کی مسافت ہے اور پیدایش ان سینگون کے
درمیان اوس گاؤ کی کٹہری ہے ایک مچہلی کی پیٹہ پر اور وہ مچہلی پانی پر ہے عمق اوس پانی کا چہل سالہ راہ
اور وہ پانی ہوا پر معلق ہے اور ہوا تاریکی پر اور تاریکی دوزخ پر اور دوزخ ایک سنگ آسمانی پر اور وہ سنگ ایک
فرشتہ کے سر پر ہے اور وہ فرشتہ ہوا پر استادہ ہے اور ہوا قدرت قادر سے اونچی ہے اور قدرت اوسکی بے
پایان ہے عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ تحت الثریٰ ساتون زمین کی نیچی اور نیچی ثریٰ کے
دوزخ ہے اوسمین ایک سردار ہے نام اوسکا مالک اور انیس فرشتے مالک کی زیر حکم ہین قولہ تعالیٰ علیہا تسعۃ
عشر داہنی طرف ہر فرشتہ کی ستر ہزار ہاتھ اور بائین طرف بہی ستر ہزار ہاتھ ہین اور ہر ہاتھ پر ستر ہزار ہتھیلی
اور ہر ہتھیلی پر ستر ہزار انگلیان اور ہر انگلی پر ایک اژدہا ہے اور ہر اژدہے کی سر پر ایک ایک سانپ ہے کہ درازی
اوسکی ستر ہزار سالہ راہ ہے اور ہر سانپ کی سر پر ایک بچہو ہے اگر دوزخیونکو ایک نیش مارے تو ستر برس تک درد سے
لوٹتے رہین اور بائین ہاتہ کی انگلیون پر ایک ایک ستون آتش کا ہے اگر ایک ستون حشر کی میدان مین ڈالا جاوے
اور سب جن وانس ملکر اوسکی ہلانی چاہین تو ہل نسکی اون فرشتونکو حکم ہوا کہ تم دوزخ کی اندر جاؤ انہون نے عرض
کیا کہ خداوندا ایسی آتش سوزان مین کسطرح جاوین جبرئیل ع نے بحکم رب الجلیل ایک خاتم بہشت سے لاکر اونکی پیشانیونپر
اوس سے داغ دیا اوس خاتم پر لکہا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دوزخ کی آنچ اونپر اثر نکرتی تہی پہر
او بہشتی دوزخ مین گئی قیامت تک ہین جو مومن ہینگے اونکے دل پر داغ محمدی ہے اوسپر آتش دوزخ
کا الم وصدمہ اوسی نہ پہنچیگا اور دوزخ کی سات دروازے ہین ہر دروازہ کی لئی اونمین سے ایک گروہ تقسیم کیا گیا ہی طبقہ اول
جحیم دوسرا جہنم تیسرا سقر چوتہا سعیر پانچوان لظی چہٹا ہاویہ ساتوان حطمہ مروی ہے کہ ایک دن جبرئیل ع جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹہے گفتگو کر رہی تہی کہ یکایک زلزلہ کی صدمی سے زمین وپہاڑ ہل گئے
اور اوسکے ساتہہ ایک آواز ہولناک آئی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا متغیر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبرئیل ع سے پوچہا کہ یہ کیسی آواز تہی جبرئیل نے عرض کی یا رسول اللہ آدم علیہ السلام کی آگے سات ہزار برس
سے ایک پتہر ہزار من کا دوزخ مین ڈالا گیا تہا آج تک وہ نیچے چلا جاتا تہا اب قعر جہنم مین
پہنچا یہ اوسکے آواز تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا وہ کسکی جگہ ہی عرض کی
کہ منافقون کی قولہ تعالیٰ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اور حطمہ مین جہنمی کبیرہ
رہینگی اور پانچوین درجہ مین بت پرست اور چہٹے درجہ مین مغرور اور تیسری درجہ مین ترسا اور دوسری درجہ مین جہود اور
پہلی درجہ مین تمہاری امت کی گنہگار رہینگے اور دوزخ کے ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ
تک ستر برس کے راہ ہے اور ایک سرپوش سنگین ہے کہ جسکا عرض پانصد سالہ راہ
ہے دوزخ کے منہ پر رکہا ہے اور دوزخ کے نیچے ایک پتہر ہے اوسکے نیچے ایک
فرشتہ مچہلی کی پیٹہ پر کہڑا ہے اوسکے نیچے ایک مچہلی ایسی بڑی ہے کہ دم اوسکے ساتہ عرش

سی لگی اور ایک گائی فردوس اعلی کی کہ شتر ہزار اوسکی سینگ ہین اور زمین مین گڑی ہین اور اوسی مچھلی کی پیٹھ پر
ٹھہری ہی اگر وہ لغزش کری تو تمام عالم تہ و بالا ہو جای حکایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ طبقہ ہفتم زمین پر
فرشتی ہین وی سب بحکم خدای تعالی تسبیح و تقدیس و تہلیل و تحمید و تمجید و تکبیر مین مشغول ہین اگر ایک پل یاد
الہی سی غافل ہون تو تجلی انوار الہی سی جل بہن کر خاک ہو جاوین یہ فرشتی بعضی گائی کی شکل ہین بعضی
سانپ کی بعضی گدہ کی اور بعضون کا آدہا بدن برف کا اور آدہا آتش کا بعضی قیام مین بعضی رکوع مین بعضی
سجود مین اور بعضی قعود مین ہین وجو وقت عبادت کی قیامت کو سر ان سجدہ سی اوٹہاوینگی کہینگی سبحانک ما عبدناک حق عبادتک
پہر خالق نی یہ سات زمین پیدا کی یکشنبہ مین حاملان عرش کو پیدا کیا دوشنبہ کو سات طبق آسمان سہ شنبہ کو سات
طبق زمین چہار شنبہ کو تاریکی پنجشنبہ کو منافع زمین جمعہ کو آفتاب ماہتاب تارون کو اور سب آسمانون کو جنبش دیا اور شنبہ
کو تمام جہان کی خلقت سی فراغت کی ایک روایت ہی کہ اللہ تعالی نی آگ کو پیدا کر کی ہوا کو حکم کیا کہ ایک حصہ اوسکا
زمین پر اور ایک حصہ کو زیر زمین رکہی بعد آتش بی دود پیدا کر کی اوس سی قوم بنی جان کو مخلوق کیا جنہون سی جہان
بہر گیا اور پہر اللہ تعالی نی ایک پیغمبر یوسف نام بہیجا جنہون نی اوس پیغمبر کی نصیحت نمانی بلکہ اوسی مار ڈالا اور زمین
پر ظلم کرنی لگی تب حق تعالی نی عزرائیل کو بہت فرشتون کی ساتھ بہیجا انہون نی سب کو مار کر جہان کو انکی
آتش سی پاک کیا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **ذکر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا** راویان معتبر سی یون روایت ہی
کہ جب ارادہ الہی واسطی خلافت حضرت آدم ع کی بموجب آیہ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الاَرضِ خَلِیفَةً اور ظہور ریاست
بنی آدم کی متعلق ہوا تب حضرت عزرائیل کو حکم ہوا کہ ایک مٹھی خاک ہر ایک قسم کی سرخ اور سفید اور سیاہ سے
ملاوین عزرائیل ایک مٹہی خاک رنگا رنگ تمام روی زمین سی جمع کر کی لائی اور بموجب حکم الہی کی دریای تسنیم
اور رطائف کی رکہی اللہ تعالی نی باران رحمت اوس پر برسایا اور اپنی قدرت کاملہ سی پتلا حضرت آدم ع کا اوس
مٹی کی خمیر سی بنایا اور چالیس برس تک وہ قالب بیجان وہان پڑا رہا جب عنایت الہی نی چاہا کہ ستارہ اقبال حضرت آدم ع
کا روشن ہو اور رتبہ شرافت بنی آدم کا تمام مخلوق پر مبین ہو روح پاک کو حکم صادر ہوا کہ کالبد مین آدم ع کی در آ
تب روح لطیف نی خاک کثیف مین جانیکا انکار کیا خطاب رب الارباب کا روح کو پہونچا کہ اُدخُلِی اَیُّہَا الرُّوحُ فِی
هٰذَا الجَسَدِ یعنی ای جان داخل ہو اس بدن مین تب روح قالب مین آدم ع کی سر مبارک کی طرف سی داخل ہوئی جس جگہ روح پہنچتی
تہی بدن خاک کی جو مانند ٹہیکری کی تہا گوشت اور پوست سی بدلتا جاتا تہا جب روح سینہ مبارک تک پہنچی
تو حضرت آدم ع نی ارادہ اٹہنی کا کیا وہین زمین پر گر پڑی اسواسطی حق تعالی نی قرآن شریف مین فرمایا ہی کَانَ الاِنسَانُ
عَجُولًا یعنی ہی انسان جلد باز اور اوسی حال مین حضرت آدم ع نی چہینکا اور بالہام الہی سی کہا الحمد للہ اوس کریم
رحیم نی اپنی رحمت سی فرمایا کہ یرحمک اللہ سب سی اول جلوہ رحمت الہی کا شامل حال حضرت آدم ع کی ہوا اور یہ
سبقت رحمتی علی غضبی کا انکی طفیل سی بعد اوسکی آدم کی ہوا بعد اوسکی ایک فرشتہ بموجب حکم الہی کی
ایک جوڑا بہشت سی لایا اور حضرت آدم ع کو ساتہ تشریف خلعت الہی کی مشرف کیا اور تحت عزت اور عظمت

پر ... منقول ہے کہ فرشتے ابتدائی پیدایش آدم علیہ السلام کی آپس میں کہتے تھے کہ جسکے تئیں جو خدا اپنا خاک
سے پیدا کرے گا ... جب ... پیدا ہوگا وہ ہمسے خدا کے نزدیک زیادہ عزیز ہوویگا اور ہم جو بارگاہ علام
الغیوب میں ... رہتے ہیں علم ہمارا اوس سے زیادہ ہوویگا حق تعالی نے موجب حکم آیہ وَعَلَّمَ اٰدَمَ
الْاَسْمَآءَ ... کے تمام چیزوں کا ... تب آدم کو الہام کرکے حکم کیا کہ فرشتوں سے ان چیزوں کا نام
پوچھ ... حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے پوچھا اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
یعنی خبر دو میری تئیں اون چیزوں کے نام سے اگر تم سچے ہو تب فرشتے جواب سے عاجز ہوئے اور اپنی
قصور کے معترف ہوکر بولے سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ یعنی
پاک ہے تو ... نہیں علم ہمارے تئیں مگر جو تو نے سکھایا ہے تو تو عالم اور دانا ہے تب اللہ تعالی نے آدم کو بالکل
ظاہر و باطن سے آراستہ کرکے وسعلی زیادہ تعظیم و تکریم کے ... کرکے جو آدم کی ... گرد صف
باندھ ... باادب کھڑے تھے حکم کیا کہ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ یعنی
سجدہ کرو تم آدم کے تئیں پس بموجب حکم الہی کی سب فرشتوں نے بلا عذر ... حضرت آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس
نے انکار کیا اور بولا کہ میں آدم سے بہتر ہوں اسواسطے کہ میرے تئیں آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا
کیا ہے اس نافرمانی سے شیطان ملعون ابدی ہو کر راندا گیا اور فرشتوں سے نکالا گیا جب حضرت آدم بہشت
میں رہنے لگے طبیعت ... کی مشتاق ایک جلیس ہمدم اور انیس محرم کی ہوئی تب حضرت آدم پر خواب کی غلبہ کیا
وقت خواب میں اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے آدم علیہ السلام کے پہلو چپ سے حوا کو پیدا کیا حضرت
آدم بیدار ہوئے تو دیکھا کہ ایک عورت پاکیزہ اونکی پاس بیٹھی ہے ... طلعت ... ان ... صورت ... سینوں کو
دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور پوچھا کہ تو کون ہے حوا نے فرمایا کہ میں تیرے بدن کا جزو ہوں کہ حق
سبحانہ تعالی نے تیری پسلی سے مجھکو پیدا کیا ہے نقل ہے کہ حسن و جمال حضرت حوا کا اسقدر تہا کہ تمام
عالم کی خوبی سو حصہ تہی اور اوس میں نوّے حصے حسن حضرت حوا کو اور دس حصے بہ عالم کو عنایت فرمایا
تب آدم سجدہ شکر کا بجا لائے جناب الہی سے اونکا عقد نکاح روبرو حاملان عرش اور سکان سموات کے
باندھا اور اون دونوں کو حکم ہوا کہ اے آدم و حوا تم دونوں اس بہشت میں رہو اور سب میوے اس بہشت کے کہاؤ مگر
اوس درخت کے نزدیک مت جاؤ یعنی گیہوں کی درخت میں سے کچھ مت کہاؤ جب ابلیس لعین نے ...
... گیا اور راندا گیا اور فرشتوں میں سے نکالا گیا اس سبب سے کینہ اور حسد اوسکی باطن میں ...
تہی اور ہمیشہ اس تدبیر میں رہتا تہا کہ کسی صورت سے بہشت میں ... آدم کو وہاں سے نکالے پہلی ...
طاوس سے دوستی کی ... کی حق تیری پرتا ہے ... اور ... ہم اور تم ایک ...
رہتے تھے یہ التماس تجہ سے ہے کہ مجھکو اپنی بازو پر بٹھاکر بہشت ... پہنچا دے کہ میں اپنے دشمن سے بدلا لوں
طاوس نے یہ بات ... انکار کیا اور کہا کہ تو یہ بات سانپ سے کہہ شیطان سانپ کے پاس گیا اور اوسی فریب سے ...

اوسکو فریفتہ کیا سانپ اوسکو منہ میں لیکر بہشت میں لیگیا اور نگہبانان بہشت کو مطلق خبر نہوئی پہر ابلیس
حضرت آدم اور حوا کی پاس گیا اور رونا شروع کیا حضرت آدم و حوا نے پوچہا کہ کیون تو روتا ہے
شیطان تمکو ... سمجہا تب شیطان نے کہا مین تمکو نصیحت کرتا ہون مجہکو تمہارے حال پر رونا آتا ہے کہ تم
اس بہشت سے نکالے جاؤگے اور بہشت کی نعمتین تمسے چہٹ جاوینگی اور ... حیات سے ... مرجاؤگے
ہون ... اس درخت کی شاخ سے بہت ... کہا اگر تم ... کہاؤ تو ...
تہوڑا سا میوہ اوسکا تم کہاؤ تو ہمیشہ زندہ رہوگے اور صلابت موت کی ہرگز نہ دیکہوگے حضرت آدم نے پوچہا وہ درخت
کونسا ہے شیطان نے کہا وہی درخت ہے کہ جسکی کہانے سے حق تعالے نے منع کیا تہا حضرت آدم نے اس بات
کو قبول نکیا کہ ہرگز مجہسے نافرمانی خدا کی نہوگی جب شیطان نے قسم کہائی کہ مین تمہارا خیرخواہ ہون قاسمہما
انی لکما لمن الناصحین تب اسکی حضرت آدم علیہ السلام سے ... چلی گئی اور شیطان نے حضرت حوا کی خدمت مین جا کر
اسطرح اونکی دل مین وسواس ڈالا اور سانپ نے شیطان کی کہنے پر گواہی دی حضرت حوا نے حضرت آدم سے
کہا سانپ تو خادم بہشت کا ہے اور وہ بہی موافق اس شخص کے یعنی شیطان کی گواہی دیتا ہے اب تو مین بہی
اس درخت کا پہل کہاتی ہون اگرچہ خلاف ہو تو تم میری واسطے خدا سے معافی مانگیو اور ہنوز تو تم بہی کہاؤ گے ...
نعمتین بہشت کے ... کہایا ... **ذکر آدم علیہ السلام کی بہشت سے نکالے جانیکا** ... کہ جناب
الٰہی نے تو ازل مین ٹہرایا تہا کہ آدم کی اولاد مسلمان تو بہشت مین اور کافر دوزخ مین ... اور اگر سب
اولاد بہشت مین پیدا ہوتی تو دوزخ مین کیسے جاتے اسواسطے گیہونکا کہانا سبب آدم کے بہشت سے نکلنے کا ہوا تاکہ
دوست ... دشمن ... کی قسمت ... جو صحیفتین لکہی ہین ... علما نے
نے لکہا ہی کہ جب حضرت حوا نے تہوڑی پہل کہائی گیہونکی اور اونکی تاکید سے حضرت آدم نے ... کہاتے ہی
گیہونکی حضرت آدم کی ... مین ... ہوگئے تہی کہ لباس بہشتی اونکی بدن مبارک سے گر پڑا اور بدن برہنہ ہوگیا ...
واسطے ستر عورت کی انجیر کی پتونسے اپنا عورت ڈہانکا حکم الٰہی ہوا کہ اے آدم تیرے برہنہ ہونیکا سبب کیا ہے ... خدا
سبب اسکا یہ ہے ... وصیت پر عمل نکیا اور اوس درخت ممنوع سے خلاف حکم کی کہایا پہر آدم نے ... سے
عرض ... بہشت کے امین تہے انکی ... اور قسم کہانیسے قصور ہوا روایت ہے کہ صورت سانپ کے
ایسی ... تہی کہ کوئی جانور بہشت مین ... حق تعالے نے اس گناہ کی سبب سے اوسکی صورت کو مسخ کیا اور
اوسکی ... اور پیٹ اور ... کی تل مین ... گرتا اور چہپا کو چہپکتا ہے اور عذاب حضرت حوا کا اور ...
... کہ ... اور ... حضرت آدم کی ...
حضرت حوا سی ... گناہ ... اور محبت اور شفقت ...
... چنانچہ ... حکم الٰہی ہوا کہ قلنا اہبطوا منہا جمیعا
بعضکم لبعض عدو یعنی اترو بہشت سے طرف زمین کے اور آپس مین تم سب ... ایک دوسری کی ... آدم اور حوا

[illegible] اور طاؤس و قصہ جنت سے نکالے دنیا دی مین نہایت خوار ہوے اور ذلت سے تہی پہنچی سو آیت سے ہر
[illegible] سرندیپ مین اور حضرت حوا جدہ مین اور شیطان سیستان مین اور سانپ اصفہان مین اور طاؤس
ہند مین [illegible] قیامت تک عداوت [illegible] آدم مین پڑ رہی کہتے ہین کہ حضرت آدم نے چالیس دن طعام
اور پانی [illegible] روتے رہے [illegible] سو برس تک گریہ و زاری اور توبہ و استغفار مین مشغول
[illegible] ارحم الراحمین اپنی [illegible] حضرت آدم کی دل مین چند کلمے الہام کئے رَبَّنَا ظَلَمْنَا
اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۞ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ
عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۞ بعد پڑہنے اس کلمات کی جبرئیل امین آئے
اور خوشخبری عفو گناہ کی لائے حضرت آدم بہت خوش اور خرم ہوئے محنت اور مصیبت ساتہ نعمت اور راحت کے
بدل ہو گیا [illegible] تمام بدن [illegible] کی [illegible] رنگ [illegible] تہی بدن دن کا
[illegible] گوری اور [illegible] سیاہ ہو رہا تہا [illegible] کی برکت سے صاف و سفید ہوا فائدہ فرض
ایام بیض [illegible] یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کا اس عا کی برکت سے گناہ معاف
[illegible] بدن مبارک کو [illegible] ثواب [illegible] اولاد آدم [illegible] اپنا ورد کر اور ان تین روزون کی
[illegible] گناہ [illegible] معاف ہونگی [illegible] مصیبت سے سیاہ ہو رہا صاف اور دور
ہو جاویگا بعد [illegible] آدم کو حکم ہوا کہ خانہ کعبہ بناؤ حضرت آدم نے جبرئیل کی تعلیم سے اور مدد ملائکہ کی کعبے کی بنیاد
رکہی اور حجر اسود کہ اپنی ساتہ بہشت سے لائی تہی [illegible] عہد نامہ [illegible] قرار [illegible] خدا نے رکہا تہا
[illegible] بعد تمام کرنی کعبے کی [illegible] حج [illegible] طواف [illegible]
جبرئیل کی [illegible] اور حضرت حوا بہی جدہ سے حضرت [illegible] عرفات پر [illegible]
[illegible] گرمی آفتاب کی [illegible] حضرت جبرئیل کی تبلائی سے
[illegible] حضرت خلاق سے اجازت لیکر [illegible] جبرئیل [illegible] گیہون اور
[illegible] پہنچائی اور کہیتی کرنا سکہایا [illegible] اور حضرت آدم علیہ السلام بہشت کے نعمتون سے
محنت و مشقت کی [illegible] محروم ہو کر [illegible] نفسانی [illegible] پیدا کرنی لگی
قابیل کا [illegible] حضرت آدم اور حوا [illegible] حاملہ ہوئین [illegible]
[illegible] ساتہ پیدا ہوا [illegible] پیدا ہوئی [illegible]
حضرت آدم علیہ السلام [illegible] حکم خدا کی [illegible]
[illegible] حکم خدا کی [illegible]
[illegible] حضرت آدم [illegible]
[illegible] قربانی [illegible]

اسمین چمکتی تھی تو وہ دونون اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر رکہتی تھی اور ایک آتش [illegible] آسمان پر
سی آتی تھی اور حق جسکی جانب ہوتا تھا اوسکی قربانی کو کہا جاتی [illegible] غرض بعد [illegible]
اور ہابیل نی ایک بکرا موٹا تازہ اپنی گلی مین سی اور قابیل نی ایک گٹھا گیہون کا لیجا کر
دونون پہاڑ پر قربانی کو رکہ آئی تو خدا کی قدرت سی ایک آگ آسمان سی آئی اور ہابیل کی
قربانی پر کچھ اثر کیا ہابیل کی قربانی کو جلا کر [illegible] قابیل [illegible]
اور بغض قابیل کا اور زیادہ ہوا اور ہابیل کو ڈرایا کہ مین تجھکو قتل کرونگا ہابیل نی کہا کہ خدا
تعالی پرہیزگارونکی قربانی قبول کرتا ہی اگر تو میری طرف ہاتھ بڑہاوی گا تو مین تجھپر ہاتھ نہ ڈالونگا قابیل
سنگدل نی وقت فرصت پاکر ہابیل مظلوم کی سر پر شیطان کی تعلیم سی ایسا پتھر مارا کہ ہابیل [illegible]
تسلیم ہوکر شہید ہوا اور قابیل کی گردن پر [illegible] گناہ کبیرہ [illegible]
قابیل چند روز لاش ہابیل کی اوٹھا کر ادھر ادھر لئی پہرتا تہا اور نہین جانتا تہا کہ کیا تدبیر [illegible]
نظر سے اسی چھپاوے پہر حقتعالی نی دو کوّی بہیجی [illegible] کہ ایک کوّی نی دوسری کوّی کو مار
کر اپنی پنجون سی زمین کو کہود کر اوس کوّی کو گاڑ دیا جب قابیل نی کہا کہ افسوس [illegible]
ہون کہ اپنی بہائی کا عیب نہین ڈہانک سکتا [illegible] زمین کہود کر بہائی کی لاش [illegible]
جناب الہی سی حکم قصاص کا صادر ہوا کہ قابیل کو عوض خون ہابیل کی قتل کرو [illegible] خوف سی بہاگ
کر ملک یمن مین گیا اور آتش پرستی اختیار کی **فصل** حضرت آدم علیہ السلام ہمیشہ کعبہ [illegible]
[illegible] تمام اولاد کو جو روز قیامت تک پیدا ہو
کی پشت سے [illegible] طرف اوس [illegible] کو اونکی طرف کیا اور اون سب کو حکم الہی ہوا کہ الست
بربکم آیا نہین ہون مین پروردگار تمہارا قالوا بلی کہا سب نے ہان تو ہمارا رب ہی حق تعالی
نی اونکی اقرار پر گواہی فرشتونکی لکہوا کر حجر اسود مین امانت رکہی اسواسطی حضرت مرتضی علی سی [illegible]
کہ جو کوئی حج کریگا تو حجر اسود اوسکی گواہی دیگا **فائدہ** جب حضرت آدم نی کثرت اولاد کی دیکہی تو حضور رب العالمین
مین عرض کی کہ [illegible] خدا [illegible] مخلوقات [illegible] دنیا مین کیونکر سماویگی حضرت ذوالجلال نی فرمایا اگرچہ دنیا مین یہ
[illegible] قدرت کاملہ [illegible] ہونگی اور کسی کی تئین بعد مرنی [illegible]
باپونکی پشت مین اور کسی کو ماونکی پیٹ مین [illegible] **فائدہ دوسرا** [illegible]
[illegible] نہایت [illegible] حضرت آدم نی جبرئیل امین
سی [illegible] اولاد [illegible] کہ [illegible]
[illegible] حضرت آدم علیہ السلام [illegible] کہا کہ
پہر حضرت [illegible] سر بسجدہ ہو کر دعا کی کہ خداوند [illegible]

[illegible] قبول کی جب دنیا مین حضرت آدمؑ کی نوسو اور ساٹھ برس کی عمر ہوئی تو عزرائیل
[illegible] حضرت [illegible] فرمایا کہ ابھی چالیس برس میری عمر کی باقی ہین حضرت عزرائیل نے
[illegible] چالیس برس تمنے [illegible] حضرت داؤد کو بخشی ہین حضرت آدمؑ کو یاد نہ تھا اسواسطی منکر ہوئی
اللہ تعالی [illegible] عمر [illegible] تبھی آدم کو حکم ہوا کہ آئندہ کو لینی اور دینی اور بخشش
اور معاملہ مین لکھ لیا کرو [illegible] انکی [illegible] انکے [illegible] مجال انکار کی نرہی جب حضرت
آدمؑ پر غلبہ بیماری کا ہوا تب انکی رغبت اور خواہش بہشت کی میوے کی ہوئی [illegible] کو کہا میوہ [illegible]
[illegible] دنیا جب وہ باہر نکلی تو دیکھا کہ جبرئیل [illegible] فرشتی سمیت کفن اور خوشبو بہشت کے لئے کی ہیں انسی
[illegible] حضرت آدمؑ کی بیان کی جبرئیل [illegible] اسواسطی لی آئی ہین کہ انکو انکی مطلب کے [illegible]
[illegible] کہ تم بھی انسی جاؤ اور [illegible] فرشتون نے [illegible] چنانچہ [illegible]
[illegible] کی مشغول ہوئے حضرت [illegible] اور [illegible] تھی کہ ملک الموت نے اپنی کام [illegible]
[illegible] حضرت شیثؑ [illegible] حضرت آدمؑ کو دفن کیا اسواسطی [illegible]

حضرت شیث علیہ السلام کا [illegible]

[illegible] آدم کیواسطی [illegible] آدمؑ [illegible]
کی مصیبت مین [illegible] تعالی نی جبرئیل امین [illegible] مین انکو تسلی [illegible] بھیجا کہ حقتعالی تیری تئین ایک
فرزند رشید عنایت [illegible] اولاد کی نسل سی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آدم کا پیدا ہوگا چنانچہ ہابیل کے
[illegible] بعد حضرت شیثؑ پیدا ہوئے اور وہ حسن صورت مین اور خوب سیرت مین [illegible] حضرت آدمؑ کی تھی اور تمام
اولاد حضرت آدمؑ کی تیرہ [illegible] چنانچہ حضرت آدمؑ [illegible] [illegible] ذریت [illegible]
[illegible] طوفان [illegible] نوحؑ [illegible] ہوکر [illegible] کشتی مین [illegible] جو [illegible]
[illegible] وصیت کر بیٹھے [illegible] عمل مین [illegible] اور حضرت شیثؑ اکثر اوقات [illegible] احوال [illegible]
[illegible] صحیفوں کا مضمون [illegible] اسواسطی [illegible] حضرت آدمؑ کی [illegible] کیا تھا
[illegible] تنہا ہوکر دنیا کی لذتین چھوڑ کر اکثر اوقات وظائف و طاعات مین مشغول رہتے اور نفس کی ریاضت اور تہذیب اخلاق
[illegible] مد نظر رہتا تھا اور حضرت شیثؑ کی زمانہ مین بنی آدم دو قسم کی تھی بعضے تو حضرت شیثؑ کے [illegible]
[illegible] اولاد [illegible] مشغول تھی اور حضرت شیثؑ کی نصیحت سے بعضے تو [illegible] اور بعضی بدستور [illegible]
[illegible] نوسو اور بارہ [illegible] عمر گذر گئی تو روح بدن مبارک سے [illegible] عرش معلی کو پہنچی اور حضرت شیثؑ کے
بعضی صحیفون [illegible] ہی کہ [illegible] خصلتین [illegible] خدا کو پہچانے [illegible]
اور [illegible] جانتا [illegible] اور انکی خدمت [illegible]
[illegible] صلہ رحم [illegible] اپنا [illegible] کے لوگون [illegible] نیکی اور محبت کرنا [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible] صدقہ دینا اور رحم کرنا [illegible]

اٹھو چشن گنا ہونسی پرہیز اور مصیبتوں میں صبر کرنا تو یہ شکایت الٰہی کا ہے ذکر حضرت ادریس

علیہ السلام کا نام ہرمس تھا زبان عربی میں اخنوخ ہی جب اولاد قابیل کی

گمراہ ہوئی اور کفر اور شرک میں پڑ گیا یہانتک کہ رسم نکاح کا موقوف کر کی حرامکاری اور طرح طرح

کرنی لگی حق تعالیٰ نے حضرت ادریس کو نبوت کی شرافت عنایت کر کے بہ نجابت لوگوں کی ہدایت

اور ضلالت سی نکار اور عناد چند کرے لعد است پر سر بہ نعمت ازلی سی نجات پائی

ہوئی اور جو لوگ کہ شقاوت قلبی کی کفر اور شرک سی خوگیر ہو گئی انکی دلوں پر حضرت ادریس کے

نصیحت گر نہوئی تو لوگوں کو توحید اور عدالت اور عبادت کی راہ پر دعوت کرتی تھی اور جسقدر نماز اور روزے

ہوتی تھی سب مقرر تھی ہوز کوٰۃ اور غسل جنابت امر فرماتی تھی اور حضرت ادریس علیہ السلام ایک

عبادت کرتے تھے کہ ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہتی تھی انکی صحبت میں نیک تھی اور اعمال صالحہ اور

افعال حسنہ انکی تمام مخلوق کی عبادت کے برابر آسمان پر جاتی تھی حضرت عزرائیل علیہ السلام

الٰہی کی اجازت سے زمین پر آئی اور بصورت انسان ذکر صحبت میں حضرت ادریس کی رہا کیا کہ

نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہی شاید یہ فرشتہ ہے جب حضرت ادریس کو معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت ہی تب حضرت ادریس نے

فرمایا کہ چاہتا ہوں کہ شربت موت کا ذرا چکھا دو حضرت عزرائیل نے خالق از حکم اجازت لیکر انکی روح

کو قبض کیا اور پھر انکی جان پاک کو انکی قالب میں ڈالا پھر حضرت ادریس نے فرمایا کہ مجھ شوق اور دوزخ

دیکھنی کا شوق ہے حضرت عزرائیل نے خدا کی امر سے انکو اپنی پر پر بٹھا کر اول دوزخ کی سیر کرادی

اور بعد اسکی تماشای بہشت کی حضرت ادریس جب سیر حور و قصور اور تماشای ولدان

و غلمان سے فارغ ہوئی حضرت عزرائیل نے کہا کہ میری ساتھ بہشت سے باہر چلئے اور اپنی مکان سی چلئی حضرت

ادریس نے قانون الٰہی سی ایک درخت کی تنی کو پکڑ کر کھڑی ہوئے اور فرمایا کہ جب تک

وارد بہشت ہو کر اس مکان سی مجکو نکالیگا تو میں ہرگز باہر نجاونگا حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو اون

دونوں کے قصے کی فیصلے کیواسطی بھیجا اول حضرت عزرائیل نے تمام احوال ظاہر کیا پھر حضرت ادریس

جواب دیا کہ حسب آیت كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کی موت کے زہر کا شربت تلخ چکھا اور حسب

وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا پل صراط سی بھی وارد ہوا اور اب جب بحکم ارحم الراحمین داخل بہشت میں

ہوا اب وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ فقط حضرت عزرائیل کی

ہرگز باہر نہ نکلونگا اور کہی ... کہ بإذنی ... داخل ہوا

... داخل ہوا اور ... سی یہ کام کیا ... کعب الاحبار سے

... مراد اس آیت سے کہ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا حضرت ادریس کا ہے

اس ... میں بعد اسکی حضرت ادریس ... اور ...

ایک [illegible] ہوتی تھی اور جو عیب تھا تک زیادہ خدا ہو حضرت ادریس بہت خوبصورت تھا اور
[illegible] تھا تو اکثر اوقات خاموش رہتی تھی اور چلنے کیوقت نظر مبارک قدموں پر پڑتے اور راہ
[illegible] کی [illegible] میں [illegible] کیوقت میں سر دہا کرنا اور زنگی میں بخشش کرنا اور قابو پانی پر
[illegible] علیہ السلام [illegible] تھی وہ تین قسم کی آدمیونکی ہلاکت میں نکری ایک تو بادشاہوں سے
اور دوسرے عالموں کی اور تیسرے [illegible] کی گستاخی بادشاہوں کی تحی [illegible] شیرین کی ہی اور حقارت
عالموں کی نقصان دین تھی اور ہلاکت [illegible] کا بیروی اور موجب تفرقہ [illegible] فرمایا [illegible] آدمی کو
چاہئے کہ معصیت میں [illegible] اور درجہ بلند میں تواضع بیشمار کرے

ذکر حضرت نوح علیہ السلام کا

جب حضرت ادریس علیہ السلام نے آسمان پر قیام کیا عالم دنیا کو شیطان نے فسق اور فساد
کی انتظام کیا اور روز بروز کفر اور عصیان کا ظہور ہوا اور بہت گناہوں سے عالم پر نور ہوا جناب
الٰہی سے آنحضرت نوح علیہ السلام کو واسطے انتظام احوال عالم کی اور اصلاح اعمال بنی آدم کی مبعوث
کیا اور نوسو پچاس برس کی عمر پائی اور [illegible] تمام عمر اوائی دعوت میں
مصروف [illegible] کفار و فجار میں ساتھ امر معروف اور نہی منکر کی معروف تھی ہر چند کہ جناب الٰہی میں
اونکی ہدایت کی دعا کرتی تھی پر وہ سنگدل نہایت کفر اور انکار سے بد دعا کرتی تھی اور [illegible]
اور وعظ اور نصیحت کے تمام عمر میں سوا [illegible] آدمیونکی کوئی اسلام نہ لایا اور جناب [illegible] کا ارشاد ہونے کا
نہ آیا [illegible] شریف وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس
کی [illegible] فرمایا ہی اور اسقدر اکثر اہل تواریخ کی معتبر کتابوں میں آیا [illegible] ہمارے [illegible] رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے [illegible] ایذا اوٹھائے
جیسے حضرت نوح نے اپنی امت کے ہاتھوں سے مصیبت پائے ہے وہ کافر [illegible] ڈراتے تھے کہ ان
باتوں سے باز آؤ اور ہمارے [illegible] کی بدی سے ہاتھ اوٹھاؤ [illegible] مجلس وعظ میں [illegible] کے مارے
بیہوش [illegible] تھے اور اونکے [illegible] خبر [illegible] سے اوٹھا کر [illegible]
[illegible] وصیت کرتے تھے اور اپنی اولاد کو [illegible] عقیدہ [illegible] کرتے تھے [illegible] ہرگز
اپنے باپ دادوں کی [illegible] انحراف نکرنا اور نوح کی [illegible] ہلاک ہوسکے حضرت
نوح کو [illegible] جہنم میں [illegible] میں ساتھ [illegible]
[illegible] اور حضرت نوح [illegible] تنگ اور ناامید ہو تو حضرت رب العالمین وحی نازل ہوئی اور حضرت نوح
[illegible] نوح [illegible] ہوا اور آئندہ اون [illegible] کی
[illegible] ہوا [illegible] نہیں لاوینگی یہ تو شقی ازلی ہیں [illegible] کے [illegible]

کو جاوینگی حضرت نوحؑ نی عرض کی کہ خداوندا انکی نسل سی بھی کوئی ایمان لائیگا یا نہین حکم [illegible]
انکا دل بہی سنگ و آہن ہی پہر بہی حضرت نوحؑ نی سبب کمال شفقت کے اور وعظ کی قطع نہ کیا اور [illegible]
کہا ای لوگو اگر ایمان نہ لاؤگی تو یہ سمجہو کہ عذاب الٰہی آیا قوم نی کہا کہ [illegible] ود و سواع اور یغوث اور یعوق
کی جو ہمارے رب ہین ہرگز نہ چہوڑینگی اور تمہارے برعکس حکم کی اپنی سرونکو پہر [illegible] اور تو
جو ہمسی بہت نزاع اور جدال کرتا ہی اور ہمارے بتونکی تکذیب [illegible] اگر تو سچا ہی تو ہمکو
عذاب دکہلا اور اپنی تہدید اور تخویف کی تعمیل کی تاب کہا جب حضرت نوحؑ مایوس ہوئے اور کفار اپنی کفر
مین منحوس حضرت نوحؑ نی کمال عجز اور انکساری اور تضرع سی جناب باری مین پکارا کُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ
لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا
اسْتِكْبَارًا یعنے جب مین انکو دعوت اسلام کرتا ہون تو انگلیان کانون مین
ڈالتی ہین اور کپڑے سر سے باندہتی ہین اور میری بات نہین سنتی ہین اور اپنی کفر پر ثابت رہتی ہین اب [illegible]
یہ بندہ لاچار ہی اور تو خداوند قہار ہی الٰہی غارت کر ان سب کفار کو اور مت چہوڑ انکی [illegible] اور دیا
کو باری تیر دعا کا نشانی پر داخل [illegible] عذاب آیا [illegible] انتقام کی نازل ہوا کہ [illegible] کو طوفان
ہلاک کرکی پانی [illegible] ڈالینگی اور تجکو اور تیرے دوست مومنین کو کشتی مین [illegible] طوفان سے
سلامت نکالینگے حضرت نوحؑ کی دعا [illegible] اور توالد و تناسل انکا موقوف ہوا [illegible]
[illegible] الٰہی کی [illegible] ساج [illegible] کا حکم کیا اور بیس برس کے عرصی مین اوس درخت کو [illegible]
اور [illegible] کشتی بنانا شروع کیا اور جناب [illegible] خضوع اور خشوع کیا [illegible]
[illegible] نوحؑ کو ستاتی تہی اور [illegible] کشتی کی [illegible] باتین ستاتی ہی کہ [illegible] نوحؑ
تم [illegible] کشتی تو بناتی ہو پانی کہان اور اس بیابان
مین [illegible] نشانی کہان حضرت نوحؑ نی فرمایا کہ تم اپنی جزای اعمال سے غافل اور عاقبت کی مصیبت سے [illegible]
[illegible] تم دنیا مین [illegible] جب حضرت نوحؑ کشتی بنانی سے فراغت پائی اور تختونکی [illegible]
[illegible] الٰہی کی شمشاد کی تختونکا تابوت حضرت آدم کی [illegible]
[illegible] حضرت جبرئیل [illegible]
[illegible] حضرت نوحؑ کی پاس [illegible] حضرت نوحؑ نی [illegible]
[illegible] ایک [illegible] کشتی مین [illegible] حضرت نوحؑ کا حکم [illegible] جب [illegible] لوگ
کشتی مین داخل ہوئی اور تمام سامان [illegible] واصل ہوئے تب غضب [illegible] فوارہ
پانی کا نکلنا شروع ہوا حضرت نوحؑ کی [illegible] اور انکا بیٹا کنعان کشتی [illegible] فرمان [illegible]
کنعان بولا کہ مین پناہ لونگا پہاڑ کی حضرت نوحؑ [illegible] نہ چہاڑ کی اسی عمر

بیٹا ایک ... اور حضرت نوح کو اسکی غرق ہونی پر رحم آیا عرض کی کہ یہ بیٹا میری اہل سے تھا بعد تو
نے اہل کی بچانیکا وعدہ کیا تھا حکم ہوا کہ اہل وہی ہی کہ جسکے نیک اعمال ہوں وہ نا اہل ہی جسکی بد افعال ہون
مسئلہ ... بغیر عمل نیک کی ... اور عمل نیک کا ... کی سی فائدہ ... پہر تو چالیس دن تک
بارش ... پانی ... زمین سی نکلا تمام کافر اور اونکی عمارت اور سب باغات غرق ہو
تمام عالم اور روے زمین ویران ہوا اور پانی سب جہتون اور پہاڑون سی چالیس گز بالا ہوا اہل کشتی بعبادت یاد اور کثرت
... سی جو اس ہوا اور خوف غرق اور تغیرات کی سبب زندگی سی ناامید ہوئی حکم الہی ہوا کہ بسم
اللہ مجریہا ومرسیہا کو جو کوئی ورد زبان کریگا حق تعالی اوسکی مشکلات آسان کریگا
... حکم ... سے بچایا ... کرنیکا حکم فرمایا کہ ... میں ... پہونچا تو تمام
اہل ... کام کشتی سی نکلنی کا وقت نزدیک آیا حضرت نوح نی کوی کو فرمایا کہ جلد ... نیکا
... اعلام کری ایسا نہو کہ تو وہان ... مقام کری کوا جا کے ایک مردار کی کہانی مین مشغول ہوا اور حضرت
... حضرت نوح کی دعا بد ... ہمیشہ ذلیل اور خوار ہوا اور بغیر پانی کی شناسی
... خوار ہوا ... حکم کی ... اور ... حضرت نوح نی جانا کہ
سر پانی سی ظاہر ہی ... غم ... حکم کی
کی ... کی خبر ... ایک روز ... پانی ... تو یقین ہوا کہ خزان غم کی گئی اور بہار خوشی
آئی ... مین دعا کی کہ ... خدا مخلوق کی دلمین محبوب ... اور ہر شخص کی نزدیک ... مطبوع اور مرغوب
نی ... حق تعالی نی حکم کیا کہ ... کشتی کو قرار دونگا ... کشتی کو پہاڑ ... جب
پہاڑ ... اپنی بلندی پر ناز کرکی سربلند کیا مگر کوہ جودی نی نہایت ... اور فروتنی سی اپنی تئین ... کیا
حق تعالی ... شکستگی اور عاجزی ... اور کشتی نوح کا اوسی کوہ جودی پر مقام کیا ...
آباد کیا ... دل کو شاد کیا ... اوسکی ... کیا
جب ان ... تمام ... حضرت نوح ...
... اور ... حق تعالی نی ... قوم کو ... اور عصیان کی ہلاک کیا ...
... کی ... اور ایسی ... عام ... حضرت نوح کی نسل مین ...
برکت رکہی کہ چالیس ... مین ہزارون شہر بنا ہوگئی اور ... حضرت نوح نی
ملک شام ... خراسان ...
... اور چین اور ترکستان اور ... جبرئیل ... حضرت
نوح سی پوچہا ... عمر دراز کی ... جہان ... کیسا پایا کہا ...
... بیٹہا اور دوسری دروازی سی نکل گیا جب حضرت نوح ... تسلیم ... فرزندان ...

اونکی تابوت بند کرکر بیت المقدس مین مدفون کیا اور درد فراق [illegible] اور بعد عیسی نبی [illegible] کیا [illegible]
حضرت نوح کا آدم ثانی اور شیخ الانبیا اور نجی اللہ تھا اور وہ پیغمبر برحق سہاسی دعوت قوم کی ہمیشہ مشغول [illegible]
اللہ تھا اور دن اور رات مین سات سو رکعت نماز ادا کرتے تھی اور حضور [illegible] مین مدام عجز اور بندگی کرتے تھے
فائدہ روایت ہے کہ اہل کشتی بہت بدبو سی اور نجاست سی ایذا [illegible] کوئی علاج
نہین پاتی تھی حضرت نوح نے جناب الٰہی مین سوال کیا [illegible] وحی نازل [illegible] کیا حکم ہوا کہ تم اپنا دست
مبارک ہاتھی کی پیٹھ پر پہیر دو اور ہماری قدرت کاملہ کا تماشا دیکھو حضرت نوح کی ہاتھ پہیرتے ہی ایک خنزیر جوڑا
مین آیا اور جہانتک سب نجاست کو اوسنی کہایا لیکن چوہون کی کثرت سی بہت حیران تھی اور اونکی ایذا سی تنگ تھی
پریشان تھی تب حضرت نوح نی حکم رب سی شیر کی پیشانی پر ہاتھ پہیرا قدرت کاملہ سی بلی کی شکل [illegible] چوہون کا
کیا جوا عجب نوح نی دنیای فانی سی رحلت کی [illegible] تک تھا رہی اور بی بات اور شریعت کی سبب [illegible]
دراز کی اکثر لوگ گمراہ ہوئی اور اپنی عقائد جہالت سی تباہ ہوئی اللہ تعالی نے حضرت ہود کو پیغمبر کیا اور اوس
زمانی کی خلق کا اونکو رہبر کیا **ذکر حضرت ہود علیہ السلام کا** حق تعالی نی حضرت ہود
کو قوم عاد پر بہیجا وہ قوم دراز قد اور چوڑی جسم اور مہیب ناک تھی سب سی لمبا اونمین [illegible] سو گز کا اور سب سی پست
ساٹھ گز کا [illegible] اون سب کا کفار تھا اور خدا پرستی سی ہر ایک بیزار تھا سنگ تراشی کرکی پہاڑون مین مکان بنائی
تہی اور اپنی سنگدلی سی تہوڑی ایمان لائی تہی کہ ایک فرقہ ایمان لایا تہا اور کافرون کی خوف سی ایمان اپنا چہپایا تہا
جب حضرت ہود کی نصیحت حد سی زیادہ ہوئی تب کفار [illegible] اونکی ایذا دہی کی آمادہ ہوئی مسلمانون نی [illegible]
[illegible] کی اطلاع کی حضرت ہود نی جناب الٰہی مین کفار پر انکو بد دعا کی برسات [illegible] کی
باغ مزارعت سوکھ گئی سات برس تک قحط کی بلا مین گرفتار ہوئی [illegible] پیاس کی آتش زندگانی سی [illegible]
ہوئی حضرت ہود نی بہت شفقت سی فرمایا کہ ایمان لاؤ اور اپنی تئین دنیا کی آفت اور قیامت کی آتش
سی بچاؤ یہ سب آفتین بسبب کفر کی تم سب پر نازل ہین اور یہ مصیبتین بت پرستی سی واصل ہین کافر اپنی
شامت سی اون باتون کو جہوٹ جانکر اپنی کفر پر ثابت رہتی تھی اور بی ادبی سی ہمیشہ یہ بات کہتی تھی
کہ ہم ہرگز اپنی بتون کو نہ چہوڑینگی اور اپنی دین باطل سی منہ نہ موڑینگی اوس زمانہ مین یہ دستور تہا کہ جب کبہی
مشکل پیش آتی تہی اور مہم سخت منہ دکہلاتی تہی تو حرم مکہ کی جاکر التجا کرتی تہی اور جناب الٰہی مین عاجزی
[illegible] کرتی تہی اور وہ [illegible] قوم عمالقہ کی مکہ مین رہتی تھی اور اپنی تئین شریف اور
رئیس مکہ کا کہتی تہی جب قوم عاد بلاؤن مین گرفتار ہوئی تو ستر آدمی رئیسون مین سی وہان جانی کو تیار
ہوئی سب قوم نی اونکو وصیت کی کہ مکہ مین جاکر دعا استسقا باران مانگنی [illegible] کی جب [illegible]
منزلین طی کرکی مکہ مین پہونچا اور معاویہ بن بکر کی گہر مین [illegible] اترا وہ اون سب کی طعام اور شراب سی
ضیافتین کرنی لگا اور مجلس عیش و عشرت مین [illegible] مصیبت ہو کر [illegible]

قبول کی اور حق تعالے نے نیا نتین کہا کہا کر ہیو نے کہان کی دعا اونسی استغاثہ تو وہان لگی وضرات راگ اور غنا
سننے بہو کہا ملحد جبکہ ونکہی خوانکو تب کب وہ لاوے بیان مین سفنا نکو تب جب نکلین لگی قوم عاد کی
سعادیہ کی گہر مین قرار کیا اور مدت سے عبادت دن کی ضیافتون سے بیزار کیا اوسنی دلمین کہا کہ یہ لوگ تو شراب
اور کباب مین مشغول ہیں ہمیں بہت لوگ اونکی ضیافتون سے ملول ہوئے اگرچہ اشارہ اور کنایہ کرتا
ہون تو مجکو بخیل کہینگے اور اپنی قوم مین جاکر لئیم اور ذلیل کہین گی آخر اوسنی ایک غزل بنائے اور اون
کا نیونکو سکہائی مضمون اوسکا یہ تہا کہ تم اپنی قوم کے مصیبت سے غافل ہوئی اور برسات کے دعا کیجی
کا نیونے جب اون کا نیون نے یہ غزل اونکو سنائی اونکو اپنی قوم کی مصیبت یاد آئی پہر تو ایک دوسرے کو
ملامت کرنے لگی اور اپنے غفلت پر لعنت کرنے لگی پہر تو رات دن دعا مانگنی کا استغال کیا اور اپنے خرابی کے
توجہ دینیکا استغان کیا مرثد بن سعد اونمین پوشیدہ مسلمان تہا اور حضرت ہود پر اعتقاد کامل ایمان تہا اور
قوم سے بولا کہ جب تلک ایمان حضرت ہود پر نہ لاوگی تو اپنا مدعا کبہی نہ پاوگے اون لوگون نی اوسکو مسلمان
سمجہ کر اوس سے جدائی کی اور خدا کی درگاہ مین بہت عاجزی سے دعا کی کہ اس عرصہ مین تین ٹکڑے
بادل کی سفید اور سیاہ اور سرخ پیدا ہوئی اور اوس دل مین سے یہ آواز آئی کہ انمین سے ایک ٹکڑا اختیار
کرو امید اوسکی خدا کی حکم کا انتظار کرو قوم ابر سفید اور سرخ سے روگردان ہوئے ابر سیاہ سے
امید وار باران ہوئی ہاتف نے آواز دی کہ اختیار کی تمنی کالی راکہ کہ باقی نچہوڑیگی قوم عاد کی خاک
نہ باقی رہی والد نہ ولد ہلاک ہو دینگی سب گاوی او بلد جناب آئی اوس ابر سیاہ کو جنگ عاد پر روانہ کیا اور
اون کا قہر نکو بلا کی ہماری کا نشانہ کیا جب عادیون نی دیکہا کہ بدلی سیاہ آئی تو اونہون نی خوش ہو کر
دہوم مچائی کہ اس باران سی ہمارا امید کا باغ سیراب ہوگا اور درخت تمنا کا شاداب ہوگا لیکن یہ گمان اونکا
بیجا تہا اوس ابر مین عذاب الہی برپا تہا یہ کافر حضرت ہود سے تمسخر کیا کرتی تہی کہ اگر تو سچا ہی تو ہمکو عذاب
دکہا اسواسطی اللہ تعالے نے عذاب الیم انہی کا اوس ابر سی نمود کیا اور ایک آفت عظیم کو اونکی ملک پر موجود
کیا جب حضرت ہود نی دیکہا کہ اس قوم کی مذاق خرابی کی امداونکی شامت اعمال سی عذاب سے بتلائی کی ہو جو
حکم الہی کی چار ہزار اہل ایمان کو اپنی ساتہ لی اور باہر نکلکر مومنونکو اسطرح ارشاد کیا کہ یہ خط مدور جو میری
اپنی انگشت سی بنایا ہی اور تمکو موجب حکم الہی کے اوسمین بٹہایا ہی جو کوئی اس خط کی اندر رہیگا تو وہ
قہر کی ہوا سی نڈر رہیگا قوم عاد اوس بلا کو دیکہ کر جمع ہوئی اور اپنی اہل عیال کو لیکر حلقہ باندہ کر
مجتمع ہوگئی اول تو اوس باد صرصر نی اونکی لوگون اور عورتون اور چارپایون کو زمین سے اوٹہا کر آوارہ کیا
اور نہایت زور و شور سی زمین پر پٹک پٹک کر پارہ پارہ کیا عادیون اوس حادثہ عجیب کو دیکہکر اپنی گہرونمین
پوشیدہ ہوئے اور اپنی مال اور اولاد کی مرثیہ آب دیدہ ہوئی بعضی تو خوف کی مارے دیوانہ ہوگئے کہ مارے
ہوائی اور بعضے باہر بہاگ کر زانو تک زمین مین پانون گاڑ کر بیٹہے ہو سات دن رات مین اس غضب کے

چون نے سبکو منعدم کیا اور اونکی مکانونکو زمین سے برابر کرکے کالعدم کیا اور حضرت ہودؑ کے ہمراہیون پر جب
ہوا داخل ہونے جاتی تھی تو وہ باد تند دایرہ مین آکر نسیم معتدل ہو رہتی جب قوم عاد غضب الہی مین گرفتار
ہو گئی اور مکان اور باغات اونکے خراب اور مسمار ہو گئے حضرت ہودؑ بمع ہمراہیون کے امانت اور سلامت سے
باہر آئے اور ایک جوب کو اپنے رہنے کے مکان بنائی جب سے حضرت ہودؑ مکہ کو چلے گئے تب دار الفنا
سے دار البقا کی طرف انکا انتقال ہوا **احوال شداد کا** اکثر علمای تاریخ نے شداد کا ذکر
حضرت ہودؑ کی بیان کیا ہے سبب اسکے کہ وہ بھی قوم عاد سے تھا اسواسطے مین موجب پیروی اہل تاریخ کے اسکا حال
عجیب قصہ غریب کو لکھتا ہون کہ اہل ایمان کو اس احوال کے سننے سے عبرت ہو اور خدا کی قدرتون کا
تماشا دیکھنے سے نصیحت ہووے شداد اور شدید دو بھائی قوم عاد مین صاحب جاہ تھے اور سلطنت عظیم کی بادشاہ
ملک شام مین تھے اونکا تمام کام تھا شب و روز حکومت رانی سے اونکا کام تھا شدید اور اوسکے لوگ اگرچہ جاہلت
کفر مین جیتے تھے لیکن اوسکی عدل سے شیر اور بکری ایک جگہ پانی پیتی تھی ایک نقل اوسکی انصاف کی
بیان کرتا ہون اور اوسکی عدل کی تاثیر کو بیان کرتا ہون دو شخص اوسکی محکمہ عدالت مین آئے اور دونون نے
احوال عجب سنائی ایک شخص بولا کہ مین نے اس سے ایک قطعہ زمین کا لیا ہے اور قیمت دیکر اپنا قبضہ کیا ہے مین نے اوس
زمین مین خزانہ پایا ہے سو اسکو دیتا ہون یہ کہتا ہے کہ مینے تو زمین کو بیچا اب مین ہرگز نہین لیتا ہون دوسرا بولا
کہ مینے تو زمین خریدی ہے خزانہ اب یہ اسکی لینے مین کرتا ہے حیلہ اور بہانا جب حاکم نے پوچھا کہ تمہارے لڑکے لڑکی کچھ
ہولا وہی یا عمر تمہاری لا ولدی سے برباد ہی ہون کہ ایک کی بیٹی اور ایک کا بیٹا ہے حکم کیا کہ اون دونون کا آپس مین
نکاح باندھ کر یہ مال اونکو تسلیم کرو اور بموجب حصے کی ہر ایک کو تقسیم کرو ایسے انصاف سے انکا قضیہ تمام کیا اور اپنے
تئین دنیا مین نیک نام کیا ہر چند کہ حضرت ہودؑ نے اسکو دعوت ایمان کی کی پر وہ ایمان نہ لایا اور شرک پر مرا بعد اوسکے
شداد کو خدا نے مسند حکومت پر بٹھلایا اور حضرت ہودؑ نے واسطے ایمان لانے کی فرمایا وہ بولا اگر مین تمہارا دین
قبول کرونگا تو کیا فائدہ وصول کرونگا حضرت ہودؑ نے فرمایا کہ حق تعالی تجھکو اسکے عوض مین بہشت جاودانی
عنایت کریگا اور ہمیشہ اپنا فضل اور مہربانی رحمت کریگا شداد بولا کہ مین آپ ہی دنیا مین بہشت بناؤنگا
اور دن رات وہان عیش مناونگا پھر شداد نے بہشت بنانیکا عزم کیا اور اس کام پر جزم کیا اور اپنی
ملک کے عاملونپر قاصد بھیجے اونہون نے بموجب حکم کے سونا چاندی جواہرات بھیجے اور حکم کیا کہ جتنے مشک
اور عنبر اور مروارید ہاتھ آوین سو سب ہم پہنچا کر ایک بارگی ساتھ آوین بعد حاصل کرنے اسباب کی ایک جگہ دلکشا
اور ایک منزل جانفزا تلاش کی مدتین مکان مینو نشان کی کھوج مین بہت جانفشانی کی آخر بڑی تلاش
اور کوشش سے ایک مکان کہ ہوا اوسکے مثل روضہ رضوان تھی ٹھہرایا اور تمام جواہرات اور آلات
وہان جمع کروایا پہر بہت سے استاد چابک دست دور دور سے بلائی اور اوس عمارت محکم اساس کی پانچ سو گز طول
اور اسکے دیوارونکا عرض بیس گز لمبا اور عرض اونکا کرسیونکی سمت سے چوڑا اور اوسکی فلک وار سے

وصل اور تعمیر ہونی اوسکے مصوروں نگارسی مقابل ابتدای عالم سے ایسا مکان کہیں نہوا تھا اور دلیل اوسکے صدق کی
یہ ہے کہ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُہَا فِی الْبِلَادِ دیوار اوسکے سونے اور چاندی کی اینٹوں
سی بنی اور سقف اوسکے جواہرات سے مرصع اور جتنے ستون اوسکے بلور مرصع سے منصوب کئے اور ہر ایک جگہ اپنی
اپنی طرح کے درخت لگائے اوسکے ٹہنیاں مسلک موتی کے جڑے اور اوسکے درختونکو طلای احمر سے مجوف بنا کر مشک
و عنبر سے بہر دیے شربت سے خوشبو ان درختون پر چلتے تھے تو اوس طرف کی رہنے والونکی دماغ معطر کرتے تھے اور
زمین پر بعوض خاک مشک و عنبر بچھایا اور بارہ ہزار کنگورہ اوسکی محلونکی گرداگرد بنایا اور کنگورونکو جواہر سے مرصع
ترتیب دے کر صنع کیا [illegible] صرف ہوا اسکے واسطے [illegible] کیا معشوق [illegible] کو ملک ملک سے تلاش کر کے
وہاں تقسیم کیا اور اوسکی رکھوالی [illegible] کو ایک جا مقرر کیا تین سو برس کی عرصہ میں وہ مقام وگلشن تمام ہوا اور تمام
عالم کے جواہرات صرف کیے جب اوسکا انصرام ہوا تب اوسکی تیاری کی خبر شداد کو پہنچی کہ وہ شہر رشک بہشت ایسی مراد
کو پہنچا شداد نامراد نے نہایت فوج لیکر ایک منزل سنگ پر آن کر مقام کیا اور اوسکی دیکھنے کی واسطے بہت اہتمام کیا
اور جس منزل میں ایک صحرا اوسکی نظر میں آیا کہ پاؤں اوسکی چاندی کی اور سینگ زر کی اور آنکھیں یاقوت
کی تھیں شداد اوسکی ریبا دیکھکر حیران ہوا اور اکیلا گھوڑا دوڑا کر اوسکی پیچھے روانہ ہوا جب لشکر سے علاحدہ ہوا ناگاہ
ایک سوار مہیب پیدا ہوا اور شداد سے کہا کہ کیا اس عمارت بنانے سے تجکو اطمینان ہوگیا اور اوسکے رہنے سے تجکو عیش جاودانی
ہوگی شداد کانپ گیا اور پوچھا کہ تو کون ہی بولا کہ میں ملک الموت ہون شداد نے نہایت زاری اور عجز سے کہا کہ
مجکو ایک نظر دیکھنے کی امان دو اور بعد اوسکے فی الفور میری جان لے ملک الموت بولا کہ حکم رب العالمین نہیں ہے اور ایک
آن جہنم میں دیکھنے کی تجکو تاب نہیں اوسنے دست [illegible] جان ناپاک ملک الموت نے نکالی اور اوسکی بدن کا [illegible] جسے ہوگیا خالی اور بعد
موت شداد کی وہ عمارت رفیع اور مکانات بدیع لوگونکی نظرونسے پوشیدہ ہوگئے ایک نقل تواریخ کی کتابوں میں لکھی
ہی کہ جناب الٰہی نے عزرائیل سے پوچھا کہ تو مدتوں سے قبض میں ارواح کی مشغول ہے اور ابتدای آفرینش سے
تیرا یہی معمول ہے کبھی تونے کسی پر رحم کیا ہے اور اونکی جان نکالنی میں کرم کیا ہے بولا کہ خداوندا میں تو سبھی پر رحم
کرتا ہون لیکن بندہ حکم کا ہون تیرا حکم سب پر مقدم کرتا ہون فرمایا کہ کسی پر زیادہ ترس کھایا
تب عزرائیل نے یہ ماجرا حضور میں سنایا کہ ایک روز ایک کشتی کو موجب حکم کی میں نے شور کیا اور اوسکے
تختون کو زور سے توڑا اسوج ہوا سے وہ کشتی غرق ہوگئی اور روح اہل کشتی کی سرعت سے شامل
بہم قبض ہوگئی مگر ایک عورت حاملہ کو ایک تختے پر موجب حکم کی بچایا اور اوس ایک تختے کو ملائک نے
ایک جزیرہ میں پہنچایا جس وقت اوس عورت کے پیٹ سے لڑکا پیدا ہوا اور ماں کا دل اوسکے
محبت میں شیدا ہوا حضور سے حکم پہنچا کہ اوسکے ماں کی جان نکالو اور اوس لڑکے کو تنہا اوسکے
پہلو میں ڈالو اوس وقت میں رویا کہ اسکا کیا حال ہوگا شب کر سری گا یا درندونکی منہ میں اوسکا
مآل ہوگا خداوندا تو عالم ہے کہ میں نے اوس بچے پر بہت رقت کی اور اوسکے تنہائی پر نہایت شفقت کی

اور دوسری شداد پر مجکو حسرت ہے کہ اوسنی کئی سو برس مین عمارت بنائی اور ایک نظر دیکہنی سے
اوسکے محروم ہوا اور دل مین حسرت اور افسوس لیکر دنیا سی معدوم ہوا خاتمہ
یہ شداد و ہی لڑکا ہی کہ جسپر تو نی رحم کہایا تہا اور تو نے اوسکی ماں کی جان لیکر بعد سورج لور بون کو حکم
فرمایا تہا کہ تم اپنی گرے اور سردی سے مت ستاؤ اور سولیمان کو ہیبتہ ایسا اکیلے بچے کو پیسلے
فرش بناؤ اور اوسکے دونون انگوٹہون سے دودہ اور شہد کی نہر بہائی اور تو نے اوسکی اوسکے
جان بچائی اور روی زمین کی سلطنت اوسکو دلائی اور تحمل اور حشمت اوس کو عنایت کیا اور
اوسنی اون نعمتکے شکر مین عوض خدائی کا کیا اور بار تہر مین مبتلا ہوا نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن غَضَبِ اللّٰہِ

ذکر حضرت صالح علیہ السلام کا

حق تعالے نے قرآن شریف مین فرمایا وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا یعنی بہیجا طرف قوم ثمود کے
اونکے بہائی صالح کے تئین ثمود ایک طائفہ صاحب مال تہا اور بہت نعمتون اور اونٹون سے آسودہ
حال تہا جب قوم عاد کو حق تعالے نے غارت کیا قوم ثمود نے ان کی شکستہ مکانون کو عمارت
کیا یہ لوگ مال اور اولاد کی کثرت سے گمراہ ہوئی اور اپنی دولت کی غرور سے بیراہ ہو بتون کی عبادت
مین مصروف ہوئے اور ظلم اور فساد کے کامون مین مصروف حق تعالے نے اوس قوم کی تنبیہ
کی واسطے حضرت صالح علیہ السلام کو پیغمبر کیا اور اونکی دماغ کو نبوت کی خوشبو سی معطر کیا ہرچند
کہ صالح علیہ السلام اونکو نصیحت فرماتے تہے وہ اپنی بت پرستی سی اور بدمستی سے باز نہ آتی تہے
اور حضرت صالح علیہ السلام کی نصیحت دائمی سی ہیشمت تہے یا اگر اکثی تہے لیکن بسبب قومیت اور خویشی
کی کچہ کر نہین سکتے تہی آخر قوم سنگدل نے اس بات پر اتفاق کیا اور اوس بات کو تکلم قوم مین مشہور
آفاق کیا کہ اگر اس پتہر مین سے ایک اونٹنی تہد اور دس مہینے کی گابہن پیدا ہو اور بعد اوسکے
اوس کا بچہ اوسی تن و توش ڈیل ڈول کا پیدا ہو تو ہم اوسکو معجزہ سمجہکر دیکہ کر ایمان لاوین آور سر
ایک امر مین آپکے فرمان برداری اوٹہاوین حضرت صالح علیہ السلام نے درگاہ ذوالجلال مین
مناجات کی اور پتہر سے اونٹنی کی نکلنی کی عرض حاجات کی ہین جبرئیل امین نازل ہوئے
اور پیغام لائے کہ اصل ہنے کہ مینے روز ازل سے اس طرح کی اونٹنی اس پتہر مین بنائی
ہی اب اوسکے پیدا ہونیکے ساعت آ گئی ہی تمہیں خوف اون کافرون سے ایمان لانے کا
عہد و پیمان کر اور ہمارے قدرت کا تماشا دیکہ جب قوم نے عہد و پیمان موثق کیا اور اپنے
قول کو قسمون سے محقق ناگاہ اوس پتہر مین سے آواز آئی اور پارہ ہوا اور جیسے عورت حاملہ وقت

ونیچل کی روتی کی آواز پتھر مین دوبارہ سنا پتھر کی پھٹنے سی اوسی طرحکی اوٹنی نمود ہوئی اوسکی دیکھتے سی حیران
ہوگئے اور بعد اوسکے ایک بچہ اوسی جسم اور ضخامت کا پیدا ہوا اور اوسوقت قادر بیچگمال سکے
قدرت کا تماشا ظاہر ہوا جندع بن عمر تو اس معجزہ کی دیکھنے سی مسلمان ہوا اور دوسرے رئیس بھی دل سی توحید
با ایمان ہوا لیکن شیطان لعین کی بہکانے سی لاتفاق کی خادم اوسکی کفار تہی کہاکہ یہ صالح تو بڑا جادوگر ہی یہ
معجزہ تو ثبوت کا نہین بلکہ جادو کا اثر ہے وہ بدبخت اون شیطانونکی قول پر گمراہ ہوا اور آخر اونکے ایمان سی خراب
اور تباہ ہوئی حضرت صالح نے سب قوم کو وصیت کی اور بتاکید یہ نصیحت کی کہ اس ناقہ کی زندگانی سی تمہاری
زندگانی ہے اور اوسکی پریشانی سی تمہاری پریشانی پھر تو یہ بات ٹھہری کہ ایک روز کا پانی اوٹنی پیوے اور ایک دن
کل سب حیوان اور اوسی مضمون سے خدا تعالی کا صادر ہوا فرمان وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ پس اس
پر سب تو خوش ہوئی مگر کئی شخص ہوئی مغموم جب اوٹنی اپنی نوبت مین پانی کو کوی پر جاتی تو تمام پانی
کنوین کا ایک دم مین جاتی پی اور وہ اوٹنی بسبب پانی نوش جان کرتی تہی تمام قوم کی پاس اپنے دودھ سی بھر جاتی
اور اوٹنی کی شکل ہیبت اور قامت طویل تہی صورت اور شکل اوسکی حضرت صالح کی معجزی کی دلیل تہی امام
کسائی نی لکہا ہی کہ دوبازو اوسکے جسم کی لمبی تہی اور بلند اوسکی پاونکی ڈیڑہ سو گز تہی جب وہ اوٹنی چرنیکو
جنگل مین جاتی تو مواشی اوسکے ڈر کے کار مین بھاگ آتے اور جیٹھ کا ون مین رونق افروز ہوتی تو سب مواشی جنگل مین
بھاگ کر عزم افروز ہوتی اسی سبب جو لوگ بہت جانورونکی مالک تہی نہایت تنگ ہوئی اور اوٹنی کی قتل کی
واسطی ہم آہنگ ہوئی حق تعالی نے حضرت صالح پر وحی بھیجی کہ اپنی قوم سے کہو کہ اس اوٹنی کی قتل سی باز آوین
اور خلاف حکم خدا کی اوسکو ستاوین نہین تو اوسکے عدم سی تمہارا بھی عدم ہوگا پھر بعد اس بیفرمانی
کی پھر نہ خدا کا فضل ہوگا نہ کرم ہوگا اوس قوم مین ایک بڑہیا تہی کہ مال نہایت اور بکریان اور اونٹ بہت سا
رکہتی تہی اور سوا اسکی بیٹیان پر نور اور گلہ ابر رکہتی تہی اور ایک عورت کافرہ بہی نہایت مالدار اور خاوند
اوسکا مسلمان پرہیزگار اون دونون عورتون نی باتفاق و باہمی مشورہ کی اوٹنی کا مارنا ٹھہرایا اور قیدار بن سالف
اور مصدع بن مہرج کو بلایا اوس بڑہیا نی اپنی بیٹی کی نکاح کرنیکا قیدار سی اقرار کیا اور مال فعل کچہ تعداد
جنس بکریاں اوسکی اونکو قرار دیا وہ دونو ملعون سات آدمی ساتھ لیکر سر راہ بیٹھی اور اوس اوٹنی کی انتظار مین
چشم براہ جسوقت وہ اوٹنی نکلی پہلے مصدع نی اوسکو تیر کی زخم سی مجروح کیا پھر قیدار ملعون نی اوسکے
پاؤن کو زخمی کیا اون ساتونکن نی اوس مظلومہ کو جان سے مار ڈالا اور اوس ظلم صریح سی اپنا دیکا راستہ
نکالا اور بچہ اوس ناقہ کا پہاڑ پر بہاگا اور بار خوف کی پہاڑ کی چوٹی سی چلا گیا حضرت صالح جب اوس
فعل شنیع سے خبردار ہوئی قوم کی اوس حرکت سی نہایت بیزار ہوئی اور فرمایا کہ اگر اوسکی بچہ کو کسی طرح
پکڑ کر اپنی درمیان لاؤگی تو شاید غضب الہی سے اپنے تئین بچاوگی ہر چند کہ قوم نی بہت محنت کی مگر
وہ بچہ غائب ہوا پھر ایک صیحہ اور کبیرہ عتاب الہی سے مصاحب ہوا حضرت صالح نی فرمایا کہ بعد تین روز

کی تب سب ہو جاوینگی تمام جیسی حق تعالی نی فرمایا تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ
اور علامت عذاب کی یہہ ہی کہ پہلی دن تمہاری منہ زرد اور دوسری دن سرخ اور تیسری دن سیاہ
ہونگی اور چوتہی دن خدا کی عذاب مین گرفتار ہو کر سب تباہ ہونگی اون کافرون نی یہہ بات سنکر حضرت
صالح کی مارنیکا ارادہ کیا اور پوشیدہ جگہہ مین چہپ کر اپنی یکین بعد اونکو آرہ کیا ملائک کی فوج اونکو
سنگسار کیا اسطرحکی بیدینون سی خدا کی ایسی عذاب میں گرفتار ہو سب نی تم حضرت صالح پر
یارونکی تہمت لگائی سب برادری کی لوگون نی حضرت کی قتل پر کمر باندہی بہائی حضرت صالح
مسلح ہو کر مقابل ہوا اور اون کافرون سی اسباب کے سائل ہوئی کہ اگر موجب عہد حضرت صالح کی ترشن
روز مین غائب ہو گی تو اوسی اوسی خدا کے حضور مین زیادہ ایذا پاوگی اور رفقا حضرت صالح کا
ضعیف ہو ویگا جب ہمارا تمہارا اس معاملہ مین انصاف ہو ویگا قوم نی اسباب کو قبول کیا اور اپنی گہر
گئی فجر کو تمام قوم کا چہرہ زعفرانی ہوا اس خوف سی اپنی موت کا ہر ایک گمان ہوا سب کی سب
ہوکو بولی کہ آخر ہم تو مرینگی لیکن حضرت کو ہی مار کر اپنی آگی کریگی حضرت صالح یہہ خبر سنکر عقیل بن نوفل
کی گہر پناہ لیگئی وہ زرد ہو کر پشیمان ہو کر بیمار و سیاہ کی ہوئی دوسری دن فجر کو سب کی منہ مانند خون
کی لال ہوئی تب نہایت بیقراری اور فریاد و زاری سی بیحال ہوئی اور تیسری دن چہرے اونکی مانند
زنگیونکی سیاہ ہوئی سب مرد و زن یہہ حال دیکہ کر مشغول نالہ و آہ ہوئی حضرت صالح اوسی رات مسلمانونکو
ہمراہ لیکر فلسطین مین آئی اور یہہ کافر بیقرار و بیقیل و پیر بیمبر حق سی جدا ہوئی یکشنبہ کی صبح کو قوم ثمود نی کفن اور حنوط بنایا
رکہ کر دل زندگانی سی اوٹھایا اور پہر چہرہ ہی ایک آواز مہیب ناک عالم بالا سی اونکی کانونمین آئی اوسکی ہیبت سی
انکی دل اور جگر پارہ پارہ ہو گئی فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ
غضب الٰہی سی ضعیف باقی رہا تہین حضرت صالح نی بعد استخارہ کی بمقتضای حب الوطن وہان تین بہرا
بیغمبرانی قوم کی اور تخریب ملک کی یاد کرکے بہت انسو بہائی بعد ملک وہ زمین سی مکہ کیطرف انتقال کیا اور بعد اوس
جگہ دار فانی سی طرف دار جاودانیکی ارتحال کیا خدا کی ذات پاک ہی فنا اور زوال سی دور ہی دنیا تغیر اور انتقال
ابیات
یہہ دنیا بتحقیق دار فنا تو ہرگز کبہی اسمین دل مت لگانا نہ آیا کوئی جو کہ باقی رہا نہ ساغر رہا اور نہ
ساقی رہا +

ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا

اور حضرت کی باپکا نام آزر تہا اوس زمانی کا بادشاہ نمرود نام بڑا کافر تہا جب نمرود مسند حکومت پر جاہ و قرار ہوا اور اوسکی اقبال کا
باغ خلل سی بچا رہتا اپنی رعیت پر انصاف اور عدل کرتا تہا رات اور دن سخاوت اور شفقت کا مل
کرتا تہا بعد مدت کی شیطان نی اوسکو گمراہ کیا اور خیالات فاسدہ سی اوسکی دماغ کو خراب کیا مرتبہ بیغمبری
کا ذکر دعوۃ خدائی کا کیا اور اوس عزم پر جازم ہو کر ارادہ خود نمائی کا کیا اپنی صورت کی بت بنا کر
ایک عبادتخانہ مین بہجوائی اور مخلوق کو اوسطرف سجدہ کروائی ایک روز نجومیون نی ستارہ دیکہ کر

کرکی نمرود سے کہا کہ یہ عرض کی کہ امسال اس شہر مین ایک لڑکا موجود ہوگا کہ تیرا ملک اور دین اوسکی سبب سے
تباہ ہوگا نمرود نی سپاہ اور پہرہ کر فرمایا کہ جو لڑکا اس سال مین پیدا ہو سو قتل کیا جاوے جب حضرت ابراہیم کے
والدہ پر وضع حمل کی نشانیان ظاہر ہوئین تو وہ بی بی شہر کی ڈر سے گہر سے باہر ہوئین جب جنگل مین
ایک ستون کی نیچے پہونچین تب وہ قرۃ العین پیدا ہوا تو والدہ کا دل اونکا دیدار پر انوار دیکہ کر شیدا ہوا اوس
جنگل کی اطراف مین ایک غار تہا کہ لوگون کی امدورفت سے برکنار تہا وہان اوس شاہ بی نظیر کو ایک کپڑی
مین لپیٹ کر رکہ بی بی چشم گریان اور دل بریان پہر کر منہ طرف گہر کے کیا بعد اوسکی جب فرزند
جگر پیوند کی دیکھنی کو اوس غار پر آئین اونکو زندہ دیکہ کر کثرت اشتیاق سے اوس بی بی کی آنکہین پہر گئین
دیکہتی کیا ہین کہ وہ حضرت ایک انگوٹہی سے دودہ اور ایک سے شہد پیتے ہین اور حافظ حقیقی کی حمایت سے خوشحال
وخرم کہیل رہے ہین ایسی حالت عجیب کو دیکہ کر حیرت کی انگلی دانتون مین دابی اور وہ دودہ پلا چہاتی سے لگا
پلا جا کر روتی گہر کو چلی آئین اسطرح جب فرصت پاتین تو اونکو دودہ پلاکر چلی آتین اور جب کبہی بانگی بہیجی مین پہونچ
جلتی تہی تو چین اونکو نہ ملتی تہی وہ شہد اونکی طبیعت سیر ہو جاتی ماں کا دودہ پلانا تو فقط بہانا تہا رزاق بی منت کی
رحمت سے مدام اونکا پینا اور کہانا تہا حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم ایک دن مین اتنا بڑہتے تہے جتنا اور
اور لڑکی ایک ہفتہ مین اور ایک ہفتہ مین اتنی نشو ونما پاتی تہی کہ اور بچہ ایک مہینی مین اور ایک مہینہ مین اتنی
ترقی کرتی تہی کہ اور اطفال سال مین جب عام ودو مہینی کی آخر ہوئی اور حضرت ابراہیم پر نشان رشد اور
دانائی کی ظاہر ہوئی ایک روز اونکی والدہ نی رات کو آکر نظارۂ جمال کیا تب حضرت ابراہیم نی اپنی ماں سے یہ
سوال کیا کہ اس شب تاریک کی سوا کوئی جہان دوسرا ہے اوس جاے وحشت افزا کی بغیر مکان دوسرا بہی ہے بی بی نی فرمایا
کہ دشمنو کی خوف سے تجکو یہان چہپایا ہے اور بغیر نگہبانی کی یہ غار وحشت آثار مین تیرا گہر بنایا ہے والا سوا اسکے
زمین بہت وسیع ہے اور آسمان بڑا رفیع ہے حضرت ابراہیم نی فرمایا کہ اب تو مجکو غار مین آرام نہین آتا اور اپنی
لائق رہنی کی یہہ مقام نہین پاتا حضرت ابراہیم جب غار سے باہر نکلی اور آسمان پر ایک ستارہ کو دیکہا تو
فرمایا کہ یہی رب میرا ہے جب وہ غروب ہوا تو فرمایا کہ لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ یعنے زائل ہونے
والی رب سے محبت کرون نہ یقین پہر نظر اونسے ماہتاب جہانتاب دیکہا اور اوسکا نہایت نور اور آب
وتاب دیکہا تو فرمایا کہ یہ رب ہے میرا اور اوسی کلام اب ہی [illegible] جب وہ بہی اپنے مقام سے مائل ہوا تو اوسکے
خدائی سے بہی اونکا اعتقاد زائل ہوا جب صبح نی نقاب اپنی چہرے سے اوٹہایا تب آفتاب نی تمام عالم پر اپنا نور چمکایا
تب بولی کہ یہ خدا میرا اکبر ہے اور اسکی خدائی اسکی منہ سے اظہر ہے جب آفتاب نی بہی اپنا سر غروب کے
نقاب سے چہپایا اوس سے بہی حضرت نی اپنا منہ پیچ تاب سے پہرایا اور بولی کہ اِنِّيْ وَجَّهْتُ
وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
سواے اوس خدا کے جو بے مثال ولایزال ہے [illegible] نہین کرتا مین کسی پر یقین پہر حضرت ابراہیم کو اونکی والدہ گہر

لگیں اور سب کیفیت دریا میں غار کی اونکی باپ کو سنائیں و آزر اونکی حال مبارک کو دیکھکر شادمانی
کرتے تھے اور دشمنوں سے بچا رکھا کرتے تھے جب حضرت ابراہیم نے بتوں کی مذمت شروع کی اور بتوں کے
پوجنے والونپر لعنت شروع کی نمرود نے یہ احوال مفصل سنکر حضرت ابراہیم کو بلایا حضرت ابراہیم جب
گئے اور اون کے دل میں نمرود سے خوف نہ آیا اور برخلاف اہل دربار کے نمرود کو سجدہ کیا نہ سر جھکایا نمرود
نے نہایت غصہ سے حضرت ابراہیم کو فرمایا کہ مجکو سجدہ کسواسطے نہیں کرتا بولے کہ سوائے اپنے پروردگار کے دوسرے کو
سجدہ نہیں کرتا نمرود مردود نے کہا کہ تیرا پروردگار کیسا ہے اور کیا کرتا ہے بولے کہ وہ سب کا خالق ہے اور
مارتا اور جلاتا ہے نمرود بولا کہ میں بھی مارنے کا اور جلانے کا مختار ہوں اسواسطے میں بھی خلق کا
پروردگار ہوں اور دو بندیوان واجب القتل کو قید خانے سے بلوایا ایک کو مار ڈالا اور دوسرے کو
قید سے چھڑایا اور بولا کہ یعنی یہ ایک کو جلایا اور ایک کو مارا میں ہی پروردگار اور سب کا کام ہمارا حضرت
ابراہیم نے فرمایا کہ میرا پروردگار آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے اگر تو سچا ہے تو مغرب کیطرف سے نکال
تو میں دیکھوں پیغمبر خدا کا احوال نمرود اور اسکے مصاحب حیران ہوئے جیسا کہ [illegible] ان کو دیکھکر
اس حالت کو دیکھکر مسلمان ہوئے ایک روز حضرت ابراہیم نے آزر سے پوچھا کہ ای باپ یہ کیا صورتیں
ہیں کہ جنکی تم بندگی کرتے ہو اور شب و روز انکی آگے سجدہ کرتے ہو آزر نے کہا کہ یہ ہمارے خدا ہیں
حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ کیا بندگی کرتے ہو انکی کہ نہ جنکی کان ہیں نہ بصر اور نہ تم کو نفع پہنچا سکیں نہ ضرر
آزر نے لاجواب ہو کر کہا کہ اگر تو ہمارے خداؤن سے بیزار ہوگا تو البتہ سزا پاویگا اور سنگسار ہوگا بعد
اوسکے حضرت ابراہیم نے اپنے دل میں عزم کیا اور بتوں کی عاجزی ظاہر کرنے کا جزم کیا کہ لوگوں پر
ظاہر ہو کہ ان بتوں کو کچھ نیک و بد کی خبر نہیں اور انکی پوجنے میں کسیکو کچھ نفع اور ضرر نہیں قوم نمرود کی
عادت تھی کہ جب عید کا دن آتا تھا تو ہر ایک اپنے تئیں لباس عمدہ پہن کر آراستہ بناتا تھا اور عمدہ
عمدہ کھانے پکا کر بتوں کی روبرو رکھکر عیدگاہ کو جاتی تھے اور وہاں سے پھر کر اوس کھانیکو سال
آیندہ تک رزق کے فراغت کا سبب جانتے تھے جب عیدگاہ کا دن آیا تب سبنے حضرت ابراہیم کے
ساتھ چلنے کا پیغام بھیجا حضرت ابراہیم نے ستاروں کی طرف دیکھکر کہا کہ میں بیمار ہوں اسواسطے
تمہارے ساتھ چلنے سے لاچار ہوں اور آہستگی سے فرمایا تاللہ لاکیدن
اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین یعنے واللہ تمہارے بتوں سے فریب کروں گا
اور اونکو ذلت دیکر تم کو ناشکیب کروں گا جب سب کے بتخانہ خالی کرکے عیدگاہ پہنچے حضرت
ابراہیم علیہ السلام ناگاہ وہاں پہنچے اور بتوں سے بطریق خوش طبعی کی فرمایا کہ یہ عمدہ کھانے
کسواسطے نہ کھایا اور ہان تو سارا [illegible] تھا کون بولتا اور کون تقریر کرتا پھر تو خلیل الرحمن نے
تبر لیکر سب کے سر کو توڑا کسیکے ہاتھ کاٹے اور کسیکا کان جھڑجھڑا مگر بڑے بت کو بچا کر تبر اوسکی گلے

مین ڈالا اور بتخانہ کا دروازہ بند کرکے جلد اپنے تئین وہان سے نکالا لوگ جب عیدگاہ سے مراجعت کرکے
بتخانہ مین ... ہوئی اور چہوٹے بڑے اوس مکان مین بدستور قدیم واصل ہوئے دیکہتے کیا ہین کہ کسیکا
ہاتہ ہی نہین کسیکا کان نہین ذلت سے آئینہ ٹوٹے ہین نشل سودہ بیجان اور بولے کہ کس ظالم نے یہ تماشا ہم کو دکہلایا
اور ہمارے معبودون کا یہ حال کیا ... کوئی بولا کہ حضرت تو ہمیشہ بتون پر اور بت پرستون پر طعن کیا کرتے تہے
اور اونکے شرک اور بے ایمانی پر لعنت کیا کرتے تہے سب کا عزم حضرت ابراہیم پر بالجزم ہوا اور ہر ایک کا دل حرارت خشم
سے اونکے قتل کے بجزم ہوا سب قوم متفق ہوکر نمرود سے جاکر فریادی کہ حرمت بتخانے کی ابراہیم نے برباد کی
نمرود نے حضرت کی طلبی کو محصل بہیجا اور بڑے طیش اور غصے سے حضور مین بلوایا نمرود اور قوم نے کہا کہ یہ فعل
ہمارے معبودون سے کسنے کیا ہے ابراہیم حضرت نے فرمایا کہ بڑے بت نے کیا کہ تم اوسکو جانتے ہو واجب التعظیم
تم بڑے بت سے پوچہو وہ تمہین نہین چہپا دیگا کہ تمہارا معبود اتنا ہے نہ بتادیگا القصہ مشرکان بت کو
لاجواب ہوئے سب اس تہمت سے اور خجالت سے متنبہ ہوئے اور ابراہیم سے کہا کہ تم تو جانتے ہو کہ یہ بت سرکہ
نہین ہلاتے کوئی افعال نہین کر سکتے اور نہ منہ نہین کہولتے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ایسے معبودون کی عبادت کا کیا
حاصل ہے جو ان سے کچھ نہ بن آئے ... کا برا حال ہے اس معاملے کو دیکہکر بہت لوگ مسلمان ہوئے اور بہت
لوگ یہ بات سنکر مستعد با ایمان ہوتے تہے نمرود نے اس معاملے کو دیکہکر حضرت کو قید کا حکم کیا اور اوس پیغمبر
مظلوم پر اوس کافر بے پیر نے ظلم کی سب نابکارون نے کہا کہ ابراہیم کو آگ مین جلاؤ اور غصے کی آگ کا شعلہ
ہمارے دلسے بجہاؤ پہر تو دامن کوہ مین ایک سو ساٹہ گز کا مکان بنایا اور ہر ایک ملک کی لکڑیون کو جمع کرکے
وہان جلایا آگ کا ایک ایک شعلہ اس درجے پر بلند ہوا کہ رستا پرندون کے اڑنیکا اوسکی ہیبت سے بند ہوا
کوئی بنی آدم اوسکے نزدیک نہین جا سکتا تہا اور حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنے کی تاب نہین لا سکتا تہا پہر
تو سب کافر حیران ہوئے اور اون کے آگ مین ڈالنے کی تدبیرین سرگردان ہوئے شیطان نے تعلیم کیا کہ تم
ایک منجنیق بناؤ اور چار پردون تہام گڑواؤ مانند جہولے کے جہولاکر آگ مین ڈلواؤ اور اپنے دل کی
حسرت اسطرح سے نکالو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو طوق زنجیر کرکے منجنیق پر بٹہایا تو آسمان اور زمین کے
فرشتون نے رو رو کر شور مچایا کہ خداوندا تیرے خلیل سے کافر یہ معاملہ کرتے ہین ہم تو اس ظلم کے
دیکہنے سے مارے رنج کے مرتے ہین ہم کو حکم ہو تو ابہی اونکو جلا دین اور تیرے دوست کو اون دشمنون
سے بچاوین حکم ہوا کہ اگر تم سے ابراہیم مانگے مددگاری تو بہت بہتر اوسکے جاکر روبرو دو فرشتے
جو باد و باران پر معطل تہے حضرت کے پاس آئے اور بولے کہ اگر حکم کرو تو یہ ہوا اور بارش ایک پل مین اوسکو
بجہاوے حضرت نے ہرگز نہ کیا قبول وہ فرشتے اونکی حالت دیکہکر مونہہ بند ملول جب وہ سلطان الملۃ کلیم
منجنیق سے باہر ہوئے جبرئیل امین فی الفور ہوا کی فضا مین آحاضر ہوئے اور کہا کہ کچھ حاجت ہو تو ہوا کو
آتش کے ساتہ بہیج دون کہ کافرونکو جلاوے اور تم کو ان شعلون سے بچاوے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تم سے تو کچھ احتیاج نہین اور

جو خدا اسمین راضی ہے تو کچھ علاج نہیں جبرئیل نے عرض کی کہ خدا سے سوال کرو اور اوس [illegible]
عرض حال کرو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ وہ تو خوب عالم ہے میرے حال سے پھر کیا حاصل ہے [illegible]
سوال سے حضرت بے نیاز نے دیکھا کہ یہ تو راہ توکل میں مستقیم ہے تو فرمایا کہ یَا نَارُ کُونِی
بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْم حضرت ابن عباس رضی سے نقل ہے کہ اگر کلام الٰہی مین لفظ سلام
نہوتا تو ماری ٹھنڈ کے حضرت ابراہیم کو آرام نہوتا ملائک نے بازو حضرت کا [illegible] ابراہیم نے زمین پر
بٹھایا اوسی وقت رضوان بہشت نے خلعت فاخرہ لاکر پہنایا اور بیچ میں آتش کے بن اوگایا گل اور
ریحان اور سبزے اور شگوفہ سے بنایا عجب بوستان اور ایک چشمہ شیرین وہاں جاری ہوا حضرت کے حال
پر کمال فضل سے آیا حضرت جبرئیل کو حکم ہوا کہ صبح اور شام طعام لذیذ پہنچایا کرے جو کمال خوشی
اور بیمی سے میرا عزیز کھایا کرے جب یہ بات نمرود اس ماجرے پر گذرے اور نمرودیون نے جانا کہ آگ بھی [illegible]
اونچی محل پر بیٹھ کر ہمیشہ دیکھا کرتا تہا اور حضرت ابراہیم کے زندہ رہنے کے خوف سے [illegible] دل میں
ڈرا کرتا تہا کہ اگر وہ اپنے خدا کی مدد سے سلامت اوبکا تو مجہ [illegible] ملک پر [illegible] غالب ہوگا
جب یہ پیدا ہی ملکا مصاحبوں نکے روبرو بلاتا تہا تو ہر ایک اون کے متعلق کیو اسطے یہ بات
سناتا تہا کہ آتش سنگ خارا ہی اس آگ مین ڈالین تو پگھل جاوے انسان تو کیا بنیاد ہے کہ راکھ ہو
کر نہ جل جاوے ایک روز نمرود نے اپنے محل سے خوب غور کرکے دیکھا کہ ابراہیم کے گرد اگرد تو سب گل و
ریحان ہے اور بجای آتش سوزان کے تمام گلستان ہے اور چشمہ آب شیرین وہان جاری ہے ہر دم اور
ہر گہری وہاں عیش و عشرت کے تیاری ہے نمرود اوس حال بعید از خیال کو دیکھ کر نہایت حیران ہوا
اور نہایت اضطراب اور بیقراری سے سرگردان ہوا اور بولا کہ ای ابراہیم تمکو ایسی آتش جانگداز سے کیونکر
مخلصی پائی اور یہ بہشت ناز نعمت کی کسنے بنائی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ یہ اوس قادر بیچون
کی قدرت کا ادنی ظہور ہے اوس کے فضل و عنایت کی سامنے ایسا کام کیا دور ہے نمرود بولا کہ
جسکی قدرت کا یہ ادنی آثار ہے تو وہ فی الحقیقت بہت بڑا پروردگار ہے پھر تو حضرت ابراہیم
بموجب طلب نمرود کے در آگ کی پہاڑون سے نکلکر تشریف لائی اور از سر نو وعظ اور نصائح سے
قول نمرود مطرود کو سنایا نمرود نے چند روز کی مہلت مانگی اور اوس ملعون کے سوچنی کو حضرت
مانگی ہامان نام اوسکا وزیر تہا اوسے مشورت کیے اور ایمان لانے کے ارادے مین صلاح [illegible] اوس ملعون نے
کہا کہ اتنی مدت تک خدائی کی اب بندگی اختیار کرتا ہے اور تمام عالم مین [illegible] واسطے [illegible] شہرت دیتے
اختیار کرتا ہے جب حضرت ابراہیم نے بعد مدت مہلت کی پھر تقاضائے ایمان کیا نمرود نے بہت
نہایت تملق اور تواضع سے بیان کیا کہ قبول کرنا ایمان کا مجھے دشوار ہے مگر قربانی تعظیم خدا کے واسطے
پروردگار تیرے کے تیار ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ قربانی بغیر ایمان کی قبول نہیں [illegible]

اور ایسی ہو لیے کہ اللہ کی درگاہ مین معمول تہین نمرود نی چار ہزار گائی اور بہت بکریان اور اونٹ ایک میدان
مین قربانی کیا لیکن ہوا نکی شیطنت سے اپنا ٹہکانا دوزخ مین جا کر درا کیا **احوال نمرود کی**
ہلاک ہونیکا جب حضرت ابراہیمؑ نی نمرود کو فرمایا کہ تو ابہی کاموسنی ہاتہ کوتاہ کر اور پشیمان ہوکر
خدا کی درگاہ مین نالہ و آہ کر خدا تعالی تیرے تئین چار سو برس بادشاہی دیوے اور اسطرح کی معجزات دین حق پر
گواہی دے اب تک تو اپنے کفر سے باز نہین آتا ہی اور اپنی نادانی سے دعوی خدائی کا کئی جاتا ہی بدراو سکا لشکر اور
سپاہ انداز سے باہر ہی نہایت ہے اور تیرے غارت کرنیکو ایک ادنی لشکر اوسکا کفایت ہی نمرود نی کہا مین گمان
نہین رکہتا کہ روی زمین پر سوا میرے دوسرا بادشاہ ہووے اور میری بارگاہ کی سوا دوسرا بارگاہ ہووے اگر آسمان کے
بادشاہ کی فوج ہے تو کہو کہ مجہ پر بہیجی اور میری لڑائی اور حشمت کا تماشا دیکہی حضرت جبرئیل گئید و عا حضرت
ابراہیمؑ نازل ہوئی کہ نمرود سی کہو کہ ہمارے فوج آتی ہے تو تیار ہو اور اپنی فوج کو جمع کرکے ایک میدان مین مستعد
ہو کر رہے نمرود نی تین روز کی مہلت مین لاکہون فوج بلائی اور ایک میدان وسیع مین سب کے سب جمع
کر دائی جو تہی سو حضرت ابراہیمؑ تن تنہا نمرود کی فوج کی مقابل ہوئے وہ لوگ انکو اکیلا دیکہ اسطرح سائل ہوئی
کہ ای ابراہیمؑ کہان ہے وہ فوج آسمانی فرمایا کہ کوئی دم مین تیرے نزدیک پہنچے ہی بلائی ناگہانی یہی گفتگو ہو رہی
تہی کہ ناگاہ پشون کی فوج نمودہ ہوئی اور روشنی آفتاب کی چہپ گئی اور عقل نباتی سے ہی نمرود کی یکایک ال
سیاہ آسمان پر چہا گیا نمرود کی لشکر کی آنکہون مین ساری ہیبت کی اندہیرا آگیا نمرود نی فرمایا کہ نقارے
بجا دین اور فوج آسمانی کو نقارے سے اپنی اور شتری سی ڈرا دین جب چہر و نکالا تو ابہی نمرود کی لشکر کی کان مین
پہنچا ہوش سب کے جاتی رہی تمام لشکر گہبرایا اور انکی گونجنی کا شور تمام عالم مین بہر گیا چہوٹا پشہ ایک
سی ڈنگ ایک ایک آدمی پر لاکہون مچہر لپٹ گئی سر سی پانون تک مانند کالی بلائی کی چہپٹ گئی گوشت کے
چہٹکی بہر لیکی کہا گئی اونکی بدن پر نہ چہوڑی ہزارون آدمی اور حیوان مر گئے کہوڑا رہا نہ کہوڑے ہی نمرود بہاگ
کر اپنی محل مین جا بیٹہا اور عورتوں مین چہپ کر جا بیٹہا اوسی عرصہ مین ایک لنگڑا مچہر آیا نمرود نی اپنی عورتوں کو
دکہایا فی الفور اوس مچہر نی دوڑ کر ناک کی راہ سی دماغ مین قرار پایا اور اپنی سونڈ کو اوسکی بہیجی مین جا کر
وار پار کیا اوسی گہڑی نمرود کا اڑ گیا سونا اور آرام اور رات دن زمین پیٹتی سے اوسکو شفا کا کام جتنک اوسکے
سر کو کوٹتی تہی تو کچہ درد کم ہوتا تہا اور بغیر کوٹنی کے بیقرار دمبدم ہوتا تہا جو کوئی اوسکی مجلس مین آتا تہا
سو بعوض زمین بوس کی اوسکی سر پر جوتی دہول لگاتا تہا اسطرح نمرود غضب الہی مین گرفتار ہوا بعد
چالیس برس کے اوسی درد سے مردار ہوا بعد اوسکی حضرت ابراہیمؑ نی موجب وحی الہی کی ملک شام کی طرف
ہجرت کی اور اوس ملک مین رہنی سی سبب اوسکے سفر یا نیکی نفرت کی جب مصر مین سارہ کو اپنی ہمراہ لیا حاکم
مصر کو لوگون نی حضرت سارہ کی حسن و جمال سی آگاہ کیا کہ عالم خوبی مین مانند اوسکی انسان نہین ہین
اور روی زمین سے فلک تک ایسا ماہ تابان نہین بادشاہ مصر نی حضرت سے پوچہا کہ اس عورت سے تیرا رشتہ

کیا تہی لوہین اوسکو لیا چاہتا ہون اوسکا رشتہ کیا ہی حضرت ابراہیم نی جانا کہ اگر کہون کہ یہ بی بی میرا
تبید تو وہ کافر البتہ میری مار ڈالنی کا کریگا حیلہ حضرت ابراہیم نی فرمایا کہ یہ میری بہن ہی دین کی طرح
بہی آفت سے امن مین ہین کی جب اوس مردود ظالم نی حضرت سارہ کو اپنی سامنی بلایا اونکا حسن اور جمال
دیکھتی ہی اپنی ہوش اور حواس کہو گیا بی اختیار ہوکر اوس نی معصومہ پر ہاتہ دراز کیا اور مغلوب العقل ہوکر
بی ادبی کا دروازہ باز کیا حضرت سارہ کی دعا سی اوسکے دونو ہاتہ شل ہوگئے اور قوائی بدن اوسکی بار در معطل
ہوئی بادشاہ بولا کہ ای عورت تونی مجہکو کیا جادو کیا بی بی نی فرمایا کہ تیری نیت بد نی تجہکو بی قابو کیا
وہ ملعون بولا کہ اگر مین تیری دعا سی تندرست ہو جاونگا تو ہرگز تیری طرف نیت بد سے ہاتہ نہ ڈالونگا حضرت
سارہ نی خدا کی جناب مین منت کے وہین جناب الٰہی سی اوس مردود کو صحت دی پہر اونکا حسن و جمال دیکہ کر بے
اختیار ہوا اور ارادہ اول سے نہ پہرا نہ دست بردار ہوا خدا نی اوسکی ہاتہونکو پہر اپاہج بنایا وہ کافر بہت
سے گڑگڑایا اسیطرح تین بار اوس کافر کی منت سی اون ہاتہونکی کلائی شل ہوتی تہی اور اوس
معصومہ کی دعا سی مشکل حل ہوتی تہی پہر تو دل کی اخلاص سی اوس کام سی وہ دست بردار ہوا اور اون بی بی
کی خدمت ایک کنیزک ہاجرہ نام نذر کی اور توبہ کار ہوا جب حضرت سارہ نی اونکو حضرت ابراہیم سی چاہا کہ
عرض حال کرون اور اوس معاملے کی کیفیت گذشتہ کا قصہ بیان کرون حضرت ابراہیم بولی کہ اوسوقت
قادر بیکمال نی میری نظرونکی سامنے سی تمام حجاب اٹہا دئیے اور جو معاملی تجہپر گذری وہ سب مجہکو دکہلائے
اللہ تعالےٰ اپنی دوستونپر مہربان ہے اور ہر حال مین ہماری عزت اور ناموس کا نگہبان ہے وہانسی حضرت
ابراہیم نی ارادہ ملک شام کا کیا اور دمشق کی علاقی مین دیار فلسطین مین آرام کیا **ذکر حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام کی پیدا ہونی کا** جب حضرت وہاب نی حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو بخشی دواب اور بکریان اور انعام اور سامان زراعت اور اسباب راحت کا کیا انعام حضرت
ابراہیم کی خاطر مبارک مین یہ خیال گذرا کہ خدا نی مہربانی نہایت کی اور نعمت دیا اور آخرت کے غایت کی
اگر ایک فرزند بہی اوسکی کرم سی عنایت ہو تو وارث منصب نبوت اور رسالت ہو بی بی سارہ نی دیکہا کہ طبیعت
حضرت ابراہیم کی اولاد کی طرف مائل ہی اور زبان مبارک اولاد کی طلب مین مدام سائل ہی ہو اوسکی حضرت
سارہ نی حضرت ہاجرہ کی صحبت کے ابراہیم کو اجازت دی اور ہا سیدا اولاد کی باشارت کی رخصت دی تب ہاجرہ
نی ابراہیم کی شرافت صحبت پائی اور ہم بستری سی اوس جناب کی عزت پائی صدف وجود اوس معصومہ
کا گوہر پاک سی حامل ہوا اور اوس شریعت کی جا کمل سی درجہ اوسنی کا کامل ہوا بعد نو مہینے کے
لڑکا پیدا ہوا کہ دل باپ کا اوسپر نہایت شیدا ہوا اور فرمایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَہَبَ لِیْ عَلَی
الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ حضرت ابراہیم بجالائی شکر اور ثنا کی رب جلیل کہ بڑہاپی کی اولاد تو بہت ہی پیاری ہو محبت
اوسکے سبب اولاد ہوتی ہی پیاری اکثر اوقات طبیعت حضرت کی اونکی بوس و کنار مین مشغول ہو گئی

سارہ شکیب سی خاطر سارہؓ کی نہایت ملول ہوئی اور بولین کہ ان دونون کو ڈال آؤ ایک بیابان لق و دق مین
سوا اسکی ہو و مسرور تجویز نہین انکی حق مین حکم الٰہی ہوا کہ سارہؓ کی خاطر کرا سی ابراہیم اور بیابان مین چھوڑ آمدت
اگرچہ کسی کا خوف اور بیم نہ بدل پر تاب اور چشم پر آب نہی اونکو لی چلی حضرت خلیلؑ اوسکی طرف راہبر ہوکر ہمراہ ہوے
جبرئیلؑ بعد طی کرنی تیز لونکی اوتری ایک میدان مین کہ ان دنون وہان خانہ کعبہ تہا اوس مکان مین جبرئیلؑ
نی کہا کہ امر یون ہی کہ ان [illegible] اس مکان مین چھوڑا اور اونکو تنہا چھوڑ کر اوسطرف [illegible] شام کی نی
کمال نہایت صبر اور شتابی سی گود مین لیا اوس بچہ گلعذار کو اور بی اختیار روتی تہین دیکہکر اوس دشت پرخار کو
وہ مکان گرم اور خشک تہا عمارت سی اور بیدہ جنگل تمام خاک تہا عمارت سی نہ اوسکی کرہ نار سی کی طرح سی تہی گرم
اور زمین وہا کی حرارت مین تہی مانند کبریت احمر بی بی ہاجرہؓ نی آب دیدہ ہوکر فرمایا کہ ہماری حال پر تم کو کچھ
رحم نہ آیا کہ بچہ ہی اور مین ضعف سی زار و نزار اور یہ دشت پرخار ہمکو اس بیابان مین کسکی سپرد کرتی ہو کچہ نہین
کہتی کہ تم چلتی ہو یا مرتی ہو حضرت ابراہیمؑ نی رو رو کر یہ فرمایا اور اوس بی بی کو یہ کہہ سنایا کہ حافظ عالم تمہاری
حفاظت کا متکفل ہی اور وہ نگہبان حقیقی سی تمہاری مراد حاصل ہی بی بی ہاجرہؓ بولین کہ حَسْبِيَ اللّٰهُ
وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اور حضرت ابراہیمؑ نی نہایت حسرت سی شام کی راہ لی اور حضرت نی
اونکو کچہ خرما دیا اور ایک مشک سی پانی کی اور اعلائی مکہ تک پہنچکر نظر اون دونون پر ڈالی اور اونکی تنہائی
پر دل جلا کر یہ دعا منہ سی نکالی رَبِّ إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ
عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ اپنی عنایت اور حفاظت سی ہمیشہ رکہیو اونکو معزز اور مکرم جب چند روز مین وہ کا
پانی اور طعام تمام ہوا اور ہاجرہؓ کا دل اوس بچی کی تشنگی دیکہ کر کوئی آرام نہ پاتی تہی جانا کہ بغیر جان دینی کی
کوئی تدبیر نہین اور بندی کو تقدیر الٰہی سی گزیر نہین وہان سی دوڑ کر کوہ صفا پر گئین اور پانی کی تلاش مین چارون
طرف نظر دوڑائین ایک لحظہ وہان توقف فرمایا اور کوئی فریادرس وہان نظر نہ آیا اور وہان سی دوڑ کر جلد
گذر کر کوہ مروہ پر آئین اور العطش العطش کہکر [illegible] بار مین چلائین وہان بہی ایک لحظہ توقف کیا اور پانی کا نشان
نہ پایا اوسوقت دلمین اوس بیکس بچی کا دہیان آیا سات بار بدستور سعی اور کوشش مین تی جاتی تہین ہر بار وہ
شہزادہ عالم کو دیکہ کر چہاتی سی لگاتی تہین ایسا نہو کہ کوئی درندہ اوسکو کہا دی اور میری لب تشنہ اور جگر
سوختہ کو جلا دے اور اسمٰعیلؑ اکیلی اوس میدان مین گرمی اور پیاس سی جلتی تہی اور [illegible] کی دستور سی ایڑیان
زمین پر ملتی تہی ناگہان ارحم الراحمین نی اونکی قدمونکی تلی سی ایک چشمہ پانی کا نکالا اور اوس چشمہ آب حیات کو نور
[illegible] جب حضرت بی بی نی آن کر چشمہ پانی کا دیکہا اور [illegible] اپنی جان کا دیکہا اور بولین کہ [illegible]
[illegible] بار الٰہا امداد [illegible] وقت مشک بہرنا اوس پانی سی چاہا ہاتف غیبی نی پکارا کہ یہ آب رحمت الٰہی ہی کم
ہونی والی نہین [illegible] فیض [illegible] سی اور تیری فرزند [illegible] چشمہ سی محظوظ ہو کیا بعد اوسکو زمزم
[illegible] سی محظوظ کیا [illegible] اور اسکا باپ ابراہیم خلیل [illegible] اور تمام عالم [illegible] اور

طواف سے فیض پایا دیگا بی بی ہاجرہ اس مژدہ کو سنکر خوش اور خرم ہوئین اور اپنی فرزند کو لیکر عیش اور عشرت سے متقدم ہوئین

بیان قبیلہ جرہم کی آنی کا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے پرورش پانے کا

قبیلہ جرہم ولایت یمن مین رہا کرتی تھی اور مکہ کی راہ سے تجارت شام کو جایا کرتی تھی اتفاقاً جرہم کی قافلہ نے مکہ کی سید امن مین مقام کیا اور رات کی رات اوس منزل مین آرام کیا اوس قوم نے دیکھا کہ خلاف معمول پرندے پرواز کرتی ہین گویا پانی کی طرف سے اوڑتی اور آواز کرتی ہین ایک اعرابی نے آنکر دیکھا کہ ایک چشمہ مثل آب حیات صفا ہی اور ایک بی بی بالکہ من اور صاحبزادہ گل پیرہن بیٹھا ہی وہ اعرابی اوس صحرا مین اونکو دیکہ کر ہوا حیران اور پوچھا کہ تم قسم جن سے ہو یا نوع انسان سے بی بی نے فرمایا کہ فضل الٰہی سے یہ فرزند مجکو عنایت ہوا اور اوسکی طفیل سے یہ چشمہ خوشگوار رحمت ہوا اوس اعرابی نے قوم کو جاکر یہ مژدہ سنایا از بس اس قوم کا بی بی صاحبہ کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہماری قوم اگر یہان آباد ہوا اور آپکے بھی وحشت تنہائی کم ہو اور دل تمام ہو بانی نے فرمایا کہ اگر تولیت میری اس چشمہ پر تم کو قبول ہو تو جاؤ اور اپنی عیال و اطفال کو لیکر آؤ وہ قوم چند روز مین مع عیال و اطفال اور مویشی حاضر ہوئی اور حضرت بی بی کی طفیل سے رہی اور آسودہ خاطر ہوئے اوس مقام کریم مین عمارت عالیشان بنائے اور رعایت حضرت اسمٰعیل کی اپنی ذمے پر واجب ٹھہرائی انکو اوسکی رہنی سے جمعیت تمام حاصل ہوئے اوسی قبیلہ مین حضرت اسمٰعیلؑ کی نشو و نما کامل ہوئے جبرئیلؑ نے حضرت خلیلؑ کو یہ مژدہ پہنچایا اور اونکی انتظام احوال کا قصہ کہ سنایا حضرت ابراہیمؑ سال مین ایک بار براق پر سوار ہو کر آتی تھی اور اپنی عیال کی خبر لیکر ہمیشہ پھر جاتی تھی حضرت اسمٰعیلؑ کا سن مبارک جب ہوا پندرہ سال بی بی ہاجرہ نے دار فانی سے عالم جاودانی کو کیا انتقال اونکی جسم مطہر کو حجر اسود کی پاس مدفون کیا اور ورود ہجرت نے حضرت اسمٰعیلؑ کی خاطر کو محزون کیا جب حضرت اسمٰعیلؑ وہان رہنی سے برخاستہ خاطر ہوئی سب بزرگ اوس قوم کی حضرت کی خدمت مین آحاضر ہوئی اور بمنت اور سماجت سے اونکو ٹھہرایا اور اشراف قوم مین ایک لڑکی سے اونکا نکاح بند ہوا طبیعت حضرت اسمٰعیلؑ کی شکار پر راغب رہتی تھی اور مدام کوہ و صحرا مین صید طیور و وحوش کی طالب تھا ایک روز حضرت ابراہیمؑ مکہ مین تشریف لائی بی بی ہاجرہؓ کی وفات کی خبر سنکر آنسو بھر لائی دروازہ پر جا کی اون کی منکوحہ سے بی بی کا استفسار حال کیا حضرت اسمٰعیلؑ کی حاضر نہونیکا سوال وہ بی بی نے حضرت ابراہیمؑ سے واقف نہ تھی کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام تعظیم اور توقیر کے اور ضیافت اور مہمانداری سے پیش نہ آئے تب حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اسمٰعیلؑ شکار سے آوی تو میرا سلام کہیو اور اوس کو میری طرف سے یہ پیغام کہیو کہ تیری دروازہ کی چوکھٹ خوب نہین اور ہماری طبیعت کو ایسی دہلیز مرغوب نہین حضرت ابراہیمؑ نے یہ فرما کر رو بسمت شام ہوئی اور حضرت اسمٰعیلؑ شام کو داخل مقام ہوتی اوس بی بی نے سب بیان کیا سب احوال

ظاہر کیا جو کچھ کہ ہوا تھا قیل و قال حضرت اسمٰعیلؑ نے فرمایا کہ گھر کی تو دہلیز ہے مگر نہایت بے ادب اور بے تمیز ہے
اور سیاہ دل بے اشتیاق ہے دہلیز بدلنی کفایت ہے کہ انکو طلاق دے بعد اوسکی موجب ایماء پدر بزرگوار کی
ایک بی بی جمیلہ نکاح کی اور اوس صالحہ کی صحبت سے خاطر مبارک کو فلاح دی اور دوسرے بار مکہ میں تشریف
لائے حضرت ابراہیمؑ اوس بی بی عاقلہ نے حضرت کی نہایت کی تعظیم اور بولی کہ یہ لونڈی آپ کی خدمت میں
حاضر ہے اور خاوند میرا اوسکے شکار کو باہر گئے ہیں جو تیار تھا سو حضور میں حاضر کیا اپنے مقدور سے زیادہ
ہو سکا جناب کی خاطر کی حضرت نے براق سے بے سوار ہو کر کھانا تناول کیا اور اوس بی بی کی خدمت دیکھکر اوسکی
خوبی پر تفاؤل کیا پھر بی بی نے عرض کی کہ اگر مرضی ہو تو سر مبارک کے دھوؤں بال اور اس خدمت سے اپنے
دلکو کروں فارغ البال حضرت ابراہیمؑ نے ایک قدم رکاب میں رکھا اور دوسرا پتھر پر قائم کیا بی بی نے تعظیم
کی اکطرف دھوکر بالونکو ملایم کیا دوسرے طرف کا بھی اسیطرح سے دھویا اور میل اور گرد کو سر مبارک سے کھویا
اثر قدم شریف کا اوس پتھر پر ہنوز ہے اور معجزہ روز قیامت تک عالم میں موجود ہوا چلتے وقت فرمایا
کہ اسماعیل سے کہیو کہ آستانہ تیری گھر کا بہت مناسب ہے اور ہمارا طبیعت اوسکی خوبی پر راغب ہے جب اسماعیل شکار
گاہ سے آئے گھر میں داخل ہوئے اور حضرت بی بی کے ساتھ ہم محفل ہوئے اونہوں نے حضرت اسمٰعیل کو احوال سے
خبردار کیا اور تمام ماجرا اونکی حضور میں اظہار کیا حضرت اسمٰعیل نے کہا کہ یہی طالع تیری اے غمگسار وہ میرا باپ
ہی ابراہیم خلیل پروردگار دہلیز کا قائم رکھنا تیری خاطرداری کی وصیت ہے بسر و چشم مجکو قبول انکی نصیحت ہے
میں بعد ازیں تیری خاطر اور ناز برداری کرونگا اور اون کی فرمانے سے ہمیشہ تیری غمگساری کرونگا

ذکر حضرت اسحاق علیہ السلام کی پیدا ہونی کا

جب خالق
الارواح نے بی بی ہاجرہ پر اسماعیلؑ کے عنایت کی حضرت سارہؓ نے بھی فرزند کی تمنا کی نہایت کی ایک روز
حضرت جبرئیل اور کئی فرشتے حسین جوانونکی صورت بنا کر حضرت ابراہیمؑ کی گھر آئے حضرت اونکو آدمی جانکر
واسطے ضیافت کی گوسالہ بھون کر لائے ہر چند ابراہیم علیہ السلام نے تاکید سے فرمایا پر انھوں نے اوس
کھانے سے ایک لقمہ بھی نکھایا اور اوس زمانے میں یہ دستور تھا کہ جو کوئی کسی کو ایذا پہنچاتا تھا تو وہ شخص اوسکے
گھر کا کھانا نکھاتا تھا فرشتوں نے حضرت ابراہیمؑ کا چہرہ اوداس دیکھ کر فرمایا کہ ہم ملائک ہیں اسواسطے ہمارا
کھانا نہ کھایا اور ڈرو کہ ہم قوم لوط کی عذاب دینے کو آئے ہیں اور تمہکو واسطے دو فرزند ارجمند کی پیدا ہونے کی
خوشخبری لائے ہیں ایک کا تو نام اسحاقؑ اور دوسرے یعقوبؑ اور وہ دونوں ہونگے تمہاری محبوب بی بی سارہؓ
نے تعجب سے فرمایا کہ معاملہ عجیب ہے بانجھ عورت اور بوڑھے مرد سے اولاد پیدا ہونا نہایت غریب ہے ملائک نے
فرمایا کہ جو قادر بیچون ہے آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کر سکتا ہے کیا عجب ہے کہ بانجھ عورت اور پیر مرد سے اولاد پیدا کرے
بعد تبات روز کی حضرت سارہؓ کو حمل رہا اور نو مہینے تک وہ بچہ پیٹ میں نے حمل رہا بعد نو مہینے کے حضرت سارہؓ
کو درد شروع ہوا حضرت اسحاقؑ کا ستارہ عالم میں طلوع ہوا عمر حضرت ابراہیمؑ کی سو برس کی تھی

اوسدم اور حضرت سارہ کی عمر ایک سو بیس کی تھی کم حضرت ابراہیمؑ نے خوش ہو کر فرمایا الحمد للہ
الذی وھب لی علی الکبر اسمٰعیل واسحٰق تیری قدرت کامل ہی اور
تو ہی قادر علی الاطلاق **ذکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ذبح کرنیکا**
یہ ماجرا حضرت اسماعیلؑ کی لڑکپن میں اور حضرت ہاجرہؓ کی زندگانی میں واقع ہوا یہ احوال نظم اردو میں
لکھا جاتا ہی **نظم** خواب میں اک شب خلیل اللہ تھا + پھر قربانی اوسی حق کی کہا نیند سے
چونکا جو وہ مرد خدا صبح کو سو شتر قربان کیا دوسرے دن پھر اوسی آیا خطاب • خواب میں حق سے
کہ قربان کر شتاب پھر وہ پیغمبر اوٹھا وقت سحر لاکی قربان اوسنے سو شتر پھر جو بستر پر وہ
اپنی سو رہا • تو وہیں حکم خدا صادر ہوا تب لگا کہنے کہ اے پیشہ ور رب مجھ پہ کچھ کھلتا نہیں
اسرار غیب کچھ نہیں سمجھوں ہوں کیا قربان کردن تا کہ میں اوس ورد کا درمان کردن یہ جواب آیا
کہ اے آل تمیز مجھ سوا رکھتا ہی تو کسکو عزیز اوسکو تو میری لئی قربان کر ہی اسی میں خیر
تیری سر بسر یعنے قربانی کر و فرزند کو نور چشم اپنے کو اور دلبند کو اپنی بیٹی کو وہ تب کہنے لگا
ای پسر فرزند نیکو خوش لقا خواب میں حق نے یہ فرمایا مجھے راہ میں اوسکی کردن قربان تجھے
اسمیں اپنی رای مجھکو اب بتا سنتے ہی اسکو جواب ایسا دیا کیا مبارک ہی یہ خواب ای پدر
ذبح کر مجھکو کچھ اندیشہ نکر اب چھری تو حلق پر میرے چلا گر خدا چاہی تو صابر پائیگا جب ہوا سامنے
زہ اور اوسکا پدر باپ نے اوس کام میں باندھی کمر دست و پا اوس گلبدن کی باندھ کر
اوس گھڑی اوسکو گرایا خاک پہ تیز کر کی ہاتھ میں اوسنے چھری ہاں وہ کی تا نوک حلق پر وہ وہیں پر
قدرت حق سے ہوا بانکا نہ بال باپ حیرت میں ہوے یہ دیکھ حال تب چھری بولی یہ ابراہیمؑ سے
عجز سے آداب سے تعظیم سے جسنے آتش تجھ کو کی گلزار ہی اوسنے ہی کند میری دہار ہے +
وہ وہیں ابراہیم کو آئی ندا ای حبیب صادق اے ہاں آ حکم میرا سچ ہے تو لایا بجا آزمائش کے
لئی یہ حکم تھا تب اوسی دم جبرئیل ہوشمند لایا جنت میں سے ایک نر گوسفند اوسکی فدیہ میں
اوسے وہاں رکہ دیا اور لیا ذبح سے لڑکی کو اوٹھا ایس لئی ختم الرسلؐ نے یوں کہا سنت ابراہیمؑ
سے ہی اضحیا **بیان بیت اللہ شریف کے بنائی کا** حضرت جبرئیل علیہ السلام
ابراہیم علیہ السلام کی پاس آئی اور حکم آپ کی اسطرح لائی کہ تم اور اسماعیلؑ خانہ کعبہ کی عمارت کروا کہ
اہل عالم کی تئین واسطے طواف بیت اللہ کی دعوت کرو حضرت ابراہیمؑ شام سے مکہ کو چلے اور مکہ پہنچکر
حضرت اسماعیلؑ سے ملے جبرئیل امینؑ نے بغداز مکہ کی مکانکا تبلایا طول و عرض اوسکا جبرئیل کی تعلیم
سے حضرت کی خاطر میں آیا اسماعیلؑ پتھر پہنچاتی تھی اور حضرت ابراہیمؑ دیوار بناتی تھی جب دیواریں
بلند ہوئیں تو ایک پتھر منگوایا اوسپر حضرت ابراہیمؑ نے اپنا قدم جمایا تو آسانی سے کام دیوار کا

جاری ہوا اور جلد خانہ کعبہ کی تیار ہوئی قدم مبارک کا اوس پتہر پر اثر ہوا روز قیامت تک مبارک وحجر
ہوا نام اوسکا مقام ابراہیم وہ بموجب حکم خدا کی ہوا واجب التعظیم وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ
إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اوس قدم کی برکت سے اوسکا درجہ ہوا اعلیٰ جب کعبے
بنانی سے فراغت پائی تو یہ دعا مانگی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
دعا ہماری قبول کر یا کریم تو ڈانا بینا ہی اور سمیع علیم بعد اوسکی جبرئیل امین علیہ السلام نے قاعدے
حج اور عرفات اور طواف کی سب بتلائی اور حضرت ابراہیم اور اسماعیل موافق تعلیم کی عمل مین لائے
حضرت ابراہیم نے اسماعیل کو وہان کا والی کیا اور اوس خانہ خدا کا اونکو متولی کیا اور بوقت رخصت
کی حضرت ابراہیم نے دعا کی نہایت عجز سے جناب الٰہی مین التجا کی کہ خداوندا اپنی اولاد کو چھوڑا
مین نے اس بیابان خشک زراعت مین تو اپنی قدرت کاملہ سے اونکو رکھیو فراغت مین حق تعالے
نے لوگونکی دلون کو ایسا پھیرا کہ روز قیامت تک ہفت اقلیم سے خلقت ہر سال وہان مکے کی پھیرا
دوسرے سال حضرت ابراہیم نے بی بی سارہ کو لیکر واسطے طواف کی مکہ مین آئے اور حضرت اسماعیل کی
نہایت مہماندار اور خدمتگذاری بجالائی بی بی سارہ نہایت راضی اور خوشدل ہوئین پھر حضرت
ابراہیم کے ساتھ شام کیطرف مائل ہوئین حضرت اسماعیل بھی ہر سال مکہ مین تشریف لاتی تھے
طواف بیت اللہ اور ملاقات ذبیح اللہ سے حظ اوٹھاتی تہی جب حضرت ابراہیم کی مدت عمر آخر ہوئی اور
علامت ضعف اور نقاہت کے بدن مبارک پر ظاہر ہوئی عزرائیل واسطے قبض کرنی روح مبارک کے
آیا تب حضرت ابراہیم نے ملک الموت سے یون فرمایا کہ رب الجلیل سے پوچھو کہ کبھی کسی دوست نے دوست
کا جی لیا ہے جو آپ نے میری جان لینی کا حکم کیا ہی حکم ہوا کہ میرے خلیل سے کہو کہ تو نے سنا ہی کہ کسی
دوست نے دوست کے ملاقات سے انکار کیا ہے حضرت ابراہیم نے سنتے ہی عزرائیل سے فرمایا کہ حکم
الٰہی کو بجا لاؤ ہین ملک الموت نے روح مقدس کو جسم مطہر سے نکالا

بیان مرغون کی ذبح کرنی کا اور اون کی زندہ ہونی کا

قرآن شریف مین مذکور ہی اور
مفسرون مین مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم نے جناب الٰہی مین مناجات کی اور التماسات کی درخواست
کی کہ الٰہی تو مردونکو کیسا جلاتا ہے اور بدستور سابق عقل اور ہوش کیونکر دلاتا ہی حق تعالی نے
فرمایا تو کیا ابتک یہ نہین لایا ایمان ابراہیم بولی کہ ایمان تو لایا ہون پر چاہتا ہون دل کی تسلی
اور اطمینان اور شوق رکھتا ہون سیر قدرت وکمینی کا الٰہی سبحان تب حکم ہوا قادر ذو الجلال
کا اور جواب آیا اونکی سوال کا کہ چار مرغ چار قسم کی لا اور اونکی اعضا کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ملا
اور اونکی چار حصے بلحدہ نکال اور ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر ڈال جب تو اونکو پکار کر بلاوے
گا تو پھر ایک دوڑ کر تیری پاس آوے گا حضرت ابراہیم نے چار پرندونکو ذبح کر کے ایک جگہ ملا کر دیے

کرتا سب کا گوشت اور پوست اور پر اور ہاڑ انکیپن توڑا اور سر اون چار دن کا لیا ہاتہ مین مو تیہی گوشت
و پوست کی چار پہاڑ دیر ہرینکا بات کی بات مین اور پکارا ای پرندو آؤ اور قدرت حق سی اپنے اپنے عضرون سے
ملجاؤ دیکہتی ہین کہ وہ ذرہ ذرہ اون پرندونکا ہوا مین اڑا جاتا ہی اور اپنی اپنی بدنکی اجزا سی ملتا جاتا ہی ساعت
کی ساعت مین ہر ایک بدن آنکر اپنی سر و نسی ملا اور قدرت کاملہ آلہی کا سبکی نظرون مین گل کہلا اوسیطرح
وہ قادر بہ کمال روز قیامت مین سبکو اوٹہاویگا اور چار دن طرف سے سب کی اجزا انکو جمع کرکر جلا ویگا
عمر مبارک حضرت ابراہیمؑ کی تہی ایک سو پچین سال نہ کوئی رہا ہی نرہیگا سوائی قادر ذو الجلال +

ذکر حضرت لوط علیہ السلام کا

اکثر اہل تاریخ نی حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قصہ کی درمیان مین
بیان کیا ہی اور حضرت ابراہیمؑ کی احوال کی بیچمین یہ حال قصہ کیا ہی لیکن ملانا ایک قصہ کا
دوسرے مین بی ربط ہوتا ہی سو اسطی بعد اوسکی علیحدہ لکہا جاتا ہو اہل تفسیر نی لکہا ہی کہ مؤتفکات
پانچ شہر تہی بلاد شام کی اور ہر ایک مین لاکہ لاکہ مرد تہی لڑائی کی کام کی اور ملک اونکا نہایت آباد
تہا اور ہر طرحی معاش سی ہر ایک شاد تہا یہ قوم بت پرستی کی سوا اور کونسی فعل حرام کرتی تہی آخر شب
و روز اس فعل شنیعہ پر قیام اور اوس ہی راہ کا بانی شیطان ہی اور اوس کام کی شروع ہونیکا بیان
ہی کہ ابلیس ایک حسین لڑکی کی صورت بنکر باغ مین آتا تہا اور ہمیشہ اوسکی جہاڑ اور بیل کا نقصان کر
جاتا تہا جب باغ کا مالک اوسکی پکڑنیکو جاتا تو وہ لڑکا بہاگ کر باغ سی نکل جاتا جب اوسکی باغ کا
بہت نقصان ہوا اور وہ مالک اوسکی پکڑنیسی عاجز اور حیران ہوا ایک روز ابلیس نی کہا کہ اگر تو چاہی
کہ مین اس باغ مین آون تو تو مجکو اپنی تصرف مین لا کر یہ کام کر پہر اپنے باغکی نقصان سی بیفکر ہو کر آرام کر
صاحب باغ نی کہا بہت اچہا **مصرع** چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار مین ممنون احسان
ہو کر تجہی کرونگا بوس و کنار غرض صاحب باغ تصرف مین لایا اوس مفعول کو اور ابلیس نی ہر ایک
باغ مین جاری کیا اس معمول کو جب اوس قوم نی اس کام مین ... مفسد ... آئی سیر
سی واسطی ہدایت کی مقرر ہوئی حضرت لوطؑ ذرہ جنا بسبقدر کہ اونکی اس فعل بد سی انکار کرتی وہ کافر
زیادہ تر اوسکام مین اصرار کرتی ہر چند کہ اونکو وعدہ وعید کیا اور عہد ... زیادہ
پیدا ہوا اور اوسکام مین بہت مستعد اور بولی فَأْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ یعنی
اگر تو سچا ہی تو عذاب ہمپر لا ہمکو تیری نبوت کی صدق پر نہین یقین حضرت لوطؑ اونکی دعوت سے
باز نہ آئی تہی اور وہ اونکی عداوت سی باتہ نہ اوٹہاتی تہی اور حضرت لوط اپنی چچا ابراہیمؑ کی طریق پر مہمانداری
کرتی تہی جب اون کافرون نی حضرت لوطؑ کی مہمانون کو ستایا اور اونکا آنا جانا اونکی گہر مین کم ہوا تب
اوس جناب نی ناچار ہو کر درگاہ مین جبار و قہار کی دعا کی اور اون کافرون کی غارت ہونیکی تمنا کی تب

حکم الٰہی سے جبرئیل امین فرشتون کی فوج کی ساتھ مؤتفکات کی شہرون پر آئی اور بصورت حسین لڑکون کی حضرت لوط
علیہ السلام کی پاس تشریف لائی حضرت لوطؑ قوم کی خوف سے اونکی مہمانی مین تاخیر کرتی تہی اور نہایت دلگیر
سے اور شرم سے بار بار دلمین یہ تقریر کرتی تہی مین اس قوم کی ہاتہون سے ناچار ہون اور اونکی بدفعلون سے نہایت
بیزار جب دیکہا کہ یہ مہمان میری گہر سے جاتے نہین اور ایما اور اشارون سے نہین جاتی تو شام کے
وقت لاکر اونکو اپنی گہر چہپایا اور اپنی بی بی سے ضیافت کی تیاری کو فرمایا اور کہا کسی سے کہیو ان
مہمانون کا حال اور اسی مقدمہ مین نکلیو کسی سے قیل و قال بی بی کافرہ نے ہمسائی سے نکلکر قوم کو خبر دا
کی بالمرحضرت لوطؑ کی دل کو اس مکر سے انکار کیا اور بولی کہ اون لڑکون کی حسن کی کیا کرون مین تعریف
اونکی قد و قامت کہے نہین ہو سکتی ہی تہ صیقل فر اس خبر کی سنتی ہی حضرت لوطؑ کی گہر آئی اور اوس
خانہ بیعے کی ناطہ لوطؑ پر آفت لائی حضرت لوطؑ نے نہایت عجز سے فرمایا کہ سنو شہر والے نصیحت اور ان
مہمانونکی حق مین مت کرو مجکو فضیحت اگر چاہتی ہو تو میری ان بیٹیونکو اپنی نکاح مین لاؤ اور ان مہمانون کو
میری خاطر سے مت ستاؤ اون کافرون نے کہا کہ تیری بیٹیان ہمکو درکار نہین اور سوا ان لڑکونکی دوسرے
ہمکو کار نہین جب جبرئیلؑ نے حضرت لوطؑ کو نہایت بیقرار پایا تو آہستہ سے اونکی کان مین یہ مژدہ سنایا کہ لا
تخف انا رسل ربك لن يصلوا اليك یعنی ڈرمت اور بیخوف رہو ہم ہین خدا کی بہیجی ہوئے حضرت
لوطؑ اس مژدہ کو سنکر بہت محظوظ ہوئی اور اون کافرون کی آفت سے بہی محفوظ حضرت جبرئیلؑ نے
دروازہ سے نکل کر اپنی پر دکہا اونکی آنکہون سے لگائی خدا کی قدرت سے سبکی آنکہون سے جاتی رہی
بینائی وہ کافر اندہے ہو کر اپنی گہرونکو بہاگی اور گرتے پڑتے گہر پہنچی کوئی پیچہی کوئی آگے حضرت لوطؑ نے
اپنی چلنی کی تیاری کی اور سب مسلمانون نے لیکر فرمان پروردگار کی جبرئیلؑ نے کہا کہ کوئی تم مین سے
پیچہے نکری نگاہ اور نہایت جلد کاٹی اس ملک کی راہ حضرت لوطؑ نے اور مسلمانون نے قبول کیا بے
تکرار مگر قبیلہ اونکا پیچہے دیکہتا تہا بار بار ناگاہ آسمان سے ایک پتہر اوسکی سر پر پڑا اور اوسے [illegible] پہونچایا
نے ملک عدم کا رستا دکہایا جبرئیلؑ نے اوس زمین کی ساتوین طبق تک اپنا پر پہنچایا اور اون چارون
شہر تو موافکہاڑکر اپنے پرون پر اوٹہایا اور آسمان کی قریب تک لیجا کر اوندہا زمین پر گرایا اور ملائکے
[illegible] آن کی آن مین سب ہو گئے ہلاک اور وہ زمین اونکی وجود کی آلایش سے ہوگئی
پاک غضب کافرون پر نازل ہوا غضب الٰہی بیپایان دنیا مین اونکا باقی نہ نشان حضرت لوطؑ نے
ابراہیمؑ کی پاس جاکر مقام کیا اور بعد سات برس کی سفر قیامت کا اہتمام کیا دسوین تاریخ ربیع الاول کی
دنیای فانی کو چہوڑا اور اس عالم ناپایدار سے رشتہ تعلق کا توڑا

ذکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ملک شام مین پیدا ہونی کا

اگرچہ اکثر احوال اوس جناب کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی احوال مین مذکور ہوا اسواسطے مکرر ذکر

اوسکا نا منظور ہوا وہ جناب ملک شام مین پیدا ہوئی اور لڑکپن سے باپ کی ہمراہ مین [illegible] ئی اور مکہ کے
زمین مین نشو و نما پائی اور اوسی ملک مین عزت اور آبرو بڑہائی جب قبیلہ جرہم نی حضرت ہاجرہ سے
چشمۂ زمزم کی پاس رہنے کی اجازت لی سات بکریان اونکی بی کو دیکر سعادت لی حضرت اسمٰعیلؑ کی برکت سے
اوس بکریون مین ایسی برکت ہوئی کہ چند مدت مین اندازہ سی زیادہ اونکی نسل مین کثرت ہوگئی اور بعد تمام
ہونی عمارت بیت اللہ او تشریف لیجانی ابراہیم خلیل اللہ کی حضرت اسمٰعیلؑ کو نہایت فراغت حاصل
ہوئی اور نعمت دنیا کی ساتہ نعمت نبوت کی واصل ہونا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّہٗ کَانَ
صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا اور بعد وفات حضرت ابراہیمؑ کی تشریف لی
گئی ملک شام مین اور چند روز اقامت کی پدر بزرگوار کی مقام مین پہر بموجب حکم الٰہی کی قوم کفار کو
دعوت کرتی تہی اور ہمیشہ گمراہون کو راہ راست کے دلالت جب آخر عمر مین نشانین ضعیف کا بدن مبارک
مین پائی اپنے بیٹی کو عہدہ ولی عہدی کا عنایت فرمایا بعد چند روز کی دنیا کی رنج سی راحت پا کر بہشت
مین مقیم ہوئی اور اوس مقام دل افزا مین جلیس ابراہیم بعد فوت حضرت اسماعیلؑ اونکی اولاد بیشمار ہوئے
ہوا سطی مکہ مین اونکی سکونت دشوار ہوئی اکثر لوگ مکہ سی نکل کر دیار عرب مین باہر آئی اور اطراف مین
مکہ کی اپنی وطن بنائی جو شخص کہ مکہ سی نکل کر سفر کی راہ لیتا تہا ایک پتہر حرم کا اوٹہا کر اپنی ہمراہ لیتا تہا
اور اوسکو مکان پاک مین رکہکر طواف کیا کرتا اور کثرت ہونکی آلائش سی دلکو صاف کیا کرتا رفتہ رفتہ
بسبب غلبۂ جہالت کے یہ نوبت پہنچی کہ جو پتہر سفید اور پاکیزہ ملتا اوسکو مکان صاف مین رکہ کر عبادت کرتے
اور اوسکا طواف کرکے شب و روز ریاضت کرتی شیطانکی اغواسی دلکو عبادت اوثان پر رکہا اور رسم
بت پرستی کا اختیار کیا اور جو کشون نسے خدا پاک کو برابر کیا بعضی بعضی معاملون مین حضرت ابراہیمؑ
کی طریق پر عمل کرتی پہر بت پرستی کو پتہر دانکر دین مین خلل کرتے اسواسطی تعظیم حرم کی ہمیشہ بجا لاتی تہے
اور ہر سال واسطی حج بیت اللہ کی آتی تہی آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک یہی دستور
رہا اور شامت بت پرستی سے ملک عرب بی نور رہا بعد ظہور نور محمدیؐ کی نہ بت رہا نہ بت پرست جو
کافر اصلی تہی وہ بہی باہو خدا پرست ہو گئے

ذکر حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کا

جاننا چاہئی کہ قصہ حضرت یوسف علیہ السلام عجیب ہے اور حکایت
غریب ہے کہ جسکے سننے سی محبت نیک کامونکی اور عصمت گناہون سی [illegible] طبیعت مائل ہو
ہی اور کیون نہو کہ جسکو خدا تعالی نی احسن القصص فرمایا ہی اور علمای متقدمین اور فضلای متاخرین
کی کتابون مین بخوبی یہ ذکر آیا ہی یوسف صدیق کہ جنکا باپ یعقوبؑ اور دادا اسحاقؑ اور پردادا ابراہیمؑ
جنکے شان مین رسول خدا نی فرمایا ہی اَلْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ
عالی مقدار اس حسن معنوی کی ساتہ حسن ظاہری بی بسیار رکہتا تہا کہ چشم تماشا اوس مہ دیدار پر انوار کی دیکہنی

کی تاب نلا سکتی تہی روایت معتبر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی حسن کی دو ثلث حصی کئی تو حصی یوسف کو دیا ایک
حصہ تمام عالم کو عنایت کیا اب شروع حال اوس مدۂ اقران و امثال کا یہ ہی کہ یوسف ایک شب اپنی باپ
کی گود مین سوتی تہی خواب دیکہی بیدار ہوئی تو چہرہ مانند آفتاب کی چمکتا تہا اور دل مثل سیماب کی تڑپتا حضرت
یعقوب نی پوچہا کہ بیٹا تیرا کیا حال ہی فرمایا کہ مین نی ایک خواب عجیب دیکہی کہ مین ایک پہاڑ پر ہون اور گرد
اوسکی بہت دان ہی اور بہت سبزہ اور پہولون کی سبب گویا بوستان ہی ناگاہ گیارہ ستارہ اور چاند
اور سورج آسمان سی اوتری اور مجہی سجدہ کیا اسواسطی مین گہبرا کی جاگ اٹہا حضرت یعقوب نی جانا کہ پہاڑ اونچا
اوسکا تخت بلند ہی اور چشمہ آب شیرین کا اوسکا بخت بلند اور سبزہ اور باغ نشانہ سعادت ہے اور آفتاب اور
ماہتاب اور گیارہ ستارے باپ اور ماں اور گیارہ بہائی ہین کہ اوس سلطان دنیا اور دین کی فرمانبردار ہونگے
اور پیشانی عاجزی کی اوسکی سامنے جہکاوینگے حضرت یعقوب نی بہائیونکی حسد سی اندیشہ کرکی حضرت یوسف سی
فرمایا کہ اگر اس خواب کا احوال تیری بہائیو نپر روشن ہوگا تو ہر ایک بہائی اوسکو جہوٹہ سمجہ کر تیرا دشمن ہوجائیگا بہائی
تہوڑے دنونمین حضرت یوسف کی احوال سے خبردار ہو مارے حسد کے واسطی ایذا دینی کی تیار ہوئے اور روبیل کے
پاس جو سب مین دانا تہا حاضر ہوئی کہ راحیل کا بیٹا جہوٹہی خوابین بنا کر باپ کو سناتا ہے اور ایسی فریبونسی باپ
کا دل اپنی طرف لبہاتا روبیل نی کہا کہ ایسی صورت جہوٹ بولنی کی لائق نہین کیا بعید ہے کہ اوسکی اقبال کا ستارہ
ہویدا ہوا ور پردۂ غیب سے علامت سعادت پیدا ہے بہائی روبیل کی بات سے اور یوسف کی خواب سے بیجواب ہوتے اور آتش
حسد سی اونکی دل کباب ہوتے رہتی تہی یہ مہربانی باپ کی حضرت کی حال پر دیکہے تو بیقرار ہو کر کمر واسطی قتل کے
باندہی اور بعد مصلحت کے سب نی پدر بزرگوار کی خدمت مین آکر عرض کی کہ کیا ہوگا اگر یوسف کو سیر کے
واسطی ہمارے ہمراہ دو کہ جو ایک روز لہو ولعب مین مصروف رہین اور ذرا سے غم دور کرین حضرت یعقوب علیہ السلام
نی فرمایا کہ دل بستگی میری اس فرزند سی ایسی ہے کہ اگر ایک پل مجہ سی جدا ہو تو اوسکی جدائی سی دل بے
قرار ہو جائیگا اور اگر تم اوس سی غافل رہی تو بہیڑیا اوسکو کہا جائیگا بیٹون نی کہا کہ بہیڑئی کی کیا مجال ہے
جو یوسف کی پاس آوے اگر شیر بہی ہو تو گیارہ بہائیون کی سامنی سی بہاگ جاوے حضرت یعقوب کا
دل اوس جگر گوشہ کی جدائی کا نام سنکر پارہ ہوتا تہا اسواسطی انکار کیا اور بہائی ناامید ہو کر اوٹہ گئی اور آپس مین صلاح
کرنی لگی کہ ایسی تدبیر کرنا چاہئی کہ باپ کی دل مین ہمارے کہنی کی تاثیر ہو ناگاہ ابلیس تلبیس بصورت پیر مرد حاضر ہوا
اور ناصحونکی صورت بنا کر مستفسر ہوا کہ کیا فکر کرتے ہو اور کس مقدمہ مین ذکر کرتی ہو جب بہائیون نی
اوسکو خیر خواہ سمجہکر اپنا حال بیان کیا تب ابلیس لعین نی اسطرح اونکی خاطر نشان کیا کہ صبر کرو جب موسم
بہار ہوا اور جنگل بہار پر سبزہ گلزار ہو تو اول یوسف کو راضی کرکے باپ پاس جاؤ تب اوسکو ساتہ لیجاکر اپنی
غرض بجا لاؤ بہائیون نی اوسکو پسند کیا اور بامید آمد موسم بہار کی اپنی دلکو خرسند کیا بعد موسم بہار کی
یوسف کو ساتہ لیکر باپ سے رخصت ہوئے چاہا اور یوسف نی رو رو کر اجازت چاہی حضرت یعقوب طبیعت یوسف

کی بیقرار دیکھ کر بیقرار ہوئی اور تقدیر الٰہی واسطی رخصت دلانیکی مدد کار ہوئی آبدیدہ اور بیقرار ہوکر اوسکو
رخصت کیا یہود اسی فرمایا کہ یوسفؑ کو تجھی سونپتا ہون خوب نگہبانی کیجیو اور کسی طرح کی اوسکو تکلیف نہ پہنچیو
نقل ہی کہ حق تعالی نے حضرت یعقوبؑ پر ایکبار وحی بھیجی کہ آیا تو جانتا ہی کہ کسواسطی تجسی یوسفؑ
کو مینی جدا کیا کہا کہ نہین فرمایا کہ تونی بیٹون سے خوف کیا اور میری حفاظت پر اعتبار کیا اور میری
حفاظت پر چھوڑا الغرض جاتی وقت پہر حضرت یعقوبؑ نی یوسفؑ کو چھاتی سے لگایا اور وصیت مین اسطرح فرمایا
کہ ای فرزند دلبند اگر زمانہ جدائی کا ڈالی تو اپنے باپ کو مت بہولیو اور جبتک تیرا سنہ دیکھونگا تو پہر گئے
کسی سے یہ مینی کا **نوادر القصص** مین لکہا ہے کہ حضرت یعقوبؑ جب حضرت یوسفؑ سی چند قدم جدا ہوئی
تو بیہوش ہوکر گرپڑے سب بیٹے دوڑ کر جمع ہوئی جب ہوش مین آئے تو یوسفؑ کو سینے سی لگا کر آہ بہر کر فرمایا
کہ بو فراق کی مجکو آتی ہی اور ایسا ردئی کہ پیرہن یوسفؑ کا تر ہوگیا جب تلک حضرت یعقوبؑ کی نظر یوسفؑ پر پڑتی
تہی تبتلک بہائی نہایت عزت اور حرمت سے لیجاتے تہی جب باپ کے نظر سے غائب ہوئے شفقت کا جہو نالیا
اور ظلم کی چادر بچہائی کبہی طمانچے لگا کر یوسفؑ کو آزار دیتے تہے اور کبہی نہایت دکت سے اپنے آگی دوڑاتی تہی جب
نہایت گرمی سے گلاب سا چہرہ یوسفؑ کا پسینا پسینا ہوا اور پیاس مزاج پر غالب ہوئی پڑی عاجزی
اور منت کرکر بہائیون سی پانی مانگا او نہون نے بیہودہ باتین کہکر نہ دیا اور نہایت بہوک سی بہائیون سے کہانا
مانگا تو جواب بہی ندیا اور ایک بہائی بولا کہ ای جہوٹی خواب والی وہ ستارے جو خواب مین تیرے خدمت کو
حاضر تہی اونسی مدد مانگ کہتی ہین کہ حضرت یعقوبؑ نی تہوڑا پانی آفتابی مین یوسفؑ کو دیا تہا کہ جب یوسفؑ
پیاسا ہو تو اوسکو پلا یو شمعون نی وہ پانی زمین پر گراکر کہا کہ پیاس سی کیا ڈرتا ہی آج تیری زندگی کا
دور انتقام کی مقراض سی کاٹا جائیگا اور تو اپنے گہر پاک کا نہ پائیگا جب یوسفؑ نی مارنیکی بات سنی تو
کانپ گئے اور خدا سی مناجات کی کہ ای فریاد کی پہنچنی والی میرے بہا بہی اور ناچار ہی رحم کر اور مجکو ہلاکت سے
خلاصی بخش پہر روبیل سی کہا کہ ای بہائی تو اور بہائیون سی میرے حال پر زیادہ مہربانی کرتا تہا ایک گہونٹ
پانی سے پیاس کی آگ بجہا دی اوسنی پانی کی مڈلی گرا دیا اور فریاد کا ہاتہ یہودا کی دامن میں ڈالکر کہا
کہ باپ نی مجکو تیری شفقت کی بہروسی پر سونپا تہا بہلا تو ہی کہ مجہسے کیا تقصیر ہوئی یہودا کو یوسفؑ کی
درماندگی دیکھ کر رحم آیا اور غصہ سی بہائیون کو منع کیا اور یوسفؑ سی کہا کہ جبتک مین جیتا ہون کوئی
تیری جان کا قصد نکر سکیگا جب بہائیون نی یہودا کا غصہ دیکہا تو بولی کہ تم یوسفؑ کی حمایت مین کیا صلاح
کرتی ہو یہودا نی کہا کہ مین یوسفؑ کی قتل سی راضی نہین ہون اسواسطی کہ بیگناہ کا قتل کرنا گناہ عظیم ہے
بہتر تو یہی کہ پہر چلو اور باپ کی امانت باپ کو سونپ دو بہائیون نی کہا کہ اگر باپ کے پاس لیجاوینگی تو سب کے
ہمارے ظلم باپ سی بیان کریگا پہر یہودا نی بعد فکر کی کہا کہ مصلحت یہ ہی کہ اسکو کوئی مین ڈال دین
یا تو مر جائیگا یا کوئی راہ گیر اسکو نکال کر دوسرے ملک مین لیجاویگا لیکن مار ڈالنا اسکا صلاح نہین ہے بہائیون نے

یہ بات پسند کی اور کنعان سی تین فرسنگ ایک کنوا تلاش کیا وہ کنوا سام بن نوح کی وقت کا بنا تھا
چار سو گز گہرا اور پانی اوسکا نہایت کھارا کہ جسکی دیکھنی سی روح تحلیل ہوتی تھی جب یوسف کو کوئی پر لے گئی اور ارادہ
کوئی مین ڈالنی کا کیا تو یوسف کبھی تو بھائیون کی بزرگی کو شفیع لاتی تھی اور کبھی اپنی خورد سالی اونکو بیان کرتی ان بیمہرون
نی مطلق یوسف کی عاجزی پر رحم نکیا اور پیرہن اوس تن نازنین سی کھینچا اور ہاتھ پانون اونکی رسی سی باندہی
اور اوسکی کمر کو اوس اندہیری کوئی مین لٹکایا اور آدہی راہ سی رسی کاٹی خدا کی قدرت دیکھو کہ ابھی یوسف کوئی
کی تہ کو پہونچی نہ تھی کہ جبرئیل امین بحکم رب العالمین سدرۃ المنتہی سی پہنچی اور اونکو معلق اوٹھا کر ایک سفید
پتھر جو پانی کی اوپر نمود تھا رکھ دیا کوئی کی حشرات نی ایک دوسری کو پکارا کہ نہ گزرے اپنی مکانون سی باہر مت
نکلیو کہ ایک شخص معصوم بیگناہ ہمارے یہان آیا ہی جبتلک یوسف کوئی مین تھی تب تلک کوئی گزندہ اپنی مکان سی نہ ہلا
کہتی ہین جب بھائیون نی اونکی سر پر ایک پتھر رکھ کی چلی گئی یوسف اسحال کو دیکھکر زندگی سی مایوس ہوئی اور ایک
آہ کا نعرہ مارا جبرئیل امین ایک [illegible] فلک سی کوئی کی تہ مین پہنچی اور وہ کرتا جو حضرت ابراہیم نی نمرود کی آگ مین
خدا کی حکم سی پہنا تھا اور حضرت یعقوب نی اوسکو تعویذ بنا کر یوسف کی بازو مین باندہا تھا لاکر بدن مبارک مین پہنایا
اور مژدہ خوشی کا اونکو پہنچایا کہ جلد تیری غم کی رات خوشی کی نور سی بدلیگی اور تو مسند سلطنت پر بیٹھیگا اور یہ
بھائی ظالم تیری سامنی کھڑی ہونگی اور تو اونکی ظلم اونکی روبرو بیان کریگا اور یہ اپنی خطاؤن پر اقرار کرینگے

نقل ہی کہ جب بھائیون نی یوسف کو کوئی مین ڈالا تو ایک بکری کی بچی کو ذبح کرکی اوسکی کرتی کو خون سی
آلودہ کیا اور شام کیوقت گھر کو روانہ ہوئی جب آفتاب غروب ہوا تو حضرت یعقوب کی خاطر نہایت بیقرار ہوئی
صغرا نام لونڈی کو ہمراہ لیکر بیٹون کی استقبال کو گئی شاید کہ آنکھونکی تیلیان یوسف کا جمال دیکھکر
روشن ہون جب انتظار حد سی گذرا اور اندہیرا ہو گیا تو حضرت نی صغرا سی کہا کہ میری فرزندونکو پکار کہ تمہارا
باپ بیچ انتظار کھینچتا ہی جلد آؤ صغرا نی بموجب حکم کی پکارا سب بھائی دوڑی اور فجر کی مرغونکی طرح شور کیا اور سب
مانند تسبیح [illegible] کی اپنی گریبان کو چیرا اور فریاد وا یوسفاہ اور وا حبیباہ کی نکالی یعقوب علیہ السلام نی یہ نالہ جانگداز سنکر
بیہوش ہو کر گر پڑی [illegible] بیٹون نی باپ کو خاک پر پڑا دیکھا تو یہودا نی سر مبارک حضرت کا اپنی زانون پر رکھا اور بھائیون
سی کہا کہ یہ کیا کام تم نی کیا بلا رسیدہ [illegible] کی خاک اپنی سر و پیر چہانی اور باپ کو یہ خبر ناخوش سنائی تو ان ایسا
دنیا [illegible] اوٹھا کر گھر مین لائی صبح تلک حضرت یعقوب بیہوش رہی جب باد صبا چلی
وہ حضرت یعقوب کو ہوش ہوا تو فرمایا کہ ای عزیزو میرا نور چشم کہان ہی سب بولی کہا کہ ہم تو یوسف کو
اسباب پر چھوڑ کر [illegible] گئی تھی [illegible] تو بھیڑیا کھا گیا حضرت یعقوب پھر بیہوش ہو گئی پھر جب ہوش مین آئی تو
روئیل نی [illegible] کہا کہ ای پدر بزرگوار خدا تمکو یوسف کی طرف سی صبر جمیل دیوی جب پیرہن خون آلودہ یوسف کا
لیکر [illegible] اسکو دیکھکر فرمایا کہ عجب بھیڑیا تھا کہ یوسف کو کھایا اور پیرہن کو نہ چیرا اور فرمایا کہ جاؤ اوس
بھیڑیی کو تلاش کر کی لاؤ بھائی جنگل کو گئی اور ایک بھیڑیا پکڑ کر اوسکا منہ خون سی آلودہ کر کی حضرت یعقوب کے

سامنے اپنے حضرت یعقوبؑ نے بشیری کو مخاطب کر کے کہا کہ تو نے ہی سب فرزندوں بندوں کو کہا یا ہی بشیر نے اپنی
زبان فصیح سے کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ پناہ خدا کی ہی کہ مجھ سے یہ فعل صادر ہوا ہو
ہمارے مجال نہیں ۔ تمہارے تدبیر یوں میں تصرف کریں آپ کی فرزند عزیز کا کہ خون مسلمان ہم پر تو گوشت پیغمبر کا
حرام ہی جب حضرت یعقوبؑ نے یہ بات سنی کہا کہ تمہارے نفس نے یہ کام کیا ہی پہر دریا سے جنگل میں جا
اور فرمایا کی کہ ای یوسفؑ ای قرۃ العین تجکو کنوئی میں ڈال کر دریا میں غرق کیا یا کس تلوار سے قتل کیا اور
کس زمین میں گاڑا ہی اس بیقراری میں جالت میں جبریلؑ نازل ہوئے اور کہا کہ ای پیغمبر آسمان کی فرشتوں کو
تمنی رلایا اور ملائک مقدس کو بیصبر بنایا سب کو صبر کی وصیت ہوتی ہی اور بیصبر انبیا کی حال شایستہ
نہیں ہے حضرت یعقوبؑ نے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ
القصہ حضرت یوسفؑ تین رات کوئی میں پڑے رہے اور جبریلؑ انکی خدمت میں رہتے تھے اور تسلی کرتے تھے اتفاقاً ایک قافلہ
سوداگر و نکا مدین سے مصر کو جاتا تہا راستہ اونکا بہول کر جنگل میں جہاں یہ چاہ تہا جب کوئی پر پہنچے تو
مالک کی حکم سے وہاں مقام کیا صبح کو مالک نے دو غلام سو انکو واسطے پانی لانے کی بہیجا ایک کا نام بشیر اور دوسرے
کا نام بشری تہا جب بشیر نے ڈول کوئی میں ڈالا تو حضرت یوسفؑ نے جانا کہ بہائی مجکو کوئی سے نکالا چاہتے ہیں
حضرت جبریلؑ نے العرض آسمان سے نازل ہو کر حقتعالی کی طرف سے پیغام پہنچایا کہ ای یوسفؑ اٹھ اور اس
ڈول میں بیٹھ یہی اس قافلے کو تیری واسطے بہیجا ہی وہ باہر بموجب حکم الٰہی کی اوس بے ڈول میں بیٹھا اللہ
تعالی کی حکم سے رسی کو ہاتہ میں پکڑا اور حضرت جبریلؑ نے بشیر کی مدد ڈول کہینچنے میں کی بشیر نے جو ڈول
کہینچا اور یوسفؑ کو دیکہا بی اختیار خوشی سے پکارا يَا بُشْرٰى هٰذَا غُلَامٌ کہتے ہیں کہ حضرت
یوسف کی بہائیوں نے ایک شخص خبردار کنواں کی نزدیک مقرر کیا تہا جب کوئی اونکو نکالے تو ہمکو خبر کیجیو جب جا سوس
نے کنعان میں جاکر یہ خبر بہائیونکو پہنچائی بہائی اوس خبر سننے سے بدحواس ہو کر ایک آن کی آن میں وہاں
پہنچے اور قافلہ والوں سے مباحثہ کیا کہ چند روز سے یہ ہمارا غلام بہاگا تہا ہم اوسکی تلاش میں تہے اور آج
سوداگروں نے کہا معاذ اللہ کہ یہ غلام ہو یہ بزرگ ہوئی کا اور شرافت کا معلوم ہوتا ہی اور کہ یہ خاص ہے
خاندان پیغمبر میں تربیت پائی ہی لیکن چند روز سے شیوہ بیوفائی کا اختیار کر لی بہائی یوسفؑ سے تہی جھی
بہار سے حضور کی دم نہ مارتے تہے پہر بہائیوں نے کاروانیوں سے کہا کہ ہم اس غلام کو اپنے ساتھ رکہیں اگر خریدی
ہو تو لو اور نہیں تو ہماری حوالہ کرو سوداگرونکو حضرت کے چپ رہنے سے گمان ہوا کہ یہ بندہ ہی اور حضرت یوسفؑ
سے پوچہا تو اونہوں نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں اور بندہ زادہ ہوں جب اونکی قیمت پوچہی بہائیوں نے کہا ہم تجہ سے کچہ مضائقہ
نہیں کرتے جو دیگا سو لیں گی مالک نے کئی درم کہوٹی دیکر خریدا بہائیوں نے یوسفؑ کا ہاتہ پکڑ کر مالک کی حوالی
کیا جب مشتری نے بیعنامہ طلب کیا تو شمعون نے بیعنامہ لکہ دیا اور اسمیں یہ شرط لگائی کہ اوسکو مصر
تک قید میں رکہیو حضرت یوسفؑ حیران ہو کر بہائیونکو دیکہتی تہے اور اونکی بیرحمی پر روتی تہی پہر سوداگروں نے

اونکو بہشت پر بٹھایا اور مصر کا رستا لیا جب مصر کی نزدیک پہنچی دریا کے چشمہ پر اوتری اور یوسفؑ نی
غسل کیا اور لباس نیا پہنا کاروانی وہ چہرہ خورشید طلعت دیکہکر حیران ہوئے اور اوس لحظہ کی نظارے سے
بی صبر و سامان ہوئے اور شہر کی طرف متوجہ ہوئی کہتی ہین کہ قافلہ کی پہنچنی سی آگی یوسفؑ کے جمال کا احوال مصر
مین مشہور ہوگیا تہا اور چہوٹے بڑے اہل شہر تماشا ہی دیدار ہو انتظار مین چشم براہ تہا اور حضرت یوسفؑ کو اللہ تعالے
نے ایسا جمال بخشا تہا کہ جدہر توجہ کرتے تہی ایسا معلوم ہوتا تہا گویا آفتاب نکلا اور اتفاقا جس روز مصر مین داخل
ہوئی اسدن دنیا کی چہرے پر ابر کا نقاب تہا جسوقت نور اونکی چہرہ مبارک کا روشن ہوا جہان کو مانند آفتاب کے
روشن کیا شہر کے لوگ استقبال کو نکلے اور بادشاہ مصر نے جو اپنی وزیر کو کہ عزیز مصر اوسکو کہتی تہی واسطے
تماشا جب عزیز مصر کا رو بہ یوسفؑ پہنچا اور خریداری کا ذکر آیا مالک نی کہا کہ تین دن کی بعد رنج سفر
سے آرام کر کے شہر مین لاونگا چنانچہ ذیقعدہ پانچ ماہ محرم کی نہایت حشمت اور احترام سے مصر مین لائے ایک کرسی
پر حضرت یوسفؑ کو بٹھایا اور شہر والونکو یہ اشتہار سنایا کہ کون لیتا ہی اس غلام لبیب کو انہوں کہتی ہین تا
ایس لارام حبیب کو حضرتؐ نی فرمایا کہ یون پکارو کون لیتا ہی اس غلام غریب کو اور کون خریدتا اس غلام غمگین
کو القصہ خریدار ساعت بساعت زیادہ ہوتی اور ساعت بلحظہ قیمت بڑہاتی تہی حضرت یوسفؑ نے
اس حال کو دیکہ کر آبدیدہ ہو نہایت غمگین اور حزین ہو کر سر جہکایا جبرئیل امینؑ نی پیغام رب العالمین کا پہنچایا کہ اے
یوسفؑ تم نے کہا قسم مجکو اپنی عزت اور جلال کی کہ تجکو اس شہر سی ایک قدم باہر نہ لیجاونگا جبتک داغ
تیری غلامی کا سب کی پیشانی پر لگاؤنگا کتب تواریخ مین لکہا کہ قطفیر نام ایک شخص خازن بادشاہ
مصر کا تہا اوسکو عزیز کہتی تہی اوسکا قبیلہ راعیل نام مشہور بہ زلیخا تہا بیٹی بادشاہ طیموس کی جب قیمت
یوسفؑ کے درجہ اعلی کو پہنچی زلیخا تو اونکی حسن و جمال کی خواب دیکہکر غائبانہ عاشق ہوئی تہی عزیز کو یوسفؑ کے
خریدنی کی رغبت دلائی اوسنی کہا کہ سیر نقد اور جنس اوسکی قیمت کو کفایت نہین کرتا زلیخا نی ایک ڈبہ
[illegible] کا جو اپنی باپ کی پاس سی لائی تہی اور قیمت اوس جواہرات کی خراج ملک مصر سی زیادہ تہی عزیز
کو دیا اور سب خریدار روسی رونا پڑا کر اوس جان جانان کو خرید لیا مالک نی اوس دُرِّ صدف نبوت کو
اور اوس کو ہر معدن رسالت کو ہاتہ سی دیا اور کنکر پتہر و نسی اپنا دل خوش کیا لیکن مالک کو علو نسب اور کمال
حسب یوسفؑ کا معلوم ہوگیا تہا اسواسطے حضرت یوسفؑ کی قدمو پر گرا اور عذر چاہا حضرت صدیقؑ نے
عذر اوسکا قبول کیا اور وہ قبالہ جو بہائیون نی بیچنی کیوقت مالک کو لکہ دیا تہا لی لیا کہ وقت حاجت مین
حجت ہو اور بہائیونکو خجالت ہو مالک وہ قبالہ دیکر رخصت ہوا اور عزیز مصر یوسفؑ کو گہر لیگیا اور زلیخا
سے کہا کہ اسکو نہایت عزت اور حرمت سی رکہیو اور اچہی جگہ اوتارو ہم اسکو فرزندی مین قبول کرینگے زلیخا
نی یہ حکم سنکر اپنی دل کو کوئی جگہ بہتر نہ دیکہی اسواسطے مقام اوسکا دلمین ٹہرایا عجب ماجرا ہے کہ بہائیون نے
قدر اسکو آب کنوئیں مین ڈالا اور ضرورت نی دل مین جگہ دی جب حضرت یوسفؑ جوانی پر پہنچی تو اللہ تعالی نی اون کو

زیور علم اور حکمت سے اور حلم اور عصمت سے آراستہ کیا زلیخا تو جان و دل سی اونکی خدمت مین حاضر ہین لیکن عزیز مصر
کی وصیت کو بہانہ کر کی فی الفور ستر جوڑی نفیس تیار کئی اور تاج مرصع ترتیب دیکر اونکی سر مبارک پر رکہا
اور رات دن یوسف کی محبت مین مشغول و سرگرم تہی جب یوسف کی عشق کی آگ زلیخا کی دل مین مشتعل ہوئی سوای تمنای
وصل یوسف کی وہ سب آرزو دلمین تہی یوسف اوسکی خبردار ہوکر اوسکی صحبت سی کنارہ کرتی تہی اوس
غم سی چہرہ زلیخا کا مانند ہلال کی ہوا اور سرو قد اوسکا مانند خلال ہوا جب دائی زلیخا سی احوال پوچہا اونی
اپنی عاجزی اور نیاز اور یوسف کی بے پروائی اور استغنا بیان کی اوسنی نہایت تعجب کیا اور بولی کہ تمام اہل
مصر تیرا دیدار دیکہنی کی آرزومند ہین اور ملاقات کی مشتاق زلیخا نی کہا باوجود اس حسن اور جمال کی ہرگز
یوسف میری طرف نظر نہین کرتا اور اس چہرہ قمر طلعت پر توجہ نہین کرتا آخر دائی کی تعلیم سی ایک
محل بنایا اور اوسکی در و دیوار پر تصویر یوسف اور زلیخا کی منقش کی اور تمام سامان و اسباب عیش و آرام
ہر ایک مکان کی مہیا کیا زلیخا نی ایک روز فرصت پاکر تخت پر بیٹہی اور حضرت یوسف کو بہانی سی طلب کیا
اور اپنی پاس بٹہا کر نہایت بیقراری سی بمقتضای بشریت جیسے چاہے حضرت یوسف نے کہا کہ عزیز مصر میرا مربی
اور محسن ہے کیونکر مین اوسکی حرم مین غصب کرون شہوت سی آلودہ کرون مین فرزند اسمٰعیل اور ثمرہ شجر ابراہیم خلیل ہون
ایسی محرمات اور منہیات پر کسطرح دلیر کرون زلیخا نی ہرگز یہ عذر نسنی اور بی پردہ ہوکر اپنا عشق جتانی لگی
اور کہا کہ اگر تو میری آرزو و مدعا لائی تو مین اپنی جواہرات اور اسباب تیری گناہ کی کفاری مین خیرات کرونگی خدا تیرا
گناہ معاف کریگا غرض جب بات اوسکی حد سی گذرا اور ابلیس نی تلبیس کا جال پہیلایا فی الجملہ بمقتضای وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ
وَهَمَّ بِهَا رغبت طبیعت مین حضرت یوسف کی پیدا ہوئی اور فرش اور سقف و دیوار پر تصویر اپنی
اور زلیخا کی دست و بغل دیکہی اور شیطان نی بہی فعل کا مددگار ہوا لیکن حمایت اور حفاظت خدا کی جسکی
مددگار ہو اوس پر شیطان اور نفس کا تسلط نہین ہو سکتا اوسوقت حضرت یعقوب کی صورت اونکو نظر آئی
اور فرمایا کہ ای بیٹا نام تیرا دفتر انبیا مین لکہا ہے اور تو نور دیدۂ خلیل اور قرۃ العین یعقوب ہی ایسا نہو کہ
نبوت کی دفتر سی مٹ جاوی اور بعضی کہتی ہین کہ حضرت یوسف کی نظر اوس خلوت مین ایک پردہ پر پڑی
پوچہا کہ یہ کیا ہی زلیخا بولی کہ یہ میرا معبود ہی اسواسطی مینی پردہ اوسپر باندہا ہی یوسف نی کہا سبحان اللہ تو
سی شرماتی ہی اور مین صمد سی نہ حیا کرون یہ بات کہکر زلیخا کی ہاتہ سی چہڑایا اور حجرہ سی نکلی اور ...
دروازی سی باہر ہوئی زلیخا بیتاب ہوکی پیچہی دوڑی اور ساتوین دروازی پر یوسف کا پیرہن پیچہی سی پکڑکر کہینچا پیرہن
ٹکڑی ٹکڑی ہوا دروازی سی باہر نکلتی ہی عزیز مصر سامنی سی آیا زلیخا نی نہایت ہراسان ہوکر شکایت کیا کہ کیا سزا ہی اوسکی
جو تیری قبیلہ سی ارادہ بد کا کری یہی ہی کہ ایسی شخص کو قید اور عذاب الیم کیا چاہئی حضرت یوسف نی ناچار اپنی بیگناہی
اور زلیخا کی رغبت اور زیادتی بیان کی عزیز مصر نی ہاتہ قبضۂ شمشیر پر رکہکر چاہا کہ یوسف بیگناہ کو زندان عدم مین
پہنچاوی کہ ایکایک قادر بیکمال نی ایک ساتہ مہینی کی لڑکی کو قوت گویائی کی بخشی اور بکلام فصیح اوسنی گواہی

طہارت پر گواہی دی کہ اگر پیراہن یوسف کا آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف دروغ گو اور اگر پیراہن پیچھے سے
چاک ہے تو زلیخا جھوٹی اور یوسف سچے ہیں جب بعد امتحان کے بیباکی زلیخا کی اور پاکی یوسف کی ظاہر ہوئی تو کمال
شفقت سے حضرت یوسف کو وصیت کی کہ اس عورت سے کنارہ کرو اور یہ راز کسی سے مت کہو تاکہ یہ بات مصر میں شہرت
نپاوے اور زلیخا کو تنبیہ کر کے واسطے استغفار کی کہا لیکن عشق اور مشک چھپ نہیں سکتا یہ بات چند روز میں شہرۂ
آفاق ہوئی اور مصر کی عورتوں نے زلیخا پر زبان طعنہ کی دراز کی کہ اپنی غلام سے عشق بازی کرتی ہے اور وہ اُسے
خاطر میں نہیں لاتا تب زلیخا نے چاہا کہ اُس آگ کو بجھاوے خوان دعوت کا بچھا کر سب کو بلاوے اور یوسف کے حسن کا تماشا
سب کو دکھلاوے اور اُس پردہ میں اپنے مجبور اور بے تقصیر ظاہر کرے الغرض اعیان کی بیٹیاں خوشنما سامان اور خوان
اور حاجب کی بیٹیاں محفل ضیافت میں حاضر ہوئیں اور مسند دیبا اور حریر کی آراستہ کیں اور نعمتیں سرد و گرم
رنگوں کے حاضر کیا اور ہر ایک عورت زنان کی ہاتھ میں ایک چھرا اور ایک ترنج خوشرنگ دیا پھر زلیخا
اُس ماہ تمام کو کہ آفتاب جس کے دیکھنے سے متغیر ہوتا تھا طلب فرمایا جب وہ رشک گل مانند غنچہ کی پردے سے
باہر آیا اور ملامت کرنے والیوں کی نظر اُس قمر طلعت پر پڑی زلیخا بیچاری پر ترحم فرمایا اور اپنی خطا کا اقرار کیا
جب چاہا کہ ترنج کو پارہ کریں عالم بے اختیاری میں سب نے اپنے ہاتھ کاٹے اور بیہوش ہو کر زمین پر گریں جب
ہوش میں آئیں تو سب نے اپنی ہاتھ کٹے پائے اور بالاتفاق آواز کیا کہ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا
مَلَكٌ كَرِيْمٌ زلیخا نے اونکو ملامت کری کہا کہ جس کی محبت میں تم مجکو ملامت کرتی تھیں وہ یہ
یہی ہے سب نے کہا کہ ہمکو اپنے ملامت سے سو طرح کی ندامت ہے اور تیری تئیں ہر طرح کرامت ہے جب زلیخا نے کہا
کہ ای یاران مشفق واسطے آن کے موافق میری خوشی کے کہو کہ رحم کرے میرے دل کا ری وہ سب دعائیں دیکھنے
کہوں کو ائیں مگر دو بیان کہ تیرے حق اور سب زبان کھول دینے والے ہیں کہ تم دونوں ہم دو
وصل کی کہو لینگے اور فرش عشرت کا بچھاوینگے اور سیاسی فاش نہیں کہ یوسف وہ شاہباز کیا ہے
کہ صید ہو ہوس کے دام میں گرفتار ہوگا پھر اون دونوں میں ایک نے یوسف پاس جا کر کاجال پھیلا کر کہا کہ
ای سعادتمند زلیخا کو اس سے جدائی میں مت پسند کر اور رضامندی اوسکی اپنا بہبود جانکر خوان وصل سے
اوسکو ناامید مت کر یہ عروس ہے اور تو شاہ ہے تو آفتاب اور وہ ماہ یوسف نے ایسی باتیں نصیحت آمیز فرمائیں کہ
وہ حیران ہو گئی اور دم بخود ہو کر پھرائی دوسری بی جا کر طریقہ تہدید اور دہمکانیکا شروع کیا کہ
اگر اس کے حکم سے پھر اگر بیر لاوے گا تو بلا توقف قید خانے جاوے گا یوسف نے کہا تو جنگل کا شیر لومڑی
مکار کی فریب سے فریفتہ نہوگا اور مردان قرب الٰہی کا ہما چڑیوں کی دام تزویر میں نہ پھنسیگا پھر اونکی باتوں سے
دل تنگ ہو کر جناب الٰہی میں فریاد کی کہ خداوندا میری تئیں قید خانہ اس فریب خانہ سے محبوب ہے اور غم
تنہائی انس گلرخان بیشمار سے زیادہ مرغوب وہ دونوں عورتیں کہ در پردہ خود بھی طالب وصل یوسف کی
تھیں جیسی تھیں ویسی زلیخا کی پاس گئیں اور احوال ظاہر کیا کہ مصلحت یہ ہے کہ یوسف کو چند روز قید خانہ میں

بہیجد و تو اوس گوشہ میں جا کر اس گلستان کی قدر جانی اور اوس زاویہ بیدرد وحشت مین تنہائی کا دکہ اوٹہا کر
تیر اول و جان سی طالب ہوے زلیخا کو یہ بات پسند آئی اور عزیز مصر سی کہا کہ اس غلام عبرانی نی مجکو تمام خلق مین رسوا
کیا اب اوسکو قیدخانی مین بہیج تو لوگ جانین کہ میرا دامن اس گناہ کی لوث سی پاک ہی عزیز نی تمیز نی اپنی خواص سے
مشورت کی سبہون نی زلیخا کی رای کو صواب جانا اور اوس بیگناہ کو طوق و زنجیر کرکے قیدخانی مین بہیجوایا
جب وہ دل زندہ قیدخانی مین آیا گویا مردی قیدیونکی جانین جان آئی بعد سنہوی باہونکو زنجیر بند رہا ہونکی کرامت
بجا کرنا چنی لگی جب یوسف قیدخانی مین پہنچی زلیخانی داروغہ کو حکم کیا کہ طوق و زنجیر اوتار کر ایک مکان معقول تر
اونکو کہ اور اس مکان کو فرش و عنبر سی معطر کر حضرت یوسف نے وہان مقام کیا جب عبادت سی فارغ ہوتے تہے
تب قیدیونسی حال پوچہتے تہے اور اونکی خوابونکی تعبیر پیچ بیان کرتی تہی اور درماندون کو نجات کی امید دیتے
تہی اور اچہی اچہی باتونسی اونکی دل کو خوش کرتی تہی تمام اہل زندان اونکی صحبت سے خوش رہتے تہے بلکہ قیدخانہ
کی مصیبت بہول جاتی جب تقدیر الٰہی نی حضرت یوسف کو قید سی نکالنا چاہا اوسکی اسباب مہیا کیے نقل
ہی کہ بادشاہ روم نی ایک رسول مصر کو بہیجا تہا اور مال و جواہر بسیار اوسکی ہمراہ تہا اور قابل اوسکو دیا تہا کہ بادشاہ
مصر کے مصاحبونکو مال سی فریفتہ کر کی بادشاہ کو زہر کہلا دی چنانچہ اوس رسول نی خوان سالار اور شراب
دار کو اپنا دوست بنا کر بعد تاکید او رقسم کی یہ احوال ظاہر کیا شراب دار نی تو انکار کیا اور خوان سالار
جو لالچی بد اطوار تہا لالچ سی راہ راست سی پہرا یہ خبر بادشاہ کو معلوم ہوئی لیکن ان دونون سی کسی شخص معین پر گناہ ثابت
نہوتا تہا اسواسطی بادشاہ نی دونونکو قیدخانی بہیجدیا یہ دونو جب اوس منزل دلگیر مین اسیر اور پابزنجیر ہوکر
پہنچی اور ہمنشینی اوس ماہ کنعان کی میسر ہوئی زلیخا کی بات اوس عبرانی کی غلامی اختیار کرکے مصاحبت
بادشاہ کی بہول گئی اون دونون نی سنا تہا کہ یوسف ہر ایک محبوس کو خوشخبری دیتا ہی اور ہر ایک
کی خواب کی تعبیر کرتا ہے آؤ اوسکو امتحان کی کسوٹی مین کسین اگر زر خالص ہو تو دل و جانسی اوسکی خدمت
قبول کرین اونہون نی دو خوابین آپ دیکہی تجویز کر کی حضرت صدیق کی حضور مین عرض کی ساقی بولا کہ
مین کیا دیکہتا ہون کہ بادشاہ کی واسطی شیرہ انگور نچوڑتا ہون دوسرا بولا کہ سر پر میرے روٹیون
کا خوان ہی اور کوئی پنچہی مار کر کہاتی ہین ہمارے تئین اس خواب کی تعبیر فرماؤ ہم تمکو از نیک مردان کرتے ہین
یوسف نے بعد نصیحت کی فرمایا کہ ای یاران زندانی تعبیر تمہاری خواب کی یہ ہی ساقی تین دنکی قید سی مخلصی
پا کر اپنی درجہ اولی کو پہنچیگا اور خوان سالار بعد تین دن کی پہانسی نکال کر سولی پر چڑہایا جایگا اور
پرندی ہوائی اوسکے سر کا مغز کہاوینگی جب اونہون نی یہ بات یوسف سے سنی تو بولی کہ ہمنی تو خواب نہین
دیکہی تہی بلکہ بیداری مین تمہارا امتحان کی واسطی یہ چند کلمی بنائی تہے حضرت یوسف نے جواب دیا کہ تم
وہ کام جسمین تم فتوی چاہتی تہی حکم الٰہی تبدیل نہین ہوتا پہر اوس ساقی کو کہا جب تو اپنے منصب پر قائم
ہوا اور تقرب بادشاہی تجکو حاصل ہو تو وقت مناسب مین بادشاہ سی عرض کیجیو کہ کئی سال ایک غلام

عبرانی مظلوم زندان مین محبوس ہے اور دنیا کی فوائد اور لذت سی محروم اور نا یوس ساقی نے حضرت یوسف ع
کی بات قبول کی تین دن کی بعد بتقدیر نے ایک کو تخت مراد پر بٹھایا اور دوسرے کو سولی پر لٹکایا پہلو شیطان
نی ساقی کی دل سی ذکر یوسف ع کا بھلایا لیکن اسد تعالی کو مدد مانگا حضرت یوسف ع کا غیر سی پسند آیا اور
جبرئیل امین کی ہاتہ پیغام بھیجا کہ ای یوسف تجکو مجہ سی شرم نہ آئی کہ تونی مخلوق سی پناہ چاہا قسم ہے مجکو اپنی عزت
اور جلال کی کہ تیری قید مین اور بہی چند سال قید مین کہونگا الغصہ جب محنت کی تمام ہوئی اور مصیبت کی
دن انجام پائی بادشاہ مصر ریان بن الولید نی خواب مین دیکہا کہ سات گائین فربہ نیل سی باہر نکلین پیچہی
اونکی سات گائین دبلی پیدا ہوئین اور اون سے کا یونکو نگل لئین اور دبلونکی پیٹ اونکی کہانی سی زیادہ نہ ہوئی
دبلی رہین نہین پہر سات خوشی سبز دانہ دار دیکہی کہ سات خوشی خشک اونکو لپیٹ رہا تا کہ سبز خوشون نے
اثر سبزی کا چہوڑا بادشاہ بیدار ہوکر ملول اور متفکر ہوا تمام ساحرون اور کاہنون کو بلاکر تعبیر پوچہے
سبہون نے کہا یہ خواب پریشان ہی اور ہم پریشان خوابونکی تعبیر کی عالم نہین ان باتونکی سنتی ہی حضرت
ساقی کو حضرت یوسف کی باتون کا اور تعبیرون کا خیال گذرا اور عاجزی معبرونکی دریافت کرکی بادشاہ
سی عرض کی کہ ان معبرونکی قول باطل اور اونکی بات خرافات ہی بادشاہان اولوالعزم کی خواب بیشک
لائق تعبیر کے ہوتے ہی پہر احوال خوان دار کا اور تعبیر حضرت یوسف کی مفصل بیان کی بادشاہ نی احوال
یوسف ع کا پوچہا ساقی نی کہا قصہ اونکا طویل ہی مین تفصیل سے واقف نہین مگر اتنا جانتا ہون کہ کرم
زادہ اور ابراہیم کی اولاد ہی اور کمال صورت اور لطف سیرت سی آراستہ ہے اور عزیز کی تمیز نی اپنی عورت
کی کہنی سی اوسکو زندان مین بہیجا ہی بادشاہ نی ساقی کو زندان مین بہیجا ساقی نے مضمون خواب بادشاہ
کا اور عاجزی معبرون کی بیان کی عرض کی کہ تم اوسکی تعبیر کہو کہ مین بادشاہ سی عرض کرون اور
تمہاری قدر و منزلت حضور مین واضح ہو اور تم اس زندان سی مخلصی پاؤ حضرت یوسف علیہ نی زبان الہام
ترجمان سے فرمایا کہ سات گائین موٹے اور سات خوشی سبز عبارت سات برس پر نعمت اور زراعت
سی ہین کہ مخلوق کو آسودگی اور رفاہیت ہوگی اور سات گائین دبلی اور سات خوشی سوکہی اسی
طرف سات برسونکی کہ اونمین تنگی اور عسرت ہوگی اور لوگونکی معیشت کا اسباب تنگ ہوگا اور پہر
فرمایا کہ تدبیر اوسکی یہ ہی کہ سات برس کہیتی کرین بڑی محنت سی اور خوشونکو دانون سمیت رکہین
مگر تہوڑا بقدر ضرورت صرف کرین اور تہوڑا تخم کیواسطی رکہین پہر بعد سات برس قحط کی آسمانسی باران
رحمت نازل ہوگا اور خلق کو آسودگی ہوجائیگی جب ساقی نے زندان سی مراجعت کرکی بادشاہ سے
تعبیر بیان کی بادشاہ نی جانا کہ یہ تعبیر حق ہی اور سوا اوسکی ہوسکے تعبیر اس خواب کی نہین حضرت یوسف
کی مخلصی کا حکم دیا اور حضور مین طلب کیا ساقی نی زندان مین آکر اشتیاق بادشاہ کا واسطی ملاقات
اوس سرو گلشن باغ مروت و نبوت کی ظاہر کیا کہ میری ساتہ بادشاہ کی بارگاہ مین چلو حضرت

یوسفؑ نی قبول نکیا اور کہا کہ پہر جاؤ اور بادشاہ سی پوچہ کہ کیا حال ہی اون عورتون کا جنہون نے
اپنی ہاتہ کاٹی تہی جب ساقی نے یہحال عرض کیا بادشاہ متعجب ہوکر ساقی سی پوچہنی لگا ساقی نی کہاکہ
غلام عبرانی ہی نہایت حسین کہ عزیز مصر نی مالک سی خریدا ہی اور تمام کیفیت قید ہونی کی اور
عورتون کی ہاتہ کاٹنی کی جو زبانی حضرت یوسفؑ کی سنی تہی مفصل عرض کی بادشاہ نی صاحب
السجن کو بلاکر فرمایا اور سبب اوسکی قید ہونیکا پوچہا صاحب السجن نی کہاکہ عزیز مصر نی اوسکو قید
کیا ہے اور وہ ہر روز روزہ رکہتا ہی اور شب کو الوان نعمت اوسکی روبرو لیجاتی ہین وہ بعضی تناول کر کی
باقی محتاجون کو دیتا ہی بادشاہ نی عزیز مصر کو بلاکر پوچہا اوسنی حقیقت کو پوشیدہ رکہ کر کہاکہ مینی اوس
غلام کو مالک سی خرید کر فرزند مین رکہا تہا اوس سی خیانت ہوئی اسواسطی قید کیا ہی پہر بادشاہ نی
ساقی کو بہیجا اور حضرت یوسفؑ کو بلایا اونہون نی پہر انکار کیا اور فرمایا کہ مین تب آونگا جو عزیز مصر
راضی ہو اور رضامندی اوسکی اوسوقت ہوگی کہ اون عورتون سی میرا حال پوچہا جاے ساقی نے
بادشاہ کو خبر دی بادشاہ زیادہ متعجب ہوا اور ہاتہ کٹی عورتونکو حاضر کروایا اور یوسفؑ و زلیخا کا حال
مفصل پوچہا وہ بولین کہ معاذ اللہ ہمنی ہرگز اوسی بدی نہین دیکہی بالکل ہمارا مکر و فریب تہا پہر زلیخا کو بہی بلایا
اوسنی بہی اقرار کیا کہ مینی خود اوسکو اپنی طرف بلایا وہ اپنی بات مین سچا ہی حضرت یوسفؑ نی بعد اس تحقیقات
کی فرمایا کہ غرض میری یہ تہی کہ عزیز مصر جانے کہ مینی اوسکی امانت مین خیانت نہین کی ہی جب عصمت اور طہارت
حضرت یوسفؑ کی روشن ہوئی تب ایک مقربان درگاہ سی موجب حکم کی حضرت یوسفؑ کی پاس گیا اور پیغام
بادشاہ کا پہنچایا یوسفؑ زندانیون کو دعا دیکر رخصت ہوے اور نکلتی وقت زندان کی دروازہ پر لکہا هٰذا
قَبْرُ الْاَحْیَاءِ وَبَیْتُ الْاَحْزَانِ وَ شَمَاتَةُ الْاَعْدَاءِ یعنی یہ قبر ہی زندون کے
اور گہر ہی غمون کا اور دشمنونکی خوشی ہونیکا بعد اوسکی غسل اور حمام کر کی لباس فاخرہ پہن کر بادشاہ کے
خاص گہوڑی پر سوار ہوکر متوجہ بارگاہ کی ہوئی جب آنکہ بادشاہ کی اور ارکان دولت کی یوسفؑ پر پڑی
بے اختیار ہوکر بولی کہ یہ روح مصور ہے یا فرشتہ مجسم ہی یا جنس بنی آدم ہی کہ کسینی ایسا نہ دیکہا ہے نہ سنا
بادشاہ نی مکان مناسب مین حضرت یوسفؑ کو بٹہلایا اور واسطی دریافت کرنی مکرمت اور بزرگی کی امتحان
مین کوشش کی اونکی تئین جمیع کمالات سی آراستہ پایا پہر کہا کہ مین چاہتا ہون کہ میرے خواب کی تعبیر
تم اپنی زبان سی میرے سامنی فرماؤ حضرت یوسفؑ نی فرمایا اگر رخصت ہو تو اول بادشاہ کی خواب مفصل بیان
کرون بعد اسکی تعبیر مین مشغول ہون بادشاہ کو یہ بات مطبوع ہوئی حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ بادشاہ نی یون خواب
مین دیکہا کہ سات گاو فربہ سفید پوست سیہ چشم سبز سینگ والین نیل کی کنارے ظاہر ہوئین چنانچہ اونکی حسن
طراوت سے بادشاہ کو تعجب ہوا اس عرصہ مین نیل کا پانی یہانتک کم ہوا کہ سوای کیچڑ کی کچہ نرہا اور اوس کیچڑ
مین سے سات گائین کہ جنکا پیٹ پیٹہ سی ملا تہا نکلین اور وہ تو اوسمین ملین آخر دبلی گایون نی موٹیون کو

غلبہ کیا اونکی ہڈیان توڑین گوشت پوست خون سب کہا گئین بادشاہ اونکو تعجب سی دیکہتا تہا کہ اس
عرصہ مین سات خوشی سبز اور سات خوشی خشک و سیاہ ایک ہی جگہ سی نکلی ہین اور خشک خوشے پانی اور ہوا مین
مستحکم ہی بادشاہ فکر کرتا ہی کہ تمام خوشون کا ایک ہی طراوت اور سبزی اونکی اور سیاہ اور خشکی انکی کیون ہے
اس عرصہ مین پیدا ہوا اور خوشی سوکہی اور سبز اوسمین ملی کہ سبزی کا اثر مطلق نہ رہا بادشاہ نے کہا واللہ اگرچہ نشان
اور حال اوس خواب کا عجب ہے لیکن کتنا تیرا ہی کم ہو کاست عجیب ہے اب اوسکا بند و بست اور تدبیر کیا ہی حضرت
یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام ملک کی عاملونکو حکم ہو کہ جو مصر کی سب دہقانونکو واسطی زراعت کی نہایت کی تاکید کرین
اگر سستی ہوگی تو ضرر عظیم ہو گا اور حکم ناطق ہو کہ جسقدر کہ سات برس کی زراعت مین پیدا ہو بقدر قوت
لایموت کے خرچ مین لاوین اور باقی غلہ مع خوشونکی انبار کرین ملک ریان ان باتونکی سننی سی نہایت متردد ہوکر
بولا کہ یہ امر خطیر کس شخص کی کف کفالت مین رکھون اور وہ کون ہی جو اس مہم عظیم کا عہدہ برآ ہوگا حضرت
یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ امر عظیم میرے سپرد کیجیے مین حفیظ و علیم ہون اوسکی عہدہ برآئی کرونگا بادشاہ نے نہایت خوشی
سی قبول کیا اور خلعت گرانمایہ اور کمربند مرصع عنایت کر کی تمام خزائن ملک پر اونکو متصرف فرمایا اور بعد
وفات ہونے عزیز مصر کی وکیل مطلق اور مختار کل اور مدار المہام ہوئے القصہ حضرت نے ایک مکان وسیع کہ ہوا اوسکی
معتدل اور زمین نم نہ تہی تلاش کی اور ایک عمارت عالی رفیع القدر مانند سد سکندری کی بنیاد کی اور انبان
کارگذار معین کئے اور تمام محصول قلیل و کثیر سی اوس عمارت مین سات برس تک جمع کیا جب ایام فراخی کی
گذر گئی اور اوقات قحط سالی اور تنگی کی آئی کہتی ہین کہ سب سی اول اثر بہوک کا بادشاہ پر ظاہر ہوا کہ آدہی
رات کو پکارا کہ یا یوسف الجوع الجوع اور حضرت یوسف ع دو پہر کو ایک بار بادشاہ کو اور نوکرونکو طعام کہلاتے تہے اور
آپ بہت کم کہاتے تہے جو بہوکہونکو نہ بہولین اور اس رات مین قحط کی آگ ایسی روشن ہوئی کہ دہوان اوسکا
فلک سی گذرا اور خاص و عام غنی و فقیر سب بہوکے لاغر ہو گئی القصہ خلائق نے سال اول جو محصول زراعت کا
جمع کر رکہا تہا اپنی اہل و عیال پر نفقہ کیا دوسرے سال نقد سونا چاندی روپیہ اشرفی بیچا تیسرے سال زیور
اور فروش اور پاسن غلہ کی قیمت مین دئے چوتہی سال غلام اور چارپائے بیچکر غلہ لیا پانچوین سال زمین اور
حویلی دیگر جان بچائے چہٹی برس فرزند کی تئین کہ میوہ دل اور مایہ جان تہی بیچکر جو اور گیہون خریدے
ساتوین برس سب نے اپنی نفوس نفیسہ کو مع تمام مال کی یوسف ع کی ہاتہ بیچکر خط غلامی لکہ دیا جب قحط کی گذر
اور غلہ کی ارزانی شروع کی حضرت یوسف نے بادشاہ سی کہا کہ اب اسقدر گنج اور خزانی مہیا اور آمادہ ہوئی ہین کہ
ملوک قدیم کی خزانونمین اس کا دسوان حصہ بہی نہین ہی اور رعیت نے بہی قحط سی خلاصی پائی اب صلاح دولت
یہہ ہی کہ اب مصر کی لوگونکو کہ ذلت بندگی اور رقیت مین گرفتار ہین آزاد کیا چاہئے اور اونکی خاطر غمگین کو شاد
کرنا اس احسان کے صفحۂ زمین پر قیامت تک باقی رہینگی بادشاہ نے کہا **بیت** سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را تیری رضا کا تابع ہون اور تیری خواہش کا بندہ ہون حضرت یوسف ع نے

تمام اہل مصر کی تہین جو حلقہ یوسفؑ کی بندگی کا کان مین رکہتی تہی آزاد کرکی زمین اور حویلی اور باغ بہ غلام
اور مویشی اپنے طرف سے علاوہ اونکو کچہ دیکر اپنی احسان کا غلام بنا رکہا **ابیات** وزیر نکو رای نیکو روش
کری ہی وہ عالم کی یون پرورش نہو وہی اگر نیک شہ کا وزیر تو اوس بادشاہی سی دی نفیر
نکلتا ہی وہ تخت او ملک و گنج ہی شہ بہرہ اور رعیت برنج سبہی ہیں اوس ملک کا ہووی کم
تمامی رعیت ہو در ہم بہم پریشان ہو اوس شاہ کا روزگار کہ ظالم ہو جس شاہ کا پیشکار

بیان حضرت یوسف علیہ السلام کی بہائیون کی آنیکا مصر مین اور حوادث نادر کے ظاہر ہونیکا

جب قحط عام ہوا اور ظہور اثر گرانی تا بہ عراق اور شام ہوا اور کرام اور لیام کی معاش مین خلل
تمام ہوا اور ایک طائفہ اہل کنعان کا غلبہ آتش جوعسی بیصبر ہو کر مصر کی جانیکو تیار ہوا حضرت
یوسفؑ کی بہائی بہی حضرت یعقوبؑ کی حضور مین آنکر بیقرار ہی اپنی اطفال کی اور ناچاری اہل و عیال
کی عرض کرنی لگی اور ان دنون مین حضرت یعقوبؑ فرزند کی علیحدہ ایک گہر تنگ اور تاریک مین رہتے
تہی اور اوسکا نام بیت الاحزان رکہا تہا جب پریشانی فرزندونکی دیکہی تو زخم اونکا تازہ اور الم بی اندازہ
ہوا پوچہا کہ تمہاری رنج کی دوا کیا ہی عرض کی کہ عزیز مصر نی اس سال اپنا غلہ کا کہولا ہے
اور برار و انصاف کی ہاتہ مین لی ہی جو کوئی کچہ متاع لیجاتا ہی اوسکی عوض مین کچہ انتفاع لی آتا ہی
اگر حکم ہو تو اوسکی حضور مین جاوین اور کچہ پونجی کم بہا جو موجود ہی لیجاوین اور اس عیال جان بلب رسیدہ
کی روح تن مین اور قوت بدن مین پہنچاوین حضرت یعقوبؑ نی رخصت دی اور سوا ابن یامین کی جو حضرت
یوسفؑ کی حقیقی بہائی تہی سبکو ایک ایک اونٹ دیکر روانہ کیا یہ سب بعد قطع مسافت کے مصر مین پہنچی ایک روز جو
اکابر و اعیان ملک کی حضرت یوسفؑ کی مجلس مین حاضر تہی بہائیون نی بہی ان کی دست بوسی سے
سعادت حاصل کی اہل مصر نی جو ان دسون بہائیون کو بصورت صبیح اور شکل عجیب مین دیکہا حیران
ہو کی کہتی ہین اوس روز حضرت یوسفؑ سریر عظمت اور مسند عزت پر بیٹہی تہی اور بانند بادشاہون کے
لباس ملوکانہ پہنی تہی اور طوق طلائی گردن مبارک مین ڈالا تہا بہائیون نی بسبب طول ایام کی اور تبدیل
لباس سلاطین ایام کی اونکو نہ پہچانا اور بکمال تعظیم سی آگی بڑہ کر بزبان عبرانی مین تحیت مسلمانی کی بجالائی
حضرت یوسفؑ نی بہی اوسی زبان مین جواب دیکر صورت شمایل و حرکات و سکنات سی پہچانا اور پوچہا کہ
تم کہانکی ہو اور اس ملک مین کیونکر آئی ہو بولی کہ ہم بادیہ نشین مین ملک شام سی زمانہ کا جور و جفا دیکہکے
تیری بذل و احسان کا آوازہ سنکر اس ملک مین آئی ہین حضرت یوسفؑ نی فرمایا شاید جاسوس ہو کیا

لشکر کا شمار و سامان دریافت کرتے والے روم کو خبر دیکر اونکو ہمارے لڑائی کے واسطے مستعد کرو اونہون
نے بالاتفاق کہا کہ معاذ اللہ ہم جاسوس نہین ہین ہم پیغمبر زادے ہین اور ہم گوہر پاک ہین اور ہمارے باپ دادے
نازل شناس افلاک ہین اور دعوت اسمعیل اسکی اور معجزہ ذبیح اللہ کا کرامت خلیل اسکی آپکے
سمع مبارک مین پہنچی ہوگی آپکی کرم اور سخاوت و حصائل حسنہ سنکر اس قحط سالی مین ادہر کو آئے ہین کہ آپکے
محزون الطاف سے حظ جمیل اور فائدہ جزیل اوٹھاوین حضرت صدیق نے پوچھا کہ تمہارا باپ زندہ ہے جواب دیا
کہ ہے تو قید حیات مین ہین حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ کیسا شخص ہے اور اب کیا کام کرتا ہے اونکے بطور
بزرگوار کلہ اترا ہے اور تم کتنے بہائی ہو کہا کہ باپ ہمارا مرد رفیع القدر نسل ابراہیم خلیل اللہ ہے اور لقب
اسرائیل اللہ ہے اور خلعت نبوت سے سرفراز ہے اور رسوا جہان آفرین کی صحبت غیر سے اوسکو وحشت ہے
اور ہم بارہ بہائی تہے اونمین سے ایک بہائی جو صورت مین بہتر اور نبوت کی لائق تہا ایکدن ہمارے ساتھ صحبت مین
جنگل کی جانب گیا تہا اور بضرورت ہمسے غائب ہوا بہیڑیا اوسکو لے گیا جب خبر باپکے پہنچی رنج سے پیشانی پر
گوشہ گیری اختیار کی اور اوسکی حقیقی بہائی کو اپنے حضور مین رکہکر اوسکی غم کی تسلی اوسسے کرتے ہین
حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اس ولایت مین کوئی ہے کہ تمہاری صدق مقال پر گواہی دیوے اور صحت حسب
نسب تمہارے بیان کرے روبیل نے کہا کہ ہم زمین شام مین ساتھ امانت اور اسلام کی موصوف ہین اور
حسب نسب سے معروف حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ جبتک ہمکو واضح نہو کہ تمہاری غرض اس ملک کے آنے سے
تجارت ہے یا فتنہ انگیزی اور شرارت ہے تب تک ہم اعتبار نکرین گے مصلحت یہ ہے کہ جب تم بہائی عزم مراجعت کا کرو
ایک بہائی کو ہمارے ظل عنایت مین چہوڑ جاؤ اور اپنے چہوٹے بہائیکو ہمراہ لاؤ جو تمہاری بات کا صدق ظاہر ہو
سو بہائیون نے یہ بات قبول کی اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اونکو ایک مکان لائق مین اتارا اور اعزاز و اکرام مین
نہایت مبالغہ کیا اور اولاد یعقوب جب دوسرے دن واسطے خریدنی غلہ کی آئے یوسف نے پوچھا کہ پونجی تمہاری
کیا ہے اونہون نے جو کچہ لائے تہے ظاہر کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا ہرچند کہ یہ پونجی تمہاری لائق خریداری کی نہین ہے
لیکن تم بازار مین قیمت کرو ہم اوسی دوچند کا غلہ تمکو دیوینگے اونکی تمام پونجی دو سو دینار کی ہوئی حضرت یوسف
نے ہر ایک بہائی کو ایک ایک اونٹ گیہون کا بہر دیا اور زیادہ قیمت اونکو ساتھ کے بہائیون نے قرعہ ڈالا اور شمعون کو
وہان چہوڑا حضرت یوسف علیہ السلام نے رخصت کے وقت کہا کہ اگر تم اپنی چہوٹی بہائی کو لاؤ گے تو اوسکو بہی ایک خروار
گیہون کا دونگا نہین تو تمکو کچہ ندونگا کہا کہ ہم باپ سے مانگین گے اگر وہ حکم کرینگے تو ہمراہ لاوینگے کہتے ہین کہ حضرت
یوسف علیہ السلام نے کارندون سے کہا کہ سامان اونکا جیسا اونکی پونجی تہی اونکو دے دو اور سبب اسکا یہ تہا کہ حضرت
یوسف کو اونکی امانت پر اعتماد تہا کہ جب وطن مین پہنچکر سامان دیکہین گے تو گمان کرینگے کہ شاید کارپردازون نے
بہول کر سامان کہا ہے بسبب دینداری کی امانت رد کرنیکو ضرور آوینگے جب اولاد یعقوب کنعان مین پہنچے
حضرت یعقوب سے عرض کی کہ حضور کی دعا کی برکت سے عزیز مصر نے ہماری بہت عزت و حرمت کی وضیافت

ومہمان نوازی مین مصروف رہا جب شمعون کو درمیان مین دیکہا کیفیت واقعہ کی پوچہی اونہون نے بکم و
کاست عرض کی جب جبہ کہولی تو پونجی اپنے بعینہ پائی باپ سی عرض کی کہ ہمنی حضور مین خلاف عرض نہین
کیا عزیز مصر کی مکارم اخلاق اور احسان کو غور کرو کہ ہماری پونجی بہیر دی حضرت یعقوبؑ نی عزیز مصر
کو دعاے خیر کی لیکن شمعون کی نہ آنی سی آزردہ خاطر تہی بیٹون نی عرض کی کہ آپ تشویش نفرمائیے شمعون کو
ابن یامین کی لانیکی عوض مین کہا ہی اب ہم اوسکو لیجا وینگی اور کمال حفظ اوسکی حفاظت کرینگی اور ایک شتر وار
گیہون کا زیادہ لینگی والا عزیز مصر ہمکو گیہون ندیگا جب حضرت یعقوبؑ نی فرمایا کہ تمہارے قول کا کیا
اعتبار کرون یوسفؑ کے حق مین بہی زیادہ تاکید کی تہین جب بیٹون نی نہایت عاجزی کی تب فرمایا کہ تم اپنے
وعدے کو قسم سے مستحکم کرو اور عہد مستحکم کرو بیٹون نی قسم کہائے اور کہا کہ حتی المقدور ہم قصور نکرینگے حضرت
یعقوبؑ نے اونکی عرض کو قبول کی اور کہا کہ خدا بہتر ہی حافظ اور وہ ارحم الراحمین ہے لیجاؤ اور رخصت کیے جب روانہ ہوئے حضرت
یعقوبؑ نے جب اولاد کو دیکہا کہ ہر ایک کا بلند بالا اور خوبصورت اور اعضا مناسب ہے احتیاطاً بخیال چشم بد کے
اونکو فرمایا کہ بروقت داخل ہونی مصر کی سب ایک دروازے سی مت جائیو بلکہ ابواب متفرقہ سی شہر مین
داخل ہوجیو **نقل ہی کہ** اولاد یعقوبؑ نے بروقت رخصت کے حضرت سے ایک خط کی درخواست کی کہ عزیز مصر کے
نام لکہدین حضرت یعقوبؑ نی ایک رقعہ لکہا اور ایک دستار کہ حضرت ابراہیمؑ سے بطریق ارث کی پہونچی تہی
بطریق ہدیہ کی خط کی ساتہ بہیجی جب یہ لوگ مصر کو پہونچی اور موجب وصیت حضرت یعقوبؑ کی متفرق
دروازون سی داخل ہوکر شمعون کی مہمان سرا مین آئی شمعون نی بعد ضیافت کے الطاف وعنایات عزیز
مصر کے بیان کرنا شروع کیا تمام رات اوسی الطاف کے باتون مین گذری جب صبح ہوئی تو گیارہون بہائی عزیز
مصر کے دربار مین گئے اور حضرت یوسفؑ کو خبر ہوئی کہ وہ گیارہ بہائی آئی ہین اور حضرت یعقوبؑ کا تحفہ
لائی ہین **بیت** شادی سے ہوا رخ اوسکا روشن + جیسون گل بہار مین گلشن فرمایا کہ اونکو کمال
عزت اور حرمت سے بٹہاؤ پہر حضرت صدیقؑ نی حضرت یعقوبؑ کا حال پوچہا بہائیون نی کہا پہلی تو تسلی
خاطر محزون کی ابن یامین سی کرتے تہے اور فرزند مفقود الخبر کی تسلی اوسکی جمال سی فرماتی تہی اب معلوم نہین کہ
کیا حال ہوگا بعد اوسکی دستار ابراہیمؑ اور مکتوب یعقوبؑ نے بزم محبوب کی نظر مین گذرانی حضرت یوسفؑ
نہایت خوش ہوئی اور اوس تبرک متبرک کے پہنچنی کو مقدمہ سعادت رسالت کا سمجہا جب وقت کہانیکا
ہوا اور خوان مہیا ہوئے حضرت یوسفؑ نی پرہمہ مین تشریف لیجا کر حکم دیا کہ ایک خوان پر دو دو بہائی
بیٹہین اور ایک خوان ابن یامین کے آگے رکہا ابن یامین نی جو اپنی تئین اکیلا دیکہا اپنی حقیقی بہائی کو یاد کرکے
اندوہ دیدہ ہوئے حضرت یوسفؑ نے جو برادری کی بیچ سے یہ حال دیکہا شفقت برادری سی بیتاب ہوکر اونکو آبدیدہ
بلاکر اپنی ساتہ بٹہلایا اور فرمایا کہ اے ابن یامین بجای یوسف گم گشتہ کی شرط مین برادری کی بجا لاؤنگا ابن
یامین نے کہا ہرچند کہ مرتبہ حضور کی برادری کا بہت عالی ہے لیکن اگر عزیز کی تئین نسبت ابراہیمی ہوتی تو حسرت

تھی حضرت یوسف کو اس بات کی سننے سی تاب نہی اور نقاب اوٹھا کر فرمایا کہ مین ہون یوسف
گم گشتہ تیرا لیکن اس راز کو بھائیون سی چھپائیو جب تک کہ اپنی گناہون کا اقرار نکرین اور عذر نہ لاوین
تب تلک ظاہر نہ کیجیو ابن یامین نی کہا اب تو مین تیری پاس سی باہر نجاؤنگا اور تیری جدائی سی راضی نہونگا حضرت
یوسف نی کہا مین اسقدر مین فکر صواب کا اندیشہ کرونگا پہر دلکاهی کہ کر اونکی اونٹ غلہ سی بہر کر تیار کروائی
اور ہر ایک کو خلعت مناسب حال اپنی کی عنایت کر کے رخصت کیا اور ایک خواص محرم راز سی فرمایا کہ پیمانہ خاص
بادشاہ کا جو جواہر مرصع ہی ابن یامین کی بار مین رکہ دو جب بھائی روانہ ہوئی تو ایک جماعت کو اونکی پیچہی
بہیجا اور منادی کی کہ ای اہل قافلہ تم چور ہو بھائی حیران ہوی اور کہا کہ تمہیں کیا چاہتی ہی بولی کہ بادشاہ
کا پیمانہ مرصع چوری گیا ہی جو کوئی کہ اوسکو لا دیگا ایک شتر گیہون کا انعام مین پاویگا بھائیون نی قسم کھائی کہ باللہ ہم اس
زمین مین فساد کرنیکو نہین آئی ہین اور ہم تو اپنی اونٹون کی منہ بہی باندہ رکہتی ہین جو کسی کی کہیت اور درخت کو نہ کہاوین
پس اس ہر ناشایستہ امر کی نسبت ہمکو کیا کرتی ہو اون لوگون نی کہا جسکی اونٹ مین صاع نکلی اوسکی کیا سزا ہی
بھائیون نی کہا کہ سزا یہ ہی کہ وہ خیانت کار غلام صاحب مال کا ہوگا تب مصریون نی تلاشی بوجہون کی شروع کی اول
بھائیون کی بوجہ دیکہی بعد اوسکی ابن یامین کی بوجہ مین صاع مرصع نکلا یہ شرمندگی سی سرنگون ہوئی پہر ابن یامین کو کہا
کہ تیرا باپ روحانیون کا امین ہی اور آسمانیون کا ہمنشین تجکو شرم نہ آئی کہ تونی دامن عصمت کو اس خیانت سی ملوث کیا ہر چند ابن
یامین قسم کہا کر کہتی تہی کہ مین مطلق نہین لیا لیکن کسی نی رکہا وہ بولی اگر تونی یہ کام نہین کیا تیری سامان مین
کیسا نکلا ابن یامین بولی کہا کہ جسنی صاع تمہارے سامان مین اور رکہا ہی جسنی تمہاری اونٹون مین تمہاری پونجی چھپا کر رکہی تہی
دو تہیلی کہا کہ سچ ہی معلوم نہین کہ عزیز مصر کو اس پردہ مین کیا شعبدہ بازی منظور ہی کارندی حضرت یوسف کی ابن
یامین کو پکڑ کر حضور مین لیچلی بہائی بہی لاچار ہو کر حضرت یوسف کی مجلس مین حاضر ہوئی اور بولی کہ اسنی اگر چوری کی
تو اسکی بہائی نی بہی پہلی چوری کی تہی اس بات کی سننی سی حضرت یوسف نی غضبناک ہو کر اونکی ستیاناس کو حکم دیا بہائیون
بہی آپے سی باہر ہو کر جان شیرین سی ہاتہ دہو کر تلوارین ہاتہ مین لین اور شمعون نی آگی بڑہ کر کہا کہ ای بادشاہ ابہی
ایک نعرہ مارونگا کہ تمام شہر کی عورات حاملہ اپنی حمل وضع کرینگی اور یہودا نی کہا کہ اپنی پنجہ قدرت سی شیر کا پوست چیر
ڈالونگا اور ہاتہی کی دانت لو کہاڑ دونگا حضرت یوسف نی جو بہائیون کا غضب دیکہا اپنی بیٹی کو جسکا نام افرائیم
تہا فرمایا کہ یہودا اور شمعون کی پیچہی جا کر اپنا ہاتہ اونکی پشت پر مل دی اس واسطی کہ حضرت صدیق کو معلوم تہا
کہ جو کوئی آل یعقوب سی غضب مین آتا اور کوئی شخص اونکی خاندان کا اوسکی پشت پر ہاتہ پہیر دیتا تو فی الفور
اونکی غصہ کا شعلہ بجہ جاتا جب افرائیم نی ہاتہ پہیرا اودہر اونکا غصہ یکبارگی کم ہوا حضرت یوسف کے
اوس ہونی سی اون سب کو گہبرا کر پکڑ لیا وہ بولی کہ واللہ یہان کوئی آل یعقوب مین سی ہی اور اس بہید کا واقف
کام ہی جو ہمارا غصہ نکیا ناگہ رفع ہو گیا یہودا نی مجبور ہو کر عرض کی کہ ای عزیز ہمارا باپ پیر ضعیف ہی اور ہمنی
اوس سی عہد کیا ہی کہ تیری بیٹی کو تجہ تک سلامت پہنچا دینگی اب اگر ہم بغیر اوسکی اونکی حضور مین جاوینگے

تو کس آنکھ سے اونکی سامنے دیکھینگی مہربانی فرما اور ہم مین سی ایک کو اوسکی عوض نی ہم حق بندگی بجا لاوینگے
حضرت یوسف نے کہا کہ تمنے مجھ مین کیا نا راستی دیکھی کہ مجھ پر ایسا گمان بد کرتے ہو کہ مین آزاد کو بندگی مین رکھون
اور بیگناہ کو دوسرے کی علت گناہ مین ٹھہراؤن بلکہ بیٹی موافق شریعت انبیا کی کیا ہی کہ گناہ گار کو لیتا ہون اور
تمہارا گناہ معاف کرتا ہون بعد اوسکی رو بہینا سہ مالک کا اونکو دیکر کہا کہ یہ خط عبرانی اہل مصر اسکو نہین پڑھ سکتے
تم مہربانی کر کی اسکو پڑھو وہ بہائیون نے جو اوس عہد کو دیکہا تو نامۂ اعمال اپنا نظر آیا نہایت شرمندہ و حیران ہوئے
کہ عزیز مصر کی ہاتہ کیونکر لگا سبہون نے سر نیچی کر لیا اور شرم کی مارے کچہ جواب دیا القصہ جب اولاد یعقوب بنیامین
سی نا امید ہوئے اور ارادہ کنعان کا کیا یہودا نی حضرت یعقوب سے قول و قرار مستحکم کیا تہا کہ مین تو ہرگز نجاؤنگا جب تک
نہ باپ اجازت دیا خدا میرے حق مین حکم فرماوے بہائی غمگین او ملول روانہ ہو کر کنعان مین پہنچی اور حضرت یعقوب سے
سب احوال مفصل عرض کیا حضرت یعقوب کا غم تازہ ہوا آور درد فراق دو فرزندونکا دل پر بی اندازہ ہوا اور آنکہ
وہ کی کہ چشم جہان بین زیور نور سے معطل ہوئین **فصل** جب ایک مدت ابن یامین کی جدائی مین گذر گئے
حضرت یعقوب نے عزیز مصر کی نام ایک خط لکہنا چاہا فارض بن یہودا کو طلب کیا کہ ایک نامہ لکہی مضمون اوسکا
یہ کہ عزیز مصر معلوم فرماوے کہ اللہ تعالی نی انبیاؤنپر بلائین نازل کین اور اونکی تئین طرح طرح کی عذاب سے آزمایش کی
اونمین سی ایک یہ کہ میرے دادا ابراہیم علیہ السلام کو ہاتہ پاؤن باندہ کر آگ مین پہینکا اور اوسنی صبر کیا اسوا سطی اوس نار کو گلزار
کیا میرے باپ اسحاق کی گلی پر چہرے رکہی اور مین ایک فرزند دلبند رکہتا تہا کہ وہ میرے قوت قلب قرۃ العین تہا بہائی اوسکے
اوسکو جنگل مین لیگئی اور پیرہن خون آلودہ اوسکا مجہکو لاکر دکہایا کہ اوسکو بہیڑیے نی کہایا اور ایک فرزند دوسرا
رکہتا تہا کہ اوس گم گشتہ کا حقیقے بہائی تہا اوسکی دیدار سے دلکو تسلی کرتا تہا اب اوسکی بہائی خبر لائی کہ اوسکو
اسیر کر کر بعلت دزدی محبوس کیا ہی یہ سب جانتے ہین کہ اہل بیت نبوت کو چوری سے نسبت نہین ہے اب تجہ سی امید یہ
کہ اوس فرزند محبوس کو باپ مایوس کے پاس بہیجدے اور اس پیر محنت رسیدہ کو اس اندیشہ سی چہڑاوے کہ سبب سعادت ابدی
کا تجہکو ہوگا اور اوقات اجابت مین دعا خیر سی یاد کرونگا اور اگر اس حکم کی برخلاف کریگا تو یقین جان کہ ایسی
دعا بد تجہپر کرونگا کہ اثر اوسکا تیری سات پشت تلک باقی رہیگا اور کوئی اوسکو دفع نکر سکیگا فارض یہ خط لی مصر
کو روانہ ہوا اور چند روز مین مصر کو پہونچکر وقت مناسب مین حضرت یوسف کی مجلس مین تشریف لیگئی اور وہ
نامہ حضور مین یوسف کے گذرانا حضرت یوسف نے خط کو پڑہکر قطرات آنسو کی آنکہون سی برسائے اور جواب نامۂ پدر
بزرگوار کا لکہا مضمون اوسکا یہ کہ مکاتبہ شریف کہ نہایت حزن و اندوہ سے لکہی تہی شرف ورود پایا اور محنت
بلایا عظام اور درد فرقت سے اولاد کرام کی واقف ہوا العلاج اور درمان سوا صبر کی نہین صبر فرماوے جیسا کہ آباء کرام
نی صبر کیا اپنے مطلب کو پہونچو گی جیسی کہ وے اپنے مطلب کو پہونچی والسلام جب خط سے فارغ ہوئی فارض کو خلعت فاخرہ اور
انعام متکاثرہ دیکر رخصت کیا فارض مانند فارس برق رفتار کی کنعان مین جا پہنچا اور جواب مکتوب کا حضور مین
گذرانا حضرت یعقوب نے مضمون خط کا سنکر فرمایا کہ یہ بات مانند کلام انبیا کی معلوم ہوتی ہی اور بیٹون سی کہا کہ مطلب

کو جاؤ اور دونوں بھائیونکی تلاش کرو اور خدا کی رحمت سی ناامید مت ہو اونکی وصل کے سوا اس غم سی دل مجروح
کو چین نہیں ہی بھائیون نے تیاری کی اور پونجی کم قیمت جو میسر ہوئی لی روانہ ہوئے اور چند روز مین مصر کو پہنچے اور حضرت
یوسف کے حضور مین جا کر نہایت عاجزی اور نیاز مندی سی عرض کی کہ ای عزیز آل یعقوب گرفتار رنج و تعب مین اگرچہ پونجی
کم ہی پر ہمارا قبول کرو اور کچھ زیادہ اپنی طرف سے تصدق کرو تو خدا تصدق کرنیوالونکو جزا دیتا ہی حضرت یوسف نے
جو یہ بات رقت آمیز بھائیونکی سنی بے طاقت ہوگئی اور اپنی دل مین کہا کہ مین تو اس ناز و نعمت مین آسودہ اور اہل
بیت نے میرے محنت روزگار سی فرسودہ یہ بات مروت اور فتوت سی بعید ہی تب نقاب چہرے سی اوٹھایا اور فرمایا کہ
آیا تم جانتے ہو کہ کیا معاملہ کیا تھے یوسف سے اور اوسکی بھائی سے جب بھائیونکی نظر اوس جمال پر پڑی اور دیدۂ غور نگاہ
کی تب بولی آیا تو یوسف ہے فرمایا ہان مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی ہی جب بھائیون نے یہ الطاف اور احسان دیکھی
بولی کہ واللہ خدا تعالی نے ہم خطا کارون پر تجکو برگزیدہ کیا حضرت یوسف نے اونکی سب کامونکو نابود جانا اونکی خطائین
اونکی معاف کین اور اونکی گناہونکی معافی اللہ سی مانگی اور پھر احوال پوچھا بیت الاحزان کا یعنی یعقوب الرحمن کا
پوچھا جب حقیقت مفصل دریافت ہوئی تب بھائیون سے فرمایا کہ علی الصباح پیراہن میرا کہ وسیلہ شفا ہی رنجوری کا
اور باعث ہی نجات مہجوری کا جلد لیجاؤ اور باپ کی منہ پر ڈالو تا کہ آنکھین اونکی روشن ہون یہودا نے کہا کہ یہ خدمت مجکو ملی کہ میرے
اول تمہارا پیراہن خون آلودہ باپ کی پاس لیجا کر اونکی دلکو آزردہ کیا تھا شاید اس خدمت کی برکت سے مجھسی راضی ہون

بیان یہودا کی کنعان کو جانی کا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو غم سی چھڑانی کا اور سب کو مصر مین لانی کا:

جب صبح ہوئی تو یہودا نی پیراہن لیکر دروازہ مصر سے پاؤن باہر رکھا اور شہر کی دروازہ کی باہر بموجب وصیت
حضرت کی پیراہن ہلایا اللہ تعالی نے باد صبا کی تئین حکم کیا کہ بوی پیراہن کی ایکدم مین مصر سے کنعان کو پہنچادی حضرت
یعقوب کے دماغ پر جو وہ خوشبوی حیات بخش پہنچی نبی اولعزم نے پوتونسی فرمایا کہ ای عزیزو اگر میری تئین دیوانہ
پن کی نسبت نکرو تو مین کہون کہ اس باد صبا سے یوسف کی پیراہن کی خوشبو میری دماغ جان مین پہنچی ہی اور اوس
باغ جمال سے بوی وصال آتی ہی پوتی بولی کہ ای دادا تو یوسف کے عشق مین دیوانہ ہی سو اصلی اپنی مین کیا کرتا ہی **ابیات**
تیری دماغ مین یوسف کے کچھ نہین ہی نسیم ❀ و لیک بوئے شرار لی ہی اور ضلال قدیم ٭ خدا جانی کہ یوسف
کا بھی کیا حال ❀ تو بیٹھا کہوتا ہی ہم کھڑے فال ❀ جو چند روز گذری یہودا ناگاہ آ پہنچا اور بعد
خوشخبری زندگانی یوسف کے پیراہن کو کھول کر باپ کے چہرۂ مبارک پر ڈالا فی الحال حضرت یعقوب کی آنکھون مین بینائی
آئی اور کھلائی بدن مین طراوت آئی اور دل ضعیف کو قوت پہنچی یہودا سے پوچھا کہ یوسف کو کس حال مین چھوڑا تو نی کہا تمام
ملک پر سلطنت رکھتی ہو و تمام خلق پر حاکم ہی فرمایا کہ ملک اور حکومت سے نہین پوچھتا ہون اوسکو کس دین و مذہب پر پایا
تو نی کہا وہ ملت ابراہیم پر مقیم اور مذہب اسرائیل پر مستقیم ہی کہا کہ ای فرزند جیسا کہ میری خاطر کو خوش کیا تو نے

اور سینہ دلکو بند غم سے آزاد کیا تو نے حق سبحانہ و تعالیٰ سختی ہونیکی تجہپر آسان کری دوسرے دن حضرت
یوسف کے قاصد پہنچے اور ایک سو اونٹ کوہ پیکر جدا کروا اور تیس گہوڑے تازی تیز رفتار حضرت یعقوب کے حضور مین
لائے حضرت یعقوب نے تین روز مین تہیہ سامان سفر کا کرکے جمعے کے دن مع اتباع اور اشیاع متوجہ سفر ہوئی اہل کنعان جو
سالہا سال سے تردد کیے ہوئی خوان یعقوب کے تہے جب ہمسایگی سی اوس جناب کے مایوس ہوئے تو کچہ دور تک پہنچتے
اور اپنا منہ ہودج شریف سے مل مل کر روتے تہے حضرت اسرائیل علیہ السلام نے اونکی حق مین دعا فراغت معیشت کی اور خاتمہ
بالخیر کی مانگ کر رخصت کیا حضرت یوسف نے کنعان سی مصر تک ہر ایک منزل مین سامان ضیافت کا مہیا
کیا اور خوان نعمت تیار کیا جب دیگ مصر کی پہنچی یہودا نے خازن کی تئین واسطی بشارت وصول یعقوب کے آگے
بہیجا حضرت یوسف نے ملک ریان سے اجازت لی کہ سب بہائیون کی مصر سی حضرت یعقوب کے استقبال کو جاوین ملک
ریان نے کہا کہ مین بہی چلونگا اور اس سعادت نہایت مین شریک ہونگا دوسرے دن بادشاہ نے حکم دیا کہ علما
دولت اور امرا مملکت سب شہر سی باہر آوین یوسف کمال حشمت سی واسطی استقبال کی باہر نکلی حضرت
یعقوب کی نظر اوس گروہ پر پڑی تو یہودا سے پوچہا شاید ریان ابن الولید بادشاہ مصر ہی جو سوار ہوا آتا ہی عرض کی نہین
بلکہ فرزند سعادتمند تمہارا یوسف عزیز مصر کہ حضور کی استقبال کو آیا ہی حضرت یعقوب گہوڑے سی اوترے
یہودا کی کاندہی پر ہاتہ رکہ کر روانہ ہوئی جب حضرت یوسف کی نظر یہودا پر پڑی اور ایک پیر ضعیف باہیبت
اور جلال نظر آئی تو یقین جانا کہ حضرت یعقوب ہین حضرت یوسف گہوڑے سے اوترے اور بادشاہ مصر بہی پیادہ ہوا
حضرت صدیق بادشاہ پر سبقت کرکے باپ پاس پہنچی یعقوب نی فرزند عزیز کو سینہ سے لگا کر فرمایا اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزِيْلَ الْمَتَاعِبِ وَالْهَوَانِ اور ایسا روئی کہ
دونون بیہوش ہوگئی ریان نی بہی شکوہ سلطنت کو طاق پر رکہ کر حضرت یعقوب کی قدم چومی پہر بہ
عظمت تمام شہر مین آئے حضرت یوسف نے اول بہائیون کو اور باپ کو اپنی گہر اوتارا اور حضرت یعقوب اور حضرت
لیا کو جو بی بی حضرت یعقوب کی اور خالہ حضرت یوسف کے تہین تخت پر بٹہلایا اور آپ بحرمت تمام اوسی تخت
پر اونکی سامنی بیٹہی اور اوسوقت مین حضرت یعقوب اور لیا نی اور گیارہون بیٹون نی حضرت یوسف
کو سجدہ تحیت کیا اور حضرت یوسف نی فرمایا يَا اَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ
یعنی یہ تعبیر میرے خواب کی ہی جو آگی دیکہا تہا بعد اوسکی حضرت یوسف نے جو حال ایام جدائی مین گذرا
تہا مفصل اپنے قبلہ دین و دنیا کے آگے عرض کیا اور ہر ایک بہائی کی واسطی مکان دلکشا معین فرمایا اور وجہ
معاش ہر ایک کی مقرر کی خاطر اشرف کو اونکی انتظام سی جمع کیا اور احوال بنی اسرائیل کا بفراغ بال و
خوش حال گذرنی لگا اور چوبیس برس تک حضرت یعقوب نے یوسف کے وصال سی تدارک ایام جدائی کا
حاصل کیا آخر عزرائیل نی بحکم رب الجلیل حضرت اسرائیل کی پاس حاضر ہوئی حضرت یعقوب نی بیٹون کو
وصیت کی اور حضرت یوسف کو اپنا ولی عہد کرکے ہمای بلند پرواز روح کو میدان قرب مین پہنچایا جب

ریان ابن الولید نے حضرت صدیق کی نبوت میں دین اسلام قبول کیا تھا حیات مستعار کو کارکنان قضا
و قدر کو سونپا ایک کافر فاجر قابوس ابن مصعب نام نے سریر سلطنت پر آرام پکڑا اور چند یوسف علیہ السلام نے بموجب
وحی آسمانی کے اوسکو اعمال ناپسندیدہ سے منع کیا مگر قابوس نے تصدیق نبوت یوسف علیہ السلام کی نکی یوسف قابوس کے اسلام سے مایوس
ہوئے بعد طول ایام حیات سے ملول ہوئے اور وقت تنہائی میں مناجات کرتے کہ اے کارساز دو جہان اپنے بندہ نوازی سے مجھکو محنت چاہ زندان
و چاہ تک پہنچایا اور تشبیب سے اوج عزت تک بلند کیا اب یہ مرغ روح قالب قفس سے تنگ آیا ہے اوسکو گلشن جنان
میں مقام ابراہیم پر پہنچا بعد تعین ہونے قبولیت دعا کے یہودا کو کہ فراست اور نجابت اوسکی پیشانی میں ظاہر تھی امارت
اور ریاست بنی اسرائیل اور خاندان خلیل علیہ السلام کی بخشی یہ کہکر روح عالم قدس کو روانہ ہوئے اور قیامت تک ذکر احوال افسانہ
ہوئی

ذکر حضرت ایوب علیہ السلام کا

والدہ اونکی حضرت لوط علیہ السلام کی
بیٹی تھیں اور بی بی اونکی افرائیم بن یوسف کی بیٹی تھیں نام اونکا رحمت تھا حضرت ایوب نہایت آسودہ حال
اور صاحب مال تھے سات بیٹے اور سات بیٹیاں اور تین ہزار اونٹ اور ہزار بکریاں اور پانچ سو بیل اور پانچ سو
غلام اور سب اونکے قبیلے اور اولاد تھے اور ہمیشہ خدا کی شکرگذاری میں قیام فرماتے تھے اہل تاریخ کہتے ہیں کہ اگلے
زمانہ میں شیطان لعین آسمان پر جاکر ملائک سے باتیں کرتا تھا اور کبھی کبھی درگاہ بے نیاز میں بعضی التماس اور
عرض اوسکے قبول ہوتی تھی جب ایوب علیہ السلام مرتبہ پیغمبری کا پایا ظاہر میں ہوئے اور خیرات اونکی اگلی پیغمبروں
سے زیادہ تھی اور شیطان کو اونکی حضور میں کسطرح مجال وسواس اور اغوا کی نہ تھی آتش حسد کا
شعلہ اوسکی باطن ناپاک میں مشتعل ہوا اور عداوت کرنے شروع کی جناب کبریائی سے اوسکو ندا ہوئی کہ اے
لعین ایوب بندہ صابر و شاکر ہے اوسپر تیرا اغوا اثر نکریگا شیطان نے عرض کی کہ خداوندا تو نے اوسکو ثروت
اور فراغت اور قدرت عنایت کی ہے آنکھیں اوسکی اولاد کی دیدار سے روشن ہیں اسیلئے شکر تیرا بجا لاتا ہے اگر تو
یقین اوس سے لیویگا تو کبھی سجدہ نکریگا اور شکر سے پھر جاویگا خطاب باری ہوا کہ اے ابلیس یہ گمان تیرا اوس بندہ مخلص
کے حق میں خلاف ہے شیطان نے کہا کہ اگر میرے تئین اوسکی مال اور اولاد پر تسلط بخشے تب معلوم ہو کہ کیسے ہنگامہ کرتا
ہے اور کسطرح شکرگذاری میں رہتا ہے جناب بے نیاز نے فرمایا کہ ایوب کے مال اور اولاد پر تجھکو تسلط دیا تب ابلیس نے خوش
ہوکر اپنی ذریات اور تابعین کو جمع کرکے صورت حال ظاہر کی بعضے ذریات نے اوسکی حکم سے بکریاں اور گھوڑے حضرت ایوب
کی پانی میں غرق کردیں اور شیطان نے گروہ کسیتوں میں سوائے ڈوب جانیکا احوال عرض کیا حضرت ایوب نے فرمایا
شکر ہے اوس خدا کو کہ جسنے اپنی فضل سے دیا تھا اور عدل سے لیا شیطان مایوس ہوکر پھر اوسیا ذریات کو کہکر
زراعت اور خرمن میں آگ لگادی اور آپ اونکی وکیل کی صورت بنکر بولا کہ تم تو نماز میں مشغول ہو اور تمام کھیت
اور خرمن میوہ سامان جل کر خاک ہوگیا اور درخت باغ کی خشک ہوگئی حضرت ایوب نے جواب سابق دیا
اور عبادت میں مستعد رہا تو ابلیس نے اضطراب کمال دلجمعی مشغول ہوئی شیطان ملعون محزون پھر گیا اور اسیطرح
ہر ایک اسباب کی ہلاک ہونیکی خبر کرتا تھا اور حضرت ایوب وہی جواب دیتے تھے اور وہ کافر خاسر و خائب پھر جاتا تھا پھر دو

بلبیس نے اوس مکان کو کہ جہان اولاد با اسعاد تعلیم مین مشغول تہی اوپر گرا دیا اور فرزندان سعادتمند
وس گہر کے گرنے سے دب گئے پہر کافر نے حضرت ایوبؑ سے اوس واقعہ جانگاہ کی خبر دی اونہون نے صابر بدستور سابق
مال استقلال سے توکل کی رسی اپنی دست ہمت سے بندہی اور مطلق تغیر مزاج عالی پر نہ آیا پہر اوس ملعون نے
حضور رب العالمین مین عرض کی کہ الٰہی ایوبؑ جانتا ہے کہ تو اوسکو مال و اولاد کی بدلے مین بسبب صبر کی فرزند چند
عنایت کریگا اسواسطے مضطرب نہین ہوتا اگر تو مجکو اوسکی جسم پر مسلط اور اختیار دیوے تب اوسکی بندگی
اور شکر گذاری معلوم ہو جناب باری نے فرمایا کہ مینے تجکو اوسکی بدن پر سوا زبان اور دل اور کانونکی مسلط کیا ابلیس
نے فرصت پاکر بصورت مرد ساحر کے آکر ہوا اونکی ناک مین پہونکی حرارت اوسکی تمام مزاج پر غالب ہوئے اور
خارش بدن مین یہانتک پیدا ہوئی اور گوشت اور پوست چہٹنے لگا اور مرض دراز ہوا اور اعضائے شریف مین کیڑے
پڑ گئے بدبو آنے لگی اور بستی سے باہر گہر والونے ایک جہونپڑا بنا دیا اور کسی بندہ خدا اونکا تعہد اور خبرداری نہ کی
سوائے بی بی رحمت کے کہ رحمت خدائی اونکی ہمت پر ہو جیو اوسنے کمر ہمت کو چست باندہا اور جو کچہ کہ باقی رہا تہا
سو اونکی معالجہ مین صرف کیا جب املاک و اسباب تمام ہو گیا تو بی بی صاحبہ مزدوری کرتی تہین بعوض
تو اونکی تندرستی کیواسطے صدقہ دیتی تہین اور ساتہ کا طعام خرید کر اونکی پاس لیجاتی تہین اور ہر بار جو
حضرت ایوبؑ کی حرم محترم مزدوری کو جاتی تہین تو شیطان ملعون سر راہ پر کہڑا ہو کر منع کرتا تہا کہ تو
ایسی صاحب جمال ہے کسواسطے مزدوری کرتی ہے اور اپنی جوانی ایسی شخص کی خدمت مین کہ جسپر غضب الٰہی کی نظر
ہے برباد کرتی ہے یہان ایک سردار بصرہ کا نہایت مالدار اور صاحب اختیار ہے تو اس بیمار کو چہوڑ دے مین
تجکو اوسکے نکاح مین لاونگا اور درجہ تیرا اوج عزت کو پہنچاونگا وہ بی بی پاک اعتقاد اوس کافر کی کلام نافرجام پر
مطلق التفات نہ فرماتین اور شب کو تمام احوال اونسے عرض کرتین حضرت فرماتے تہے کہ تو ہرگز اوسکی
بات پر فریفتہ مت ہو جیو وہ ابلیس ہے اور یہ باتین اوسکی بنا دغا اور تلبیس ہی ایک روز شیطان نے
طبیب کے بہیس مین آکر بی بی رحمت سے کہا کہ اس مرض کا علاج گوشت خوک اور شراب انگور ہے سوا اسکی
کسی دوا سے صحت نہوگی بی بی صاحبہ نے بامید تندرستی کے مزدوری کرکے دونون چیزین بہم پہنچائین اور حضور
مین عرض کی کہ یہ دوا ایک طبیب حاذق نے بتائی ہے حضرت ایوبؑ نے نہایت غصہ سے فرمایا کہ مینے تجکو کہا تہا
کہ وہ شیطان ہے تو نہین جانتی کہ پیغمبر ایسی چیزین حرام ہین اگر مین اچہا ہونگا تو سو لکڑیا اسکی سزا مین مارونگا
بی بی صاحبہ نے باوجود ملامت کے خدمت گذاری مین کسیطرح کا قصور نکرتین اور شب و روز تمام
خدمت مین حاضر رہتین اور حضرت ایوبؑ اوس شدت اور مصیبت مین اسطرح سے تحمل و بردباری سے تہلے وسے
ایک لحظہ وظائف عبادت سے غافل نکرتے چنانچہ ملائک افلاک کی اور رہنے والے خطہ خاک کی اس حال سے
حیران ہو رہے تہے جب ابلیس ملعونکا کوئی فریب پیش رفت نہوا اور کسی طرح کا تغیر حضرت ایوبؑ کے طاعت اور عبادت
مین نہ آیا آتش حسد سے اوس ملعون کا دل جل گیا جب زمانہ مصیبت کا گذرا اور وقت عافیت اور راحت

کا پہنچا جبرئیل امین اوس جہونپڑی مین آگئے اور جناب الٰہی سی اونکی تندرستی کا مژدہ لائے اور ہاتہ اونکا
پکڑ اوس جگہ سی اوٹہاکر فرمایا کہ اپنا پانون سیدہا زمین مین مارو پانون مارتی ہی ایک چشمہ گرم پیدا ہوا
اور جبرئیل ع کی اشارہ سی اوسمین غسل کیا تمام مرض ظاہر ہونکی دور ہوگئے پہر جبرئیل ع کی کہنے سے دوسرا پانون زمین
مین مارا اور ایک چشمہ سرد خوشگوار نکلا اوسمین سی آب حیات کیطرح پانی پیا تمام علت اور زحمت باطنی دفع
ہوئی حضرت جبرئیل حضرت ایوب ع کے ساتہ بیٹہی تہی کہ بی بی رحمت ع نامزدوری کر کی آئین اور اون دو شخصونکو
تندرست و صحیح و سالم دیکہ کر حیرت سے پوچہا کہ یہان سے ایک بیمار مبتلا تہا سو کہان ہے جبرئیل ع نی کہا کہ اگر تو اوسکو
دیکہتی تو پہچانتی حضرت ایوب ع ہنسی اور بی بی صاحبہ نے پہچانکر شکر خدا کا کیا اور حضرت جبرئیل ع کی تعلیم
سی خوشہ خرما سی ترستو شاخون کا لیکر حضرت ایوب ع نے اونپر ایکبار مارا اور اپنی قسم کی عہدہ سے نکلی اور قدیم
گہر کو گئی حق تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سی تمام مواشی اور اسباب اور غلام اگلے سے دو چند عنایت کیا بلکہ
بعضے اہل تفسیر نے لکہا ہی کہ وہ جو اولاد انکی فنا ہو گئی تہی اونکو پہر جلایا اور دونا سامان عنایت فرمایا
اور بعد صحت کی اہل روم کیطرف واسطے دعوت کی گئے اور اوسی ملک مین وفات پائے

ذکر حضرت شعیب علیہ السلام کا لقب اونکا خطیب الانبیا ہی اسواسطے

کہ فصاحت زبان اور بلاغت بیان مین درجہ علیا رکہتی تہی اور اہل مدین اور اصحاب ایکہ کیطرف
مبعوث تہے اور حقیقت مین اہل مدین اور اصحاب ایکہ ایک گروہ ہی یہ لوگ باوجود بت پرستی کی کیل اور وزن
مین نقصان کرتی تہی اور کہوٹے روپے اور اشرفیان چلاتی تہی اور رستا مسافرون کا قطع کرتی تہی حضرت شعیب ع
ہر چند اون لوگونکو افعال بد سے منع کرتی تہی وہ ہرگز باز نہ آتی تہی جن لوگون کی قسمت مین سعادت ازلی
مقدر تہی اور نور عقل سی آراستہ تہی وہ ایمان لائے اور جو کہ شقی ازلی تہی وہ گمراہ رہے اور افعال بد سے باز نہ آئے
جب شہرہ شعیب ع کے دعوت کا عالم مین ہوا ملک شام اور دوسرے اطراف کے لوگ کمال رغبت سے واسطے تحصیل سعادت کے
روانہ ہوئے اونکی قوم کی لوگ سر راہ بیٹہ کر لوگونکو اونکی متابعت سے مانع ہوتی تہی حضرت شعیب ع نہایت عتاب
خطاب اونکو کرتی تہی کہ تم پیغمبر کی نصیحت نہین سنتی اور بیابان ضلالت مین گرفتار ہوتی ہو اور دوسرونکو
کسواسطے مانع ہوکر وبال اونکی اضلال کا اپنی گردن پر لیتی ہو اگر تم خدا کی غضب سے نہ ڈروگی اور احکام الٰہی
نہ سنوگی تو جو عذاب اگلے امتون پر نازل ہوا تہا اوسیطرح تمپر بہی ہوگا اور اوسوقت کچہ تدارک نہو سکیگا قوم
نی جواب دیا مال اور اسباب ہمارا ملک ہے کم و بیشی کرنے کی ہم مختار ہین تو ہمارے مال کا کیون متعرض
ہوتا ہی اور بت پرستی ہمارے قدیم بزرگون کا شیوہ ہی ہم کیونکر چہوڑ دین گی کہ ہمارے اقربا اور ہمقوم تیرے
مطیع و فرمانبردار ہونگی اور یہ بہا جو ایمان لائے ہین اونکو جنون ہوا ہی اگر اس علت سے پاک ہوکر حالت اصلی
پر رجوع نکرینگی تو ہم اونکو اس ملک سی نکال دیوینگی اور تیرے ساتہ صرف بسبب قرابت کے یہ رعایت کرتی
ہین ورنہ اس خیال فاسد کی ایسی سزا دیتی کہ تجکو معلوم ہوتا حضرت شعیب ع نے فرمایا کہ جن لوگونکو اللہ تعالی

کیا تھا کہ تندرستی اسکے ایک جاندار کی سند کا لعاب ہے کہ تمہاری عہد دولت مین دریا سے نکلے کا حضرت موسیٰ کے ماں نی صندوق اوس بحر رحمت کا نیل مین ڈالا پانی نی اوسکے تئین برابر فرعون کی محل کی دریا کے کنارے پر پہنچایا لونڈیون نے تابوت لیکر فرعون اور آسیہ کے روبرو پہنچایا جب سر تابوت کا کہولا تو ایک لڑکا صاحب جمال دیکھا کہ اپنی انگوٹھی چوستے دودہ پیتا تھا فرعون کی بیٹی نی تھوڑا لعاب اوسکا اپنے برص پر لگایا فی الحال مرض جاتا رہا اور نام اوسکا موسیٰ رکھا کہ اونکی زبان مین مو پانی کو اور سیٰ درخت کو کہتے ہین جاذب القلوب نی دوستی حضرت موسیٰ کے فرعون اور آسیہ کے دلمین ڈالی ارکان دولت جو اس حال سے خبردار ہوئے تو عرض کئے کہ یہ وہی شخص کاہی جو سبب انہدام قصر سلطنت کا ہوگا اسکی قتل مین توقف ایک ساعت کا نکیا چاہئے فرعون کے قبیلے نی نہایت منت سے کہا کہ اسکو قتل نکرو یہ ہمکو نفع دیگا اسکو ہم بیٹا کرینگی فرعون اوسکی قتل سے گذرا اور آسیہ نے دائیونکو دودہ پلانے کے واسطے طلب کیا حضرت موسیٰ نے کسی کا دودہ نہ پیا آخر حضرت موسیٰ کی خالہ کے حیلے سے حضرت موسیٰ کی والدہ کو بلایا فی الفور کمال رغبت سے دودہ پینا شروع کیا آسیہ نے اون کے نوکری مقرر کرکے حضرت موسیٰ کو حوالہ کیا اور کہا ہفتہ مین ایکبار قصر دولت مین لایا کر بعد ایک برس کی آسیہ حضرت موسیٰ کو فرعون پاس لے گئی فرعون نی اپنی گود مین بٹھایا اور پیار کرنی لگا حضرت موسیٰ نی دست تجلد دراز کرکی ڈاڑہی پکڑ کر کہینچی اور کئی بال اوکہڑ کر نہایت خوشی سے کہل کہلا کر ہنسی فرعون نی غضب مین آکر حضرت موسیٰ کی قتل کا حکم دیا تب بی بی آسیہ نے عرض کی کہ افعال چند سالہ کی میزان عقل مین وزن نہین رکہتے ہین مناسب تو یہ ہے کہ اونکا امتحان کرو اگر یہ فعل قصدا صادر ہوا ہو تو سزا دیجئے والا معاف کیجئے اور واسطے آزمائش کی ایک طشت یاقوت کا اور ایک انگارونکا طلب کیا اور حضرت موسیٰ کی آگے رکہا حضرت تو چاہتے تھے کہ طشت یاقوت مین دست مبارک ڈالین لیکن جبرئیل امین نے اونکا ہاتہ آگ کی طشت مین ڈالا اور انگارا ہاتہ مین لیکر منہ مین رکہا چنانچہ تہوڑی سی زبان مبارک جل گئی اور گرہ پڑ گئی فرعون نی جب یہ حال دیکہا تب انتقام سے گذرا اور دائی کی حوالے کیا جب سن مبارک ستر ہ برس کا ہوا تو آسیہ اونکی تربیت مین مصروف ہوئین اور چار سو غلام زرین لباس در تاج مرصع او رطوق زرین کے حضرت موسیٰ کی ملازمت مین رہتے جسوقت کہ نہایت حشمت اور تجمل سے سوار ہوتے تہے تو لوگ گمان کرتے تہے کہ فرعون کا بیٹا ہے ٭

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر سے ہجرت کرنے کا اور حضرت شعیب علیہ السلام سے ملنے کا

حضرت موسیٰ اپنے ایام دولت مین بسبب جنسیت کی بنی اسرائیل پر ہمیشہ ترحم فرماتی تہی اور قبطیون کے تکلیف دینے سے ہمیشہ ملول رہتی تہی لیکن فرعون کی خوف سے دم مارنی کا امکان نتہا اسواسطے اکثر آزردہ خاطر رہتے کبھی کبھی اپنا غم بہلانیکو واسطے سیر کے تنہا باہر نکل جاتی اتفاقا ایکروز ایک قبطی ایک اسرائیلی

ظلم کرتا تھا حضرت موسیٰؑ نے ہرچند بطریق نصیحت کے فرمایا قبطی نے کچھ التفات نکیا حضرت موسیٰؑ نے بیتاب ہوکر
ایک طمانچہ قبطی کو مارا طمانچہ مارتے ہی وہ ملعون جہنم کو سدھارا جب حضرتؑ کے غصے کا جوش بجھا تو پشیمان
ہوکر فرمایا یہ کام شیطان کا ہے اور گھر چلے آئے دوسرے دن بدستور سیر کو نکلے تھے کہ ایک بنی اسرائیل دوسرے
قبطی سے دست وگریبان ہو رہا تھا بنی اسرائیل کو چھوڑ کا اور چھڑانے کو سبطی متوجہ ہوئے بنی اسرائیل نے تو زور نجہ
ایسے وزراول میں لکھا تھا کہ اختیار ہوا اوبھا کہ جیسے تو نے کل قبطی کو مارا ویسے ہی مجھکو قتل کریگا قبطی نے بنی
اسرائیل کو چھوڑ کر فرعون سے یہ احوال عرض کیا فرعون تو قاتل کی تلاش میں تھا اور ہمیشہ حضرت موسیٰؑ کا ہلاک کرنا
چاہتا تھا اوسیوقت بحیلہ قصاص حضرت موسیٰؑ کے حاضر کرنیکا حکم دیا کسی نے جسنے حضرت موسیٰؑ کا
صندوق بنایا تھا اور علامات سے جانتا تھا کہ یہ وہی شخص موعود ہے حضرت موسیٰؑ کو خبر دی کہ نکلنا ہو تو نکلو
نہیں مارے جاؤگے حضرت موسیٰؑ نے بے زاد و راحلہ تن تنہا شہر سے باہر گئے اور جنگل کی راہ لی اور سات دن درختوں کی
پتی کھا کر ایام گذارے کہ بعد سات دن کے نہایت ناتوان ہوکر شہر مدین کے کوئے پر پہنچے اور ایک درخت کے تلے
آرام فرمایا بعد ایک ساعت کے گوالے ہزاروں بکریاں لیکر کوئے پر پہنچے مگر دو لڑکیاں اپنی بکریاں لیکر علیحدہ
کھڑی تھیں کوئی پاس نہ آتی تھیں جب گوالیوں نے پانی پلا کر کوئے کے منہ پر پتھر رکھدیا اور لڑکیوں کی طرف
متوجہ ہوے حضرت موسیٰؑ کو اونپر رحم آیا پوچھا کہ تم کون ہو اونہوں نے فرمایا کہ ہم شعیب پیغمبرؑ کی بیٹیاں ہیں
باپ ہمارا ضعیف اور نابینا ہے اون لوگوں کی بکریوں کے پینے سے جو پانی بچتا ہے سو ہم پلا کر چلی جاتی ہیں
حضرت موسیٰؑ نے سنتے ہی تن تنہا اوس پتھر کو کہ بہت گران اور سرپوش کوئے کا تھا دور کیا اور ڈول کہ جو چالیس
جوان بتکلیف کھینچتے تھے اکیلے کھینچکر اونکی بکریوں کو سیراب کرکے رخصت کیا جب صاحبزادیوں نے حضرت شعیبؑ سے
موسیٰؑ کی قوت اور فتوت کا احوال بیان کیا حضرت شعیبؑ اونکی ملاقات کے مشتاق ہوکر ایک صاحبزادی
کو اونکے بلانے کو بھیجا جب حضرت موسیٰؑ تشریف لے گئے تب حضرت شعیبؑ نے نہایت تعظیم کی اور احوال پوچھا بعد
دریافت حال کے نہایت دلجمعی کی اور اوس ظالم کے پنجے سے نجات پانے کی خوشخبری دی اور سفرہ ضیافت اونکے
سامنے کھینچا حضرت شعیبؑ نے جو نشانیاں دولت و اقبال کی حضرت موسیٰؑ کی پیشانی سے معلوم کیں اوسلیے
دختر نیک اختر اونکی نکاح میں مقرر کرکے آٹھ برس تک خدمت شبانی کی اونکے ذمہ بعوض مہر کے مقرر کرکے
فرمایا اگر دس برس پورے کروگے تو تمہاری طرف سے احسان ہے حضرت موسیٰؑ نے بخوبی تمام قبول کیا حضرت
شعیبؑ نے فرمایا کہ گھر میں جاؤ اور ایک لاٹھی اون لاٹھیوں میں سے جو پیغمبروں سے ہمکو میراث ملی ہیں لے آؤ جب
موسیٰؑ گھر میں گئے تو پیغمبروں میں سے لاٹھی آدمؑ کی جو بہشت سے لائی تھی خودبخود حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ میں آئی جب حضرت
شعیبؑ نے بسبب ضعف بصارت کے اوسکو ہاتھ سے چھوا تو فرمایا کہ دوسری لاٹھی لاؤ غرض سات بار گئے اور
یہی ہاتھ میں آئی حضرت شعیبؑ نے جانا کہ یہ شخص خلعت نبوت اور شرافت رسالت سے مشرف ہوگا فرمایا
کہ اس لاٹھی سے غافل مت ہو جو بڑے کام آویگی جب موسیٰؑ نے آٹھ برس تک بموجب شرط کی خدمت کی اور دو برس زیادہ

اپنی طرف سے خدمت مین حاضر رہی بعد اسکی رخصت چاہی حضرت شعیب علیہ السلام نے اونکو اور بی بی صفورہ کو جو اونکا
قبیلہ تہا رخصت کیا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اہل وعیال اور اپنی بکریونکی روانہ ہوئے اور پانچ منزلین طی کین چھٹی
روز وادی سینا مین پہنچی اور ایک ابر سیاہ اور نہایت سردی ظاہر ہوئی بضرورت وہان مقام کیا اور
سردی کی شدت سے ہر چند چقماق جہاڑا آگ نہ نکلی بعد ایک لحظہ کی جو جنگل کی طرف نگاہ کی تو طور سینا کی طرف
سی ایک روشنی نظر آئی لاٹھی ہاتہ مین لیکر آگ لینی کو روانہ ہوئے اور اپنی اہل سی کہا کہ تم ٹہیرو شاید مین تمہاری واسطے
آگ لاؤنگا یا آگ کی پاس کسی راہبر کو پاؤنگا کہتی ہین کہ وہ آگ حضرت موسیٰ کی فرودگاہ سی بارہ فرسنگ تہی
جب حضرت موسیٰ نے بقوت روحانی اور بکمال نفسانی سی جلد اوس درخت کے نزدیک پہونچی دیکھتی کیا ہین کہ آتش شفاف بی دود
سبز درخت کی شاخ سی نکل کر آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور لحظہ بلحظہ آگ کی روشنی اور درخت کے سبزی اور تازگی
زیادہ ہوتی جاتی ہی حضرت موسیٰ حیران کہڑی دیکھتی ہین اور اس فکر مین ہین کہ کسطرح تہوڑی آگ لون آخر
کئی لکڑیان سوکہی پیدا کر کی اونکو باندہا ہے حضرت کی پاس لکڑیان سلگانیکو متوجہ ہوئے پہر آگ اوپر چلی گئی
اسیطرح کئی بار معاملہ ہوا نہایت متفکر ہوئی اس عرصہ مین ایک ایسی آواز سنی کہ کبھی نسنی تہی کوئی کہتا
ہی اے موسیٰ حضرت کلیم نی جواب دیا لبیک لبیک ہر چند ادہر اودہر دیکہا پر کوئی نظر نہ آیا جب تین بار یہ آواز
سنی تب فرمایا کہ اے منادی احسان تو کون ہی جو تیری آواز سنتا ہون اور تجکو نہین دیکہتا ہون اسمین ایک
ندا سنی کہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ وَاَنَا رَبُّکَ یَا مُوْسٰی حضرت
موسیٰ سجدہ مین گری اور عرض کی کہ خداوندا یہ کلام تیرا ہی یا تیری رسول کا خطاب ہوا کہ یہ کلام کلام میرا اور یہ نور
نور میرا اور مین پروردگار عالم ہون اے موسیٰ آگی آو اس ندا کی سننے سی خوف اور بیم حضرت کلیم کی مزاج
پر غالب ہوا اور سب اعضا کانپنی لگی اور زبان بیحرکت ہوئی اور مرغ ہوش نی آشیانہ دماغ سی پرواز
کی پہر عصا لاٹھی ہاتہ مین لیکر کہڑی ہوئی اور ایک فرشتی نی بموجب حکم الٰہی کی موسیٰ کی مدد کرکے
درخت تک پہونچایا جب نزدیک درخت کی ارادہ کیا تو حکم ہوا اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ
اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی یعنی مین تیرا رب ہون اپنی جوتیان نکال کیونکہ
تو وادی مقدس مین ہی جسکا نام طوی ہی حضرت موسیٰ پر عنایت الٰہی ہوئی اور خلعت نبوت کا اون کو
پہنایا اور علم ومعرفت کی نور سی اونکی دل کو آراستہ کر کی فرمایا اَنَا اخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ
لِمَا یُوْحٰی یعنی مینے تجکو برگزیدہ کیا پس سن تو جو وحی کی جاوی فائدہ جب چاہا کہ حضرت موسیٰ
کو واسطی رسالت کے فرعون پاس بہیجین پہلی معجزات روشن اور کرامتین عنایت کین جو طبیعت کو عادت
ہو جاوے اسواسطے اللہ تعالیٰ نی پوچہا کیا ہی تیری ہاتہ مین اے موسیٰ عرض کی کہ لاٹھی ہی اوسپر تکیہ کرتا ہون اور اسواسطے
بکریون کی پتی جہاڑتا ہون اور میرے تئین اسمین بہت حاجتین ہین حق تعالیٰ نی فرمایا لاٹھی پہینک دے جب
اوسکو ہاتہ سی پہینکا تو وہ لاٹھی ایک اژدہا نہایت مہیب صورت بنکر ہر طرف حرکت کرنی لگا حضرت موسیٰ نے

خوف سی بہاگی تب خطاب ہوا کہ پکڑ لی اوسکو اور مت ڈر اوس خطاب کی سننی سی حضرت موسیٰ کا دل
قوی ہوا اور اوسکو پکڑ لیا بدستور پہر لاٹہی ہو گئی بعد اوسکی معجزہ دستر اوسلی تسکین خاطر کی عنایت کیا
اور فرمایا کہ ہاتہ اپنا جیب مین ڈالکر نکالو جب ہاتہ نکالا تو روشنی اوسکی آفتاب کے نور پر غالب ہوئے جب
حضرت موسے کو ان معجزونکی دیکہنی سی اطمینان خاطر ہوا جب حکم الہی صادر ہوا کہ اب تمکو ہمنی اپنی رسالت
سی مشرف کیا فرعون کی پاس جاؤ وہ گمراہ ہی حضرت موسے نی عرض کی میرے زبان مین لکنت ہی تو بہائی
میرا ہارون مجہسی فصیح اللسان ہی اوسکو میرے ساتہ شریک کر اور میرا وزیر بنا اور گرہ میرے زبان کے
کہولدے حکم ہوا کہ عرض تیری قبول ہوئے اور ہارون کو بہی ہمنی شرافت رسالت عنایت کے اور تیرا شریک اور
مددگار کیا پہر حضرت موسیٰ نی عرض کی کہ مینے انکا ایک آدمی قتل کیا ہی مین ڈرتا ہون کہ اوسکی عوض
مین مجکو قتل کرینگی ندا ہوئی کہ تجکو ہمنی اپنا رسول بنایا اور برگزیدہ کیا خاطر جمع رکہ کہ فرعون اور اوسکی
لوگ تجپر ظفریاب نہو دینگی اپنی دلکو مضبوط رکہ حجت قوی تجکو عنایت ہوگی پہر حکم ہوا کہ تم دونون بہائی
جاؤ اور رسالت کا پیغام بجا لاؤ اور ساتہ کلام نرم اور گفتگوی ملایم کی نصیحت کرو اور کہو کہ ہاتہ بنی
اسرائیل کی ظلم سی کوتاہ کرو اور ظلم کی راہ مت چلو اور دین مستقیم اختیار کرو حضرت موسیٰ بالا بالا مصر کو روانہ
ہوئی اور اللہ تعالے نے اونکی عیال کو معہ مال و اسباب بخیریت تمام اون کے پاس پہنچایا

بیان حضرت موسے علیہ السلام کی مصر مین پہنچنی کا اور بشراکت حضرت ہارون ع کی فرعون کی پاس جانی کا

نقل ہی کہ جب حضرت موسی علیہ السلام مصر کی نزدیک پہنچی تب اللہ تعالی نی حضرت ہارون ع کو وحی نازل
کی اور بہائی کی حال سی مفصل خبر دی اور استقبال کا حکم کیا اوسی روز حضرت ہارون ع شہر سی باہر گئے اور موسے ع
کو ساتہ لیکر فرعون کی دربار مین گئی اور چند روز مقام کیا کسی کو مقدور اور جرات نہ تہی کہ احوال انکا
فرعون کی حضور مین ظاہر کری آخر ایک شخص جو فرعون کا مسخرہ تہا اوسنی ونسی پوچہا کہ تم جانتی ہو
کہ یہ کیا جاہی ہی اور تم یہان کسواسطی آئی ہو حضرت موسیٰ نی فرمایا یہ محل فرعون کا ہی اور سب ہم مخلوق ہیں
اور بندے خداوند زمین و آسمان کی ہین اور ہمکو خدا نی فرعون کی پاس بطریق رسالت بہیجا اوس مسخری
نی فرعون سی جاکر عرض کی کہ آج مین ایک سخن عجیب لایا ہون کہ اوسکی ہیبت سی شیرون کا جگر پہٹتا ہی
جرات عرض کرنیکی نہین رکہتا ہون فرعون نی کہا مدہ کیا ہی وہ بولا کہ دو شخص تمہاری محل کی دروازی
پر بیٹہی ہین کہ اونکی ہیبت سی شیرون کا پتا پانی ہوتا ہی وہ کہتی ہین کہ تمہارے سوائے دوسرا خدا ہے کہ پیدا کرنیوالا
زمین و آسمان کا اور پروردگار عالم وہ ہی فرعون نہایت غصہ ہوا اور دونونکو حضور مین طلب کیا
دیکہا کہ ایک پشمینہ پوش ہی اور عصا ہاتہ مین نعلین پاؤن مین عجیب صورت ہے دیکہتی ہی پہچانا اور

یاکہ نام تیرا کیا ہی فرمایا موسیٰ بن عمران فرعون نے کہا سوال میرا اثبات سی نہین ہی پہر کہا
ی بندہ ہون بندگان خداسی فرعون نی کہا سنا سب تیرے حال کی تو یہ ہی کہ تو کہے کہ مین بندہ ہون
گان فرعون سی اور پرورش یافتہ ہون اوسکی نعمت کا اپنی عمر تو وہی ہی کہ مینی تجہی پالا پرورش
اور تو نی کفران نعمت کی اور علاوہ اسکی ایک کام ایسا کر رہا گا کہ تو ہی خوب جانتا ہی اب یہ
صب علی تو نی کہا نسی پایا کہ مجہی نصیحت کرنے آیا حضرت موسیٰ نی فرمایا کہ مینی ایک گہونسا تادیبًا مارا
یہ معلوم تہا کہ وہ مرد جاویگا اور اسطرحکی مار نی سی تو قصاص لازم نہین آتا ہی اور سبب عداوت
سلی کے اپنی ہمت کو میری قتل پر مصروف رکہتا تہا اور مجکو تیری مقابلی کی طاقت نہ تہی اسواسطی بہاگ
یا اور اب اللہ تعالےٰ نی مجکو اپنا رسول کر کی تیری دعوت کی واسطی بہیجا ہی اور میری بہائی ہارون کو نبوت
ین میرا شریک کیا ہی اور عجب ہی کہ تو ایک کافر کی مار نی سی مجکو سرزنش کرتا ہی اور چار سو برس سی بنی
اسرائیل کے فرزندونکو قتل کرتا ہی اور انواع و اقسام کی ظلم و جبر روا رکہتا ہی اب مناسب یہ ہی کہ خدا کے
وحدانیت کا اور میرے نبوت کا اقرار کر اور بنی اسرائیل کو میری سپرد کر جب مباحثہ اور مناظرہ حضرت موسیٰ کو
کا فرعون سی بہت ہوا اور مجمع عظیم ہوا فرعون نی کہا کہ اگر تو سوائی میرے دوسرے کی عبادت
کریگا تو مین تجکو قید کر دونگا اور مار ڈالونگا حضرت موسیٰ نی فرمایا کہ تجکو مجہ پر دسترس نہوگا اسواسطی کہ
اللہ تعالےٰ نی میری تئین حجت ظاہر اور دلیل قاہر عنایت کی ہی فرعون نی کہا کہ اگر سچا ہی تو بتلا حضرت
موسیٰ نے عصا کو پہینکا فی الفور اژدہائی عظیم بن گیا اور آنکہین مانند مشعل کی روشن ہوئین اور منہ سی شعلے
نکلنے لگی اور دانتو نکی پیسنی کی ایک آواز مہیب لوگونکی کانمین پہنچی اور مانند شیر مست کے غرانی لگا اور
جس جس چیز پر گذرتا تہا اوسکی ٹکڑی کرتا تہا جس چیز پر اوسکا دم پہنچتا تہا جل جاتی فرعون مارے ہیبت کے
تخت سے گر پڑا اور تخت کا پایا پکڑ کر فریاد کرنی لگا کہ اگر تو اس بلا کو دفع کریگا تو مین تیرے نبوت کو قبول کرونگا
اور بنی اسرائیل پر تعدی نکرونگا جب حضرت موسیٰ نی اوس اژدہا کی منہ مین ہاتہ ڈالا تو بدستور سابق
لاٹہی ہوگئی پہر حضرت موسیٰ نی فرمایا کہ ایک حجت روشن اپنی نبوت کی دوسرے لاتا ہون فرعون نے کہا وہ کیا
حضرت موسیٰ نی ہاتہ جیب مین ڈالکر باہر نکالا اوسکی روشنی سی سبکی آنکہین خیرہ ہوئین کوئی تاب
ید بیضا دیکہنی کی نہ لاسکا اسواسطی کہ شعاع اوسکی آفتاب پر فوق تہی سب لرزنی لگے جا ہی کہ حضرت
موسیٰ نے پہر جیب مین ہاتہ ڈالا جیسا تہا ویسا ہو گیا فرعون نی کہا آج تو اپنی گہر جاؤ ہم تمہاری مقدمہ مین تجویز
کرینگی نقل ہی کہ فرعون نی حضرت موسیٰ سی کہا کہ اگر مین تیری دعوت قبول کرون تو میرے
تئین کیا چیز بدلے کی حضرت موسیٰ نی فرمایا کہ اگر تو ایک چیز بجا لاوے تو مین اوسکی عوض مین چار چیزین
تجکو دونگا فرعون نی کہا تمہاری خواہش کیا ہی فرمایا کہ مطلب میرا یہ ہی کہ عبادت کر اوس خدا کی کہ سوا
اوسکی خدا دوسرا نہین ہی پہر پوچہا کہ وہ چار چیزین کونسی ہین حضرت موسیٰ نی فرمایا کہ اول یہ ہی کہ

مین دعا کرون گا کہ حق تعالی تیری تئین جوانی بخشیگا کہ کبھی بوڑھا نہو گا دوسرے ہمیشہ بادشاہی بخشیگا
کہ کوئی تیری ہاتہ سی نہ لی سکیگا تیسری تندرست رہیگا کہ کبھی بیمار نہو گا چوتھی آخرت مین بہشت دائما
تیری نصیب کرے فرعون نی کہا بعضی عقلا سی مصلحت کر کی جواب دونگا اوس کی تو بی بی آسیہ سے کہا
اونہون نی جواب دیا کہ ایسی مشورے کو کوئی عاقل ہاتہ سی نہین دیتا ہی بی توقف ایمان لاؤ پہر ہامان سی ذکر کیا ہامان
بیسر و پا بہت چلایا اور بولا کہ عجب بات ہی کہ اب تلک مسند عزت الوہیت پر بیٹھا تہا اب عبودیت اور
ذلت اختیار کرتا ہی اب تلک لوگ تیری عبادت کرتی ہین اور اب تو اورونکی عبادت کریگا فرعون نی
ہامان کی اغفال سی موسی کی فرمانبرداری سے انکار کیا اور ارکان دولت کو بلا کر کہا کہ یہ شخص اپنی جادو سے ہمارا ملک
لینی اور ہمکو نکالنی چاہتا ہی تمہاری کیا صلاح ہی سبنی کہا بڑی بڑی جادوگرونکو بلاؤ اور موسی سے مقابلہ کراؤ جب
وہ غالب ہو جاوینگی تو حق اور باطل ظاہر ہو جائیگا فرعون نی حکم دیا کہ تمام اپنی ملک کی جادوگر حاضر کرو تہوڑی
عرصہ مین بہتر ہزار جادوگر فرعون کی دربار مین حاضر ہوئے فرعون نی اونکو نوازش خسروانہ سی سرفراز کیا اور حکم کیا
کہ عید کے دن صحرای عیدگاہ مین سب حاضر ہون اسقدر خلقت جمع ہوئی کہ اونکی انبوہ سی صحرا اور کوہ آدمیون سے بہر گیا تہا
جادوگرونی اوس عرصہ مین ستر ہزار لاٹہیان اور رسیان بصورت سانپون کی شعبدہ سے بنائین اور اوس میدان مین رکہین
اور حضرت موسی کی آنکہی منتظر تہی ناگاہ حضرت کلیم اللہ اور ہارون رسول کریم تشریف لائی اول حضرت موسی نے ان
ساحرون کو نصیحت کی ساحرون نی جو حسن مقال اور کیفیت احوال حضرت موسی کا سنا متردد و حیران
ہوئی کہ یہ صورت باسعادت اور شکل با دولت تو مانند جادوگرونکی نہین ہی بہرحال بولی اے موسی اگر تمہیں
غالب ہو گا تو ہم تیری متابعت کرینگی لیکن بعزت فرعون امید ہی کہ ہم غالب ہونگی موسی نی کہا کہ تم پہلی
اپنا جادو دکہلاتی ہو یا ہم ڈالین حضرت نی کمال بی پرواہی سی فرمایا کہ تمہین ڈالو جب اونہون نی اپنی شعبدی
ڈالا آفتاب کی گرمی سی وہ مثل تین جو مجوف کرکے پارے سی بہر تہین حرکت کرنی لگین لوگ اونکو سچ مچ سانپ سمجہکر
ڈرنی لگی جب حضرت موسی نی بحکم ملک علام عصا کو پہینکا اژدہای عظیم بن گیا اور کف منہ سی نکلنی لگا اور اون ساحرون کی
تمام شعبدونکو ایسا نگل گیا کہ اونکا نام و نشان باقی نرہا اور مانند رعد کے گرجتا تہا لوگونکا مارے ہیبت کے کلیجا پانی ہوتا
تہا اور پتہر اور اینٹ جو سامنی تہا اوسکو چبا جاتا تہا اور قصد اوسکی منہ پہیلا فرعون کی قبہ کیطرف متوجہ ہوا فرعون
اوسکی ہیبت سے بہاگا اور خلقت ایک دوسری پر گرنی لگی اس صدمے سی پچیس ہزار آدمی پامال ہوکر عدم کو چلی گئے
اور قیامت کا شور اوس صحرا مین برپا ہوا جب موسی نی اوس اژدہا پر ہاتہ ڈالا دستور عصا ہو گیا تب صدق
موسی کی اور ساحرون کا جادو گرونپر روشن ہوا بی توقف سجدی مین گری اور مسلمان ہوگئے جب فرعون اون کی
اسلام سی خبردار ہوا تب اونکو بلا کر بہت ڈرایا اور کہا کہ اگر اوس دین سی بیزار نہوگی تو سب کا ایک ایک ہاتہ اور ایک
پاؤن کاٹ کر سولی پر چڑہاؤنگا لیکن تصدیق ایمانی اون مومنان صادق کی دلمین ایسی جم گئی تہی کہ اونہا مرنا قبول
کیا دین سے نہ پہری اور بی بی آسیہ نی بہی اپنا ایمان ظاہر کیا اور دلائل نبوت حضرت موسی کی بیان کئی فرعون کی دل مین

تو بسبب تربیت حضرت کے ہوئے تھے اونکی طرف سے دلمین کینہ تہا ہی اوس مظلومہ بیکنا کو بہی نہایت عذابسے شہید کیا اور بعد اوسکی تو بنی اسرائیل پر بہت اذیت سخت شروع کی اونہون نے حضرت موسیٰ سے عرض کی کہ تمہارے تشریف لانے سے پہلے ہمنے اپنے باپ دادو سے تمہاری نبوت کے خوشخبری سنی تہی کہ بعد نبوت کے ہم نجات پاوینگے اسواسطے فرعون کی اذیت اوٹہاتے تہے صبر کرتے تہے اور تمہارے امید پر جیتے تہے اب جو تم تشریف لائی تب سے ہمارا دکہہ نہ مٹا بلکہ تمہارے سبب سے سخت ہوتا ہے زیادہ عذاب ہونے لگا اب ہمکو طاقت تحمل کی نہین اگر حکم ہو تو اس ملک سے ہجرت کر جاوین یا مرین حضرت موسیٰ نے انکو دلاسا دیکر فرمایا کہ عنقریب تمہارے دشمن ہلاک ہو جاوینگے اور خدا تم کو اس زمین کا مالک بناویگا جب حضرت موسیٰ کی قوم فرعونکی شرارت سے بہی نا امید ہوگئے تب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اسواسطے اللہ تعالیٰ نے اونپر بلا درپی نو آفتین نازل کین پہلے دو تین سال تک قحط پڑا بعد طوفان ظاہر ہوا بعضے علما کہتے ہین طوفان پانی کا تہا اور بعضے فرماتے ہین کہ طاعون تہا کہ سات روز کے عرصہ مین ستر ہزار قبطی ہلاک ہوگئے پہر سات روز تک ملخ کا لشکر اونکی کہیتون پر مسلط ہوا کہ تمام کہیت اور پوست درخت کے سب کہا گئی اور تمام اسباب زندگانی کا نابود کر دیا ہر بار جب آفت نازل ہوتی تو توبہ کرتے حضرت موسیٰ کے دعا سے دفع ہوتے تو پہر کفر کی راہ پر قائم ہو جاتے بعد اوسکی قمل کی بلا مین پہنسے یعنی ملخ کی بچی اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ تمام مکان اور فرش اور طعام و لباس مین اور آنکہون اور منہ مین سب جگہ مین محیط تہی اس مصیبت کے دفع کرنیکی بعد جو سرکشی زیادہ کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل کا پانی قبطیوں پر خون کر دیا چنانچہ ایک پیالہ مین بنی اسرائیل جو پیتا تہا تو آب صاف تہا اور قبطی کیطرف خون ناب تہا نقل ہے کہ ایک قبطن ایک بنی اسرائیل کی عورت سے منت بولی کہ اے بہن مین پیاس سے مرتی ہون تو اپنے منہ مین کلی لیکر میرے منہ مین ڈال دے جب اوس نے کلی اوسکی منہ مین ڈالے فی الفور خون خالص ہوگیا نعوذ باللہ من غضبہ بعد اس بلا کے دفع ہونیکی پہر سرکشی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے جہوٹی مینڈکون کا لشکر دریائے نیل سے بہیجا کہ فرش اور دیگچی اور رکابی کہانا اور لباس اور خوابگاہ سب مین مینڈک ہی مینڈک ہوگیا غرض یہ سب آفتین دیکہتی تہی اور ایمان نہ لاتی تہی بلکہ زیادہ ایذا پر مستعد ہوتے تہی جب تو وحی آئے حضرت موسیٰ پر نازل ہوئے کہ تم اپنی تمام قوم کو مصر سے باہر لیجاؤ اور دریائے نیل پر مقام کرو

بیان حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کی مصر سے نکلنے کا اور فرعون کی غارت ہونے کا

جب بنی اسرائیل واسطے تیاری اسباب سفر کی مشغول ہوئی اکثر زیور قبطیوں کا شادی کی حیلہ سے عاریتاً مانگا مال کثیر بے مشقت اونکے ہاتہ لگا اور آدہی رات کے وقت مصر سے باہر نکلے تمام مال و اسباب اور اہل و عیال ہمراہ لیا اور ایک منزل پر مقام کیا صبح کو جب قبطی خواب سے اٹہے تو ایک بنی اسرائیل کا اثر نپایا اور اپنا مال کی ضائع ہونے سے دیوانون کیطرح شور و غل مچانے لگے اور رو رو اور ہیا کرنی لگی صورت حال فرعون سے جا کر عرض کی فرعون نے تمام لشکر کو جمع کر کے حکم دیا کہ اوسی روز تعاقب بنی اسرائیل کا کرے لیکن اوس روز قدرت خدا سے سب قبطیوں کی گہر ایک ایک لڑکا مر گیا

مقامات مرگئی اسواسطی توقف ہوا دوسری دن دسوین تاریخ محرم کی فرعون لشکر جرار لیکر حضرت موسیٰ کے
پیچھی روانہ ہوا اور چند ساعت دن چڑہا کہ مقدمہ لشکر فرعون کا لشکر موسیٰ کی نزدیک پہنچا بنی اسرائیل نی گہبراہت
بیقراری سی عرض کی کہ یا نبی اللہ دشمن آپہنچا ہم ابہی گرفتار ہونگی اسواسطی کہ پیچہی سی تو تشنو شمشیر ہی اور آگی
دریا ہی موج حضرت موسیٰ نی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نی مجکو نصرت کا وعدہ دیا ہی اوسکا سچا ہی تم غمگین مت ہو
عنقریب کشایش ہوگی اوسی حال مین جبرئیل وحی لیکر نازل ہوئے کہ اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ
یعنی جلد تو اپنی لاٹہی سی دریا کو حضرت موسیٰ نی حق تعالیٰ سی دعا مانگی اور بعد اوسکی عصا سی دریا کو مارا اوس
قادر ذوالجلال کی حکم سی فی الفور دریا پہٹ گیا اور بارہ کوچی بشمار اسباط بنی اسرائیل کی بن گئی پانی مانند دیوار
طاق کی درمیان ہوا کی قایم ہوا نسیم عنایت چلنی لگی آفتاب لطف نی دریا کی قعر کو فی الفور سکہا دیا بنی
اسرائیل ہر ایک سبط ایک ایک کوچی سی چلی اور بسبب لطافت پانی کی نہایت صفائی سی ہر ایک سبط دوسری
سبط کی حال کو دیکہتی باتین کرتی جاتی تہی حضرت موسیٰ کنار دریا پر اتنا کہڑی رہی کہ تمام صغیر و کبیر دریا
کی اندر آگئی بعد اوسکی حضرت موسیٰ بہی روانہ ہوئے اور بقدر چار ساعت نجومی کی اوس بحر ہائل سی ساحل
نجات پر پہنچی فرعون جب وہان پہنچا اور دریا کو اوس حال مین دیکہا مارے ہیبت کی کانپنی لگا اور اللہ تعالیٰ
کی قدرت سی معجزہ موسیٰ کا دیکہ کر فکر کی دریا مین ڈوبا اور چاہا کہ مصر کو پہر جاؤن تا متابعت موسیٰ سے
کرون ہامان سی جب مشورت کی تو اوس ملعون نی اوسکو اوس نیت سی باز رکہ کر کہا کہ اتنی مدت بادشاہی کی اور
مرتبہ خدائی کو پہنچا اب شرم نہین کہ بنی اسرائیل جو اپنی جادو سی دریا کی پار گئی ہین اونکا دین قبول کری یا مصر
کو پہر جاوی اور تیری تئین یہ عار لاحق ہو یہ دریا تو تیری ہی ہیبت سی ٹہیرا قائم ہو رہا ہی جلد ہی تئین بنی اسرائیل
تک پہنچا اور اپنا بدلا لی فرعون لعین ہامان کی لغویات اور ہزلیات سنکر راہ راست سی بی راہ ہوا اور گہوڑا
دریا مین ڈالا تمام لشکر اوسکی متابعت سی دریا مین پیٹہا جب آخر اعلیٰ صغیر و کبیر دریا مین داخل ہوئی اور
مقدمہ لشکر قبطیون کا کنارہ سی قریب پہنچا تب خدائی تہا کی حکم سی اجزا پانی کی ملنی لگی اور دریا جیسا تہا
ویسا متصل ہوگیا اور سبکو یکبارگی ہلاک کر کی پانی کی راہ سی آگ مین پہنچایا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ جب بنی اسرائیل نی مخلصی پائی اور قبطی سب غرق کی پانی کی
سطح پر آئی بنی اسرائیل نی اپنی دشمنون کو اسحال مین دیکہ کر شکر خدا کا کیا اور حضرت موسیٰ کی نبوت کی زیادہ معتقد
ہوئی بعد اوسکی قبطیون کی لاشون پر دوڑ کر لاکہون روپیہ کا لباس اور زیور اوتارا حضرت موسیٰ نی ہر چند منع
کیا کہ اوس مال پر جو نکلنی کی شب مانگ لائی تہی قناعت کرو وہ ہرگز باز نہ آئی اس بے صبری کی نحوست سی آخر
گوسالہ پرستی کی بلا مین گرفتار ہوئی چنانچہ تفصیل اوسکی معلوم ہوگی پہر حضرت موسیٰ نی یوشع بن نون کو بیس
ہزار آدمیون سی مصر کو بہیجا اونہون نی جا کر تمام خزانی اور اموال اونکی جو اوٹہانی کی لایق تہی جمع کر کی
حضرت موسیٰ کی حضور مین بہیجی اور باغ و املاک ضبط کئی اور ایک شخص کو قبطیون مین سی جو باقی رہ گئی تہی جماعت کا حاکم بنا کر حضور مین

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کوہ طور پر جانے کا اور توریت پانے کا اور سامری کی گوسالہ بنانے کا

بنی اسرائیل نے کئی بار حضرت موسیٰ سے عرض کی تھی کہ ہمارے تئیں علیحدہ شریعت چاہئے جو اوسکے موافق عمل کریں اور رضاء الٰہی کی حاصل کریں حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی میں مناجات کی حکم ہوا کہ کوہ طور پر آؤ اور تیس روز رہو کہ جب تمہاری خواہش میسر ہوگی اور مقصود حاصل ہوگا حضرت موسیٰ نے قوم کو نصیحت کی اور حضرت ہارون کو خلیفہ کیا کہ میرے آنے تلک عبادت الٰہی میں مشغول ہو میں امیدوار ہوں کہ خدا نئی شریعت عنایت کریگا بعد اوسکی جو موسیٰ قوم سے جدا ہو کر ستر آدمی رؤسا بنی اسرائیل کی ہمراہ لیکر گئے ہو کر کوہ طور میں معتکف ہوئے بعد ایک مہینے تک روزہ رکھے پھر حضرت جبرئیل نے نازل ہو کر حکم دیا کہ دس روز اور روزے رکھو جب وعدہ سے زیادہ دن گذری بنی اسرائیل مضطرب ہوئے اور آپسمیں تجویز کرنے لگے سامری نے کہا کہ حضرت موسیٰ تمسے رنجیدہ ہو کر گئے ہیں تمنے اونکے حکم سے برخلاف قبطیوں کی لاشوں پرسے مال اوتار کر متصرف ہوئے اور اونکے منع کرنیسے باز نہ آئے اسواسطے کنارہ کیا کہ تمہارے بغیر باتونکی شامت سے عذاب نازل نہو اگر مال سے دست بردار ہو تو شاید تمسے خوش ہوں لوگونے جو مال لائے تھے جلانیکی تھا سو جلایا اور جو گلانیکا تھا سو سامری کی حوالی کیا کہ وہ زرگری کی ہنر سے واقف تھا سامری نے تمام سونا چاندی گلا کر ایک گوسالہ یعنی گائے کا بچہ ڈہالکر بنایا اور حضرت جبرئیل کی گھوڑی کے قدم کی خاک جو فرعون کی ڈوبتی وقت اوسنے لی تھی اوس گوسالے کی پیٹ میں ڈالی اوسیوقت وہ گوسالہ آواز کرنیلگا سامری نے کہا کہ یہ تمہارا اور موسیٰ کا خدا ہے تم اسکی عبادت کرو اور اسیسے حاجت مانگو وہ تمسے خوش ہوگا اور تمہارے سردارونکو پیدا کردیگا وہ بیوقوف اوسکی بات پر دہو کہا کہا کر گوسالہ کو لگے پوجنے اور سجدہ کرنے مگر بارہ ہزار آدمی اس حرکت بد سے اونکو منع کرتے تھے اور ملامت کرتے تھے اور حضرت ہارون نے ہرچند نصیحت کی مفید نہ پڑی اور حضرت موسیٰ کو اس بات سے خبر نہ تھی جب چالیس دن پورے ہوئے تو ایک ابر تاریک پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ نظر سے غائب ہوئے اللہ تعالیٰ نے اونکو اپنی کلام سے مشرف کیا اور دس تختی توریت کی عنایت کیے جب حجاب اوٹھ گیا تو قوم نے کہا ہمنے تو یہ مشقت اسواسطے کی تھی کہ ہم بھی کلام الٰہی سنیں اور سب ہم کی روبرو گواہی دیں پھر حضرت موسیٰ نے عرض کی اور اوسیوقت ایک بادل رقیق پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ کو معہ ستر آدمیونکی چھپایا اور اون سبنے کلام الٰہی سنا جب پردہ اوٹھا تو آپسمیں جھگڑنے لگے کہ ہم فقط کلام سننے سے ایمان نہ لاوینگے جبتک کلام کرنیوالے کو نہ دیکھینگے حضرت اونکی بدگمانی اور بے اعتقادی سے متعجب اور حیران ہوئے اوسیوقت ایک ابر سیاہ پیدا ہوا اور زلزلہ شروع ہوا اور بجلی گرنے لگی سب طالبان دیدار فی الفور ہلاک ہوگئے حضرت موسیٰ نے دعا مانگی خداوندا توہی گمراہ کرنیوالا ہے اور توہی ہدایت دینے والا ہے اگر تو نے اونکو طمع کلام سنانیکا نہ دیا ہوتا تو وہ جرأت دیدار کی نہ کرتے

اور تو چاہتا تو اوسی آگی مجکو اور اون سب کو ہلاک کر دیتا اور اب اگر مین تنہا قوم مین جاؤنگا اونکی خونکی تہمت مجہپر کرینگی اللہ تعالی نی حضرت موسیٰ کی دعا قبول کر کی اونکو پہر زندہ کیا سبنے اپنی گناہ سے استغفار کیا اور موسیٰ کی نبوت پر تصدیق کی وہان سی رخصت ہوکے جو قوم مین پہنچی تو یہان عجب تماشا دیکہا کہ گوسالہ کی آگی ڈہول بجتا ہی اور لوگ ناچتی ہین اور سجدہ کرتی ہین حضرت موسیٰ پر جو غصہ نے غلبہ کیا تو لوحین توریت کے ڈال دین اور ہارون پر عتاب کیا اور اونکی داڑہی اور سر کے بال کہینچی اونہون نی بہت عذر کیا کہ بہائی مجہ پر جگ ہنسائی مت کرو اور میری داڑہی اور سر کے بال نہ کہینچو مینی لوگونکی نصیحت مین قصور نکیا لوگون نی مجکو ضعیف سمجہ کر میری نصیحت نہ مانی اور قریب تہا کہ مجکو مار ڈالین جب حضرت موسیٰ کا غصہ تہما اور لوحین توریت کی اوٹہا لین اور گوسالہ پرستونسی کہا کہ خدا نی مجکو کتاب عنایت کی اور اپنا عہد نیک کیا اور برخلاف حکم خدا اور حکم نبی عمل مین لائے سبنے کہا کہ ہمکو سامری نے گمراہ کیا جب سامری سے پوچہا تو وہ بولا کہ سیر النفس امارہ مجکو یہ بات پر لایا حضرت نی فرمایا کہ مین تجکو جانسی نہین مارتا لیکن جبتک تو اس جہان مین زندہ ہو خدا کری تیرے کسی سی آشنائی نہو اور کوئی بندہ تیری ساتہ مصاحبت نکری اور عاقبت مین تجکو خدا عذاب جہنم نصیب کری پہر بنی اسرائیل نی حضرت موسیٰ سی عفو قصور چاہا حکم الہی ہوا کہ توبہ تمہاری یہ ہی کہ جن لوگون نی گوسالہ پرستی کی ہی سب دو زانو بیٹہ جائین اور جنہون نی گوسالہ پرستی نہین کی وہ اونکو قتل کرین اس حکم کو سنکر سب تیار ہوئی اور بہت لوگ منکر ہوئی کہ ہمنی تو پرستش گوسالے کی نہین کی ہم کاہیکو بیگناہ قتل کرین حکم الہی ہوا کہ اس گوسالے کو برادہ کر کی اوسکی خاک بنا کر دریا مین پہینکو اور سب لوگ پانی اوس دریا کا پیو جب سبنے پانی پیا جنہون نے گوسالہ نہین پوجا تہا انپر تو کچہ علامت ظاہر نہین ہوئی اور گوسالہ پوجنی والونکی زبانپر زردین نقطے پیدا ہوگئی اور رنگ سبکا زرد ہوگیا جب اون سبنے کفن پہنی اور صفین کین اور قتل گاہ کو روانہ ہوئی عجب دہشت کا عالم تہا کہ ایک جہان درہم برہم تہا نالہ و شور و گریہ وزاری بنی اسرائیل مین شروع ہوئی اور ایک ابر سیاہ پیدا ہوا تا کہ ایک دوسرے کو نہ دیکہین اور باپ بیٹے پر اور بیٹا باپ پر رحم نکری جب قتل عام ہوا اور ہزارون آدمی کا تیغ سی انتقام ہوا تب حضرت موسیٰ و ہارون نے جناب الہی مین عاجزی کی پہر توبہ قبول ہوئی اور قتل سی امان پائے

احوال قارون کی خسف ہونے کا

کہتی ہین کہ قارون حضرت موسیٰ کی چچا کا بیٹا تہا اور ایسا حسین تہا کہ لوگ اوسکو منور کہتی تہی اوسنی حضرت موسیٰ سے علوم عجیب سیکہی تہے ایک اونمین سے علم کیمیا تہا جب یہ علم اوسکو ملا تو کثرت اوسکی مال کی اس درجہ کو پہنچی کہ چالیس خچر اوسکی خزانیکی صندوقون کی کنجیان کہینچتی تہی جب حضرت موسیٰ نی اوسکو زکوۃ کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہزار دینار سی ایک دینار زکوۃ دیا کر یہ بہی اوسپر شاق گذرا اور مجادلہ شروع کیا اور موسیٰ کے تابعداری

سی تجمل کا طریقہ ستمگری کا شروع کیا اور سواری کیوقت ہزار جوان ملباس عمدہ اور جواہرات سی مرصع اور
تین سو لونڈیان ماہرو عنبر سو ساتہ لباس قیمتی کی خلخال درتاج مرصع کی ہمراہ رکاب چلتی تہین اور لوگ اوس کا
تجمل دیکہکر کہتی تہی کہ ای کاش کہ ہمارے تئین ملتا جو قارونکو ملا ہی جب حضرت موسیٰ نی وسطی ادای زکوۃ کی
تاکید کی تب اوسنی بنی اسرائیل کی جاہلونکو جمع کر کی کہا کہ تم سب یا تو نہین تابعداری موسیٰ کی کرتی ہو اور
اوسکا حکم تمپر جاری ہی اب وہ چاہتا ہی کہ زکوۃ کی بہانی سی تمہارا مال لیوی اور یہ وہ تم کو فقیر کر دی تم
لوگون جسکی بکہتی ہو جواب نہین دیتی وہ سب بولی کہ تو ہمارا سردار ہی جو کچہ تیری رای مین آوی سو کر ہم سب تیری
تابع ہین قارون نی حضرت موسیٰ کو ذلت دینی کی اپنی مصاحبونسی مشورت کی آخر ایک عورت فاحشہ زنا
کار کو تلاش کیا اور ایک طباق زر و جواہر کا اوسکو دیکر یون مقید کیا کہ جسوقت موسیٰ مجلس مین وعظ
کو بیٹہین اور مجمع بنی اسرائیل کا ہو تب تو مجلس مین آکر حضرت موسیٰ کی زنا کرنیکا اپنی ساتہ اقرار کر کہ بنی
اسرائیل بی اعتقاد ہو کر حضرت موسیٰ کی حق مین موافق حکم توریت کی عمل کرین کہتی ہین کہ حضرت موسیٰ
ہر ہفتہ مین ایکبار مجلس وعظ کیا کرتی تہی جب لوگ اوسدن جمع ہوئی قارون بہی نہایت تجمل اور شوکت
سی حاضر ہوا اور حضرت موسیٰ کی مقابلہ بیٹہکر استہزا اور تمسخر شروع کیا اور وہ فاحشہ بہی آکر مجلس کے گوشہ مین بیٹہی
جب مجلس گرم ہوئی اور دریا ہیبت کی حضرت موسیٰ کی سینہ سی جوش مارنی لگی وہ عورت اوٹہی اور چاہا کہ قارون
کی تعلیم کی موافق بہتان کری اور حضرت موسیٰ کی دامن پاک کو تہمت سی آلودہ کری حضرت [illegible] القلوب
نی اوسکی زبانکو پہیرا اور باواز بلند بولی کہ ای بنی اسرائیل قارون حضرت موسیٰ کا دشمن ہی اوسنی مجکو
اپنی گہر لیجا ایک طباق جواہر کا دیا اور کہا کہ مجلس عام مین حضرت موسیٰ پر بہتان کر اور موسیٰ کی زنا کرنی کی
اپنی ساتہ گواہی دی اور مین اب گواہی دیتی ہون کہ موسیٰ پیغمبر خدا کا ہی اور نبی برحق ہی اور جو برائیان کہ
تیری کین ہین سب سے توبہ کرتی ہون اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰهِ بنی اسرائیل نی حیران ہوکر قارون کو ملامت
کرنا شروع کیا پہر تو بسبب غضب موسیٰ جوش مین آیا اور اوسیوقت منبر سی اوتری اور خاک پر سر رکہا
اور خدا سے عرض کی کہ خدایا تیری دشمن نی میری ایذا کا قصد کیا اور چاہا کہ سب کے تئین فضیحت کری اگر مین
تیرا رسول ہون تو اسپر اپنا غضب نازل کر اور مجکو اوسپر مسلط کر تب اسوقت حضرت جبرئیل نازل ہوئی اور کہا
ای موسیٰ سر کو اوٹہا اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول کی اور زمین کو تمہاری حکم مین کیا جیسا چاہو ویسا کرو
حضرت موسیٰ نی سر اوٹہایا اور فرمایا کہ ای بنی اسرائیل جیسی مجکو خدا تعالیٰ نی فرعون پر مسلط کر کی ظفر دی
ویسی ہی اب مجکو قارون پر بہیجا ہی جو کوئی اوسکا یار ہی سو اوسکی ساتہ رہی اور جو کوئی میرا تابعدار ہی
اوسی دور رہو جاوی سب بنی اسرائیل نی کنارہ کیا اور بیزار ہوئی مگر دو آدمی کہ بڑے مصاحب تہی وہ رفیق رہی
حضرت موسیٰ نی فرمایا یَا اَرْضُ خُذِیْهِ ای زمین لی اوسکو زمین نی ٹخنون تک قارون کو

پکڑا وہ بیوقوف تمسخر سی بولا کہ ای موسیٰ یہ کیا سحر ہی پہر جب بار دگیر حضرت موسیٰ نے زمین کو حکم دیا گھٹنون
تک زمین مین دہس گیا اسوقت نہایت ڈرا ہر چند امان مانگی سعید پڑا کہتی ہین کہ ستر بار حضرت موسیٰ نے
زمین کو حکم دیا اور پہر بار وہ منت کرتا تہا حضرت موسیٰ نی مطلق التفات نکیا آخر بالکل زمین مین دہس گیا بنے
اسرائیل کی فاسد و حاسد کہتی تہی کہ موسیٰ نی مال کی طمع سی قارون کو امان نہ بخشی یہ بات حضرت موسیٰ
نی سنی پہر دعا مانگی اور زمین کو حکم کیا تمام اسباب مال فرش و فروش نقد و جنس سمیت حویلی گہر
گئی اور تحت الثریٰ کیطرف روانہ ہوا نعوذ باللہ من غضبہ

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شام کی طرف جانے کا اور بنی اسرائیل کی بیابان تیہ مین گرفتار ہونے کا

جب حضرت موسیٰ نی بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ حکم الٰہی یون ہی کہ تیاری لشکر کی کرو اور بیت المقدس
کو جبارون اور عمالقہ کی ہاتہ سی چہڑاؤ چنانچہ بعد انتظام اور ترتیب لشکر کی روانہ ہوئی جب اوس ملک
کی نزدیک پہنچی بارہ نقیب یعنی بارہ سردار ہر ایک سبط کا ایک ایک آدمی مقرر کیا کہ عمالقہ کی ملک مین جا کر
بطریق جاسوسی کی اونکا حال و کیفیت دریافت کر کی جلد پہر آؤ جب وہ بارہ نقیب جبارونکی دار الملک مین پہنچی
عوج بن عنق کہ جبار تہا اور قوت مین کوئی اون جبارون مین اوسکی برابر نہتہا اتفاقاً اوسنی دوچار ہوا اور
اونکو آگی سی خبر پہنچی تہی کہ مصر کی طرف سی لوگ ہماری مقابلہ کو آتی ہین اسواسطی عوج نی اون بارہ نقیبونکو
آستین مین یا دامن مین ڈالکر بادشاہ کی حضور مین لیجا کر بکہیر دیا اور کہا کہ یہ لوگ ہماری مقابلہ کو آتی ہین
بادشاہ نی حکم کیا کہ اونکو زندہ چہوڑ دو جو یہ جا کر ہماری طول قامت اور جسامت اپنی لشکر مین بیان کرینگی
تو رعب اور ہیبت سی اونکا عزم سست ہوگا کہتی ہین کہ بنی اسرائیل کی نقیبونکا قد چہہ گز سی اور پانچ گز
سی کم تہا لیکن بہ نسبت قدون عمالقہ کی مانند چڑیا کی دکہلائی دیتی تہی جب نقیب وہانسی پہر کر بنی اسرائیل
کیطرف روانہ ہوئی رستی مین آپسمین اقرار کیا کہ ہرگز جبارونکی قد و قامت کا احوال اپنی لشکر مین مت ظاہر
کیجیو سوای حضرت موسیٰ اور ہارونکی دوسری سی مت کہیو اسواسطی کہ بنی اسرائیل خفیف العقل اور قلیل الہمت
ہین جب حال سنینگی تو مہتب لڑائی سی بیٹہ رہینگی جب اپنی لشکر مین پہنچی تو دس آدمیونی عہد شکنی
کی اور عمالقہ کی شوکت اور جسامت کا احوال بنی اسرائیل سی ظاہر کر دیا مگر یوشع بن نون اور کالب ابن
یوفنا نی اس بہید کو چہپایا لشکر حضرت موسیٰ کا اونکی شوکت سنکر لڑائی سی بیٹہ رہا ہر چند موسیٰ اور
حضرت ہارون نی نصرت الٰہی کا وعدہ کیا اور فتح مصر کی امید دی کچہ فائدہ نہوا اور سب متفق اللفظ
ہو کر بولی کہ ہماری تئین اونکی مقابلہ کی طاقت نہین ہمکو اوس ملک کی طمع نہین اگر تمکو اوس ملک کی لینی کی
تمنا ہی تو تم اور تمہارا خدا جاؤ اور لڑو ہم تو یہین بیٹہی ہین حضرت موسیٰ اونکی تمردسی غصہ ہوئی اور سر بسجدہ ہو کر

دعا مانگی کہ یا الٰہی میرے اختیار کسوا سی اپنی نفس اور بہائی کی اور دونہین خدائی کرتو درمیان ہمارے اور اون فاسقونکی
فیصلہ مین ایک ابر پیدا ہوا اور آواز صریح اوسمین سی آئی کہ ای موسیٰ یہ گروہ بنی اسرائیل کہان تک نافرمانی
کرینگی اور ظاہر معجزونسی منکر ہوونگی اتنا نہین جانتی کہ طرفۃ العین مین سبکو ہلاک کردونگا اور اونسی دوسرے
لوگ پیدا کرونگا حضرت موسیٰ نی عرض کی کہ یا رب اگر تو اپنی قہار سی اون قوم کو ہلاک کریگا تیری
ملک مین تو کچھ نقصان نہوگا لیکن جو است کرینگی بعد پیدا ہونی کہین گی کہ موسیٰ اپنی قوم کو بددعا سی ہلاک
کروادیا تیرا صبر بڑا ہے اور احسان بہت سے بخشدی اونکو اور نا گاہ مت ہلاک کر پہر حکم ہوا کہ مینی تیری دعا قبول
کی اور اونکو تیری خاطر سی بخشا لیکن تو نی اونکو فاسق کہا ہی مجکو اپنی عزت و جلال کی قسم ہی کہ سوای تم دونو
بہائیونکی اور یوشع اور کالب کی سبکو اس بیابان مین حیران اور پریشان رکھونگا بعد اس حکم کی اون دس
آدمی بہید کہولنی والونکی بدنسی کو جرہ ٹپکنی لگا اور اعضا اونکی گل گئی اور فنا ہوگئی اور باقی بنی اسرائیل
بغیر ہانکی و بال سی گرفتار ہوکر اوس جنگل مین مقید ہوگئی حضرت موسیٰ اور ہارون اور یوشع اور کالب
تو عمالقہ کی طرف تشریف لیگئی اور بنی اسرائیل مصر کی طرف روانہ ہوئی تمام دن منزل کی شام کو پہر اپنی
تئین منزل اول مین پایا لاچار ہوکر پہر حضرت موسیٰ پہر اس امید پر کہ شاید کسی حیلے بہانے سی اونکو پہر راضی
کرین اور حضرت موسیٰ جو عمالقہ کیطرف تشریف لیگئی تو اتفاقاً اول عوج بن عنق سی ملاقات ہوئی کہتی ہین
کہ حضرت موسیٰ کی لاٹہی دس گز کی تہی اور دس گز اوچہلی تب لاٹہی کا سر عوج بن عنق کی ٹخنی مین لگا عوج
مانند پہاڑ کی گر گیا اور اوسنی ایک زخم سی اپنی جان کو بڑی ذلت سی مالک دوزخ کو سونپا جب حضرت موسیٰ
بنی اسرائیل کیطرف پہری تو اونکو اوسی منزل مین پایا اور گیہوں کی بیل کی طرح تمام دن بہٹکتی تہی اور فجر کو
پہر منزل اول مین موجود ہوتی تہی حضرت موسیٰ کو منہ زادنکی گرفتار ہونیکا حال معلوم نہین ہوا تہا اسواسطی فرمایا
کہ ہی لوگو مین وہان گیا اور اون مین سی ایک شخص کو مینی مارا کہ اللہ تعالیٰ نی روی زمین پر ایسی جسامت اور
قد و قامت کا دوسرا شخص نہین پیدا کیا لیکن تم بغیر سبب کے طبیعت نی چاہا کہ اوس ملک مین جاؤن اب بہت
باندہو اور غزا کو چلو خدا فتح نصیب کریگا جب بنی اسرائیل نی اپنی سرگردانیکا احوال عرض کیا تب حضرت
موسیٰ بہت ملول ہوئی اور خدا تعالیٰ کی وعدی کی جلد ظاہر ہونیسی حیران ہوئی خطاب الٰہی آیا کہ ای موسیٰ تم
ایسی فاسقونکی واسطی غمگین مت ہو جب تو چار ناچار مصیبت پر دل رکہا اور بہت مدت ہوئی کہ
پر جہانکی تہانسی اوس جنگل سی باہر نہ نکل سکی جب خرچ تمام ہوا اور ذخیرہ نہ رہا تب حضرت موسیٰ سی بہوک
کی فریاد و زاری کرنی لگی پہر حضرت موسیٰ نی دعا مانگی تب خوان احسان الٰہی سی اسطرح پر رانب مقرر ہوا کہ
سبکو ترنجبین برف سے سفید اور شہد سی شیرین درختونپر گرتا اور عصر کی وقت لاکہون پرند مانند لکک کی
اونکی لشکر مین خود بخود بیٹہ آتی اور حکم یون ہوا کہ ہر شخص حاجت سے زیادہ نہ لیوی اور دوسرے دن کا ذخیرہ نکری
مگر شنبہ کے روز یکشنبہ کیواسطی ذخیرہ کری لیکن بنی اسرائیل تو کثرت حرص سے زیادہ حاجت سے ذخیرہ کرتی تہی پہر

پہر کو اوس گوشت مین کیڑی پڑجاتی تہی اکثر زیادہ ترنجبین لینی و لوگو اوس دنکیلیہ ملتا تہا بلکہ غضب بہیجتی تہی اور بانی
کی سبیل یہ ٹہرائی کہ حضرت موسیٰ کو جب مقام ہوتا تہا تو اپنی لاٹہی ایک پتہر پر مارتی تہی تو بارہ سبطونکی واسطی بارہ
چشمی خوشگوار مانند آب حیات کی جاری ہوجاتی تہی پہر جب کپڑی پہٹ گئی تب حکم ہوا کہ پرانی کپڑون کو پتہر کی چشمون
مین بہگو تو نئی ہوجاوینگی اور اگر کپڑی میلی ہوجاوین تو آگ مین ڈالدو کل سب جلکر صاف ہونگی زیادہ سفید
ہو جاوینگی اور قدرت اللہ تعالیٰ سے جب لڑکا پیدا ہوتا تو قمیص سمیت وجود مین آتا اور جسقدر لڑکی کو نشوونما ہوتی
قمیص بہی اوسکی موافق بڑہتا جاتا اسقدر صفائی اور شفافی اور ملائمت اوس قمیص کی ایسی ہوتی تہی کہ ململ اور رفاہ
آگی اوسکی بہی انکی برابر نہ تہا جب مدت اسطرح گذری بنی اسرائیل کو اپنی وضع اصلی اور عادت جبلی سی بیا
د آئی اور کفران نعمت کی خوگر ہوتی تہی کہنی لگی کہ رات اور دن ترنجبین اور بٹیرون کی گوشت لذیذ کہاتی
ہماری کام و دہن بیمزہ ہوگئی ہمسی تو ایک قسم کی طعام پر صبر نہین کیا جاتا تم دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم کو مسور کی دال
اور پیاز اور لہسن اور ساگ بہاجی دیوی تو ذرا منہ سوندہا ہو حضرت موسیٰ اون لوگون کی سمجہ کو دیکہ نہایت ملول
ہوئی اور فرمایا کہ عجب قوم جاہل ہو کہ ساگ بہاجی کو خوان آسمانی پر تفصیل دیتی ہو اور خوراک حیوانیکو خوان رحمت
رحمانی پر ترجیح کرتی ہو تم ہی عقل او رنہی شعور کیون نہو جیسی روح ویسی فرشتی اور چاہا کہ اون جاہلون کو
چہوڑکر باہر نکل جاوین لیکن صبر کیا او ر منتظر امر الٰہی کی رہی اور چالیس برس کی عرصی مین اون جماعت نافرمان
مین سی جتنی باقی رہا سب فنا ہوگئی مگر یوشع اور کالب یہی اور اوس مدت مین جتنی ہلاک ہوئی اللہ تعالیٰ نے
اونکی نسل سی ہم ہی پیدا کئی چنانچہ بروقت نکلنی تیہ کی جتنی داخل ہوئی تہی اوتنی ہی موجود تہی بیشتر زیادہ اور نقصان

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملنی کا

جب موسیٰ علیہ السلام مصر پر غالب ہوئی اور قبطی ہلاک ہوئی تب موسیٰ اکثر مجلس مین وعظ
و نصیحت فرماتی تہی ایک روز حق تعالیٰ سے سوال کیا کہ الٰہی تیری بندون مین کوئی مجہ سی زیادہ عالم ہو جو
تو کہتا حق تعالیٰ نی وحی نازل کی کہ میرا ایک بندہ ہی تجہ سی زیادہ تر عالم ہی کہ مینی اپنی علم کی اسرار
اوسکی سینی مین رکہی ہین دریا کی کنارہ پیٹہی جہان مچہلی گم ہوگی وہان وہ تمکو ملیگا حضرت موسیٰ نی یوشع کو ساتہ
لیا اور کئی روٹیان اور کئی مچہلیان بہونی ہوئی لیکر مجمع البحرین کی طرف متوجہ ہوئی جب مجمع البحرین کی قریب
ایک چشمہ پر پہنچی وہان آرام کیا حضرت موسیٰ بسبب ماندگی سو رہی اور یوشع نی اوس چشمہ سی وضو کیا جب
چند قطری پانیکی اوس بہونی مچہلی پر گری اوس مچہلی نی زندہ ہوکر دریا کی راہ لی جب یا نسی آگی چلی تب حضرت
موسیٰ نی یوشع سی کہانا مانگا اونہون نی احوال مچہلی کی دریا مین جانیکا بیان کیا کہ پانی کی قطری اوسپر گری تو وہ
زندہ ہوکر دریا مین چلی گئی اور جہان تلک اوسنی سیر کی وہان تلک ایک راہ پانی مین بن گئی حضرت موسیٰ
نی فرمایا کہ یہ وہی بات ہی جسکو ہم طلب کرتی ہین یعنی گم ہونا مچہلی کا خضر کی ملاقات کی جگہ ہی وہان سی اولٹی پہر
اور حضرت خضر کو صحرا مین پایا کہ عبادت الٰہی مین مصروف تہی بعد فراغت عبادت کی حضرت موسیٰ نی حال پوچہا

اونہون نی فرمایا کہ مقصود اس سفر سی یہ ہی کہ چند روز تمہاری صحبت مین مشرف ہوؤن اور وہ علم کہ خدا نی تمکو
سکھایا ہی مجھکو بھی سکھاؤ حضرت خضر نی کہا کہ آپ کی التماس تو قبول ہی لیکن رفاقت ہماری مشکل ہی اسواسطی کہ شاید
مین بامر ربی علم باطن کی ایک کام کرون کہ ظاہر اوسکا کراہت ہو اور انجام اوسکا خیریت اور کرامت ہو اور
بغیر حقیقت ظاہر ہونے کی تمسی صبر نہوسکیگا اور عذر ومکابرہ سی پیش آؤگی اسواسطی صحبت بگڑ جاویگی اور ٹوٹ جاویگی
اور رفاقت کا رستہ بند ہو جاویگا حضرت موسیٰ نی کہا کہ انشاء اللہ تعالی مین صبر کرونگا اور تمہاری حکم سی
سرتابی نکرونگا حضرت خضر نی کہا کہ اگر تم میری مصاحبت چاہتی ہو تو جبتلک مین نکہون تب تلک تم سوال
مت کیجیو غرض اس قول وقرار کی وہ دونون پانی کی طرف روانہ ہوکر کشتی مین بیٹھی حضرت خضر نی ایک تختہ
پوشیدہ دو تین تختی کشتی کی اوکہاڑ کر دریا مین پھینک دیئی اور ملاحون نی کشتی سی کہا کہ جلد اپنی کشتی
کا بندوبست کرو نہین تو ڈوب جاوگی لوگ دوڑی اور جلد لاکر تختی لگائی اور چہید کر کشتی کو درست
کیا لیکن صاحب کشتی کا دل کشتی کی سبب سے ٹوٹ گیا حضرت موسیٰ نی فرمایا ایسی مضبوط کشتی
مین سوراخ کرنا اور اتنی لوگون کی غرق ہونیکا خیال نکرنا نہایت ظلم اور خلاف شرع ہی حضرت خضر نی فرمایا
کہ مین تمسی کہتا تھا کہ تم میری ساتھ صبر نکرسکوگی حضرت موسیٰ نی عذر کیا کہ مجھی بہولنیکی بات کہی ہی پھر نہ
نہ بولونگا جب کشتی سی اوتری اور شہر کی پاس پہنچی وہان گلی لڑکی کہیل رہی تھی اونمین سی ایک حسین
وملیح لڑکیکو پکڑکر مارا اور اوسکا گلا چہری سی کاٹا حضرت موسیٰ نی فرمایا کہ بی گناہ کا قتل کرنا خصوصاً معصوم
بالکسی وجہ ظلمت مین جانتا نہین تونی یہ کیا غضب کیا حضرت خضر نی فرمایا کہ مین آگی ہی کہتا تھا کہ تم
صبر نکرسکوگی حضرت موسیٰ نی عذر کیا اور کہا کہ اگر اب کی بار بولون تو مجھکو اپنی مصاحبت مین مت لیجو
اور وہانسی آگی چلی رات کو ایک گاؤن مین پہنچی کہ سبھی بہت بہوکا تھا اوس گاؤن والونسی ضیافت
مانگی اونہون نی کہانا نہ دیا بہوکی پیاسی پہرتی پہرتی پہر گاؤن کی ایک دیوار ٹیڑہی گرنیکی قریب تھی
خضر نی اوسکو بغیر مزدوری کی درست کر دیا حضرت موسیٰ نی فرمایا کہ اس گاؤن کی لوگون نی بیمروتی سی طرح
مہمان کو کہانسی نہ پوچھا مناسب تو یہ تہا کہ اونسی مزدوری لیتی اور بہوک کا غلبہ دفع کرتی ایسی بیمروتونسی مروت
کرنا مناسب نہین ہی حضرت خضر نی فرمایا هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ اب جدائی کے
تیاری کیجیی اور رفاقت سی امید قطع کیجیی لیکن بگوش ہوش متوجہ ہوکر اسرار اون فعلون کی جو کی حضرت
خلاف شرع معلوم ہوتی ہین سن لیجیی اور تشریف لیجانی کشتی کی توڑنیکا تو سبب یہ تھا کہ رستہ اوس
کا ایک بادشاہ ظالم کی شہر سی تھا اور وہ مضبوط کشتیون کو چہین لیتا تہا اسواسطی مینی اوسکو توڑا کہ سبب
عیب کی غضب سی بچی گی اور اون غریبون کی گذران چلی گی اور لڑکی کی قتل کرنیکا سبب یہ تھا کہ
ماں باپ اوسکی نیک بخت اور سعید تھی اور لڑکا بھی اوسکی کفر وعصیان اور فساد کی کچہ وجود مین آتا
فرمایا کہ بڑا ہوکر اوسکی کفر وفساد کا ماں باپ کو پہنچیگا اور وہ دونو اوسکی محبت مین گرفتار ہونگی اور خدا اوسکی ماں

بند صالح عنایت کرنی کا اور فائدہ دیوار بنانی کا یہہ ہی کہ وہ دیوار دو یتیمون کی تہی اور باپ اون کا
مرد صالح اور متقی تہا تو نیچی اوس دیوار کی تلی خزانہ تہا اگر وہ دیوار اب گرتی وہ یتیم اوس خزانی سی بی نصیب
رہتی ہم اوسی واسطی یعنی بموجب الہام ربکی اوس دیوار کو بنایا کہ بعد اونکی بالغ ہونیکی اگر گریگی تو خزانہ اونکی ہاتہ
لگیگا حضرت موسیٰ نی وضحت چاہی اور رخصت ہوی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ
اگر حضرت موسیٰ صبر کرتی تو عجایب اسرار الٰہی اور غرایب امور نا متناہی بیان مین آتی اور اللہ تعالیٰ اون

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات ہونی کا

جب زمانہ حضرت موسیٰ کی رحلت کا نزدیک پہنچا تو فرمایا کہ تمام بنی اسرائیل کا شمار کرو اور اون لوگون میں جو مصر سے
نکلے تہے کیو فقط حاضر تہی تلاش کرو نقیبون نی عرض کی کہ سوای یوشعؑ اور کالبؑ کے اون مین سی کوئی باقی
نہین ہی سب کو جمع کیا اور وصیت کی حضرت یوشعؑ کو اپنا خلیفہ کیا اور کاتبونکو جمع کرکی توریت کی نسخی
لکہوائی اور ایک نسخہ اپنی دست مبارک سی لکہکر جبرئیلؑ کی ساتہ مقابلہ کیا اور بارہ نسخی اوس نسخہ سے
مقابلہ کرکی اولاد اسباط کو تقسیم کئی اور حضرت یوشعؑ کو قوم کی تربیت کا اور بنی اسرائیل کو حضرت یوشعؑ
کی فرمانبرداری کا بہت تاکید سی حکم دیا اور ساتوین تاریخ ماہ آذر کی اس دار ناپایدار کو رخصت کیا اور حضرت
ہارونؑ نی حضرت موسیٰؑ سی تین برس پیشتر بعد طی تیہ کی وفات پائی

فصل

بعد حضرت موسیٰؑ کی یوشعؑ
بن نون خلیفہ ہوئی اور اونکی بعد کالبؑ بن یوقنا خلیفہ ہوئی اور بعد اونکی وفات کی حضرت حزقیلؑ ہوئی
اور ان تین پیغمبرونکا نام قرآن شریف مین مذکور نہین اور تواریخ کی کتابونمین جو اونکا مذکور ہی سواس قدر کہ یہ تینون
پیغمبر تہی اور موافق احکام توریت کے حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے تابع تہی اور اونکی زمانی مین جو قوم بت پرست عمالیق
اور ایلیات رہتی تہی اکثر ملک فتح ہوئی اور بہت لوگ مسلمان ہوئی سوا اسکی کہ حضرت موسیٰؑ کی دین کی تائید کرتی رہی اور
کیا احوال یا کوئی معجزہ اونکا مذکور نہین اسواسطی حضرت الیاس علیہ السلام کا احوال لکہا جاتا ہی

ذکر حضرت الیاس علیہ السلام کا

جب حضرت حزقیل علیہ السلام نے
وفات پائی اور بادشاہ بنی اسرائیل کی ملک شام مین متفرق ہوگئی ہر ایکنی مذہب باطل
اختیار کئی اور احکام توریت کی بالکل بہلا دیا کر دینی منجملہ اون مشرک بادشاہون میں سی بادشاہ
شہر بعلبک کا تہا کہ بت پرستی کرتا تہا اور ایک بڑا بت طول مین بیس گز کا نام اوسکا بعل تہا اور شیطان
اوسکی پیٹ مین جاکر لوگون کو گمراہ کرتا تہا اور چار سو خادم اوس بت کی خدمت مین رہتی تہی اور لوگ
اوس بت کو خدا سمجہ کر پوجتی تہی جب گمراہی اونکی حد سی زیادہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نی حضرت الیاس علیہ السلام کو پیغمبر
کرکی اونکی ہدایت کی واسطی بہیجا وہ قوم کو نصیحت کرتی تہی کہ ای لوگو تم بعل کو خالق کہتی ہو اور احسن الخالقین کو چہوڑ دیتی ہو اور
شریعت موسیٰؑ کی بعد احکام توریت کی اونکو پہنچائی ہر چند کہ تاکید اور مبالغہ کیا اور احکام توریت کی اونکو سنائی سوای ایک شخص
کی کہ اوس بادشاہ کا وزیر تہا کوئی اونپر ایمان نہ لایا جب بنی اسرائیل حضرت الیاسؑ کی دعوت سی خبردار ہوئی تو آگ حسد کی اونکی

سینے مین مشتغل ہوئی اور طبیعت اونکی حضرت الیاس ع کے مارنی پر مشتاق حضرت الیاس اون کا ور ونکے
خوف سی پہاڑ و نمین تشریف لی گئی اور آٹھ برس تک مخفی رہی بادشاہ بعلبک نے ہر چند لوگ اونکی تلاش مین
بہیجی مگر حافظ حقیقی نی اون ملعونوں کی شر سے اونکو محفوظ رکہا بعد سات برس کے اوس بادشاہ کا بیٹا نہایت بیمار ہوا کہ تمام
طبیب اوسکی معالجی سی عاجز ہو گئی بادشاہ اور اوسکا قبیلہ بعل کی بندگی کو اپنی بیٹی کی [illegible] سجدہ
کرتے تہی جب کچہ اثر شفا کا ظاہر نہوا تو بعل کی خادموں نے بادشاہ سی کہا کہ بعل تمسی رنجیدہ [illegible] کہ
تمنی الیاس کی تلاش چہوڑ دی اور اوسکو قتل نکیا جب تلک الیاس ع زندہ رہی گا تب تلک بعل [illegible]
کریگا بادشاہ نی کہا اس سبب خاطر بیٹی کی مرض مین مشغول ہی اور ایکدم قرار آرام نہین ہی [illegible]
تو دل جمعی سی الیاس کی طلب کر کی مار ڈالو نگا بت خانہ کی خادموں نے کہا بہتر یہ ہی کہ ملک شام کی اور
بتوں سی رجوع کر کی اپنی بیٹی کی تندرستی [illegible] مگر جب بعل کا غصہ دور ہوگا تو تم اپنی حاجتیں اوسوقت
در پیش کیجیو بعد اوسکی بادشاہ بعلبک نی بموجب اشارہ اون خادموں کی چار سو علاقی اون اوسکی بت
کر کی ملک شام مین بہیجا کہ وہان کی اکہون سی تندرستی اپنی بیٹی کی مانگین جب یہ لوگ روانہ
ہوئی تو رستی مین اوس پہاڑ مین مقام کیا جہان حضرت الیاس ع مقیم تہی اوسوقت حضرت الیاس ع
بموجب حکم الہی کی پہاڑ سی اوتری اور اون لوگون سی مجادلہ شروع کیا اور فرمایا کہ بادشاہ سی کہو
کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ مین خدا ایک ہون کہ سوا میری دوسرا خدا نہین ہی اور [illegible] ابراہیم اور اسحاق
اور یعقوب ع اور اسباط کو مینی پیدا کیا ہی اور مارنیوالا اور جلانیوالا اور رزق دینی والا مین ہون تو
اپنی بدبختی سی اور جہالت سی میرا شریک پیدا کرتا ہی اور اپنی بیٹی کی تندرستی بتوں سی چاہتا ہی کہ
جنسی کچہ نفع اور نقصان اونسی متصور نہین ہی اور قسم ہی مجکو اپنی جلال کی کہ عنقریب تیرے
بیٹی کو ہلاک کر دونگا اور تیرا دل دردمند کرونگا بادشاہ بعلبک کی رفیقون نی جب یہ بات سنی تو خوف
سی کانپنی لگی اور ایسا رعب اونکی دل پر عارض ہوا کہ بیخودونکی مانند وہان سی اپنی ملک کو الٹی پہرے اور
مضمون پیغام کا بادشاہ کو پہنچایا اوس لعین نی حضرت الیاس ع کی قتل کا ارادہ کر کی پچاس
آدمی مشہور اون قوم سی بہیجی اللہ تعالی نی حضرت الیاس ع کو بچایا اونکی دعا سی وہ پچاسون
آدمی آسمانی آگ سی جل گئی اسیطرح کئی بار اوس ملعون نی آدمی اونکی قتل کو بہیجی [illegible] ہر بار آتش
آسمانی سی ہلاک ہو گئی پہر بادشاہ نی ایک جماعت عظیم تیار کر کی وزیر کو بہیجا کہ جسطرح ہاتہ لگین
اونکو پکڑ لاؤ اور کوئی دقیقہ مکر و فریب کا باقی نرکہو جب وہ لوگ حضرت الیاس ع کی مقام مین پہنچی
تب وحی نازل ہوئی کہ بی تکلف اونکی ساتہ جاؤ تجکو ضرر نہ پہنچا سکینگے اسواسطی حضرت الیاس ع اون لوگوں کی
ساتہ ملک بعلبک مین پہنچی قضارا اوس روز بادشاہ کی بیٹی کا مرض بہت شدت پر تہا کسیکو حضرت
الیاس ع کی مزاحم ہونیکی مجال نہوئی پہر حضرت الیاس ع پہاڑ پر تشریف لا لی اور حضرت الیسع کے

واسطے کی خبر گیری بھی نافرمانی اوس جماعت کی حد زیادہ ہوگئی اور کسیطرح افعال بد سے باز نہ آتی
تہی اسواسطے خاطر مبارک حضرت الیاس کی تنگ آئی عذاب الٰہی ہوا کہ ای الیاس یہ ملک تنگی اور
عدالی کیون رکہی تو میرا برگزیدہ بندہ ہی جو کچھ سوال کرے مین دونگا اس سبب سے کہ صاحب رحمت دائم
ہون اونہون نے عرض کی کہ مین یہ چاہتا ہون کہ اس جہان فانی کو چہوڑ دون اور اس قوم کا بہر
ستہ مجہے دو حکم ہوا کہ ای الیاس یہ کیا سوال ہی جو تو کرتا ہی مین روی زمین کو تیری وجود سے خالی
نہ کرونگا صلاح اور بہبود خلق کا تیری وجود سے ہی سوا اوسکی اور سوال کر تب حضرت الیاس علیہ السلام نے
عرض کی کہ سات برس تک اوس قوم پر بارش باران نہو حق تعالی نے فرمایا کہ اگر اتنی مدت تک
بارش باران ابر الطاف اونسی باز رکہون تو ایک عالم ہلاک ہو جاویگا ہر چند کہ ایذا اونکی اور ظلم کرتے ہین لیکن دریا
میری رحمت کا انکی واسطے واسع ہی کہ ایسی کتاہی اونسی اوسکو بند کردون لیکن تیری دعا قبول ہوتی اسطرح
یون مقرر کیا ہمنے کہ تین برس تک باران کی چہوڑتے اور رد کرنی کی باگین تیری کف کفالت مین ہوتی
قبضہ قدرت مین ہو ہنی جب تک تو اذن نکریگا تو ایک قطرہ کسیکی کہیت اور باغ مین نہ برسیگا بعد اسکی
اوس قوم پر باران بند ہوا اور آگ قحط سالی کے مشتعل ہوئی اور بدبختی کی درازی اوس قوم پر
کہیلی تین برس تک اوس خواری مین رہے اور حضرت الیاس پوشیدہ ہوکر مسکینون کی اور بیواؤن
کی گہر مین اوقات بسر کرتی تہی اور جسکی گہر مین جاتے تہی اس گہر مین برکت اور فراغت حاصل ہوتی تہی اور وسعت آتی تہی لوگ
اونکو تلاش کرتی تہی وہ وہانسی دوسرے مکان مین تشریف لیجاتی ایکرات حضرت الیسع کی گہر گئے
اونکی والدہ نہایت بیمار ضعیف حضرت الیاس کی دعا سے بیماری انکی دفع ہوئی اوسوقت سے حضرت الیسع
نے اونکی رفاقت شروع کی حضرت پیر ضعیف ہوئے تب دونون درمیان قوم کی آئی اور بارش کا برسنا
اونکی ایمان لانی پر مقرر کیا حضرت الیاس نے فرمایا ایک مدت سی تم اون بتون کی بندگی مین مشغول
ہو آج اونکو جنگل مین لیجاؤ اور پانی برسانیکی خواہش اونسی کرو اگر یہ پانی برسا دین تو مین پہر اپنا
... کی دعوت ... ہی بیٹہ رہونگا نہین تو تم خدا کی وحدانیت پر اور میری رسالت پر اقرار کرو کہ
میں خدا سے دعا مانگکے پانی برساتا ہون جب دونو طرف یہ بات مقرر ہوئی اوس قوم نے ہر چند
بتون سے پانی چاہا ایک قطرہ بہی نہ برسا جب وہ نا امید ہوئے تب حضرت الیاس علیہ السلام نے دعا کی اوسوقت
ایک ٹکڑا بادل کا پیدا ہوا اور تہوڑی عرصہ مین لنبا چوڑا ہوگیا اور باران عظیم خدای کریم کے
حکم سے نازل ہوا اور ملک بدستور سبز اور آباد ہوا جو دیکہ اوس قوم نابکار نے یہ معجزے دیکہی
اور ایسی مصیبتین کہینچین لیکن کفر سی باز نہ آئی اور عہد شکنی سی ہاتہ نہ اوٹہائی اوسوقت حضرت
الیاس نے خدا تعالی سے اپنے خلاصی کی اوس قوم کی ہاتہ سی دعا مانگی بعد اوسکی حضرت الیسع بن اخطوب
کی ساتہ پہاڑ مین گئے وہان ایک گہوڑا اسباب زعرات سی جہاں برق شتاب آتش مزاج ظاہر ہوا حضرت

الیاس ؑ نے پاس دعا برکت کا بیان رکھا اور الیسع کو تبلیغ نبی خلافت کی وصیت کی اور اپنے اوپر مینہ
پر ڈالی اور اسیوقت خلق کی نظروں سی محجوب ہو گئی اور مشہور مانند خضر کے زندہ میں موجود ہیں خاص
کتب معتبر میں نامہ سے ہی کہ چار پیغمبر حیات ہیں عیسیٰ ؑ اور ادریس ؑ تو آسمانوں میں ہیں اور خضر ؑ
اور الیاس ؑ زمین میں واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

ذکر حضرت الیسع علیہ السلام

حضرت الیسع ؑ ابن اخطوب بنی اسرائیل کی پیغمبر ہیں اور حضرت الیاس ؑ کے وصی ہیں نہایت
عظیم القدر اور صاحب ہیبت تھی ابتدائی حال اونکا یوں تھا کہ زراعت کا پیشہ رکھتے تھی
ایک روز حضرت الیاس ؑ پر وحی آئی کہ خلافت اپنی الیسع کو سونپو حضرت الیسع ؑ کی پاس گئی
اور اپنی ردائی مبارک اونپر ڈالی ایک اثر عظیم اون پر ظاہر ہوا فی الفور آلات زراعت کی
توڑی اور بیلوں کو قربانی کیا اور حضرت الیاس ؑ کی خدمت میں شب و روز رہنا اختیار
کیا اور بعد غائب ہونی حضرت الیاس ؑ کے بنی اسرائیل کی مہمات اونکی ذمہ ہوئی اور ہمیشہ توریت
اونپر پڑھتی تھے اور حضرت موسیٰ ؑ کی شریعت سکھاتی تھی اور اونکو صائم اور قائم رہتی معجزی اونکی بہت
تھی منجملہ اون معجزوں سی ایک یہ تھا کہ اونکی قوم میں پانی کہاری ہونیکی شکایت کی اونہوں نے تھوڑا نمک اوسمیں ڈالا اور
فرمایا کُلُوا بِاِذْنِ اللہِ یعنی میٹھا ہوجا خدا کی حکم سی فی الحال وہ پانی مانند شہد میٹھا ہوگیا اور
یہ کہ ایک عورت نی اپنی قرضداری کی شکایت کی کہ میرا خاوند قید ہے اور بچی گرو ہیں حضرت
نے فرمایا کہ تیرے گھر میں کچھ ہے تو لا اوسنی عرض کی کہ سوای ایک برنی گھی کی کچھ نہیں ہی حضرت
الیسع نی فرمایا اوس گھی کو ایک باسن سے دوسرے میں ڈال اور ٹھہری سی تیسری میں اسیطرح عمل
جا اوس عورت نی بموجب حکم کی عمل کیا تمام ظروف گھی سی بہر گئی اور سب قرض اوسکا ادا ہوا اور
واسطے معاش اونکا میسر ہوئے تیسری یہ کہ جب بنی اسرائیل پر کوئی دشمن ارادہ لڑائی کا کرتا تھا حضرت
الیسع ؑ اگلی سی اونکو دشمن کی قصد سی خبر دیتی تھی اور حیلہ لڑائی کا اونکو تعلیم کرتے اسواسطی بنی اسرائیل
کو ہمیشہ فتح ہوتی تھی چوتھی یہ کہ بادشاہ دمشق برص کی علت میں گرفتار تھا [illegible] بنی اسرائیل
کی حاکم پاس وکیل بھیجا کہ ایک طبیب حاذق اسکے معالجہ کی واسطی بھیجو [illegible] حاکم نے
احوال حضرت الیسع ؑ سے عرض کیا آپ نی فرمایا کہ بادشاہ سی کہو کہ پانی کی نہر میں غسل کرے
وہ علت دور ہوجائیگی وکیل مایوس ہوکر پہر گیا اور اپنی بادشاہ سی اطلاع کی عقلانے کہا کہ تجربہ
کرنا اسکا ضرور ہی بادشاہ نہر میں گیا اور اپنی اعضا کو دہویا غیب باہر نکلا تو وہ مرض بالکل
زائل ہو گیا بادشاہ نی لباس قیمتی اور بدرے زر کی حضرت الیسع ؑ کی خدمت میں بھیجی آپ نے کچھ قبول نہ
کیا غلام کو طمع ہوئی اوسنی مخفی دو بدرے جاکر وکیل سی لئے اوسیوقت حضرت الیسع ؑ کو خبر ہوئی [illegible]
کی [illegible] بادشاہ کی علت میں گرفتار ہوا پانچویں یہ کہ سبب قحط کی غلہ نہایت گران ہوا ادہر لشکر نی دشمنوں کی

اطراف و جوانب سے بنی اسرائیل پر ... ظاہر کیا تھا حضرت الیسع نے فرمایا کہ کل اسقدر غلہ ارزان ہوگا کہ لوگ
تعجب کرینگے اور طعام کی ... ارزان ... بادشاہ کے ... نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ آسمان کا روزن کہولیگا
تب ... حضرت الیسع نے فرمایا ... تو دیکھیگا کہ ارزان ہوگا لیکن تو نہین کہانے پاویگا
... وقت ... کے لشکر مین ... آواز ... اسقدر رعب و خوف دشمنون کے دلمین پڑا کہ
... آئی اور تمام غلہ اور طعام دشمنون کا تصرف مین لائے اور بہا ستا ہوگیا
... طرف ... کرتا تہا اور بنی اسرائیل کی شفیق ہو کر اوس حاجب جو تمسخر کرتا تہا ...
... اور ... مین بہت معجزے ... کی الکی ... بنی اسرائیل کبہی اونکی شابعت کرتی تہے
... طول ... آخرالامر حضرت عزت کی حضور مین دعا اور رفاقت گروہ مقدس ملائکہ
... دعا ... اجابت کا یقین ہوا ... طلب ... خلافت ... اونکو ...
... روح ... حضور رب العالمین تشریف لے گئے

ذکر حضرت ذو الکفل علیہ السلام کا

حضرت ذو الکفل علیہ السلام بعد حضرت الیسع کی نبی ہوئے اور ذو الکفل کی وجہ تسمیہ
یہ ہے کہ شام ... حضرت الیسع کے ہدایت اور ارشاد بنی اسرائیل کی اور اجرای احکام توریت کی
اپنی ذمہ پر لئے ... بعض کہتی ہین کہ حضرت ذو الکفل شام کی بادشاہ کی مقرب تہے اوس بادشاہ کو بنی
اسرائیل سے ... عداوت تہی ہمیشہ بنی اسرائیل کی ملک مین فوج بہیجتا اور ایک جماعت کو قتل کرتا ایک بار
بنی اسرائیل سے لڑائی کو بڑی فوج بہیجی اور اوس فوج نی بعد مقابلہ کی ایکسو آدمی علما اور صلحا یہود
اسیر کرکی بادشاہ کی پاس روانہ کئے بادشاہ نے چاہا کہ اونکو قتل کرے حضرت ذو الکفل سنکر بادشاہ کے
پاس گئے اور کہا کہ اب وقت بیوقت ہوگیا زمانہ سیاست کا گذر گیا اونکو میرے سپرد کر ... اونکا
... کل صبح سیاست گاہ مین حاضر کرونگا بادشاہ نے سب لوگ اونکی سپرد کئے حضرت ذو الکفل اونکو اپنے
... لے گئے طوق و زنجیر اونکی دور کئے اور تعظیم اونکی بہت کی اور کہانا کہلا کر آدہی رات کو چہوڑ دیا اور
... اتسے خلاص ... حضرت ذو الکفل کو بہی خدا نے بادشاہ کی شر سے محفوظ رکہا اسواسطے
اون کی ... لقب ... قرار پایا

ذکر حضرت شمویل علیہ السلام کا

جب نبوت حضرت شمویل علیہ السلام پر قرار ہوئی اور دعوت اونکی آشکار بنی اسرائیل ایمان
لائے تب سب جمع ہو کر حضرت شمویل کی پاس آئے اور سوال کیا کہ ہمارے تئین ضرور ہے کہ عمالقہ سے
لڑائی کرین ... بہت سکینہ جو ہم سے چہین لیگئی ہین پہیر لیوین تم ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کرو جو
... کرین حضرت شمویل نے فرمایا اگر تم وعدہ کرو جو خدا تم کو بادشاہ دے تو تم اوسکی
... اوسکی حکم سے برخلاف مت کرو جب انہون نی قبول کیا اور وعدہ مستحکم
... بنی اسرائیل مین ایک شخص تہا طالوت نام کہ سقائی یا گوالی کا کام کرتا تہا ... تہا تب حضرت

اشموئیل نی فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہارے واسطے طالوت کو بادشاہ کی بہجا ہی بنی اسرائیل نی یہ بات
سنکر بہت عار کی کہ کیونکر اوسکو سلطنت ملیگی اور ہم لائق تر ہین سلطنت کے [illegible] حضرت
فرمایا کہ خدا تعالی عالم و عادل ہی اور اوسکی بخشش لیاقت اور استعداد پر موقوف نہین جسکو چاہے
اوسکو ملک دیتا ہی حق تعالی نے تمپر طالوت کو فضیلت دی ہی سبب علم اور جسم [illegible]
مستی زیادہ ہی اور جب اوسکا تمسی قوی ہی اور نشانی اوسکی بادشاہت کی یہ ہی کہ وہ [illegible]
لاویگا بنی اسرائیل نے کہا کہ اگر تابوت سکینہ لاویگا تو ہم البتہ اوسکی سلطنت پر اتفاق کرینگی اور
حکم بجا لاوینگے اور حقیقت تابوت سکینہ کی یہ ہی کہ جب حضرت آدم کی رحلت کا وقت [illegible]
حق تعالی سی دعا مانگی کہ اگر بنی اسرائیل کو شرافت اور کرامت عنایت کرنی تو [illegible]
دشمنون پر غلبہ اور نصرت ہو اور اوسی قسم کی تسکین سبب فتح اور شجاعت کا ہو گا تب حق تعالی نی
کیا کہ ایک تابوت بناؤ تب حضرت موسی نی شمشاد کی درخت کا ایک تابوت بنایا تین گز لمبا اور دو گز
بلند اور دو گز کا چوڑا اور خدر زرین سی اوسکو محکم کیا اور بموجب حکم الہی کی وہ پتھر کہ [illegible] تسمین چشمی پانیکی
واسطی بنی اسرائیل کی جاری ہوتی اور ٹکڑی تورات کی لوحون کی اور وہ طشت کہ جسمین انبیا قلوب دہوئے جاتی
تہی اور لباس حضرت ہارون کا اور عصا اور نعلین اپنی سب بطریق تبرک اوسمین رکھے اور سر [illegible] بند کیا اور
اسرائیل کو سپرد کیا جب دشمن بنی اسرائیل پر آتا یا کوئی بلا نازل ہوتی تو اوس تابوت کو باہر نکالتی تو اسکی [illegible]
بلا کو دفع کرتا اور دشمنونپر فتح دیتا اور وہ تابوت کبھی بادشاہونکی خزانہ مین اور کبھی اعیان اسرائیل کی پاس رہتا تہا
یہان تک کہ بنی اسرائیل کی فسق سی عمالقہ اون پر غالب ہوا اور تابوت سکینہ کو لوٹ کر لیگئے اور بتخانہ مین
بتونکی قدم کی تلی رکہا صبح جو عمالقہ نی دیکہا تو تابوت بتونکی سر پر دہرا ہی آگ مین اوسکو جلایا وہ نجلا پہر
توڑنی لگا وہ نہ ٹوٹا پہر اوسکو پلید جگہ مین دفن کیا جہان موتنا مقرر کیا جو شخص وہان پیشاب کرتا
تو باسور کی علت مین گرفتار ہو کر مرجاتا تہا لاچار ہو کر ایک گاڑی پر لاد کر دو بیل اوسمین جوت کر
گاڑی چہوڑ کر اپنی ولایت سی باہر کیا ملائک کی اوس جا [illegible] اسرائیل کی ملک [illegible]
ملک طالوت بموجب حکم حضرت اشموئیل کی واسطی تلاش کرنی تابوت کی [illegible] طرف روانہ ہو دیکہتی کیا
ہین کہ ایک گاڑی کو دو بیل اکیلی کہینچے ہوئی لاتی ہین طالوت نی علامت سنی پہچانا [illegible] گاڑی
پر سوار ہو کر معہ تابوت حضرت اشموئیل کی حضور مین حاضر ہوئی بنی اسرائیل متعجب [illegible] ہوئے اور فرمانبردار
مین ملک طالوت کی کمر باندہی اور انکی ایسی جالوت بادشاہ فلسطین کا کئی بار بنی اسرائیل کو غارت
کر کے لیگیا تہا اور مردون کو قتل کر کے عورتون کو باندی غلام بنایا تہا اور باقی لوگون پر جزیہ رکہا تہا
اب بسبب انتقام کی واسطی بموجب حکم حضرت اشموئیل کی ہم رکاب ملک طالوت کے [illegible] ہزار مرد جنگی لیکر
روانہ ہوئے اور جالوت اونکی خبر سنکر مقابلہ کو آیا جب بیابان مین پہنچی تو ملک طالوت نی فرمایا کہ ای

لوگ جو چار سو برس تک ایک ایک کے آدمی کی جو اوس مین پانی پیوینگی کا سو غضب الٰہی مین گرفتار ہوگا وہ ہمرا مین چلنے کی قابل نہیں ہیگا ہان جو کوئی ایک چلو پر صبر کریگا وہ سلامت رہے گا سب پیاسے بیابان مین سے باہر نکلے اور نہر پر پہنچے لوگ بیاختیار ہو کر پیٹ بہر کے پینے لگے چند لوگ جنہون نے ایک ایک چلو پر صبر کیا وہ بیچ رہے اور بولے کہ ہم کو جالوت کے ساتھ طاقت لڑائی کی نہین ہے فقط چار ہزار آدمی جو فرمان بردار تھے اور ایک چلو پانی پر صبر کیا ہمراہ طالوت کے رہے اور جتنے ہزار آدمی سب رہ گئے اور جالوت ایک لاکھ مرد تیغ زن لیکر ملک طالوت کے مقابل آیا طالوت نے اون دلاوران صف شکن کو ساتھ لیکر اول جناب الٰہی مین دعا مانگی رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ

عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ یا الٰہی ہمارے تئین صبر اور ثبات قدم عنایت کر اور قوم کفار پر فتح دے کہتے ہین کہ اول چار ہزار آدمیون مین سے اکثر رہ گئی وہ ہی تین سو تیرہ آدمی موافق عدد اصحاب بدر کے باقی رہے جب جالوت نے اوس جماعت قلیل کو دیکھا تب اوسکو ننگ و عار آیا کہ اتنی آدمیون کی صف آرا ہونا کمال بی ناموسی ہے اسواسطے خود بلق گھوڑے پر سوار ہوا اور ہتھیار باندھکر میدان مین آیا اور طالوت کو اپنی لڑائی کے واسطے طلب کیا اور کہا اگر طالوت باہر نہ آوے تو ایک اور آدمی کو بہ سبب بہادری کے بہیجی تا جنگ آزمائی کرین طالوت نے حکم کیا کہ جو شخص میری فوج مین سے مقابلہ کرے اوسکو مارے گا تو مین اپنی بیٹی کہ اہل نساء عالم ہے اوسکے نکاح مین دونگا اور نصف ملک اوسکے اختیار کر دونگا ہر چند طالوت نے اس بات کو مکرر کہا مگر کسیکو شوکت اور عظمت اور شجاعت جالوت کے ہمت نہ پڑتی جو اوسکی مقابل ہو وے اسواسطے کہ وہ کاذب شجاعت اور ہیبت اور جرات مین اپنا مثل نرکہتا تہا آخر الامر داؤد ابن ایشا نی ایک گوشہ سے نکل کر طالوت کی پاس آکر جالوت کے مقابلہ کا ذمہ لیا اور مانند شیر غرا کی کہڑے ہوئی

ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کا جالوت سے لڑنی کا اور جالوت کے مارنے کا

حضرت داؤد بیٹا یہودا ابن یعقوب علیہ السلام کے اولاد سے ہین اور یہ چھوٹا بیٹا تہی ایشا کا حضرت داؤد سب سے عمر مین کم اور جسم مین چھوٹے تہی اور نظر مین حقیر تہی اور گلہ بانیکا کام کرتے تھے کہتے ہین جو پتھر زمین پر پڑا ہوا پاتے اوسکو اپنی پاس رکہتے تہے جو جانور کہ ہاتھ کی گوپھن سے پہنچتی تہی وہ مر جاتا تہا اور جب طالوت واسطے لڑائی جالوت کے مستعد ہو تو حق تعالی نے حضرت اشمویل کیطرف وحی نازل کی کہ قاتل جالوت کا ایشا کے بیٹون مین سے ایک بیٹا ہے کہ فلانی زرہ اوسکے تن پر درست ہوگی حضرت اشمویل ایشا کی گہر تشریف لے گئے اور سب بیٹون کو طلب کیا بارہ بیٹون اونکی بابت حاضر کیا یہ سب بلند بالا اور خوبصورت تھے سب کے قد ویسی اوس زرہ کو نا پاک سکے قد پر برابر نہ تہی حضرت اشمویل نے پوچھا کہ کوئی اور فرزند ہو تو حاضر کرو باپ نے عرض کی کہ ایک میرا بیٹا سب سے چھوٹا اور دبلا پتلا زرد آنکہین حقیر جسم بکریان جنگل مین چرانا ہے حضرت اشمویل خود جنگل کیطرف تشریف لیگئے اور حضرت داؤد کو زرہ پہنائی اوس تہ جامون پر درست آگئی القصہ جب طالوت کی بیٹی کی اور آدہی ملک کی حضرت داؤد نی سنی تو بہائیون سی کہا تم کسواسطی جالوت کی قتل کا عزم نہین

کرتے جو ملکو بہی اور شاہزادی بہی ہاتہ لگے بہائیون نی کہا تو صرف جنگل اور میوہ خوری سے یہ بات کہنا
ہی کہ کسکی طاقت ہے جو کوئی جالوت کی سامنی جا سکیگا حضرت داؤدؑ نی کہا کہ میں اوسکو مارونگا اور بہائیون
سے بی اجازت مانگ کر وسی ملک کے حضور مین بادشاہ کی سامنے ذکر کیا کہ مین جالوت کا بہیجا ہوا ہون بادشاہ
نے جاکر عرض کی کہ کوئی شخص اقبال خالوت کے مقابلہ نہین کرتا مگر ایک نوجوان بنی اسرائیل کا ہی
بادشاہ نی حضور مین داؤدؑ کو طلب کیا اور اونسی حال پوچہا انہون نی فرمایا کہ الہی بادشاہ اگر تو اپنی
وعدی پر وفا کری تو ابہی جاکر جالوت کو قتل کرتا ہون اور اوسکی لشکر کو درہم برہم کرتا ہون ملک
طالوت نے متعجب ہو کر کہا کہ ایسی حقیر جثہ اور ضعیف تن سی کیسا مقابلہ جالوت کا کریگا وہ شخص کو
ہیکل اور شیر پنجہ ہی تو نی کبہی تیر نیزہ بازی اور شمشیر اندازی مین آزمایا ہی داؤدؑ نی جواب دیا کہ مگر بان
چرانیکے وقت جب کبہی کوئی شیر اور چیتا سیری بکریونکا قصد کرتا تو مین اس کو زمین پر پٹک کر اوسکی جسم
کو چیر ڈالتا ہون اور بغیر شمشیر اور خنجر کے اونکی اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہون جب طالوت نے داؤدؑ کی
تیئن مستعد لڑائی جالوت کے سے مضبوط اور مستعد پایا ایک گہوڑا اور زرہ دیکر روانہ کیا جب داؤد علیہ السلام
کئی قدم چلی تو پہر آئی اور گہوڑا اور زرہ ملک طالوت کی پاس بہجوادیا طالوت نے اور مصاحبون نے گمان
کیا کہ شاید جالوت سی ڈر کر لڑائی سی پشیمان ہوا پوچہا کہ گہوڑی اور زرہ کی رد کرنیکا کیا سبب
داؤدؑ نی جواب دیا کہ مجکو گہوڑی پر چڑہ کر مع زرہ عادت لڑائی کی نہین اگر حکم ہو تو پیادہ اسی وضع
سی میدان مین جاکر لڑون بادشاہ نی کہا کہ تو مختار ہی حضرت داؤدؑ اپنا توبڑا اور فلاخن بغل مین اور
لاٹہی ہاتہ مین لیکر میدان مین جالوت کی آگے جا کہڑے ہوے جالوت نی پوچہا کہ تو یہان کسواسطے آیا ہی فرمایا
آیا ہون کہ تجہسی لڑون اور تیری سر کاٹ کر لیجاؤنگا جالوت نی بطریق تمسخر کے کہا کون سی ہتیار
سے لڑیگا تجہ مین جتنی قوت ہی یہ لاٹہی مجہ کو مار دیکہہ اتنے مین جالوت کی حضرت داؤدؑ نی اپنی توبڑے
مین ہاتہ ڈالا اور پتہر نکال کر فلاخن مین رکہ کر زور سے گہما کر جالوت کی سر مین ایسا مارا کہ خود جالوت
کا جو ایک سو بیس رطل کا تہا سر ناسبارک سی گر پڑا اور اوس پتہر کا بہی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ایک ٹکڑا پیشانی
ناسبارک جالوت پر لگ دماغ توڑ کر پیچہی گرا اور دوسرا ٹکڑا ایک سپاہی پر اور ایک اوسکے دوسرے طرف
پران ہوا اور حضرت داؤدؑ کی تکبیر کی ساتہ وحوش وطیور وملائک نی جو تسبیح فقط تہی مین مصروف
تہے تو اوس آواز کی ولولہ سی ایسی آواز ہیبت کے دشمنون کی کانون مین پہنچی کہ اونکی دلون مین
خوف اور رعب پہر گیا اور ایکبارگی لشکر بہاگ نکلا اور بنی اسرائیل نی تیغ بیدریغ چلانی شروع
کی اور حضرت داؤدؑ جالوت کی سر کا جو جبہ جوما تند پہاڑکی تہا جدا کرکے تن ناپاک کو سکہ روش
کیا اور ملک طالوت کے سامنی لاکر زمین پر رکہدیا اہل توحید نہایت خوشی سی مظفر اور منصور ہوکر اپنے
ملک کو پہرے بعد چند روز کی داؤدؑ نی بادشاہ سی التماس کی کہ اپنی وعدہ کو وفا کرو طالوت اپنی

بات سی پشیمان ہوا تہا اور یہ گناہ اوسپر گران گذرا تہا ناچار ہو کر اوسنی داؤد کو کہا کہ مین باپ کا گرانبار مستقیم
ہون بعد اوسکی مشایخ نے اسرائیل کی حضرت اشمویل نبی کی حضور مین گئی اور اشمویل نی طالوت کو برخلاف
عہد سے باہت کے پادشاہ نی جبرًا مکر کرہا اپنے بیٹی داؤد کی ساتھ عقد کیا تبہی سے حضرت کا ذکر خاص و عام مین
ہوا اور قوم بنی اسرائیل کی دلمین اونکی محبت کا مقام ہوا اور دوستی اونکی ادنی و اعلی کی طبیعت پر چہی
اس سبب سے طالوت کو زیادہ حسد ہوا لیکن جبتلک حضرت اشمویل حیات تہی اوسکو مجال دم مارنیکی
نہتی اور بعد وفات اشمویل کی طالوت نے حضرت داؤد کی قتل کی مشورت وزیرون سے کی اونہون نی کہا
یہ بات اس وقت سے ہو جو تمہاری بیٹی بہی اس کام مین مددگار رہے طالوت بیٹی کے گہر گیا اور اوسکو یہ بہید کہا بیٹی
نی ظاہر مین باپ کے خاطر سے کہا کہ مین اس مقدمہ مین حیلہ کرونگی اور تمکو خبر دونگی طالوت اس بات سے خوش
ہو کر گہر کو گیا اور بیٹی نے حضرت داؤد سے یہ راز کہہ دیا بعد چند روز کی حضرت داؤد کی صلاح سے ایک مشک
شراب سے بہر کر آدمی کی قد برابر پلنگ پر ڈالی اور چادر حضرت داؤد کی اوسپر اوڑہائی اور باپ سے کہا کہ داؤد نی آج
شراب بہت سی پی ہے بیہوش پڑا ہے اور اوس زمانی کی شریعت مین شراب پینا جائز تہا طالوت فرصت کو غنیمت
جانکر آیا اور ایک ہاتہ شمشیر آبدار کا ایسا لگایا کہ دو ٹکڑے کر دیے اور حضرت داؤد غائب ہوئے اور اونکی بیٹی نے
حضرت داؤد کی ماری جانیکی شہرت کر دی کہتی ہین کہ ایک روز طالوت شکار کو گیا تہا حضرت داؤد کو جنگل
مین اوسنی پہچانا اور گہوڑا اونکی پیچہی دوڑایا لیکن حضرت داؤد نے اپنی گہوڑے کو ایسا دوڑایا کہ طالوت
اونکے گرد کو نہ پہنچا طالوت نے جاسوس اونکی ڈہونڈہنی کو بہیجی اور نہایت ظلم سے شرفاء ملک کا قتل کرنا شروع
کیا اور جہان عالم کا نام سنتا تہا اوسکو قتل کرتا تہا یہان تک کہ ایک عورت ضعیفہ کو اوسکی پاس لیگئی
جو علم سے واقف تہی اور اسم اعظم اوسکو آتا تہا طالوت نی اوس کو بہی ایک پیادہ کی حوالی کیا کہ مار ڈالی پیادہ اوس
پیادہ دیکہو اوسپر رحم آیا اوسنی اوسکو اپنی گہر مین چہپایا بعد مدت کی طالوت اپنی حرکات سی پشیمان ہوا
قبرستان مین رات کو جا کر روتا تہا ایک شب کو ایک قبر سے آواز آئی کہ ای طالوت تو نی ایسی کام کئے کہ
علما اور احبار سب کا نام و نشان مٹا دیا اور تمام زندونکو ستایا اب مردونکو ایذا دینی آیا ہی اس
آواز کی سننے سے نہایت بیقرار ہوئی اور رونی لگا اوس پیادہ کو کہ جسنی اوس ضعیفہ کو چہپایا تہا طالوت کے
حال پر رحم آیا اوسنی سبب رونیکا پوچہا طالوت نے کہا کہ اگر کوئی عالم دنیا مین باقی ہو تو مجکو بتلا
جو مین اپنا حال کہکر نجات کی راہ پوچہون اوسنی کہا کہ اگر تو مجکو قتل نہ کری تو مین تجکو ایک شخص بتلا دون
وہ تجکو راہ صواب بتلاوی گا بعد قول و قرار کی وہ پیادہ اوسکو اوس عورت زاہدہ کی پاس لیگیا طالوت نے
اپنے توبہ کی قبول اور عدم قبول کا ذکر کیا وہ ضعیفہ بولی کہ یہ تو مین نہین جانتی مگر اشمویل کی قبر پر چل
وہان سی کچہ کشایش کار ہوگی جب یہ تینون حضرت اشمویل کے قبر پر گئی اور بڑہیا نی قبر کو صاف کیا
اور اسم اعظم کا وسیلہ کر کی بولی کہ ای صاحب قبر تو نکل حضرت اشمویل کی قبر پہٹی اور متحیر ہو کر

مبدل کیا یا سعت قائم ہوئی او نہون نے احوال طالوت کی ظلم کا اور توبہ کی نہ قبول ہونے کا
مفصل بیان کیا حضرت اشمویل نے فرمایا کہ تیری توبہ جب قبول ہوگی کہ تو اپنے بیٹون سمیت غزا کو جاوے
وہ سب بیٹے تیری حضور میں [illegible] اور بعد اونکی تو بھی جہاد مین مارا جاوے حضرت اشمویل یہ کہکر
قبر مین گئے اور قبر برابر ہوگئی اور طالوت نہایت غمگین ہوا کہ شاید سب بیٹے بھی رفاقت کرینگے
یا نہین بیٹون نے باپ سے احوال سنکر عزم بالجزم کیا اور سفر پر مستعد ہوئی اکہ کفار کی غزا پر
گئے اور تو جلو خزانے دی ہر وقت مقابلہ صفونکی اول تو پئی ڈر پئی طالوت کی بیٹی شہید ہوئی پھر
طالوت تنہا گھوڑا دوڑا کر فوج اعدا پر گیا او سخت لڑائی کی اور شہید ہوگیا اور بعد طالوت کے سلطنت
بنی اسرائیل کی حضرت داؤد پر مقرر ہوئی اور ادنی اعلی نے اونکی متابعت پر کمر باندھی

ذکر حضرت داود علیہ السلام کی رسالت اور خلافت

کا جب بعد وفات حضرت اشمویل اور ملک طالوت کی نبوت کی خلعت اور سلطنت کی قبل حضرت
داؤد کی قامت پر درست ہوئی اور اونسی آگے ایک سبط مین سے نبی اور ایک سبط سے بادشاہ ہوتا تھا مگر
حضرت داؤد رسالت او سلطنت کی جامع ہوئی جب خلافت اونکی مستقل ہوئی تو حق تعالی نے
اونپر زبور نازل کی اور زبور مشتمل تہی وعظ اور حکمت پر اور حق تعالی نی حضرت داؤد کو ایسا
حسن صوت عنایت کیا تھا جس وقت زبور پڑہتے تہی تو وحوش اور طیور اور چرند پانی اور درندے
آس پاس سنا دن جمع ہوتے اور ایک سی دوسرے کو ضرر نہ پہنچتا تھا اور حضرت داود بڑی
عابد اور نرم دل تہی اور فقرا و مساکین پر شفقت کرتے تہی اور اکثر اوقات لباس بدل کر شہر
اور بازار مین پہرتے اور آنی جانی والون سی پوچھا کرتے کہ داؤد کیسا آدمی ہے لوگ اوس سی راضی ہین
یا نہین ایک روز ایک فرشتہ مسافر کے صورت ظاہر ہوا اوس سے اونہون نے پوچھا داود کیسا
شخص ہے جواب دیا داؤد مین اگر ایک خصلت نہ ہوتی تو بہترین مخلوقات تہا پوچھا وہ کیا ہی اوسنی کہا خوراک
اوسکی اگر بیت المال سے نہ ہوتی تو بہت خوب ہوتا حضرت داؤد متنبہ ہوئی اور [illegible] سے سوال کیا کہ یا
الہی مجھے تئین ایسا پیشہ تعلیم کر کہ میری اور میرے عیال کی گذران اوس مین چلی اللہ تعالی نی زرہ بنانے
کی صنعت اونکو سکھائی اور لوہا اونکی ہاتہ مین مانند موم کی نرم کردیا کہ بغیر کوٹنی اور چھینی کی اور آگ میں
گرم کرنیکے موم سا ملائم ہوتا تھا اور اوقات بھی چار قسم پر تقسیم کی تہی ایک روز تو علما اور اہل
دانش سی ملاقات تعلیم و تعلم کے رہتی تہی اور ایک روز مسند قضا پر بیٹھ کر عدل کرتی اور ایک روز عبادت
اور مناجات خالق مین مشغول رہتی اور ایک روز عیش حلال مین اپنے عیال کے ساتھ مصروف ہوتے ایک روز
ایک شخص نے ایک اشراف بنی اسرائیل پر دعوی کیا کہ اسنی میرا بیل چھین لیا ہے نہین دیتا ہی مدعا علیہ
نی انکار کیا حضرت داؤد نی مدعی سی گواہ مانگی وہ غریب اثبات دعوی سی عاجز ہوا حضرت داؤد کو

قلب پر اوس مدعی کی صدق اور زاری نی اثر کیا لیکن بغیر گواہون کی حکم نہ دی سکتی تہی رات کو حضرت
داؤد نی خواب مین دیکہا کہ مدعی سچا ہی مدعا علیہ واجب القتل ہی اوسکو قتل کرو دوسری دن جب بیل والی
کا حکم حضرت داؤد نے دیا مدعا علیہ نی عرض کی کہ یہ کس شرع مین روا ہی کہ بغیر اثبات دعوی کی مال
دلوائی ہو اور شہر کے آدمی بہی اس حکم سی تعجب کرتی تہی کہ یہ صرف ظلم ہی حضرت داؤد نی فرمایا کہ اب بہتر تیری
حق مین یہ ہی کہ بیل بہی مدعی کو دے اور اپنا سب مال بہی دی اس حکم سی زیادہ تر حیرت لوگونکو ہوئی مدعا علیہ
پہر واویلا کرنے لگا کہ تم پیغمبر ہو کر بہی ظلم کرتے ہو تیسری دن حکم دیا کہ اپنا مال اور متاع اور بیل اور بیٹے
سب مدعی کو دیدی اور تجکو قتل کرونگا تمام شہر کی لوگ دانتونمین انگلیان پکڑتے تہی اور اس معاملہ کو ظلم
صریح جانتے تہی آخر حضرت داؤد نی مدعا علیہ کو بازنجیر کیا اور شہر مین منادی کی کہ کل سب لوگ شہر کے باہر حاضر
ہوا اور اوس مدعا علیہ کے انصاف کا حال دیکہو غرض دوسری دن موجب حکم کی ایک عالم شہر سے
باہر جمع ہوا اور مدعا علیہ کو سولی کی تلی کہڑا کیا اور حضرت داؤد نی ایک درخت کی جڑ مین کہودنیکا حکم
دیا وہان مدعی کا باپ مقتول مدفون تہا اور اوسکی چہری کہ جس پر نام مقتول کا کندہ تہا اوسکی
ساتہ پائی حضرت داؤد نی فرمایا کہ یہ مدعا علیہ مدعی کی باپ کا غلام تہا اوسنی اپنی میان کو قتل کیا اور
جو سکا مال اسباب لیکر یہ قابض ہوا اب یہ انصاف اپنی میان کی بیٹے کو کہ جسکا سب مال تہا ایک
بیل دینے پر راضی ہوا اسواسطے بموجب حکم الہی کی ہم اوسکو قصاص کرتے ہین اور یہ سب مال مدعی کو
دلواتی ہین اس معاملہ کی ہونی سی ہیبت حضرت داؤد کی لوگونکی دلون مین اس مرتبہ پر غالب
ہوئی کہ مقدور نہ تہا جو خلوت مین بہی خلاف شرع بات کرسکین آیہ کریمہ مین وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ
وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ اشارہ ہی اسی تشدد کے طرف

ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کے فتنہ کا

کہتے ہین کہ ایک روز حضرت داؤد علیہ السلام اپنی محراب عبادت مین زبور پڑہتے تہی کہ ناگاہ ایک مرغ مانند
کبوتر کے ظاہر ہوا کہ جسم اوسکا سونیکا اور بازو مانند دیبای مرصع کی اور منقار یاقوت کی
اور آنکہین مانند زمرد کی اور پاؤن فیروزہ کی تہی ایک روزن سی نکلکر حضرت داؤد کی سامنی بیٹہا حضرت
داؤد اوسکی حسن و لطافت سے متعجب ہوی اور خیال کیا کہ اس کبوتر کو پکڑ لے چہوٹی بیٹے کو دون
کہ وہ بہت خوش ہوگا جب اوسپر ہاتہ ڈالا تو وہ تہوڑا سا دور ہوگیا حضرت داؤد زبور پڑہنی سے
غافل ہو کر اوس کبوتر کی طرف متوجہ ہوئی وہ کبوتر روزن سی نکل گیا حضرت داؤد سطح پر چڑہکر ادہر
ادہر دیکہتے تہی کہ وہ کبوتر کدہر گیا اوس حال مین دیکہا کہ وہ کبوتر اوریا کی باغ مین گیا سطح کی کنارے آن کر
جو باغ کیطرف دیکہا تو ناگاہ چشم مبارک آنحضرت کی ایک عورت صاحب جمال پر پڑی کہ اوس
باغکی حوض مین غسل کرتی تہی اوسنے بہی نی جو مرد کے صورت کا عکس پانی مین دیکہا تو اپنی بالون کو بکہیر کر

اپنے بدن پر ڈالا اور تمام بدن اپنا بالون سی چھپا لیا حضرت داؤد کی خاطر شریف مین میل تمام اوسکی نکاح کا
آیا اور دلمین خیال گذرا کہ اگر اوریا قتل ہو جاویگا تو مین اوسکو نکاح مین لاونگا اور بعضی روایتون مین
یون ہی کہ اوریا کو بلا کر اوسنی التماس کی کہ تو اپنی منکوحہ کو طلاق دیدی جب اوسنی انکار کیا اور بعد
اوسکی وہ اپنی خوشی سی جہاد مین جا کر شہید ہوا تب آنحضرت نی اوس عورت کو اپنی نکاح مین لیا اور
مفسرین معتبر یون لکھتی ہین کہ وہ عورت اوریا کی منکوحہ نتہی بلکہ اوسکی نسبت کا پیغام گیا تہا اور اوسکے
والی راضی ہو چکی تہی اور بعد اوسکی حضرت داؤد کا پیغام نسبت گیا اوسکی والیون نی انکی پیغام کو مقدم
کرکی قبول کیا اتنی بات بہی جناب الٰہی کو ناپسند ہوئی اسواسطی مورد عتاب ہوئی القصہ بعد شہید ہونی اوریا ۱
کی اور گذرنی عدت کی اوس بی بی کی تئین پیغام آنحضرت کا گیا اوسنی کہا کہ اس شرط پر قبول کرتی ہون کہ
اگر بیٹا مجہ سی تولد ہو تو ولیعہد اوسکو کرین حضرت داؤد راضی ہوئی اور اوس عفیفہ کو نکاح مین لائے اور
اوسنی حضرت سلیمان پیدا ہوئے اور سلطنت اور نبوت کی مالک ہوئی جیسا کہ عنقریب بیان آوی گا جب
ایک مدت گذری اور حق تعالی کو حضرت داؤد کا سبقت کرنا اسمقدمہ مین ناپسند تہا اور حضرت داؤد
کو معلوم نہین تہا اسواسطی اللہ تعالی نی اونکو متنبہ کیا اور کیفیت تنبیہ کی یون ہی کہ جب حضرت داؤد عبادت
خانہ مین زبور پڑہتی تہی تو کئی ہزار آدمی واسطی پاسبانی کی گردا گرد مستعد رہتی تہی مقدور نتہا جو کوئی
پرندہ وہان پر مارسکی ناگہان دو آدمی محراب مین عبادتخانہ کی دیکہی دلمین ڈرے کہ بی اجازت ایسی چوکی
پہرے مین انکا یہان آنا کسطرح ہوا شاید یہ دشمن ہین اونہونی عرض کی کہ تم ڈرو مت ہم دونون مین خصومت
ہی ہمارا فیصلہ انصاف سی کرو حضرت داؤد نی پوچہا تمہاری خصومت کیا ہی ایک نی زمین سی کہا اس بہائی
کی ننانوی بکریان ہین اور میری ایک اوسنی میری ایک بکری بہی زبردستی لی لی حضرت داؤد نی فرمایا کہ اوسنے
ظلم کیا جو تیری ایک بکری اپنی سب بکریون مین ملا لی حضرت داؤد حکم سی جب فارغ ہوئی تو وی دونون ایک دوسری
کیطرف دیکہکر ہنسی اور کہا قضی الرَّجُلُ عَلٰی نَفْسِهٖ یعنی اس شخص نی اپنی نفس پر حکم کیا اور
فی الحال نظر سی اونکی غائب ہوکر آسمان کی طرف چلی گئی حضرت داؤد نی جانا کہ یہ فرشتی تہی کہ لغزش پر
ہمکو متنبہ کرکی غائب ہوئی حضرت داؤد متنبہ ہوئی اور چالیس دن تک سوائی نماز اور وضو کی سجدی سی سر
نہ اوٹھایا اور اتنا روئی کہ اونکی آب چشم سی گہاس جم گئی جب خطاب آیا کہ مینی تیرا گناہ معاف کیا لیکن
تو اوریا کی قبر پر جا اور اوسی معافی چاہ مین اوسکو تیری خاطر سی زندہ کرونگا جب اوسکی قبر پر گئی اور اوسکا
نام لیکر پکارا وہ بولا یا نبی اللہ تم کسواسطی تشریف لائی اور مجکو خواب خوش سی جگایا حضرت داؤد نی فرمایا کہ
جو کچہ مجسی تیری حق مین گناہ صادر ہوا تو مجکو بخشدی اوریا نی کہا آپکی بدولت مینی بہشت برین پائی اور اعلی علیین مین
پہنچا مینی معاف کیا جب حضرت داؤد اوسکی قبر سی خوش ہوکر پہری پہر خطاب آیا کہ اے داؤد مین حاکم عادل ہون
اور معاف کروانی مین قول مجمل کافی نہین تفصیل حال بہی اوریا سی کرکی معافی مانگو جب دوبارہ قبر پر اوریا کی گئی اور کہا

اور تفصیل کی کہ مینی چاہا تہا کہ اگر تو شہید ہوگا تو مین تیری قبیلہ کو نکاح مین لاؤنگا جب تو شہید ہوا تو مینی تیری قبیلہ سی نکاح کیا تین بار حضرت داؤد نی پکارا پر کچہہ جواب اوریا نی ندیا اور حضرت داؤد واویلا وامصیبتا کرتی تہی اور کہتی تہی یا الٰہی جیسا دو مظلومونکی ظالم سی دلوانی جاویگی تو میرا کیا حال ہوگا پہر حکم ہوا کہ مینی تیرا گناہ بخشا حضرت داؤد نی عرض کی کہ تو تو کریم و رحیم ہی لیکن اوریا معاف نہین کرتا ہی حقتعالی نی خطاب کیا کہ روز قیامت مین اوریا کو اتنی نعمتین اور حور و قصور دونگا کہ وہ خوش ہوکر تیرا قصور معاف کریگا حضرت داؤد خوش ہوئی کہتی ہین کہ بعد اس معاملہ کی حضرت داؤد تنتیس ۳۳ برس زندہ رہی اور اکثر شہر سی باہر نکلتی تہی اور لوگونکو جمع کرتی تہی اور زبور پڑہ کر اپنی گناہ کا نوحہ کرتی تہی بعضی مجلسون مین بسبب خوبی آواز دل سوز و جانگداز کی کئی آدمی مرتی تہی غرض اس مصیبت کے سبب اکثر انتظام سلطنت کا بگڑ گیا آخر الامر حضرت داؤد نی حضرت سلیمانؑ کو جو ولیعہد تہی وصی کیا اور خود جوار رحمت الٰہی مین رونق افروز ہوئی

ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام کا

اہل تاریخ لکہتی ہین کہ ولادت حضرت سلیمانؑ کی اوریا کی منکوحہ سی بعد توبہ قبول ہونیکی ہوئی ہی اور ایام طفولیت سی اونکی پیشانی مبارک پر آثار بزرگی کی ظاہر تہی اور صغیر سن مین احکام عجیب حضرت سلیمانؑ سی ظہور مین آئی کہ حیرت افزای علم تہی حضرت داؤدؑ اگرچہ اپنی بیٹی اکابر کا مونین لوگونسی مشورت کرتی تہی منجملہ اونمین سی وہ حکم جو قرآن شریف مین مذکور ہی یہ ہی کہ مینین آتا ہی دو شخص تہی ایک کا نام یوحنا دوسری کا نام ایلیا یوحنا کی بکریونی ایلیا کا کہیت کہایا جب حضرت داؤدؑ کی حضور مین یہ مقدمہ پیش ہوا قیمت کہیت کے نقصان کی برابر قیمت تمام بکریون کی تجویز مین آئی حضرت داؤدؑ نی تمام بکریان یوحنا کی ایلیا کی زراعت کے نقصان مین دین جب یوحنا محکمہ عدالت سی روتا باہر نکلا اور حضرت سلیمان نی حکم حضرت داؤدؑ کا سنا تو فرمایا کہ جناب نی بہت اچہا انصاف کیا لیکن مجہکو اگر اس مقدمہ مین حکم کرتی تو مین ایسا حکم کرتا کہ دونون راضی ہو جاتی حضرت داؤدؑ کو یہ خبر پہنچی فرزند ارجمند کو بلا کر پوچہا اونہونی بعد ثنا اور تاکید حضور کی عرض کی کہ نقصان ہردوگی مال کا دلوانا عین انصاف ہی لیکن اگر کہیت والیکو بکریان سپرد کرنیکا حکم ہوتا کہ تو ان بکریونکی دودہ اور پشم اور بچونسی منفعت لیوی اور بکری والیکو ارشاد ہوتا کہ تو اوسکی کہیت کو پانی دی اور پرورش کر جب حالت اول کو پہنچی تو مدعی کا کہیت دیکر اپنی بکریان لیجو حضرت داؤدؑ نی حکم اول کو موقوف کرکی مطابق تجویز سلیمانی حکم کیا متخاصمین خوش ہوکر دعا دیتی چلی گئی حضرت داؤدؑ نی اوس فرزند عالیمقام کی سر مبارک کو چوم کر جواہر و طلا کو نثار کیئی جب سلطنت حضرت سلیمانؑ کی مستقل ہوئی تو حق تعالی نی جن و انس و وحوش و طیور اور ہوا کو اونکا مسخر و فرمانبردار کیا حضرت سلیمانؑ نی جنات کو حکم دیا کہ ایک فرش بقدر طول و عرض لشکر کے تیار کرو اور جس چیز کی کارخانہ سلطنت مین احتیاج ہو سب مہیا کرکی فرش پر رکہو جب عزم سیر کا کرتے تو باد کو حکم دیتی کہ اس فرش کو کمال احتیاط سی بی لغزش و تزلزل لیکر اوڑ کر مع لشکر منزل مقصود کی اوڑتی جب صبح کی وقت ملک شام سی روانہ ہوتی تو چاشت کی وقت بقدر

ایک مہینے کی راہ کی ملک اصطخر میں پہنچتی اور عصر کے وقت جو اصطخر سے روانہ ہوتی تو شام کا کھانا کابل میں نوش جان فرماتی غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ سے یہی مراد ہے

بیان بیت المقدس کے بنانے کا

حضرت داؤد نے بنیاد بیت المقدس کی ڈالی تھی لیکن تمامت اوس کے بموجب وحی الٰہی کے حضرت سلیمان ع پر موقوف تھی اس واسطے حضرت سلیمان ع نے اپنے عہد دولت میں استادان چابک دست کو جمع کیا اور بنیاد ایک شہر کی ڈالی کہ جسکی بنا سنگ سفید سے کی اور بارہ برج بنائی پھر دیوونکو معدن کہانون میں بھیجکر لعل و یاقوت و فیروزہ و زمرد اور سونا چاندی نکلوانا شروع کیا اور بعضے جنون کو دریا میں موتی نکالنے کو مقرر کیا اور ایک فوج اونکی پتھر لانیکو معین کی جب سامان تیار ہوا تب سنگتراشون نے سفید اور سبز اور زرد پتھر ترتیب مناسب سے لگا کر چار دیوار مسجد تیار کی اور ستون اوسکی شفاف پتھرونکی نصب کئے اور دیوارونکی چھت کو موتی اور جواہر آبدار سے جمع کیا کہ اونکی روشنی اور براقی سے وہ عبادت خانہ شب تاریک میں مانند روز روشن کی منور رہتا تھا احکام بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو کوئی خالصاً لوجہ اللہ عبادت چاہے کہ ایک ساعت علماء ربانی اور اولیاء حقانی سے خالی نرہے ایک مدت تک یہ کارخانہ جاری تھا جب بخت نصر ملک شام پر مسلط ہوا تو اوسنے شہر کو خراب کیا اور موتی اور جواہر مسجد کی اکثر کر اپنے دار الملک میں لیگیا القصہ جب حضرت سلیمان ع محکمہ عدالت پر بیٹھتے تو حضرت آصف وزیر اعظم تخت کی سامنے کرسے پر بیٹھکر فیصلہ مقدمات کا کرتے اور چار ہزار عالم دست راست پر اور چار ہزار خواص لوگ چار ہزار جن دست بستہ کمربستہ خدمت میں اور پرند اوس اہل مجلس پر اپنی پرون کا سایہ ڈالتی تھی اور وقت زوال تک عدالت میں رہتے بعد اوسکی دیوان سے اوٹھے محل میں نوافل فرض پڑھتے اور باورچی خانہ میں سات سو کاڑی آٹا اور اوسیکی موافق رنگ برنگ کی سالن پکتی لوگونکو کھلاتی تھی اور خود بدولت زنبیل بناکر اوسکو بیچکر جو کی روٹی مسکینون کی ساتھ کھاتی

بیان بلقیس کا

حضرت سلیمان ع نے ہر ایک پرندے کو ایک ایک مہم کیواسطے مقرر کیا تھا اور ہُدہُد واسطے دریافت کرنے پانی کی مقرر تھا اسواسطے کہ وہ پانیکو زمین کی نیچے ایسا دیکھتا تھا جیسے کوئی شیشہ مین روغن کو دیکھتا ہے ایک روز سلیمان ع نے تخت رواں سے نماز کیواسطے اوترے اور لشکر کو حکم کھانا پکانے کا دیا ہُدہُد نے خیال کیا کہ جب تلک حضرت سلیمان ع مشغول ہیں تب تلک تو اوڑ کر اس ملک کی طول و عرض کو معلوم کرے اس خیال مین اوڑا اور ایک شہر میں پہنچا کہ تمام نہر و بستی اور باغون سے آباد تھا اور عمارت بہت خوشنما تھی ایک باغ مین اوترا اور ایک ہُدہُد سے ملاقات کی اور اوس ملک کا حال پوچھا اوسنے کہا کہ اس شہر کا نام شہر سبا ہے اور بادشاہ یہان کی ایک عورت ہے جس کا نام بلقیس ہے اور بارہ سردار ہیں ہر ایک کے حکم مین ایک لاکھ مرد مقاتل جنگی ہین اور بادشاہ اور رعیت سب آفتاب پرست ہین ہُدہُد یہ حال دریافت کرکے پھرا حضرت سلیمان نے جب ہُدہُد کو غائب پایا تب کرگس سے پوچھا اوسنے عرض کی کہ مجھکو معلوم

نہین لشکر پیاسا ہوا اور ہدہد موجود نہ تہا جو پانیکا نشان بتلاوی اسواسطی حضرت سلیمانؑ بہت غصہ ہوئی اور
فرمایا کہ اگر حجت روشن نہین بیان کریگا تو مین اوسکو قید کرونگا یا ذبح کر ڈالونگا اور عقاب کو اوسکی
تلاش کیواسطی بہیجا جب عقاب بلندی پر اڑکی تو اوسکو شہر سبا کیطرف سی آتا دیکہا پکڑکر حضور مین حاضر کیا
اور حضرت سلیمانؑ نی ہاتہ بڑہاکر ہدہد کا سر پکڑا ہدہد نی کہا یا نبی اللہ اوس دن کو یاد کرو کہ تم بہی خدا
عادل کی سامنی کہڑی ہوگی حضرت سلیمانؑ استغفار کی ہیبت سی کانپنی لگی اور اوسکو چہوڑکر پوچہا کہ تو کہان
گیا تہا ہدہد نی کہا کہ ایک خبر لایا ہون کہ تم کو اوسکی خبر نہین ہی اور احوال بلقیس کا جیسا دیکہا تہا مفصل
عرض کیا اور کہا کہ حق تعالیٰ نی تمام اسباب حشمت کا بلقیس کو دیا ہی اور ایک طلائی احمر کا تخت جڑاؤ جواہرات
کا ہی کہ پائی اوسکی یاقوت اور زبرجد کی ہین اسی گز کا طول اور چالیس گز کا ارتفاع ہی حضرت نی ہدہد سے
کہا ہم دیکہین تو سچا ہی یا جہوٹا ہی اور آصف سی ایک خط لکہوایا اس مضمون کا اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ
وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ معنی یہ خط
سلیمان کی طرف سی شروع ہی ساتہ نام اللہ کے بلندی مت کرو مجہپر اور آؤ میرے پاس مسلمان ہوکر
اور مہر لگا کر ہدہد کو دیکر روانہ کیا جسوقت ہدہد شہر سبا مین پہنچا بلقیس نے محل مین آرام فرمایا تہا
اور محل کی ساتون دروازے بند تہی ہدہد نی روزن مین سی جاکر بلقیس کی سینہ پر خط رکہ دیا جب بلقیس
جاگی اور خط دیکہا اور دروازے بند تہی تعجب کیا کہ کون خط لایا ہی جب ادہر اودہر دیکہا تو سوای ہدہد کی
کوئی نظر نہ آیا گمان کیا کہ یہی لایا ہے بعد اوسکی جب نظر مہر سلیمانی پر پڑی تو ہیبت سی کانپنی لگی اور خط
کو پڑہکر اعیان دولت کو بلایا اور مضمون بیان کرکی مصلحت پوچہی کہ تمہاری کیا صلاح ہی سب نی
عرض کی کہ فوج اور دولت اور سامان مہیا ہی اور ہم تابع حکم کی ہین پہر ملکہ نی پوچہا سلیمان کیسا آدمی
ہی بولی کہ بادشاہ عالیجاہ ہے لوگونکو موسیٰ کی دین کی دعوت کرتا ہی اور جن و انسان اور دیو و پری اور
وحوش و طیور سب اوسکی مسخر ہین بلقیس نے کہا کہ بادشاہ جس ملک مین جاتے ہین تو اوسکو خراب کرتی ہین
اور عزیزونکو ذلیل کرتی ہین اسواسطی مین ہدیہ بہیجتی ہون اگر پیغمبر ہے تو سوای اسلام کی راضی نہوگا اور
مین اوسکی ساتہہ مقابلہ نکرونگی اور اگر بادشاہ ہی تو ہدیہ قبول کریگا ارکان دولت نی یہ صلاح پسند
کی پہر بلقیس نی سو غلام بلباس زنانہ اور سو لونڈیان حسین بلباس مردانہ اور ایک یاقوت ناسفتہ
ایک حقہ مین رکہکر قفل زرین اوسپر لگایا اور دو اینٹین سونیکی اور دو چاندی کی مرصع واسطی ہدیہ کی
تیار کین اور منذر بن عمر کو جو بڑا دانا تہا واسطی رسالت کی مقرر کرکی کہا کہ جب تو بارگاہ سلیمانی
مین پہنچی تو اوسی التماس کیجیو کہ انہین سی عورتونکو مردونسی جدا کردو اور پوچہیو کہ اس حقہ مین
کیا ہی اور بتاوی تو اوسکی پیچہی درخواست کیجیو اگر سب باتین اوسنی درست بیان کین تو جانیو
کہ پیغمبر ہی تو یہ سب ہدیہ دیکر آئیو ورنہ پہیر لائیو اور اگر تکبر اور غرور سی باتین کری تو جانیو کہ بادشاہ ہے

ہرگز مت ڈریو دلیرانہ بات کیجیو اور اگر لطف و مہربانی سے بات کرے تو جانیو کہ پیغمبر ہے ادب سے گفتگو کیجیو یہ
سب سمجھا کر اوسکو رخصت کیا جبرئیل امین علیہ السلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس احوال سے اطلاع کی اور
مشکلات کے حل کرنیکا رستا بتایا حضرت سلیمان نے جنات کو حکم کیا کہ ایک میدان وسیع مین
جسطرف سے وکیل آتے ہین فرش ہو اور چاندی کی اینٹونکا بچھا دین اور چار اینٹونکی جگہ خالی چھوڑ دین اور
بنی آدم اور جنات جدا جدا صف باندھکر کھڑے ہون اور فرش کی کنارے پر تیرے اور بحری حیوانات کو
باندھین بعد اس تیاری کے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنا تخت اوس فرش پر بچھایا اور چار ہزار کرسیان زرین سیدھے
طرف تخت کی اور اتنی ہی اولٹی طرف ترتیب رکھوائی اور عظماے بنی اسرائیل اور علماے اسباط اوسپر
درجہ بدرجہ بیٹھے اور اوسی تمام لشکر پر پرندون نے اپنے پرونکا سایہ ڈالا تب بلقیس کے رسولونکو طلب
فرمایا وہ اوس جاہ وحشمت سلیمانی کو دیکھکر حیران ہوگئے اور اوس اینٹونکی فرش کو دیکھکر اونکو
ہدیہ نہایت حقیر نظر آیا مارے شرم کی وہ چار اینٹین تو اوس چار جگہ مین جو قصدًا خالی چھوڑ رہی تھی
رکھدین جب جنات کی صف پر پہنچے اور شکلین عجیب اور صورتین مہیب دیکھین تو مارے رعب کی قدم
آگے کو نہ اوٹھتا تھا جنون نے کہا کہ جلد جاؤ اور خاطر جمع رکھو کہ عدل سلیمانی ایسا نہین کہ ہم تم
جیسونسے تعرض کرین جب اوسکی فوج انسانی اور گروہ حیوانی پر گذرتی ہوئی حضور مین پہنچے جناب
نبوت مآب بکمال خوش اخلاقی اور ملائمت سے پیش آئے اور مرحبا کہکر بٹھایا منذر نے نہایت تواضع وادب سے
نامہ بلقیس کا حضور مین گذرانا جب منذر موافق فہمائش ملکہ کے اپنا حال عرض کرچکا تب حضرت سلیمان علیہ السلام
نے فورًا سب مردونکو عورتون سے جدا کیا اور فرمایا کہ اس حقہ مین ایک یاقوت ناسفتہ ہے اور تم چاہتے ہو
کہ مین اوسکو چھیدون فی الفور ایک دیو نے بموجب حکم کے چھید دیا اور وکیلونکی دلونسے زنگ شکوک کو دھویا
اور ہدیہ اونکا رد کرکے فرمایا تم چاہتے ہو کہ مال سے میری مدد کرو حق تعالی نے مجکو تم سے بہتر عنایت کیا ہے پھر
منذر سے فرمایا کہ جاکر اونسے کہو کہ ایمان لاوین ورنہ اتنا لشکر جرار بھیجونگا کہ تم اوسکے مقابلہ سے عاجز
ہوجاؤگے منذر نے جب یہ کیفیت ملکہ کے حضور مین مفصل بیان کی وہ بولی کہ سلیمان علیہ السلام فقط بادشاہ نہین ہے
بلکہ سلطنت اوسکی نور نبوت سے مزین ہے اور مجکو اوسکے مقابلہ کی طاقت نہین پھر حضور مین چلنے کے
تیاری کی اور اپنے تخت کو ساتوین محل مین رکھکر سب کے دروازے مقفل کئے اور جماعت کثیر کو اوسکی محافظت
کو معین کرکے ایسی حشمت اور تجمل سے روانہ ہوئی کہ آسمان کی آنکھین اوسکی دیکھنے سے کھلی ہوتی تھین اور منزل بمنزل
چلی کر کے لشکر سلیمان علیہ السلام سے ایک فرسنگ پر آن کر [illegible] کیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب ملکہ کی تشریف لانے
کی خبر پائی تو اہل مجلس سے فرمایا کہ کون ہے تم مین سے جو بلقیس کے تخت کو اوسکے آنے سے پہلے میرے پاس
لا دے ایک دیو عفریت نے عرض کی کہ مین اوسکو لا دونگا آگے اوسکے کہ حضور اس مقام سے اوٹھین اور
حضرت سلیمان علیہ السلام صبح سے زوال تک مجلس مین حکم کے بیٹھتے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون

لا دوں ہی جلد پہنچے جب آصف ابن برخیا جو وزیر اعظم تہی اور اسم اعظم الٰہی جانتی تہی بولے کہ میں لا دون گا.
آنکہ ہاوتنی جو ملک مارا اور پہر آنکہ کو کہولو سلیمان نے جب تخت بلقیس کا اپنی روبرو دیکہا تو فرمایا کہ یہ میرے
پروردگار کا فضل ہی یہ مجکو آزماتا ہی کہ میں شکر کرتا ہون یا کفران نعمت حکم کیا کہ اس تخت کی جواہرات
کی جگہ بدل دو چنانچہ انہوں نے بطور جواہرات سبز بجای سرخ کی اور سرخ بجای سبز بدل کر ایسی جڑ دئے گویا اصل سے
ایسا ہی تہا جس روز ملاقات بلقیس کی ٹہری اوس روز حضرت سلیمان نے ایسی مجلس بنائی کہ کسی
زمانہ میں کوئی مثل مجلس کا نشان نہیں دیتا جب بلقیس سریر سلیمان کی پابوسی سے مشرف ہوئی جناب رسالت
نے بہی اوسکی بموجب درجت کا خیال کرکے اپنی تخت کے کناری اوسکو جگہ دی وہ بعد بیٹہنی کی دمبدم گوشہ
چشم سی اپنی تخت کی طرف نگاہ کرتی تہی حضرت آصف نے پوچہا کہ یہ تخت تمہارا ہی کہا کہ گویا میرا ہی لیکن بسبب
تغیر جواہرات کی اپنی مکانو سنی حکم یقینی نکیا اسواسطی حضرت سلیمان اوسکی دانائی سی خوش ہوئی اور بلقیس
کو اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس اوتارا تب حضرت سلیمان کی خواتین اہلبیت اور بی بیان حرم سراکو
خبر ہوئی کہ حضور اوسکو اپنی نکاح میں لاوینگے تو سبنے رشک سی عرض کیا کہ اوسکی ساقہای سیمین بالونکی
کثرت سی سیاہ ہین اس قسم کی بی بیان کب لائق حضرت کی شان کے ہین غرض یہ تہی کہ حضرت کی
خاطر کو اوسسی نفرت ہو اور ہماری طرف زیادہ التفات حضرت سلیمان علیہ السلام نے واسطی تجربہ کی دیو ونکو حکم کیا کہ
تمام صحن ہمارا تیار کریں کہ کہود کر صاف پانی بہر دین اور مچہلیان رنگ برنگ کی اوسمین چہوڑ کر تمام
صحن کے مُنہ پر سفید براق کانچ جما دین کہ جو شخص باہر سی آوے تو اوسکو پانی سمجہی وہان تو حکم کی بعد صحن
فوراً صحن اسطرح تیار ہوا اور حضرت نے اپنا تخت ایسی مکان پر رکہا کہ جو کوئی حضور تک آوے تو اوسی صحن
سی گذرتا آوے بلقیس کو اوسی مکان میں طلب کیا بلقیس نے اوسکو پانی تصور کرکے اپنی ساق بلورین
کو کہولا تاکہ پاؤن پانی میں رکہ کر حضور میں جاوے ان حضرت سلیمان نے فرمایا یہ پانی نہیں کانچ کا ایسا فرش ہے
بلکہ پہلی ہی بلقیس نہایت شرمائی اور حضور میں ایمان لائے پہر حضرت سلیمان نے اونکی ساتہ نکاح کیا
بعد اوسکی پنڈلیونکی بال دور کرنیکی مشورے دیو ونے حمام کا بنانا اور نوری کا لگانا بتلایا اور اسباب
سی اونکی ساق سیمین کو بلورین بنایا

ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کا

جب حضرت سلیمان بیچ عبادت خانہ کی طاعت الٰہی میں مصروف رہتی تہے
ہر روز ایک عبادتخانہ میں ایک درخت جمتا تہا اور اپنی خاصیتین بیان کرتا تہا کہ میں فلانے فلانی مرض کے
دوا ہون اور میرا یہ اثر ہی حضرت سلیمان اونکو لکہواتی تہی ایک روز اوسی دستور سی عبادتخانہ میں
مصروف تہے ایک درخت زمین سی نکلا اوس سی بعد سوال کی عرض کیا کہ میرا نام خروب ہے اور میری خاصیت
یہی ہے کہ ملک اور سلطنت کی خرابی ہو گئے بعد اسکی خدا تعالی نے وحی بہیجی کہ اب تمہارا وقت رحلت
کا نزدیک آیا ہی آخرت کی سفر کی تیاری کرو حضرت سلیمان نے وصیت کے اور چیزین لکہوانیکی تہین

سو لکہوائین ہو اوسکی جناب الٰہی مین عرض کی کہ آسیب موت کا احوال ایک برس تک جنات پر اور
شیطانون پر پوشیدہ رہے کہ اس عرصے مین جو کام ہے اونکو سونپی ہین تیار ہو جاوین بعد اسکی غسل
کرکے لباس پاکیزہ پہنا اور عبادت خانہ مین تشریف لائی اور اوس لاٹہی پر جو ماندگی کیوقت تکیہ کرتی تہی
تکیہ کیا اور قابض الارواح نی روح مقدس کو قبض کرکے روضۂ رضوان میں پہنچایا جب حضرت سلیمان ع
عبادت خانہ مین آتی تہی اور عبادت مین مشغول رہتی تہی تو اوس مدت مین گذشتی حضرت کی مہمات
ملک سنبہالتی تہی اور شیاطین اونکی ہیبت سی سنبہلی کیوقت سامنی نہ رکہ سکتی تہی جب آنکہ اونکی کبہی
بی اختیار حضور پر پڑتی تہی تو گمان کرتی کہ آپ عبادت مین کہڑی ہین [illegible] کرتی تہی جب
ایکسال پورا ہوا اور دابۃ الارض یعنی دیمک نی لاٹہی کی جڑ کہالی اور حضرت سلیمان گر پڑی جب دیونکو
اونکی رحلت کا احوال ظاہر ہوا اور خبر موت کی عالم مین مشہور ہوئی اور اصل حکمت حضرت سلیمان ع کے
موت کے چہپانیکی یہ تہی کہ آدمیونکو شیطانونکی دعوے سی یہ گمان تہا کہ وہ غیب جانتے ہین جب حضرت
سلیمان نے دار الآخرۃ کو انتقال کیا اور ایسا واقعہ عظیم اونسے برس روز تک مخفی رہا تب آدمیون کو یقین
ہوا کہ وہ [illegible] غیب [illegible] نہین [illegible] بہر حال سلیمان جیسے بادشاہ بہی دار فانی سے ملک بقا کو پہنچے

ذکر حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ

ہر چند کہ لقمان کی نبوت مین
اختلاف ہے لیکن جو ذکر اونکا انبیاء کے حال کے ساتھ مذکور ہوتا ہے اور حق تعالیٰ نے قرآن [illegible] مین
اونکا ذکر فرمایا ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ اس واسطے اونکے احوال بہی
ذکر کیا جاتا ہے حضرت لقمان کی ماں کا نام [illegible] تہا نوبہ جو حبش کی تعلق [illegible] رہنی والی تہی اور
شغل بکریون کی چرانیکا رکہتی تہی جب اللہ تعالیٰ نے اونکو حکمت عنایت کی تو ایک روز مجمع عام مین لوگونکو
اپنی کلمات حکمت کی فیض پہنچاتی تہی ایک رفیق نے ایام سابق کے پوچہا کہ تم ہمارے ساتہ بکریان چراتے
تہی حکمت کہان سی سیکہی اور یہ مرتبہ کیسا پایا بولے کہ سچ بولنی سی اور بیفائدہ باتین چہوڑ دینی سے
اور امانت مین خیانت نکرنے سے اور ابتدا مین حضرت لقمان ع ایک شخص کے غلام تہی کہ تیس مثقال طلا
کو اوسنے خریدا تہا اور سبب آزادگی کا یہ ہوا کہ [illegible] میان نے حکم کیا کہ ایک بکری ذبح کر اور جو عضو
بہتر ہے وہ میرے پاس لا لقمان ع [illegible] دل اور زبان میرے پاس لے گئے بعد چند روز کے میان نے
حکم دیا کہ ایک بکری ذبح کر اور بدترین اعضا میرے پاس لا لقمان پہر دل اور زبان میرے پاس لے گئے میان
نے پوچہا کہ اول تو بہترین اعضا دل اور زبان کو سمجہ کر لایا تہا اور اب بدترین اعضا جو میں نے مانگا
تب بہی تو یہی لایا لقمان نے کہا جب زبان بد قول ہوتی اور دل ناکاری وصفوں سی صاف ہو تو عقلمند
کی نزدیک بہترین اعضا ہے ورنہ بدترین

ذکر حضرت یونس علیہ السلام کا

انکا اسم
یونس مشہور پیغمبرون مین سے ہین حق تعالیٰ نے اونکو شہر نینوا مین پیغمبر کرکے بہیجا اور [illegible]

ایمان کی ہوگو نکو دین موسوی کی دعوت کی خدا کی مہربانی کا امیدوار کیا اور عرصہ [illegible] لیکن کسی نوع
کا فائدہ نہوا اور کسی نے تابعداری نہ کی بلکہ اونکی رسالت کی تکذیب اور دست درازیا [illegible] دینا شروع
کیا بعد اوسکی حضرت یونس ع نی دعا کی الٰہی پہر [illegible] قوم نی میری تکذیب کی [illegible] غیب [illegible] نازل کر
[illegible] کی حضرت یونس [illegible] اپنی اہل وعیال کو لیکر نکلی [illegible] تین دن کی بعد تیسر عذاب
نازل ہوگا اور اسی ملک مین ایک [illegible] مین جاکر مقام کیا اللہ تعالیٰ نی آتش جہنم مین سی تہوڑی حرارت اوس
شہر [illegible] اور پشیمان ہوکر حضرت یونس کو طلب کیا جب نپایا تو بیقرار ہوکر
سب [illegible] باہر ایک [illegible] پاس جمع ہوئی اور لڑکون کو ماؤن سی اور بچہ نکو چارپایونسی جدا کیا
اور کئی روز تک زاری و بیقراری مین مشغول رہی اللہ کریم نی اونپر رحم کیا اور اوس عذاب کو اوٹہایا بعد
نجات اہل نینوا کی حضرت یونس ع شہر کیطرف متوجہ ہوئی تا دریافت کرین کہ قوم کا انجام کیا ہوا [illegible]
مین ایک [illegible] انسان ملا اور کہا کہ اونسی تو عذاب دفع ہوگیا اگر جاؤگی تو تمہاری تکذیب کرینگے
حضرت یونس قوم کی جہٹلانیکی خیال سی غصہ ہوکر انتظار حکم [illegible] کا نکری [illegible] کہ اگر مین وہان جاؤنگا
تو وہ مجھکو کاذب کہینگی پہر اپنی اہل وعیال کو لیکر [illegible] کنارے پہنچی اہل کشتی سی
کہا کہ ہمکو دریا سی پار کردو اون لوگون نی کہا کہ ہمارے کشتی مین بوجہ [illegible] آدمی [illegible] بٹہالو اور
[illegible] یونس نی بعضی متعلقونکو اوس کشتی مین بٹہایا اور خود دوسرے
[illegible] کشتے کی منتظر رہی جب دوسرے کشتے آپہنچی تو حضرت یونس اودہر متوجہ ہوئی کہ
اونسی التماس [illegible] ایک بیٹی کا پاؤن پہسلا وہ دریا مین ڈوب گیا اور دوسرا بیٹا [illegible]
تہا اوسکو بہیڑیا لی گیا حضرت یونس نی جانا [illegible] آسمانی [illegible] جب کشتی مین بیٹہی [illegible]
کشتی دریا کی بیچ مین [illegible] گرداب مین گرکر ہل نسکی [illegible]
[illegible] کشتی والون نی کہا کہ [illegible] کشتی مین کوئی بندہ اپنی مالک سی بہاگ کر
بیٹہا ہی اسواسطی کشتی اٹک رہی ہی لوگون نی ہرچند تلاش کیا کوئی بندہ بہاگا ہوا نہ ملا حضرت یونس
کا جمال اور جلال دیکہکر کسی کو وہم و خیال نگذرتا تہا جو یہ گمان اونپر لیجاتی حضرت یونس نی فرمایا کہ وہ
بندہ بہاگا ہوا مین ہون [illegible] مجھکو دریا مین ڈالدو اونہون نی کہا استغفر اللہ ہم تمکو کسطرح پانی مین
[illegible] بلکہ [illegible] شریف کی برکت سی اس گرداب بلا سی اپنی نجات جانتی ہین حضرت یونس
[illegible] ہی اوسکو دریا مین پہینک دو جب قرعہ ڈالا تو حضرت یونس کی نام
[illegible] لوگون نی [illegible] قرعہ کا اعتبار نہین کبہی یہ خلاف بہی پڑتا ہی ہم تمکو ہرگز نڈالینگے
القصہ تین بار قرعہ ڈالا ہر بار حضرت یونس کی نام پر پڑا جب بہی اون لوگون نی انکار کیا اوس عرصی
[illegible] ایک مچہلی کو حکم کیا وہ اپنا منہ پہیلا کر [illegible] آتی تہی آخر ناچار ہوکر حضرت

یونس ع کو دریا میں پھینکا اوس وقت خطاب الٰہی مچھلی کو پہونچا کہ یہی یونس کو تیری رزق کا لقمہ نہیں کیا ہی
بلکہ تیری پیٹ کو [illegible] کا قید خانہ بنایا ہی خبردار کچھ آسیب اونکو نہ پہنچاویو چالیس دن تک حضرت یونس
مچھلی کی پیٹ میں رہی مانند بیمار کی حضرت یونس ع نے اونکو سی حجاب اوٹھا دیا یعنی مچھلی کا پیٹ مانند کانچ کی
صاف اور شفاف کر دیا [illegible] ملاحظہ کرتی تھی [illegible] تسبیح میں مشغول رہتی تھی
جب حضرت یونس تھی اوس ظلمات میں پکارا لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین تب اللہ تعالی نی جبرئیل کو بھیجا کہ مچھلی سی کہے کہ یونس کو [illegible] نکال [illegible]
کنارہ پر اوگل دی اب میں اوسی ساعت ہوں مچھلی نی حضرت یونس کو [illegible] کنارہ [illegible] ڈال دیا اور
درخت کدو فی الحال پیدا ہوا اوسکی نیچے یونس ع نی آسائش پائی اور ایک جنگل کی ہرنی کو
الہام ہوا کہ وہ ہمیشہ آن کر دودھ پلا جاتی تھی جب کچھ توانائی بدن میں آئی اور وہ درخت سوکھ گیا تو حضرت
یونس ع نی اوسکی سوکھنی سی بسبب حرارت آفتاب کی بہت غم کیا اور رونی لگی جبرئیل فرمان لائی کہ ایک درخت کے
سوکھنی سی کہ چندان قیمت نہیں رکھتا ہی تمنی اتنا غم کیا اور ہزاروں مخلوق کی ہلاک ہونیکا اندیشہ نکیا اور
بددعا کی کہ ایک [illegible] حضرت یونس ع نی متنبہ ہوکر استغفار کیا جب وحی آئی
کہ پھر قوم میں جاؤ وہاں سی روانہ ہوئی جب [illegible] شہر کے پہنچی تو ایک گوالی سی پوچھا کہ تو کون ہے
وہ بولا کہ میں یونس بن متی کی قوم میں سی ہوں آپ [illegible] کہ وہ یونس کو [illegible] اور اوسکی
قوم کا کیا حال ہوا اوسنی کہا کہ یونس بہترین مخلوقات ہی اور اوسکی بعد قوم پر عذاب آیا تو جب ہم لوگوں نی
[illegible] تو سب نی توبہ کی اور [illegible] وہ عذاب دفع کیا [illegible] نجات بخشی جب
حضرت یونس نی اوس گوالی سی [illegible] اوسنی کہا کہ قوم بھی یونس کی خدا کی کہ جب سے یونس غائب ہوا
تب سی [illegible] برسی اور کہا [illegible]
حضرت یونس [illegible] ہاتھ پھیرا اونکی تھن [illegible] دودھ سی [illegible] گوالی نی کہا واسطے کہ یونس زندہ ہی تو تم
یونس ہی آپ نی فرمایا میں یونس ہوں تو جا کر قوم کو میری خبر پہنچا گوالی نی کہا بادشاہ نی مقرر کیا ہی کہ اگر کوئی بغیر
حضرت یونس ع کی سلامتی کی خبر پہنچاویگا تو میں اپنا ملک اوسکو دونگا حضرت یونس کی [illegible] کاٹ ڈالا ہی
اگر [illegible] ہوں گا اب اگر میں بغیر حجت کی یہ خبر پہنچاؤنگا تو لوگ کہینگی کہ یہ گوالا [illegible] کی لالچ سی جھوٹ
بولتا ہی سب تکذیب کرینگی بلکہ مار ڈالینگی حضرت یونس نی فرمایا کہ [illegible]
پتھر کہ جسپر میں بیٹھا ہوں گواہی تیری کلام کی صدق پر دینگی جب گوالی نی [illegible]
ایک اکٹھا ہو گیا اور اوسکی تکذیب کرنی لگی جب اونکو اپنی ساتھ جنگل میں [illegible] گواہی دی [illegible]
یونس کی [illegible] پیا ہی او پتھر نی شہادت دی کہ جسپر بیٹھی تھی لوگ [illegible] ہوکر حضرت یونس کے
تلاش کرتی لگی آخر اوسی جنگل میں ایک درخت کی نیچی نماز پڑھتی ہوئی پایا جب [illegible]

تو قدمون پر گر پڑے اور ہاتہ پانون چومنے لگے اور نہایت عزت اور احترام بجا لائی غرض ملکہ سبا دولت
نصاب ہوکر شہر مین آئی اونکی قدم شریف کی برکت سے اوس ملک مین جمعیت و آسودگی حاصل ہوئی اور دین
و شریعت سکہانی مین مصروف ہوئی اور آخر عمر تک عبادت حق اور پرہیزگاری کرتی رہی واللہ اعلم

ذکر حضرت عزیر علیہ السلام کا

جب بخت نصر نے بیت المقدس کو خراب کیا اور حضرت عزیر کو بنی اسرائیل کے ساتہ قید کرکے بابل کو لیگیا اور اوس زمانہ
مین توریت کا کوئی بڑا عالم اور حافظ توریت نہ تہا جب بخت نصر کے قید سے خلاصی پائی اور اپنی وطن کیطرف
روانہ ہوئی گذر اونکا ایک ویران گاؤن پر ہوا اوس گاؤن کی باغ مین ایک درخت کی تلی اوترے اور
اونکی پاس کچہ انجیر اور شیرہ انگور تہا اپنی مرکب سی اترے سامان آگی رکہکر مرکب کو مضبوط باندہا اور اوس
گاؤن کی گری ہوئی دیوار و چہت اور پرانی ہڈیون پر نظر کرکی کہا کہ خدا تعالی انکو کیونکر زندہ کریگا بعد موت
کی اسی خیال مین حضرت عزیر سو گئی اور اللہ تعالی نے خواب مین اونکی روح قبض کرکے اونکی جسم کو
نظرون سی غائب کر دیا اور وہ طعام اور شیرہ بدستور تر و تازہ رہا مرکب بہی ہلاک ہوگیا اور کئی برس کے
بعد حضرت عزیر کو زندہ کیا ایک فرشتے نے اونسی پوچہا تم یہان کتنی دیر تک رہی یعنی کتنی مدت گذری
اونہون نے فرمایا ایکدن یا کم ایکدن سے یہان رہا فرشتے نے کہا نہین بلکہ تم سو برس یہان رہے لیکن
اب تم اپنی طعام و شراب کو دیکہو کہ ہنوز باسی ہوا اور متغیر نہین ہوا اور نظر کرو اپنی گدہی مری کی طرف
کہ کس طرح ہم اوسکو گوشت پوست پہناتی ہین جب حضرت عزیر نے اپنی گدہی طرف نظر کی تو کیا دیکہتی ہین
کہ وہ گلی ہوئی ہڈیان آپسمین ملتی جاتی ہین اور [illegible] جاتا ہی اوسپر گوشت چڑہا کر پوست
پہناکر زندہ کیا پہر حضرت عزیر [illegible] کہتی ہین کہ [illegible] آپ کی لونڈی
[illegible] ایک گہر کے [illegible] دروازی پر دیکہا پوچہا یہ عزیر
کا گہر ہے اوسنے کہا ہان تو کون ہی جو مدت کے بعد [illegible] کا نام لیتا ہی جواب دیا کہ عزیر مین
ہون لونڈی نے کہا سبحان اللہ وہ سو برس سی غائب ہی اوسکا کچہ پتا نہین ملتا اگر تو سچا ہی تو دعا کر جو
میری آنکہین بینا ہو جاوین تو مین تجہکو پہچانون اسواسطی کہ عزیر مستجاب الدعوات تہا حضرت عزیر نے
دعا کی اللہ تعالی نے اوسکی آنکہون کو [illegible] کہا خدا نے اوسکو بینا کیا وہ دیکہکر بولی کہ مین گواہی دیتی ہون
[illegible] غائب ہوئی [illegible] اب تک کچہ تفاوت صورت [illegible] چہری مین نہین ہوا ایک بیٹا اون کا
[illegible] برس کا اور پوتی [illegible] بہی سفید ریش ہو گئی تہی لونڈی نے مجلس مین جاکر حضرت کی
اولاد سی اور بنی اسرائیل سی یہ حال [illegible] سنایا وہ لوگ تکذیب کرنے لگے تو اوسنی کہا مین وہ لونڈی
ہون اونکی دعا سے خدا نے مجکو [illegible] بینا کیا یہ سنکر سب لوگ دوڑکر آئی حضرت عزیر کی بیٹی نے کہا کہ ہمارے
[illegible] تہا حضرت عزیر نے [illegible] کی بیچ مین ایک علامت ہے [illegible]

[illegible] نے کہا [illegible] قید ہو گا کہ توریت مجکو سنا ہے اوسواسطی [illegible] توریت یاد [illegible] کسی کو عزیر سی بہتر
[illegible] حضرت عزیر نے توریت کو سرے سے
[illegible] نہ تہی [illegible] بخت نصر [illegible] قرار [illegible] بستر توریت [illegible] شائع ہو گئی [illegible] تو لوگون کا بعض علمانے اوسکو
[illegible] کیا اور لوگون نے [illegible] نہ کیا سب لکہا [illegible]
چہپا کر رکہا تہا [illegible] کیا اور دونون کا [illegible] کیا ایک حرف کا بہی تفاوت نہ تہا [illegible]
[illegible] اور سب معتقد ہوے لیکن بعد اعتقاد کے گمراہی مین پڑے اور کہا کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے القصہ [illegible] برس باقی
[illegible] پاس برس اور جیے اور ہدایت خلق مین مصروف رہے آخر
[illegible] جان کو [illegible] جان [illegible] فرمایا اور عالم قدس کو رونق بخشی

ذکر حضرت مریم علیہا السلام کا

حضرت زکریا کے باپ کا نام باذان تہا اور حضرت مریم کے قبلہ گاہ کا نام عمران تہا
[illegible] اور اونکے بسبب بڑہاپے کے اولاد ہونے سے نا امید
اور عمران کی ایک بیبی پیدا ہو کر پہر اولاد نہین ہوتی تہی اور بی بی [illegible] اونکو بہت تمنا
تہین ایک روز بی بی نے ایک مرغ کو دیکہا کہ [illegible] اپنی بیضہ کو توڑا اور اوسمین سے بچہ پیدا ہوا
اولاد کی ہوئی اور خدا سے دعا مانگی [illegible] قدرت کاملہ سے حمل رہ گیا بعد ظہور حمل کے اونہون نے نذر کی اگر
[illegible] اسکو [illegible] تو مین اوسکو [illegible] دنیا کے [illegible] سے بچا کر واسطے عبادت خالق کے بیت المقدس کے
[illegible] ہوئین اور دعا مانگی کہ الٰہی [illegible]
[illegible] مین [illegible] جب حضرت مریم پیدا ہوئین تو [illegible]
اور بیٹی لائق خدمت بیت المقدس کی نہین اور [illegible] اسکا نام [illegible] کہا تو [illegible]
اپنی [illegible] بہرحال والدہ [illegible] مریم کو ایک خرقہ مین لپیٹ کر بیت المقدس [illegible] پرورش [illegible]
[illegible] اوس [illegible] مین [illegible] حضرت زکریا [illegible]
حضرت زکریا نے فرمایا کہ اوسکی خالہ [illegible] ہون [illegible]
[illegible] کی [illegible] توراۃ لکہتی [illegible] کا نام [illegible] ٹہرایا کہ قلم [illegible]
[illegible] تین بار [illegible] ہر بار حضرت زکریا کا قلم نکلا ناچار
[illegible] وہ کفالت اور تربیت مریم کی [illegible]
ہو کر حضرت زکریا کی کفالت پر راضی ہوئین حضرت زکریا نے اونکو پرورش کیا جب بی بی مریم بڑی ہوئین
تب فرمائین کہ مسجد کی خدمت اور عبادت کی لائق ہوئین جب حضرت [illegible] مسجد مین لائے اور ایک
حجرہ مسجد مین بنا کیا کہ بغیر زینہ کے کوئی جا نہ سکتا تہا جب حضرت زکریا [illegible] باہر جاتے تہے تو
[illegible] زینہ کو اوپر کہینچ لیتی تہین اور دروازہ کو قفل کر جاتی تہی جب [illegible]
[illegible] مین [illegible] سردی کی گرمی مین اون پاس دیکہتے اور پوچہتے [illegible]
[illegible] یہ میوے [illegible] کہان سے آیا وہ کہتین [illegible] من عند اللہ یعنی اسکے [illegible]
[illegible] کہ مریم کو بغیر [illegible] دیتا ہے [illegible]
[illegible] اور [illegible] اونکے ایک فرزند [illegible]

پکارا کہ اے زکریا اللہ تعالیٰ تمکو فرزند دیتا ہے بشارت کا جسکا نام یحییٰ ہے انہوں نے کہا کہ کیونکر میرے بیٹا ہوگا
قبیلہ میرا عقیمہ ہے اور میں بوڑھا ضعیف ہوں ملائک نے کہا کہ وہ خدا قادر ہے ہر بات پر ... اوسکی حمل رہنے
کی یہ کہ تو تین دن تک لوگوں سے باتیں نکر سکیگا مگر اشارہ سے القصہ حضرت یحییٰ تولد ہوئے باپ کے
مکان میں اونکی پیدا ہونے سے ... یحییٰ کو ... میں نبوت بخشی ایک روز جب
برس کی عمر میں لڑکوں نے ... کہ کھیلتے تھے لڑکے ... آؤ کھیلیں آپ نے فرمایا کہ مجکو خدا نے
کھیلنے کو نہیں پیدا کیا ... عمر میں لباس ربیانوں کا پہنا اور اکثر اوقات بیت المقدس میں عبادت
کرتے تھے اور بہت روتے تھے اور جب دوزخ کا ذکر سنتے تھے تو بیہوش ہو جاتے جب رونا اون کا
حد سے زیادہ ہوا تو باپ نے کہا بیٹا ہم نے تمکو اپنی دل کی خوشی کیواسطے خدا سے مانگا تھا اب تمہارے رونے
سے ہمارے عیش تلخ ہوتے ہیں حضرت یحییٰ نے عرض کی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ بہشت اور دوزخ میں
ایک بیابان آتش کا ہے کہ وہ سوائے آنکھوں کے پانی کے نہیں بجھتا پھر مجکو کیوں منع کرتے ہو

ذکر حضرت زکریا علیہ السلام کے قتل کا

کہتے ہیں کہ جب
حضرت مریم کو حمل رہا اور رسوا حضرت زکریا کے گھر ... رہا ... جاتا تھا یہود نابہبود اکثر
اونکی طبیعتوں میں اختراع اور بہتان پھیرا حضرت زکریا کو زنا کی تہمت سے متہم کیا اور ارادہ قتل کا کیا
جب حضرت کو یہ بات معلوم ہوگئی تو قوم میں سے نکلکر بھاگنے کا قصد کیا رستے میں ایک درخت
دیکھا ... یا نبی اللہ مجھ میں آؤ جب حضرت زکریا اودھر متوجہ ہوئے تو درخت بیچ میں سے
پھٹا اور زکریا اوس میں بیٹھ گئے پھر درخت کی اجزا بدستور سابق ملکر متصل ہو گئی مگر شیطان
لعین نے اونکی چادر کا کونا پکڑ لیا وہ درخت سے باہر رہگیا جب یہود ... آئے تب شیطان
نے بصورت انسان ... کہا کہ میں نے ایک بڑا جادوگر دیکھا کہ اپنی جادو کی زور سے درخت کو چیر کر
اوس میں چھپ گیا قوم نے اوسکو جھٹلایا تب بولا کہ ... اوسکا جو باہر رہ گیا ہے سو میرے سچ پر دلیل
ہے قوم نے چاہا کہ درخت میں آگ لگا دیں ... ملعون نے صلاح دی کہ آرے سے چیر ڈالو جب آرا
حضرت زکریا کی سر مبارک پر پہنچا تو ساکنان عرش بریں اور ملائک آسمان و زمین میں کھلبلی پڑ گئی
مگر وہ شاہ بے پرواہ ... کر لب نکھولتے تھے اور سوای آہ سرد کی کچھ بات نہ بولتے تھے حضرت
زکریا نے چاہا کہ آہ کریں حکم ہوا کہ اگر آہ کرو گے تو نام تیرا دفتر نبوت سے مٹا دونگا سبحان اللہ
... کی سر پر آرہ ... ہیں ... دم نہیں مارتے ... درخت امید سے پھل ... ہیں ...
... جو چاہے سو کرے اوسیکا حکم اور اوسیکا اختیار
... استقامت سے ... عالی ہمت نے جان شیرین کو سونپا اور گروہ انا للہ

[illegible] حضرت یحییٰ علیہ السلام کا

حضرت یحییٰ کی زمانہ مین ایک بادشاہ تہا اور اوسکی بھتیجی کے بطن تا مبارک مین انبیا اور علما سے بغض
رکہتا تہا اور اوسکی بہتیجی اوسکی نگاہ مین نہایت شکیلہ اور جمیلہ تہی اور وہ بسبب بڑا ہونے کی جاہتی
تہی کہ بیٹی کو بادشاہ کے نکاح مین دیوے تاکہ دوسری عورت کا تسلط گہر مین نہو بادشاہ نے اوسکا یہ
ارادہ دریافت کرکے کہا کہ مین حضرت یحییٰ سے پوچہ لون اگر نکاح میرا اوسکے ساتھ جائز ہوگا تو کرونگا
حضرت یحییٰ سے پوچہا اونہون نے جواب دیا کہ یہ عقد باطل اور نکاح فاسد ہے بادشاہ نے جورو سے
کہا کہ یحییٰ پیغمبر خدا ہے وہ اس نکاح سے منع کرتا ہے اس نابکار نے اپنے دلمین حضرت یحییٰ سے کینہ
پکڑا ایک روز بادشاہ کی پاس حالت مستی مین اپنی بیٹی کو آراستہ کرکے بہیجا ... بہنے
کہر اغیار سے خالی پاکر چاہا کہ فعل بد کرے لڑکے نے انکار کیا اور کہا کہ جب تلک تو میری حاجت
بر نہ لاویگا تب تلک مین تجکو قدرت ندونگی بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ یحییٰ ابن زکریا کا
قتل ہے بادشاہ تو نشہ کی خروش سے اور شہوت کی جوش سے بیہوش تو ہو ہی رہا تہا کہا تو مختار
ہے اوس دختر بداختر نے فی الفور حکم سے حضرت یحییٰ کا سر مبارک تن نازنین سے جدا کرکے
طشت مین رکہکر بادشاہ کی مجلس مین منگوایا تین بار اوس سر سردار اصفیا کی سر سے آواز آئی کہ ای
بادشاہ یہ تیری بیٹی تجپر حرام ہے قادر ذوالجلال کی قدرت سے اوسیوقت زمین اوس بادشاہ کو
معہ دختر بداختر کے نگل گئے **بیت** حلم والحکم تجہ سے جدا ہوا ... جو گذری تو ...
جب وہ پیغمبر معصوم مارا گیا تو اللہ تعالی نے فارس کے بادشاہ کو بنی اسرائیل پر مسلط کیا کہ
اوسنے ... کیا اور حضرت یحییٰ کی خون کی عوض مین ... کا بیجل نکالا اور لشکر جرار
لیکر تمام ملک شام کو زیر و زبر کیا اور بیت المقدس کے پاس ڈیرہ کیا اور لشکر کی سردار کو
حکم دیا کہ اتنی یہود قتل کرو کہ خون ... بیت المقدس کے ... پہنچی القصہ اوس ... اپنی تلوار میان سے
کہینچکر سر افشانی یہود کی شروع کی ... مین کہ حضرت یحییٰ کا خون جسطرح ... کہ قتل ہوئے
تہی جوش مین تہا بند نہوتا تہا جب ستر ہزار یہود قتل ہوی تب خون حضرت یحییٰ کا بند ہوا اور اوس
سردار کو باقی لوگون پر رحم آیا مگر بادشاہ نے فرمایا تہا کہ جبتک میرے لشکر تک نہر خون کی نہ پہنچے
تب تک ہاتہ قتل سے مت اوٹہائیو پہر اوس سردار نے بادشاہ کی تسلی خاطر کیواسطے جاری
نہر کی جب نہر خون سے لشکر کو پہنچی تب قتل موقوف ہوا **ذکر حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کا** حضرت مریم کا حمل حضرت ... کے ... ہونے کا سبب
ہوا اور کیفیت حمل رہنے کے یون ہے کہ ایک روز حضرت مریم اپنے خالہ کی پاس ...
... کرنے گئیں ... کر جاہتی تہین کہ غسل کرین جبرئیل ایک بشر ... جوان خوب ...
کی صورت مین ظاہر ہوئے حضرت مریم نے دیکہا کہ ایک شخص نامحرم ... کی طرف متوجہ ...

حجاب ... وہ ہوکر فرمایا کہ مین پناہ مانگتی ہون تجہ سے ساتھ اللہ کے اگر تو پرہیزگار ہی جبرئیل نے
کہا مین وہ شخص نہین ہون کہ جس سے تو ڈرتی ہی مین اللہ کا رسول ہون تجکو بشارت دینے کو آیا
ہون حضرت مریم نے کہا کیونکر میرے بیٹا ہوگا مجہکو تو کسی بشر نے چہوا نہین اور مین بدکار
عورت نہین ہون جبرئیل نے کہا سچ ہی تم ایسی ہی ہے لیکن تیری ... ہمکو بغیر باپ
کی بیٹا پیدا کرنا آسان ہی مین او عیسیٰ کو ... زبان اور رحمت عالمیان بناونگا اور یہ حکم ہوچکا ہی
بعد اوسکی حضرت جبرئیل نے مریم کے جیب گریبان مین حضرت عیسیٰ کے روح مبارک کو پہونک
دیا فی الحال ... یوسف نجار جو حضرت مریم کی ماموں کا بیٹا تہا بیت المقدس
مین عبادت کرتا تہا اور کبہی کبہی حضرت مریم کو اونکی خالا کی گہر پہنچا دینیکو جاتا تہا جب حمل کے
احوال سی واقف ہوا نہایت غمگین ہوکر پوچہا کہ اب تو مجکو تمہاری پرہیزگاری مین بہت شک ہے
اگر حکم ہو تو پوچہون حضرت مریم نے رخصت دی اوسنی پوچہا کہ کوئی درخت بغیر تخم کی پیدا
ہوتا ہی یا کوئی تخم بغیر درخت کی ہوتا ہی حضرت مریم نے کہا کہ حق تعالی نے پہلا درخت کس
تخم سے پیدا کیا پہلا تخم کس درخت سی نکالا آخر اوسنی ظاہر پوچہا کہ کوئی فرزند بغیر باپ
کی ہوا ہے حضرت مریم نے جواب دیا بلکہ بغیر ماں کی بہی ہوا ہی آدم ... کو بغیر باپ ماں کی
پیدا کیا ... مین یوسف نے اونکی تصدیق کرکے کہا کہ سوال بطریق حکمت کی تہا نہ بقصد ...
کہ جب ولادت حضرت عیسیٰ کی نزدیک ہوئی حضرت مریم کو ندا ہوئی کہ اس شہر سی باہر
جاؤ اگر قوم تمکو اس وضع پر دیکہینگے تو تمہاری فرزند کو قتل کر ڈالینگی حضرت مریم ... یوسف
نجار کو لیکر بیت المقدس کیطرف روانہ ہوئین اور جبرئیل ... ہمراہ ... کوس راہ طے
کی تو ایک گاؤن مین جسکو بیت اللحم کہتے تہے پہنچی اوس وقت درد کی مارے ... اتریں اور پشت
مبارک ایک خرما کی سوکہی درخت سی لگا کر بیٹہین اور جزع ... کاش مین اسحال ... مرجاتی
اور نسیا منسیا ہو جاتی حق تعالی نے ملائک کو بہیجا اور اپنے فضل سے وہان ایک چشمہ پانی کا
ظاہر کیا ملائک نے حضرت عیسیٰ کو چشمہ مین غسل دیا اور حضرت جبرئیل نے بحکم رب الجلیل
ندا کی کہ ای مریم غمگین مت ہو کہ اللہ تعالی نے تیری واسطی نہر جاری کی اور سوکہی
خرمکی ... سبز کیا اب ہلا تو شاخ کہجور کی اور گرا اپنی اوپر خرما تازہ کہا اور پی اور اپنی
... پیدا ... ٹہنڈی کر بعد حضرت مریم نے جبرئیل سے پوچہا کہ اگر لوگ مجہی کہینگے کہ یہ
... کہان سی لائی ہے تو مین کیا جواب دونگی حضرت جبرئیل نے کہا کہ اگر کسیکو تو
دیکہی تو اشارہ سی کہیو کہ مینی واسطی خدا کے نذر کیا ہے کہ بنی آدم سے آج بات نہ کہونگی
اور اوس زمانہ مین جیسی طعام ... آپ سے روزہ رکہتی تہی ویسی بات سی بہی رکہتی تہی جب

اسرائیل نی حضرت مریم کی چلی جانیکی خبر پائی تو اونکی پیچھی روانہ ہوئی جب سامنی گئی اونکی پاس پہنچی کہنی لگی
پہاڑ لائی اور سر ہمسایان الٹنی لگی اور بولی کہ یہ کیا کار بد کیا تونی ای ہارونکی بہن یعنی تو وہ تو تہا باپ جو نیکی عبادت کرتی
تہی تیرا باپ آدمی برا نتہا اور تیری مان ہی بدکار نتہی حضرت مریم نی اشارہ طرف عیسیٰ کی کیا کہ اسی پوچھو سب
غصہ ہوکر بولی کہ لڑکا بہ آنچ ہی سے کیا سخری کرتی ہی کیونکر یہ بات کریگا کہ ہی کیجھو تیمین ہی حضرت عیسیٰ بحکم خداوند تعالی
کی بولی کہ مین بندہ خدا ہون اور خدا نی مجھکو کتاب دی ہی اور مجھکو نبی کیا ہی جب یہودی یہ معجزہ دیکھا تو زبان
طعن سی بند کی اور جانا کہ یہ وہ پیغمبر ہی جو اگلی پیغمبرون نی اوسکی آنیکی بشارت دی تہی اور مریم جو بسبب مدرکی
ہین وہ بیتیان ہی پہر تو حضرت مریم کو کمال عزت اور حرمت سی ساتہ ملکر الہی تعظیم اور تکریم سی رکہتا جب
حضرت عیسیٰ بالغ ہوئی تب حکم الہی آیا کہ بنی اسرائیل کو اپنی دعوت اپنی دین کی کرو ہر چند حضرت عیسیٰ
نی دعوت کی وہ ایمان نلاتی تہی اور کہتی تہی کہ ہم موسیٰ کا دین ایک طفل بی پدر کی کہنی سی نچہوڑینگی حضرت
عیسیٰ دل تنگ ہوکر شہر سی نکلی ایک جماعت دہوبیونکی دیکہی جو کپڑی دہوتی تہی اوسنی فرمایا کہ تم کپڑی پاکیزہ کرتی
ہو کسو سطی دلونکو پاک نہین کرتی کہا کس طرح سی پاک کرین فرمایا کہو کہ لا اِلٰہَ اِلّا اللہُ عیسیٰ
رَسُولُ اللہِ وہ سب ایمان لائی اور حضرت عیسیٰ کی انصار یعنی مددگار ہوئی اور کپڑیان لکونکو دیکر حضرت عیسیٰ
کی ہمراہ ہوئی ایکدن حضرت پہر دریا کی کنارے پہنچی کہ مچہلیونکا شکار کرتی تہی اونکو دعوت کی سب ایمان لائی پہر بنی
اسرائیل نی کہا کہ پیغمبر کا معجزہ ہوتا ہی تمہارا معجزہ کیا ہی فرمایا تم کیا چاہتی ہو کہا کہ ایک لڑکا ماںکی پیٹ سی اندہا
پیدا ہوا ہی اوسکو بینا کرو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نی اوسکی آنکہون پر ہاتہ پہیرا فی الحال بینا ہو گیا پہر دوسرا
معجزہ چاہا حضرت عیسیٰ نی تہوڑی مٹی ہاتہ پر رکہکر اوسکی شکل مرغکی بنائی اوسمین پہونکا وہ بہی جاندار ہوکر اڑ گئی
بعد اوسکی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نصیبین کو اپنی حواریون کی ساتہ گئی اور نصیبین ایک شہر تہا کہ وہان کا بادشاہ
بڑا متکبر اور جبار تہا جب متصل اوس شہر کی پہونچی تو حضرت عیسیٰ نی حوارین سی کہا تم مین سی کون شخص ہی
شہر کو جاوی اور وہان ندا کری کہ عیسیٰ تمہاری شہر کو آیا چاہتا ہی اونمین سی ایک شخص نی کہا کہ مین جاؤنگا
نام اوسکا یعقوب تہا بعد اوسکی دوسری حواری نی جسکا نام ثوبان تہا یعقوب کی رفاقت چاہی اوسکو بہی
رخصت فرمایا اور کہا کہ ای ثوبان تقدیر الہی یون ہی کہ عنقریب بلا مین گرفتار ہوگا بعد اوسکی شمعون نی کہا
یا روح اللہ اگر اجازت ہو تو مین بہی جاؤن وہ بہی رخصت ہوا شمعون نی تو شہر کی باہر توقف کیا کہ تم جاکر
حضرت عیسیٰ کا حکم بجا لاؤ اگر تمکو کچہ ضرر پہونچیگا تو مین کچہ تدبیر کرونگا اور اونکی پہونچنی سی آگی شمعون نی حضرت مریم
اور عیسیٰ کا احوال ہر طرح سی مشہور کیا تہا یعقوب اور ثوبان نی شہر مین پکار دیا کہ ای لوگو عیسیٰ روح اللہ
کلمۃ اللہ اور رسول اللہ تمہاری شہر کو آیا چاہتی ہین لوگ سنکر بہت جمع ہوئی اور پوچہا کہ کسنی تم مین سی
یہ بات کہی ہی یعقوب تو منکر ہوا اور ثوبان نی اقرار کیا کہ مینی کہی ہی اوسکو جہٹلایا اور حضرت عیسیٰ اور مریم کو
جہوٹا بتین کہین ثوبان کو بادشاہ کی پاس لیگئی بادشاہ نی کہا ان باتونسی باز آ نہین تو تیری قتل کا حکم دونگا ثوبان

قول پر ثابت رہا بادشاہ نے اسکی ہاتھ پاؤن کٹوا کر آنکھون مین سلائی پھروا کر گاؤن سے باہر نکلوا دیا شمعون
یہ احوال سنکر شہر مین آیا اور بادشاہ کی مصاحبون سے ملکر ملازمت پیدا کی اور فرصت مین عرض کی کہ امید کرم
شہریاری سے یہ ہے کہ اگر حکم ہو تو اوس مبتلائی جراحت سے چند باتین پوچھتا ہون بادشاہ نے اجازت
دی شمعون نے اوسکو بلاکر پوچھا تو کیا بات کہتا تھا اوسنی کہا یہ ہے رسول اللہ اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے شمعون
نے کہا اس بات کے صدق کی کیا دلیل ہے جواب دیا کہ جذام اور برص کو صحت دیتا ہے شمعون نے کہا یہ بات طبیبون سے بھی
ہو سکتی ہے اور کچھ دلیل بھی ہے توبان نے کہا جو کچھ لوگ اپنی گھر مین کہاتی ہین یا ذخیرہ اور پوشیدہ رکھتی ہین اوسکی خبر دیتا ہے
شمعون نے کہا یہ تو فعل کاہنونکا اور نجومیونکا ہے کچھ اور علامت بھی ہے کہا مٹی سے مرغ بناکر اوسمین پھونکتا ہے وہ زندہ ہوکر
اوڑ جاتا ہے شمعون نے کہا کہ یہ تو فعل جادوگرونکا سا معلوم ہوتا ہے کوئی اور حجت بھی ہے توبان نے کہا خدا کی حکم سے
مردیکو زندہ کردیتا ہے شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب یہ مسکین قابو مین آیا ہے کہ اوسنی امر عظیم کا دعوی کیا ہے کہ یہ کام سوا
خدا کی یا اوسکی رسول کی دوسری سے نہین ہوسکتا اب صلاح یہ ہے کہ عیسیٰ کو بلا وین اگر وہ اس بات سے انکار کیا تو
اس شخص کو اسکی زیادہ عذاب دیا اور اگر عیسیٰ مردیکو زندہ کردے اگرچہ یقین تو نہین تھا یہان لادین اسواسطے
کہ مردونکو زندہ کرنا دلیل قاطع ہے کہ وہ نبی ہے بادشاہ کی تئین شمعون کی بات پسند آئی اور حضرت عیسیٰ کی بلانیکا
حکم دیا اور شمعون سے کہا کہ تم حضرت عیسیٰ کے ساتھ باتین کرو شمعون نے حضرت عیسیٰ سے کہا کہ یہ آدمی تیرا بھیجا ہوا ہے ہمارے
بادشاہ کی [illegible] کہتا ہے گواہی دیتا ہے کہ تو رسول خدا کا ہے کہا سچ کہتا ہے پھر شمعون نے کہا کہ یہ گمان کرتا
ہے کہ تو مجذوم و مبروص کو تندرست کردیتا ہے عیسیٰ نے فرمایا کہ گمان اوسکا درست ہے پھر شمعون نے التماس
یون کی [illegible] تم ہمارے بادشاہ [illegible] نہین کرسکو گے تو تم کو تمہاری یاران سمیت ہم ہلاک کرینگے
حضرت عیسیٰ نے فرمایا یہ کہا شمعون نے کہا چلو تو بیمار کو تندرست کردو حضرت عیسیٰ نے توبان کی ہاتھ پاؤن
کٹی ہوئی جگہ پر ملاکر ہاتھ پھیرا اور پھر خدا کی قدرت سے جیسا تندرست تھا ویسا ہی ہوگیا اور آنکھین بھی
اچھی ہوگئین شمعون نے کہا ای بادشاہ یہ ایک نشانی ہے پیغمبرے کی نشانیون مین سے پھر شمعون نے حضرت
عیسیٰ سے التماس کی کہ بتاؤ تو اس مجلس کی لوگون نے رات کو کیا کہایا ہے حضرت عیسیٰ نے ایک ایک کو بیان
کردیا کہ فلانے رات کو فلانی چیز کہائی ہے اور فلانے چیز ذخیرہ کرکے رکھی ہے پھر شمعون نے کہا کہ یہ تیرا بھیجا ہوا آدمی
گمان کرتا ہے کہ تو مٹی کا مرغ بناتا ہے اور وہ جاندار ہوکر اڑتا ہے حضرت عیسیٰ نے کہا کہ سچ کہتا ہے تمکو کونسا مرغ
مطلوب ہے شمعون نے کہا کہ خفاش یعنی چمگادڑ بناؤ حضرت عیسیٰ نے مٹی کی چمگادڑ بنائی اور دم عیسیٰ اوسپر
پہونچا وہ اوسی وقت زندہ ہوکر اڑنے لگی بعد اوسکی بہت ہمارے مریضونکی مریض اونکی دم مبارک
سے تندرست ہوئی پھر شمعون نے التماس کی کہ اب مردہ کو زندہ کرو حضرت عیسیٰ نے فرمایا جس مردیکو تم
کہو مین خدا کی فضل سے اوسکو جلا دونگا شمعون نے کہا کہ سام بن نوح کو جو ہمارا دادا ہے زندہ کرو تو آپ
کی انفاس متبرکہ کی برکت سے بعید نہین عجب ہے پھر جمع ہوکر حضرت سام کی قبر پر گئے حضرت عیسیٰ نے دو رکعت

نماز پڑہی اور خداسی دست بدعا ہوئی بعد اوسکی سام کو پکارا جب قبر اوسکی خالق آسمان وزمین کی حکم سے
پہٹی اور ایک شخص سفید ریش اور سفید سر باہر آیا اور جواب دیا لبیک یا روح اللہ سام نی قوم کیطرف
متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای لوگو یہ عیسیٰ بیٹا مریم علیہا السلام کا ہی اور روح اللہ ہی تم اوسکی نبوت مانو اور ایمان لاؤ
پہر حضرت عیسیٰ نے سام سے پوچہا کہ تمہاری عہد مین تو بال سفید نہین ہوتی تہی تمہاری ڈاڑہی کیون
سفید ہے جواب دیا کہ جب تیری آواز سنی تو مجھکو گمان ہوا کہ قیامت قائم ہوئی اوسکی ہیبت سے میری بال
سفید ہوگئی پہر حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تم کو کتنے برس ہوئے کہ تمنی وفات پائی ہی بولی کہ چار ہزار برس حضرت عیسیٰ
نی کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اللہ تعالیٰ سی دعا مانگون کہ چند مدت پہر دنیا کی ہوا لو سام نے کہا کہ آخر پہر موت
کا شربت چکہنا پڑیگا اور ابہی تلک تلخی سکرات کی سبب حلق مین باقی ہی مین زندگانی دنیای فانی کی
نہین چاہتا تم دعا کرو کہ مین پہر بدستور جوار رحمت آلہی مین پہنچون حضرت عیسیٰ نی دعا کی وہ پہر بدستور
سابق قبر مین تشریف لیگئی اور زمین برابر ہوگئی اور اس معجزہ کی برکت سے تمام لوگ شہر نصیبین کے
حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے

بیان مائدہ کی نازل ہونیکا

نازل ہونا مائدہ کا غرائب
واقعات سے ہی اور عجائب معجزات سی ہی کیفیت اوسکی یون ہی کہ اکثر اوقات حوارین خاص اصحاب
حضرت عیسیٰ کی ہمراہ رہتی تہی اور دوسرے آدمی بہی رکاب سعادت مین سعادت اندوز تہی ایک روز
لوگ سفر مین بہوکہی ہوئی اور حوارین سی کہا کہ تم حضرت عیسیٰ سے عرض کرو کہ حق تعالیٰ یہ بات کر سکتا
ہی کہ خوان آسمان سی نازل کری حوارین نی اس بات کو بعید از قیاس سمجہ کر چند بار انکار کیا آخر اون
کی تاکید سی حضرت عیسیٰ کے حضور مین یہ مطلب عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ اگر تم مومن ہو تو خداسی ڈرو
اور شک کی بات مت کرو لوگون نی عرض کی کہ ہم قدرت خداسی منکر نہین ہین لیکن ہم چاہتی ہین
کہ اوسمین سی کہا دین اور ہمارے دل کو اطمینان ہو اور یقین ہمارا تمہاری صدق قول پر زیادہ ہو جب حضرت ع
اور زاری زیادہ دیکہی تب حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نماز پڑہی اور خداسی سوال کیا کہ الہی یا اللہ تعالیٰ تو
نازل کر ہم پر ایک مائدہ آسمان سے کہ اوترا اوسکا ہماری اگلون اور پچہلون پر روز عید ہو اور تیری طرف
سی نشانی نبوت کی ہو نصیب کر تو ہماری تو سب سے از قولسی بہتر ہے حق تعالیٰ نی فرمایا کہ مین اوسے
نازل کرون گا لیکن جو کوئی بعد اوسکی کفران نعمت کریگا تو مین اوسپر ایسا عذاب کرون گا کہ کسی کو عالم مین
ایسا عذاب نکیا ہوگا بعد اوسکی ایک خوان سب کے روبرو آسمان سی زمین کیطرف متوجہ ہوا جسکی نیچی اور اوپر
اوسکی دو ٹکڑے ابر کے تہی آہستہ آہستہ اوترکر حضرت عیسیٰ کی روبرو ٹہرا اور اوسکی خوشبو سی
سبکی دماغ معطر ہوگئی حضرت عیسیٰ نے بعد سجدہ شکر کے حوارین سی فرمایا کہ جو شخص تم مین سے
نیک بخت ہو اور خدا کی قدرت پر اوسکو بہروسا ہو وہ خوان کا سرپوش اوٹہاوی حوارین
نی عرض کی کہ ہم سب سے آپ اولیٰ اور احق ہین پہر حضرت عیسیٰ نے بسم اللہ خیر الرازقین کہکر

لیکر کھولا ہوا پایا اور ایک عالم نظارہ کرتا تہا وہ خوان تر سرخ کا تہا اور چار اوسکی پایی تہی اوپر اوسکی ایک سرخ سفرہ تہا اور اوس سفرہ پر ایک مچھلی بہنی ہوئی کہ جسمین کانٹے نہتی اور روغن اوسمین ٹپکتا تہا اور آس پاس اوسکی سوا لیمن اور گندنی کی سب تر کاریان تہین اور تہوڑا سرکہ سرکے پاس اور نمک ہاؤن کی پاس رکہا تہا اور پانچ گردی روٹیونکی اور تہوڑا زیتون اور پانچ انار رکہی تہی اور گرد اون کے پر تہی حضرت عیسیٰ ؑ نے فرمایا بسم اللہ کرو اور جتنے عابد اور زاہد اور حاجتمند تہے سب کو غنی اور فقیر او تندرست اور بیمار بعض اوس خوان الوان نعمت پر حاضر ہوئی جس بیمار نے کہایا وہ تندرست ہوا اور جس نابینا نے کہایا وہ بینا ہوا اور روٹی سیر ہوئے اور طعام جتنا کہ تہا کچہ کم نہوا پہر آسمان کو اوٹہہ گیا بعد اوسکی ہر روز صبح کیوقت اوترتا تہا اور زوال کیوقت اوٹہہ جاتا تہا اور دنیا کی لوگ اطراف وجوانب سے آتے تہے اور کہاتی تہی بعد اوسکی حکم خدا نازل ہوا کہ سوائے غریب اور مسکین اور یتیم اور مریض کہانا وے نہ تہی مگر بیبات غنیون پر سخت گذری بعضی بولی کہ یہ خوان خدائی نہین ہی اور بعضی بولی کہ یہ آسمانی نہین اسطرح کی شک کی باتین اور کفران نعمت کرنے لگی حق تعالیٰ نے وحی بہیجی کہ مین اہل انکار اور کفران نعمت پر سبب وعدیکی عذاب نازل کرتا ہون حضرت عیسیٰ نے اون لوگونکو خبر دی صبح کو جو اپنی بچہونون سے اوٹہی تو چار سو یا سات سو آدمی سور کی شکل ہوگئی اور گلی کوچون مین مارے مارے پہرتے تہے اور رو رو کہاتی تہے حضرت عیسیٰ کے روبرو لنگر سر زمین پر رکہتی تہی اور آنسو آنکہون سی بہاتے تہے لیکن وقت علاج کا گذر چکا تہا پشیمانی کچہ فائدہ ندیا اور تین دنکی بعد جہنم کی راہ لی نعوذ باللہ من غضب اللہ

بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر لیجانے کا

راویان ثقہ نے روایت کی ہی کہ حضرت عیسیٰ ؑ کی زمانے مین ایک بادشاہ گردن کش ظالم سرکش تہا حضرت ؑ کو حکم الٰہی ہوا کہ اوسکو اپنی دین کی دعوت کرین ایک روز حضرت عیسیٰ نے جاکر مجلس عام مین اوس بادشاہ ظالم کو نصیحت کی کہ مین پیغمبر خدا کا ہون اور مجہپر خدا نی کتاب انجیل بہیجی ہے اور موسیٰ کی دین کو منسوخ کیا یعنی اونکی دین کا حکم موقوف کیا اب تم میرا دین قبول کرو اور موسیٰ کا دین چہوڑ دو اوس ظالم ناپاک نے سنا تو سے انکار کیا اور حضرت عیسیٰ کی قتل پر لوگونکو تیار کیا حضرت عیسیٰ مدہوش ہوگئی اور اپنی حوارین کو بلاکر وصیت کی کہ بعد میرے ایک نبی امی عربی زمین تہامہ مین پیدا ہوگا قوم قریش سی کہ علما اوسکی امت کے مانند انبیا ہونگی اپنی اولاد کو پیٹہا بعد بطن وصیت کرتے جاؤ کہ جو کوئی اوسکو پاوی اوسپر ایمان لاوے اور اسیطرح کی وصیتین کین بعد اوسکی ایک اونکی حوارین مین سے منافق ہوگیا اور حضرت کے پوشیدہ ہونیکی خبر بادشاہ کو دی رات کو ناگہان بادشاہ کی لوگون نے آکر حضرت کو گرفتار کیا اور ایک مکان مین قید کرکے چارون طرف سخت چوکی رکہی صبح کی وقت حضرت

جب عیسی کو بہی ایک مکان میں سولی کہڑی کیا ہو بیہودی اور دوسری کا و ان کی جماعت بہی نہایت سخت ہو
حق تعالی نی جبرئیل کو بہیجا انہوں نی اوس مکان کی چہت توڑکر حضرت عیسی کو آسمان پر لیگئی اور جب تاب
نکلا تو یہودیوں نی ایک شخص کو اوس مکان کی اندر حضرت کی نکالنی کو بہیجا تو اوسی حضرت عیسی کو وہان نہ پایا
اور اللہ تعالی نی اوسکی شبیہ او صورت مانند عیسی کی کر دی اوسنی کہا کہ مینی تو عیسی کو بہت ڈہونڈہا نہ پایا
لوگون نی کہا کہ عیسی تو آپ ہی جاتا ہی اپنی جادو سی لوگون کی فریب تازہ اوٹہا دی وہ ہرچند قسمین کہاتا
تہا کہ مین وہی ہون جو اوسکی لینی کو اندر گیا تہا اونہون نی اوسکی بات نہ سنی اور فی الفور سولی پر دار
کر صنعہ سی لٹکا دیا جب بہت دیر تک استغاثہ کیا اور اپنی یار کا پتا نہ پایا اندہا کر جو دیکہا وہان کوئی بہی نظر نہ
آیا بہر تشویش مین ہونی لگی کہ اگر یہ شخص عیسی ہی تو ہمارا یار کہان ہی اور اگر ہمارا یار ہی تو عیسی کدہر ہی غرض یہی کہ
وہ ایسی تشویش مین رہی کہ روز قیامت تک شبہ او نکا نہ مٹیگا جب حضرت عیسی آسمان پر پہنچی تو اللہ تعالی نی طبیعت
بشریت او نکی دور کی اور ملائک کی طبیعت عنایت کی آخر زمانہ تلک فرشتون مین ہین کی جب امام مہدی
رضی اللہ عنہ ظاہر ہونگی اور دجال نکلیگا تب حضرت عیسی خدا کی حکم سی مکہ مین اوترینگی نماز صبح کا وقت
ہوگا اور ایک منادی غیب ندا کریگا کہ هٰذَا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رُوحُ اللهِ كَلِمَةُ الله
لوگ بڑی خوشی ہی کعبہ پر اوترینگی حضرت امام مہدی اونسی کہینگے کہ آپ امامت کیجیی وہ فرماوینگے
تم آگی ہو کہ ہم آج کی دن تمہاری شریعت کی متابعت کرینگے بعد اوسکی چالیس برس دنیا مین رہینگی اور
شادی کرینگی اور اولاد پیدا ہوگی اور دین محمدی کی دشمنون سی لڑائی کرینگی اور اونکی عدل سے
بکری اور شیر اور شیر اور بکری ایک جگہ پانی پینیگی جب عالم بقا کو تشریف لیجاوینگی تو مسلمان اونکی
جنازہ تیار کرکے حضرت عایشہ کی حجرہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کی ساتہ مدفون کرینگی

ذکر مبارک حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کا

اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ سب سی اول اللہ تعالی
نے میرا نور پیدا کیا ہی اور تمام موجودات عرش سی فرش تک میری نور سی پیدا کیا ہی کعب الاحبار سی روایت
ہی کہ جب اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نور محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا اونکی پیشانی مین رکہا
جب حضرت شیث پیدا ہوئی تو وہ نور اونکی پیشانی مین چمکا اور اوس نور کی نگہبانی کا عہدنامہ حضرت
شیث کی واسطی اس مضمون کا لیا کہ اس نور کو سوای بی بی پاک ذات کی مت سونپو اور تابوت سکینہ کہ جسمین انبیا
کی تصویرین تہین واسطی نسلی حضرت آدم کی بہشت سی بہیجا تہا اونکو سونپا کہ تم اپنی اولاد کو نسلاً بعد
نسل اور بطنا بعد بطن سونپتی جاؤ چنانچہ یہ طریقہ حضرت شیث کی وقت سی اونکی اولاد مین جاری رہا

دامن طہارت اوس نبی پاک کی آبا و اجداد کا زنا کاری اور نابکاری سی آلودہ نہوا غرض اوسکی حضرت
سی وہ نور سامی کو ملا اسیطرح نقل پاتی ہوئی حضرت ابراہیم کی پیشانی مین ظہور کیا پہر حضرت اسمعیل
سی اونکی اولاد کیطرف انتقال پاتی ہوئی عبد مناف مین آچکا اور عبد مناف کی چار بیٹی تہی عبد الشمس
ہاشم اور مطلب اور نوفل ہاشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پردادا تہی اور حضرت امام شافعی
رضی اللہ عنہ بہی اونہین کی پوتون مین ہین ہاشم عبد مناف کی مسند پر بیٹہی سقایۃ حجاج کی یعنی
پانی پلانا حاجیونکو اور تولیت زمزم کی اور کنجی کعبہ کی اونہین کی پاس تہی اور سخاوت و علو ہمت مین اپنی زمانہ
کی نظیر تہی پہر اونکی بعد ریاست مکہ کی عبد المطلب کو ملی عبد المطلب نی خواب مین دیکہا کہ فلانی مقام پر
کہودو وہان چاہ زمزم نکلیگا تب عبد المطلب نی نذر کی کہ اگر میری خواب سچی ہو اور مجکو خدا دس بیٹی دیوی تو
ایک بیٹی کو قربانی کرونگا جب اوس مکانکو کہ خواب مین جسکا نشان معلوم ہوا تہا کہودوا تو چاہ زمزم کا
چشمہ آبحیات کی پیدا ہوا اور سونا اور تلوارین اور سونی زرہین اور دو صورتین طلائی ہرنونکی قوم جرہم کی رکہی
ہوئی نکلین ہر چند اقوام عرب نے اونکی لینی کا ارادہ کیا پر عبد المطلب کو خدا نی اونپر غالب کیا جب دسون
نذر کی قرعہ ڈالا تو عبد اللہ کی نام پر جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باپ تہی پڑا یہ بات عبد المطلب
پر اور تمام قبائل عرب پر بہت دشوار گذری اسواسطی کہ نور محمدی کی سبب سی ہر ایک شخص اونکو محبوب رکہتا
تہا آخر بعد مشورت کی یہ بات ٹہری کہ اوس زمانہ مین ایک عورت جسکا نام سجاح تہا اور کاہنہ تہی اوس
اوسی پوچہو جب سب لوگون نی اوسکی پاس جاکر یہ ماجرا بیان کیا اوسنی کہا دس اونٹ جو خونبہا ایک آدمی
کی ہی عبد اللہ کی مقابلہ مین رکہ کر قرعہ ڈالو اور اسیطرح دس دس اونٹ بڑہاتی جاؤ جب قرعہ اونٹون پر
پڑی تب اونکو عبد اللہ کی عوض فدیہ دو اور صدقہ کرو القصہ جب نوبت سو اونٹ پر پہنچی تب قرعہ اونٹون
کی نام پر پڑا عبد المطلب نی بہت خوشی سی اونٹون کو قربانی کرکے ایفای نذر کی پہر تو عبد المطلب عبد اللہ
کی بہت تربیت کرتی تہی جب بالغ ہوئی تو اونکی شادی آمنہ رضی بنت وہب بن عبد مناف کی ساتہ
عبد اللہ کی حسن و جمال کی آواز تمام قبیلہ حجاز مین پہنچی تہی اور اکثر امرای عرب اپنی بیٹیان دینی کا پیغام
عبد المطلب سی کرتی تہی اور قوم کی عورتین بسبب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو عبد اللہ کی پیشانی
مین جلوہ مار رہا تہا کمال آرزو دیدار سی سر راہ بیٹہی رہتین اور جب وہ ادہر سی جاتی تو بتون سی آواز
کہ ای عبد اللہ یہ نور جو تیری چہرہ پر چمکتا ہی ہماری خرابی اسی سی ہوگی زنہار تمہارا ہمسی تردد کیا
ست ہو جب بی بی آمنہ رضی اوس نور پاک کی حاملہ ہوئین اور عبد اللہ اپنی باپ کی حکم سے ملک شام کو واسطے
تجارت کی گئی پہرتی وقت بیمار ہوکر مدینہ مین اپنی باپ کی اقربا اون مین ٹہری اور مدینہ مین وفات
پائی کیون نہو ذات سرور عالم کی دنیا کی صدف مین یتیم ہوا رہتی یکو اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ
اس عالم مین آدمی کو کوئی اوسکی بہانہ جانے بیت ہو عجب جسکا خالق عالم ہو پہر یتیم

تا اوسکو کیا ہو غنیمت

ذکر مبارک حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے تولد ہونے کا

حضرت آدم کے وقت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک ہر ایک عہد مین جو پیغمبر پیدا ہوتے تھی وہ اپنی امت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صفت اور خصائل بیان کرتے تھی اور جو کتابین اللہ تعالی نی پیغمبرون پر نازل کین وہ مین علامات اور شمائل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سی اون انبیاؤنکو واقف کیا ہے اور اکثر اہل کتاب نی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی ستارے نکلنی کی آگے ہی تصدیق اون کی پیغمبری کی کی ہی اور بن دیکھی اوس رحمۃ العالمین کی ساتھ صحبت کرنے کی تاکید ین کین ہین اور وصیت نامی لکھی ہین یہ احوال توریت اور انجیل مین اور حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صحیفون مین موجود ہین اور کاہنان عرب کی نقلین اور جنات کی خبرین نبوت کے اثبات کی واسطی معتبر کتابون مین موجود ہین اگر بیان کیجاوین تو یہ رسالہ دفتر عظیم ہو جاوی مگر واسطی قوی ہونی اعتقاد اہل اسلام کی جو علامتین وقت تولد مین ظاہر ہوئین ہین اونہی مین سے ایتین ہین حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ حمل کے مدت مین ہرگز حمل کی گرانی مجھے ہی نہین واقف نہین ہوئی اور اچھی اچھی لوگ مجھکو خواب مین کہتی تھی کہ تو حاملہ ہی شفیع المذنبین اور رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے جب فرزند تولد ہو تو اوسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھیو اور حضرت کی ولادت کی رات مین تمام بت سرنگون ہو گئی اور شیطان کا تخت اولٹ گیا اور خبرین آسمان کی جو شیطان لاتی تھی سو موقوف ہوگئین اور نوشیروان کی محل کی چودہ کنگوری گر پڑی اور ہزار برس کا آتش خانہ فارس کا بجھگیا آمنہ کہتی ہین کہ مین اوس رات اول مین اکیلی تھی کہ نشانیان وضع حمل کی معلوم ہوئین اور طبیعت میری نہایت غمگین تھی اوس وقت غیب سی کئی پاکیزہ بیبیان آئین اور بڑی الفت سی مجھکو شربت پلایا اور فاطمہ ثقفیہ کہتی ہین کہ اوس رات مین جو آمنہ کی پاس آئی تو کیا دیکھتی ہون کہ طبق نور کی آسمان سے اوترتے ہین اور گویا ستارے زمین پر اوتر کر نثار ہوتی ہین جب بدن مبارک حضرت کا زمین پر پہنچا تو ایک آواز آئی کہ يَرْحَمُكَ رَبُّكَ يَا مُحَمَّدُ اور ایسا نور چمکا کہ تمام مشرق او مغرب نظر آنے لگا آمنہ فرماتے ہین کہ مینی ایک آواز سنی کہ اوس مولود شریف کو تمام عالم کے گرد پہراؤ بعد ایک لحظہ کی مینی اونکو پایا کہ ایک حریر مین لپٹ کر کہ جس سے مشک و عنبر کے خوشبو آتی تہی میرے سامنی رکھ دیا اور صحیح بات یہ ہی کہ آنحضرت ختنہ کئی ہوئی پیدا ہوئی عبد المطلب نقل کرتے ہین کہ مین اوس رات کعبہ مین تھا یکایک کعبہ کی چارون دیوارون نے سجدہ کیا اور بیت اللہ میں سے آواز تکبیر کے آئی اور ہبل جو بڑا بت تھا گر پڑا اور صفا مروہ کی پتہریان

اونکی بہوتی لگی وہانسی جو آمنہ کی گہر آیا تو معلوم ہوا کہ ستارہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع کیا
مین خدا کا شکر بجالایا پہر عبد المطلب آنحضرت کو گود مین اوٹھا کر کعبہ مین لیگئی اور شکر مین و
نعت کی اشعار پڑہی پہر وہان سی لاکر آمنہ کی حوالہ کیا **نقل ہی** کہ حضرتؐ کی تولد ہونے کے
خوشخبری ثوبیہ نے ابولہب کو پہنچائی اوسنی یہ مژدہ سنکر ثوبیہ کو آزاد کیا اسعد اسطی کتاب تفسیر مین
لکہا ہی کہ حضرت عباسؓ نے ابو لہب کو مرنے کی بعد خواب مین دیکہا اور پوچہا کہ تیرا کیا حال ہے
اوسنے کہا کہ عذاب الیم مین گرفتار رہون مگر دوشنبہ کے رات جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدا
ہونیکی خوشخبری سنکر لونڈی آزاد کی تہی تہوڑا پانی ہتہیلی مین ملتا ہی جانا چاہئی کہ سنہ بیالیس پر
حکومت نوشیروان کی پچہلی رات مین شروع ایام بیض مین بارہوین تاریخ دوشنبہ کے رات
اوس سردار عالم پناہ شکافندہ ماہ محبوب خاص آلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے قدوم میمنت لزوم سے حرم کو محترم کیا صلی اللہ علیہ وسلم شرف و کرم

ذکر مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دودہ پلانی کا اور حلیمہ رضی اللہ عنہا کی دائی ہونی کا

عرب مین دستور تہا کہ ہر برس مین دو بار عورتین شیر دار مکہ مین آکر لڑکونکو لیکر اپنی مکانون پر
آتی تہین جب مدت دودہ پلانیکی پوری ہوتی تہی تو مکہ مین لڑکونکو ماں باپ کی پاس پہنچا کر
انعام اکرام لیکر اپنی مکانون کو جاتی تہین اتفاقا اوس برس مین بنی سعد کی قبیلہ کی عورتین مکہ
مین آئین اونمین حلیمہ سعدیہ ابو ذویب کا قبیلہ آیا اور اوس سال اونکی ملک مین قحط تہا حلیمہ اور اوس کا
خاوند ایک دبلی سی گدہی پر اور ضعیف سی اونٹنی پر سوار ہوکر چلی تہی بڑی مصیبت سی مکہ مین پہنچی
قافلہ کی عورتون نی آگی سی پہنچکر مقدور والون کی بچی لی لئی اور محمد بن عبد اللہ کی لینی کو کوئی
ارادہ نکرتی تہی اسواسطی کہ وہ یتیم تہی اور انعام دائیون کا باپ سی تعلق رکہتا تہا حلیمہ نے اپنی خاوند سی
کہا کہ مین تو خالی وطن کو نجاونگی اگر تیری صلاح ہو تو ابو طالب کی یتیم کو کہ جسکی پیشانی سے
نور اور برکت چمکتا ہی لی چلین وہ خاوند کو راضی کرکے آمنہ کی پاس گئے اور اونکی زبانی وہ
کرامتین اور خوبیان جو حمل اور تولد مین دیکہی تہین سنکر بڑی خوشی سی لیکر خاوند کی پاس آئے
اور احوال جو آمنہ سی سنا تہا سنایا اور ابو ذویب خوش ہوا اور حلیمہ سی نقل ہی کہ قسم ہے
پروردگار عالم کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک چہاتی سی اپنا پیٹ بہر لیا اور دوسری
چہاتی سی اونہونے کبہی دودہ نہ پیا بالہام الٰہی رضاعی بہائی کا حق سمجہ کر چہوڑ دیتی تہی اور
میری اونٹنی کا یہی تہا دودہ ہوا کہ ہم دونو پیکر پیٹ بہر لیتی تہی اوس لڑکی کی آنی سے

ایسی برکت ہمپر ظاہر ہوئی اور حال آسودہ ہوگیا کہ قافلہ کی عورتین ہمپر رشک کرتی تہین اور پہری وقت
مین اگرچہ ساری قافلہ کی گدہی تکاسالار ہوکر سب سی آگی چلتا تہا اہل قافلہ دیکہ کر حیران ہوتی تہی جب وطن
پہونچی تو ہماری اوقات بڑی آرام سی گذرنی لگی اسوقت تمام قوم کی بکریون مین سوای پوست اور ہڈی کے
گوشت باقی نہتا دودہ تہکہان اور ہماری بکریان دودہ سی بہاری ہاس ہہر دیتی تہین لوگ بسبب حرص
کی ہماری بکریونکی ساتہ چراتی تہی اونکا مال ہاپال نہتا تہا اور ہماری بکریونکی تہن دودہ سی مالامال
ودوبرسکی عرصہ مین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ایسی توانا ہوئی کہ چار برس کا لڑکا اتنا (ونی) بہ
چست ہوتا تہا جب دودہ پلانی کی دن پوری ہوئی تو ہم اوسکو مکہ مین لائی پردل اوسکی جدائی سی
نگر مسعر ہوتا تہا کیونکہ جب وہان کی ضیا واور وباکا حیلہ کرکے بی بی آمنہ سی اجازت لیکر پہر وطن کولی آئی
ایک روز حضرت نی کہا کہ میری بہائی انکو بکریان چرانے جاتی ہین مین اکیلا رہتا ہون مجکو بہی اونکی
ساتہ کردیا کرو غرضیکہ دو مہینی تک حضرت بہی بہائیون کی ساتہ بکریان چرانیکو جنگل مین تشریف لیجاتی
تہی ایک روز ایکا رضاعی بہائی روتا ہوا آیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دو آدمیون نی پکڑکر زمین پر گرایا
اور اوسکی پیٹ کو چیرڈالا حلیمہ اور اوسکا خاوند روتی ہوئی جو وہان گئی تو کیا دیکہتی ہین کہ خباب سالت
پناہ ایک درخت کی نیچی بیٹہی ہین حلیمہ کو دیکہ کر مسکرائی اوسنی دوڑکر چہاتی سی لگالیا اور احوال پوچہا
تو فرمایا کہ دو مرد سفید پوش نی مجکو گرایا اور میرا سینہ چیرکر دلکو نکالا خون سیاہ کی چند قطری باہر گرائی
اور ایک اونکی برتن کا پانی تہا اوس مین لیکر میری دلکو دہویا پہر سینہ مین رکہ کر پیٹ کو سیا اور کچہ
بہی درد مجکو نہین معلوم ہوا پہر تو حلیمہ اور اوسکا خاوند ڈری کہ اس لڑکیکا عجب حال ہی ایسا نہو کہ کچہ
حادثہ ہوجاوی کہ ہم سی اوسکا بند وبست نہوسکی اسواسطی حضرت کو اونکی والدہ کی پاس پہر مکہ مین بہیجا
گئی جب حضرت کی چہہ برس کی عمر ہوئی تو بی بی آمنہ حضرت کو لیکر مدینہ کی بیچ اپنی رشتہ دارونکی ملنی کو
آئین چند روز رہکر پہرتی وقت ابوا نام کاؤن مین بیمار ہوکر دار البقا سدہارین پہر ام ایمن جو حضرت
کی کنیز کی تہین اونکو ساتہ لیکر مکہ مین آکر عبد المطلب کو سونپا جب سات برس کی ہوئی تو عبد المطلب کو
پیغام موت کا آیا تب مرض الموت مین سب بیٹونکو جمع کرکے وصیت کی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تربیت ابو طالب کو سونپی اور آپ نی اپنی زندگانی مستعار مالک حقیقی کو سونپکر راہ فنا کی مسافر
ہوئی پہر تو ابو طالب نی حضرت کی تربیت پر کمر باندہی اپنی فرزندونسی زیادہ محبت کرتی تہی جب عمر بارہ برس
کی ہوئی تو ابو طالب نی شام کیطرفکا ارادہ کیا اور چاہا کہ حضرت کو مکانپر چہوڑکر جاوین حضرت نی فرمایا کہ تم
مجہی یہان چہوڑ جاتی ہو ابو طالب نی یہ کلام جانگداز سنکر اونکو چہاتی سی لگایا اور اپنی ساتہ لیکر شام کی
طرف کی ساتہ روانہ ہوئی جب شہر بصرہ چہہ کوس رہا تو ایک گاؤن مین مقام کیا وہان ایک صومعہ یعنی
عبادت خانہ تہا کہ اوسمین بحیرا نام راہب رہتا تہا اور آسمانی کتابون سی واقف تہا اوسکو معلوم تہا کہ

پیغمبر آخر الزمان اوس صومعہ کی پاس بیر کی درخت کی تلی اوترین کی جب قافلہ گہاٹی سی اوتر کر
نمودار ہوا بحیرا نی دور سی دیکہا کہ ابر کا ٹکڑہ اوس صاحب چتر لولاک کی سر پر سایہ کرتا ہی اوسکو
یقین ہوا کہ یہ وہ پیغمبر موعود ہی جب قافلہ آنکر اوترا تو بحیرا نی اونکی دعوت کی اور اپنی خادم کی ہاتہ کہلا
بہیجا کہ ای اہل مکہ آج تم سب لوگ اس فقیر خانہ مین تشریف لاو اور میری دعوت قبول کرو اون
لوگون نی آپسمین کہا کہ آگی جو قافلہ آتا تہا تو یہ راہب کبہی التفات بہی نکرتا تہا اب اس تپاک سی ضیافت
اونکا کیا سبب ہی بہر حال یہ سب لوگ تو ضیافت کہانیکو گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
بسبب صغر سن کی مکان پر چہوڑ آئی راہب نی ہر چند لوگون کی منہ دیکہی مگر آئینہ جمال محمدی صلی
اللہ علیہ وسلم نہ نظر آیا حیران ہوکر پوچہا کہ کوئی اور بہی تمہاری ساتہ والون مین باقی ہی کہا ایک
نو عمر لڑکے کو مکان پر چہوڑ کر آئی ہین راہب نی ابو طالب سی کہکر حضرت کو بہی بلوایا بحیرا نی اونکی
ہی نبوت کی نشانیون سی پہچانا اور بہت تعظیم او تکریم سے بٹہایا بعد کہانیکی ابو طالب سی کہا
کہ تم اس بلند اقبال کو فرماؤ کہ جو کچہہ مین پوچہون سو مجہ سی پوشیدہ نرکہی حضرت نی بموجب ابو طالب
کی فرمایا کہ کیا پوچہتی ہو اوسنی کہا کہ مین تم کو لات عزی کی قسم دیتا ہون کہ جو مین پوچہون
سو سچ جواب دو حضرت نی فرمایا نام اون بتون کا میرے سامنی مت لی مین کسی چیز کو اونکی برابر
دشمن نہین جانتا بحیرا نی کہا تو چادر اپنی اوٹہا جو مین نشان تیری شان عالی کا دیکہون جب حضرت
نی چادر اوٹہائی بحیرا نی فی الحال اوس نشانکو جو مہر نبوت تہی چوما اور بولا کہ مین گواہی دیتا ہون
کہ تو وہی پیغمبر آخر الزمان ہی کہ آسمانی کتابون مین جسکا بیان ہی عنقریب ہی کہ مشرق او مغرب اوسکے
نور سی منور ہوگا ای ابو طالب اگر تو اسکو عزیز رکہتا ہی تو شام کیطرف مت بہیج اسواسطی کہ نبوت کی
علامتین اسمین مانند صبح کی روشن ہین اور یہود نا بہبود اسکی دشمن ہین ابو طالب نی خوش ہوکر
راہب کی بات قبول کی اور اپنا مال بصرہ مین بیچکر مکہ کو روانہ ہوئی

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی ساتہ نکاح کرنے کا

جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمر پچیس برس
کے ہوئے تو ابو طالب نے اپنے تنگی معاش کا ذکر کیا اور کہا کہ قافلہ قریش کا شام کو جاتا
ہی اور خدیجہ خویلد کی بیٹی امانت دار لوگون کو مال دیتی ہی اگر تم تجارت کیواسطی کچہہ اوس سی طلب کرو
تو یقین ہی کہ وہ عذر نکریگی اس سبب سی بہت نفع ہوگا یہ خبر خدیجہ کو پہنچی اوسنی حضرت سی پیغام کیا کہ اگر
تم یہ ارادہ کرو تو مین اوروں سے تمکو دونا دونگی اسواسطی کہ تمہاری دیانت اور امانت سب پر ظاہر ہی ابو طالب
خوش ہوئی اور خدیجہ نی بموجب وعدہ کے عمل کیا اور میسرہ نام اپنی غلام کو جو خرید و فروخت سے واقف تہا ہمراہ
کر کی شام کی قافلہ کی ساتہ روانہ کیا میسرہ نے راہ مین کرشمہ عجائب دیکہا تہا اور نہایت اعتقاد سے خدمت کرتا تہا جب

بحیرا راہب کی منزل مین پہنچی تو وہ عالم عقبیٰ کو کوچ کر چکا تھا اور نسطورا راہب اوسکی جگہ پر مسند نشین
تہا وہ بھی آسمانی کتابون سے احوال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جانتا تہا جب میسرہ کی زبانی
سنا تو بولا کہ مین مدت سے اس عبادتخانہ مین اس حال کی دیکھنی کا منتظر تہا الحمد للہ کہ مین تمنا کو
پہونچا لیکن تجکو وصیت کرتا ہون کہ شام مین آپکی جانی کی ارادہ کو فسخ کر اور اس شخص کی خدمت کو اپنی سعادت
سمجھ اسواسطے کہ شام کی یہود اسکی دشمن ہین سارا کچہ زمانہ نہ پہونچا رہین میسرہ نسطورا کی نصیحت سے اور
اوس رئیس اصحاب ہمیشہ کی خدمت مین رہا اور بصرہ مین اپنا سامان بیچکر مکہ کو روانہ ہوا اتفاقاً دوپہر کا
وقت تہا جو مکہ کی میدان مین پہنچی خدیجہ نے اپنی بالاخانہ سے دیکہا کہ ایک دو شتر سوار چلی آتی ہین
اور ایک کی سر پر دو مرغ سایہ کئے ہین یہ تماشا دیکہ کر مشتاق ہوکر کہنی لگی خدا کرے دونون مسافر
میسرے مکان پر اوترین جب حضرت اور میسرہ آکر اوترے اور اوسنی کچہ احوال مرغون کی سایہ کرنے کا
اور طعام مین برکت ہونیکا اور نسطورا کی تعریف کرنیکا سنا اور دیکہا تہا کہہ سنایا خدیجہ کی
دلمین محبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی راسخ ہوئی اور ارادہ نکاح کا مصمم کیا ہر چند
کہ اشراف قریش بسبب حسب و شرافت اور مال کی خدیجہ کی نکاح کی مائل تھی لیکن تقدیر ازلی اگر
بی بی کی نصیب مین تہی سعادت دارین اوسکو ملی بعد دو مہینی کی اوس سفر سے خدیجہ نے ایک
عورت کو اپنا رازدار بنا کر بہیجا اوسنی حضرت کی خدمت جاکر عرض کی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خدا نے تمکو جمال ظاہر اور کمال باطن عنایت کیا ہے تو کسواسطے نکاح نہین کرتا حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سامان نکاح کا بالفعل موجود نہین اوس عورت نے کہا کہ اگر کوئی بی بی حسن
نسب اور حسب پیدا ہو اور یہ سب بار اپنی اوپر اوٹہا دے اور اپنا مال و جمال تیری نذر کرے تو
تو قبول کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کون ہے کہا وہ خدیجہ خویلد کی بیٹی ہے پہر فرمایا
اسی کام مین کسکو وسیلہ کرون وہ بولی کہ مین اس مہم کی درست کرونگی اور اوس پیوند کو صلاح
دلیر استحکام دونگی جب خدیجہ نے یہ مژدہ سنا تو ورقہ بن نوفل کو حضرت کی پاس بہیجا اور کہلا بہیجا
کہ اپنی اقربا مین سے جو صاحب عزت ہین اونکو بہیج حضرت حمزہ تشریف لیگئی اور یہ بات ٹہرائی
پہر ابو طالب اور ارکان قوم حاضر ہوئی اور خطبہ نکاح کا کمال فصاحت و بلاغت سے پڑہا اور مہر
موجل کی ضامن ہوئی اور طرف ثانی سے ورقہ بن نوفل نے نہایت سلالت اور لطافت سے خطبہ سنایا بعد
اسکی ایجاب و قبول کا صیغہ عمل مین آیا پہر ابو طالب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراغت سے
سے فرحت حاصل ہوئی جب حضرت کی پینتیس برس کی عمر شریف ہوئی تو قریش نے کعبہ بنانے کا ارادہ
کیا سبب اوسکا یہ تہا کہ عمارت ابراہیم کی تعمیر مین کعبہ کی چہت نہ تہی بلکہ صرف چار دیواری تہی اور سیل
کی پانی سے بنیاد دیوارونکی سست ہوکر گرنے کے قریب پہونچی تہی اتفاقاً اون دنونمین ایک عمدہ

جہاز روم کا جدہ کے پاس آکر ٹوٹ گیا قریش نے یہ خبر سنکر غنیمت جانا اور ولید بن مغیرہ نے جدے میں جاکر اوس جہاز کی لکڑیاں خریدیں کاریگروں کو جمع کیا اور عمارت بنانے کی تجویز کی اور یون مقرر کیا کہ موافق حضرت ابراہیم کی بنا کے بناوین کم و بیش لکڑی بن الحسین خرچ نے وفا نکی کہ موافق بنائے ابراہیم کے تیار کرین لاچار ہوکر حطیم کو اوس بنا سے نکال ڈالا چنانچہ آج تک حطیم کعبہ سے باہر ہے اور طواف کرنیوالے حطیم کو درمیان میں لیکر طواف کرتے ہیں پھر چارون طرفون قبائل عرب پر تقسیم کرکے بنانا شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پتھر کھینچنے میں سب کے ساتھ شریک رہتے تھے جب حجر اسود رکھنے کا وقت آیا تو قوم قریش میں مخالفت ہوئی ہر ایک چاہتا تھا کہ یہ سعادت ہم حاصل کریں ہر ایک اپنی فضیلتیں بیان کرتے تھے اور حجتیں قائم کرتے تھے یہاں تک کہ نوبت خانہ جنگی کی اور کشت و خون کی پہنچی ولید بن مغیرہ نے جو قریشو میں بزرگ اور معتبر تھا جو آنا ان قریش کو قتل و قتال سے منع کرکے یون صلاح ٹھرائی کہ کل فجر کو جو سب سے آگے بنی شیبہ کے دروازے سے حرم میں آوے وہ ہمارا سب کا حکم ہے اوسکے حکم پر سب راضی ہوئے اتفاقاً فجر کو سب سے اول محبوب خاص اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سب لوگون نے نہایت خوشی سے آپ کو حکم بنایا اور فرمایا مصرع جو کچھ کرے تو حکم ہمارا حاکم ہے ؛ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک کو بچھایا اور حجر اسود چادر میں رکھ کر فرمایا کہ ہر ایک قبیلہ سے ایک ایک آدمی کو اختیار کرو جو اس چادر کا کونا پکڑے تا سب قوم اس سعادت سے محروم نرہین جب سب نے اسی دستور سے چادر کو پکڑ کر بلند کی پاس لے گئے تب اوس شاہ بنا نے کہا کہ اب میں تم سب کے وکالت سے اوٹھاتا ہوں حجر اسود کو اوٹھا اپنے دست حق پرست سے اوسکی مقام پر رکھ دیا سب لوگ خوشی سے بیٹھ گئے اور نزاع اوٹھ گئے

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے کا اور پیغمبری پانے کا

جب نبوت کی صبح کے روشن ہونے کا وقت نزدیک ہوا اور علامتیں رسالت کی ظاہر ہونے لگین تو اول اچھی اچھی خوابین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھنے لگے جو خواب دیکھتے تھے ہو بہو اوسکا بعینہ ظاہر ہوتا تھا اور اکثر پھرتے چلتے وقت پتھر یا درخت میں سے آواز آتی تھی کہ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور سبب اوسکا یہ تھا کہ اگر ایکبارگی جبرئیل امین آکے وحی لیکر نازل ہوتے تو جسد عنصری کو طاقت تحمل کی نہوتی اور ان باتون کی سبب سے دل کو وحی سے اور الہام سے انس ہوتا ہے اور قوت حاصل ہوکر ملائک سے الفت ہوجاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہائی پسند ہوئی اور لوگون سے کنارہ اور کئی روز کا توشہ ساتھ لیکر کوہ حرا میں جو مکہ سے تین کوس ہے جاتے تھے

اور وہان ایک غار تہا تین گز لنبا اور سوا گز چوڑا اوس غار مین عبادت کیا کرتے تہے چہ مہینے
اسی طرح سی گذری بعد اسکی رمضان کی سترہوین تاریخ دوشنبہ کی دن حضرت جبرئیل امین فرمان
جلیل کا لیکر آئی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر لیٹی تہی کہ جبرئیل نی پیچہی سی آنکر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہ کر سیدہی بیٹہ گئی اور
اودہر اودہر نظر کی کوئی نظر نہ آیا پہر لیٹ گئی دوسری بار آنکر پہر متنبہ کیا اور کہا قم یا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سر اوٹہا کر جو دیکہا تو ایک شخص عظیم القامت پاکیزہ صورت نظر آیا کہ زمین سی آسمان تلک
اوسکا جسم محیط ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کہ مَنْ اَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ
کون ہی تو رحمت کرے تجہپر اللہ تعالی کہا کہ مین جبرئیل ہون اور حضرت سی فرمایا کہ اقرأ یعنی
پڑہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا مین تو کچہ پڑہا ہنین ہون پہر جبرئیل نی حضرت کو پکڑا اور
ایسا دبوچا کہ طاقت نرہی پہر چہوڑ کر کہا کہ پڑہ تو پہر حضرت نی فرمایا مین پڑہا نہین ہون
پہر ایسا دبوچا کہ بیطاقت ہوگئی جب تیسرے بار یہی معاملہ گذرا تو حضرت نی فرمایا کیا پڑہون
تب جبرئیل نے کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ
اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ
پہر جبرئیل نی غار سے اپنا پر ایک مکان مین ملا وہان ایک پانیکا چشمہ پیدا ہوا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو وضو سکہایا پہر جبرئیل امام ہوئی اور حضرت ماموم ہوئی دو رکعت نماز پڑہائی پہر
جبرئیل تو غائب ہوگئی وہان سی حضرت ان آیتون کو پڑہتی ہوئی خدیجہ کی پاس آئے نہایت
خوف و رعب سی دل مطہر کانپتا تہا حضرت خدیجہ نی آنکر حضرت کو بغل مین پکڑا اور کہا کہ چشم
بد دور جمال مبارک نہایت مصفٰی ہی اور صفائی چہرۂ مبارک نہایت اعلی ہی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ میرا دل کانپتا ہی مجکو کپڑون مین دباؤ خدیجہ نی اوس حبیب اللہ کو مانند کلیم
اللہ کے کملی مین چہپایا حضرت نی بعد زوال خوف کی ان آیتون کو پڑہکر سنایا اور فرمایا کہ
مجہی ایسے احوال عارض ہوتی ہین شاید مین زندہ نرہون گا اوس کاملۂ زمان اور علامۂ دوران
نے حضرت کی تسلی کی کہ قسم ہے خدا کی وہ تجکو خوار نہ کریگا اور ہلاکت مین نڈالی گا اسواسطی کہ تو
مہمان نوازی اور درویشون کی کارسازی کرتا ہی اور اپنی خوبی نیک سی سبکو راضی رکہتا ہی
پہر خدیجہ نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہ لیکر ورقہ بن نوفل کے گہر جو ان کا چچا زاد بہائی
تہا لی گئین ورقہ بن نوفل توریت اور انجیل کو عبرانی مین اور عبرانی سی عربی مین ترجمہ کرتا تہا اور ان
کتابونکی دیکہنی سی پیغمبر آخر الزمان کا مشتاق تہا خدیجہ نی کہا کہ اپنی بہتیجی کا احوال گوش زد
سی سن اور اوسکی تسلی دی ورقہ نی کہا ای بہتیجی کہو کیا دیکہا اور کیا سنا حضرت نی احوال کہا۔

سارون آنکھون کی سنایا ورقہ نی اپنی زبان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصف مین کہولی کہ بشارت
باد تجکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ جبرئیل ع ناموس اکبر ہی کہ موسی اور عیسی علیہما السلام پر نازل
ہوتا تہا اب تیری نوبت پہونچی ہی یقین جان تو نبی آخر الزمان و خاتم پیغمبران ہی تو ماہ
زمین و آسمان ہی و سردار ہمہ مقربان ہی تو مقصود ہی امر کن سی تو ہی تو روح روان انس و جان
ہی اور کہا ای افسوس مین جوان ہوتا اور سیر اندن توانا ہوتا جب تیری قوم تجکو ملک سی نکالتی تو مین
تیری ساتہ شریک دل و جان ہوتا حضرت نی فرمایا کہ قوم کی ہاتہ سی میری نکالنی کی نوبت پہونچیگی ورقہ
نی کہا کہ جسکی پاس ناموس اکبر آتا ہی اور وہ شخص دعوت رسالت شروع کرتا ہی تو بیشک قوم اوسکی
دشمن ہوتی ہی جب ورقہ کی باتون سی حضرت کی تسلی ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ساتہ گہر
کو آئی پہر چند مدت وحی آنی مین دیر ہوئی اوس سی خاطر مبارک نہایت غمگین رہتی تہی یہانتک کہ اکثر ز
بہت غم سی پہاڑ پر چڑہتی اور چاہا کہ اپنی تئین پہاڑ سی گرادین اتنی مین ایک آواز سنی دیکہتی کیا ہین کہ
جبرئیل ع درمیان آسمان و زمین کی ایک کرسی پر بیٹہی ہین اور کہتی ہین کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو رسول
برحق ہی اس بات کی سننی سی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی ہوئی لیکن جبرئیل ع کی
ہیکل عظیم دیکہنی سی بہت رعب دلمین آیا اور گہر مین آن کر کپڑون مین لپٹ کر پڑ رہی
پہر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئی اور یہ آیت پڑہی یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ
فَكَبِّرْ یعنی ای کپڑون مین لپٹنی والی اوٹہ اور لوگون کو ڈرا اور اللہ کی بڑائی کر جب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم امت کی ڈرانیکا اور رسالت کی پہونچانی کا ہوا ہی حضرت خدیجہ
رضی اللہ عنہا کو اس حال سی آگاہ کیا اوس بی بی سعادتمند نی فی الفور اسلام قبول کیا
بعد اوسکی حضرت امیر المومنین علیہ السلام ابن عم رسول زوج بتول مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نی کہ عمر اونکی
آٹہ برس کی تہی حلقہ ایمان اپنی کان مین ڈالا پہر پیشوای ارکان تحقیق اور سر حلقہ صاحبان تدقیق یعنی
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اون دنون مین یمن کی طرف تجارت کو گئی تہی وہان ایک راہب نی کہ جسکی
عمر تین سو نوی برس کی تہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکہا اور اونکی قوم اور نسب پوچہی اور ایک خال
سیاہ اوسکی ناف پر اور ایک نشان ران پر دیکہکر کہا جب تو وطن کو پہونچی تو پیغمبر آخر الزمان پیدا ہوا ہوگا اور
بالغ مردون مین اول سب سی تو ایمان لاویگا جلد جا اور اوس دولت کو مت کہو حضرت ابوبکر جب مکہ مین پہونچی
تو اول ابوجہل و عقبہ بن ابی معیط سی ملاقات کر کی کہا کہ کچہ خبر تازہ ہی وہ بولی کہ ہان محمد بن عبد اللہ
بن عبد المطلب دعوی نبوت کا کرتا ہی اور تیرا دوست ہی تو جا کر اوسکو نصیحت کر اور اس
بات سی باز رکہ اور اس فتنہ کی آگ کو بجہا ابوبکر رض نی قریش کو تسلی دی کر سیدہی حضرت
کی مکان پر جا کر احوال مزاج وہاج کا پوچہا حضرت نی فرمایا کہ ای ابو قحافہ کی بیٹی ابتک زمین پر سوا اللہ تمام خلق کا رہنما

سو وقت کو غنیمت جان اور بالتفات تمام سے پہلی مسلمان ہو ابو بکر نی کہا کہ تہا یا محمد کیا ہی احوال سنانی
ابو بکر سی کہا تہا حضرت نے حرف بحرف بیان کیا ابو بکر حیران گئی انہکو یہ حال سنکی کہا فرمایا کہ ابہی جبرئیل نی مجکو
یہ خبر پہنچائی ابو بکر صدیق نی کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ
پہر حضرت صدیق رض کی اہتمام سی عثمان بن عفان رض اور زبیر بن العوام رض اور عبد الرحمن بن عوف رض اور طلحہ بن
عبید اللہ رض اور سعد بن ابی وقاص ایمان لائے سیوا سعد کی اونکو سابق بالاسلام کہتی ہین پہر تو دین کا شہرہ
ہوا اور لوگ اسلام لانی لگی جب تلک حضرت بتون کی برائی اور مذمت نکرتی تہی تب تلک قریش حضرت
کی معترض نہوئی تہی اور کہا کرتے تہی کہ عبد المطلب کا پوتا آسمانی خبرین دیتا ہی جب حضرت نی بحکم
الہی اونکی جہوٹی خداؤن کا عیب بیان کرنا شروع کیا اور زبان طعنہ کی درازکی سرداران عرب نے
عداوت کی تلوار میان سی کہینچی اور مسلمانون کو ایذا دینا شروع کیا بلکہ ابو لہب اور ابو جہل دعوت
کی وقت جاتی تہی اور پیچہی سی پتہر چلاتی تہی اور تکذیب کرتی تہی غرض دس برس تک مکہ مین جب
سی دعوت پرنا شروع کی انکو کیسی کیسی ایذا اور ہزارون طرحکی بی ادبیان اور قسم قسم کی رنج اوٹہانی
اور بری بری القاب مثل ساحر اور شاعر اور مجنون کی حضرت نی سنی اور غریب اصحابون پر طرح
طرحکی عذاب گذری کہ جسکی بیان کرنیسی رونگٹی کہڑی ہوتی ہین القصہ جب معاملہ کافرون کے
ظلم کا مسلمانونکی ساتہہ حد سے گذرا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی اصحابونکو ہجرت کا حکم
دیا تو رجب کی مہینی مین پانچوین تاریخ گیارہ مرد اور چار عورتون نی حضرت کی صلاح سی حبش کی طرف
ہجرت کی اور نجاشی نی جو بادشاہ حبش کا تہا ان لوگونکی بہت حمایت کی اور مکان اوترنی کو
دیا اور اصحابونکی آرام سی گذرنی لگی جب قریش نی خبر پائی تو عمرو بن العاص کو معہ چند آدمیون کے
حبش کے بادشاہ کی پاس معہ تحائف بہیجا تا وہ اصحابون کو بادشاہ سی کہکر ذلیل کرواوین اور حبش
سی نکلوا کر مکہ مین لی آوین بادشاہ نی اونکا ہدیہ قبول نکیا ہر چند اونہون نی اعیان و ارکان کے
وسیلی تہامی مگر نجاشی نی اصحابونکو ندیا اور وکیلان قریش کو خائب اور خاسر پہیر دیا اور چہہ برس
بعد نبوت کی حضرت کی چچا امیر حمزہ رض مسلمان ہوئی کیفیت اونکی یون ہی کہ ایک روز حضرت حمزہ رض شکار
سی پہرتی آتی تہی جب کعبہ کا طواف کرنی لگی ایک باندی نی امیر حمزہ رض سی کہا کہ آج ابو جہل نی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو بہت طرحکی ایذا دی اور عجب ہی کہ محمد رسول اللہ تیرا بہتیجا ہی اور رضاعی بہائی ہی تم جیتی ہو اور
اوسکو یہ ایذائین پہنچتی ہین حضرت امیر حمزہ رض کو غیرت آئی اور مارے غضب کی ابو جہل کی پاس جاکر ایک
کمان اوسکی سر پر ایسی ماری کہ اوندہا گر گیا اور سر خون آلودہ ہو گیا اور کہا کہ مینی محمد صلعم کا دین قبول
کیا ہی اور تو اوسکو ایذا دیتا ہی اور وہان سی گہر جاکر حضرت سرور عالم صلعم کی روبرو کلمہ شہادت کا پڑہا
اور مسلمان ہوئی حضرت حمزہ رض کی ایمان لانی سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ویسی ایذا دی نسکتی تہی جیسی

پہلی دیتی تہی اور دین اسلام کی بہت مضبوطی ہوئی الحمد للہ بعد اوسکی حضرت عمرؓ ایمان لائے اور کیفیت
اوسکی یہ ہی کہ ایک روز قریش پیغمبر خدا صلعم کی دفع کرنیکی مصلحت کرتی تہی اور اس فکر مین بیٹہی تہی کہ
حضرت عمرؓ تشریف لائی اور اونکی تجویز سنکر بولے کہ تمہاری یہ مشکل مین کہولون گا سبنے کہا کہ تمکو اس
مقدمہ مین تجہسی بہتر دوسرا نظر نہین آتا حضرت عمرؓ نے تلوار گلی مین ڈال کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
مکان کی طرف روانہ ہوئی رستی مین سعد ابن ابی وقاص نی اونسی پوچہا کہ کہان جاتا ہی جواب دیا کہ
جاتا ہون کہ محمدؐ کو قتل کرون اور قریش کی مصیبت کو سہل کرون سعد نے کہا کہ کیا تیرا مقدور ہی کہ تو
اونکو مار سکی کا عبد مناف کی اولاد تجکو کیسی چہوڑینگی حضرت عمرؓ نے کہا کہ اول تجکو مارون کا غرض
قریب تہا کہ اون دونون مین تلوار چلی مگر سعد ابن ابی وقاصؓ نے کہا کہ تیری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید بن زید
مسلمان ہوچکی ہین اول اونکو دفع کر پہر محمد رسول اللہ کی پاس جا دیکہیو حضرت عمرؓ یہ بات سنتی ہی
بہن کی گہر گئی اتفاقاً اوسوقت ایک اصحاب خباب ابن الارت بہی اوسوقت اونکی تئین سورہ طٰہٰ کی
تعلیم کرتی تہی حضرت عمرؓ یہ آواز سنکر بہت غصہ ہوئے اور دروازہ ٹہونکا وہ اصحاب تو ماری ڈر کی ایک
کونہ مین چہپ گئی جب دروازہ کہولا تو عمرؓ غضبناک آنکر بیٹہی پوچہا تم کس شغل مین تہی انہون نے
احوال نہ ظاہر کیا حضرت عمرؓ نے سعید بن زید کو پچہاڑا اور قریب تہا کہ اونکو مار ڈالین بہن اونکی
لپٹ گئی اور کہا کہ ای دشمن خدا شرماتا نہین ہی اور دوستان خدا کو عذاب دیتا ہی اگر مرو ہی تو تو
مسلمان ہوجا اور کافرون کو مار بات بہن کی حضرت عمرؓ کی دلپر موثر ہوئی اور کہا کہ وہ کلام جو
تم پڑہتی تہین پہر پڑہو جو مین اوسمین فکر کرون تب آمنہ بنت خطاب جو دوسری بہن تہی بولی کہا
شرط یہ ہی جو تو غسل کر اوسوقت آنکر اس صحیفے مین نظر کر جب حضرت عمرؓ نے غسل کیا تب آمنہ نے وہ
صحیفہ ربانی کی ہاتہ مین دیا اوسمین لکہا تہا طٰہٰ مَا اَنزَلنَا عَلَیکَ القُرآنَ لِتَشقیٰ اِلَّا تَذکِرَۃً
لِّمَن یَّخشیٰ تا بہ لَہُ الاَسمَاءُ الحُسنیٰ تک پڑہا حضرت عمرؓ سنکر بیطاقت ہوکر کہا جس خدا
کا یہ کلام ہی تو تو لائق نہین کہ اوسکی عبادت مین قصور کریئی فی الفور اَشہَدُ اَن لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ زبان پر جاری کیا پہر خباب بن الارت
گہر کی گوشے سی تکبیر کہتی ہوئی نکلی اور کہا حقتعالی نی تیری حق مین پیغمبر کی دعا قبول کی اور
یہ سعادت تجکو حاصل ہوئی کل حضرتؐ نی یہ دعا کی تہی کہا الٰہی عمر بن ہشام اور عمر بن خطاب مین سے
جو شخص تیری نزدیک محبوب ہو اوسکی سبب سے اسلام کو عزت بخش عمر بن ہشام ابوجہل کا نام ہے
پہر اوس اصحاب کی ساتہ ہوکر سید عالم کی حضور مین روانہ ہوئی عمرؓ نے قدم اندر رکہا پیغمبر خدا نے
صحن تک استقبال کیا اور عمرؓ کا بازو پکڑ کر ہلایا اور پوچہا کہ کسواسطی آیا ہی حضرت عمرؓ نہایت کانپنی
لگی اور کہا یا رسول اللہ مسلمان ہونی آیا ہون فرمایا کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ

حضرت عمرؓ نے کلمہ طیب اخلاص سے پڑھا حاضرین مجلس نے ایسے بلند آواز سے تکبیر کہی کہ غلغلہ اوسکا مکہ
والون کے کانین پونہچا پہر حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ لائق نہین ہے کہ لات و منات بر ملا
پوجے جاوین اور اسے دین کو پوشیدہ رکہین آپ بے تشویش باہر نکلکے تبلیغ رسالت کیجیے حضرتؐ مع
اصحاب وہان سے نکلکر مسجد الحرام کو چلے حضرت عمرؓ شمشیر برہنہ بانند غلامان فدائی کے آگے ہو لئے
سبحان اللہ صیاد آپ ہی شکار ہو رہے جب مشرکین نے حضرت عمرؓ کو دیکہا تو سوال کیا کہ تیرے
پیچہے کیا ہے بولے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے جو کوئی تم مین سے حرکت بیجا کرے
تو یہ تلوار ہے اور اوسکا خون ہے سید کائناتؐ نے دلجمعی سے طواف کعبہ کا کیا اور نماز آشکارا پڑھی
اسلام کو قوت حاصل ہوئی جب دسوان سال نبوت کا شروع ہوا تو ابو طالب نے وفات پائی
کہتے ہین ابو طالب نے مرض الموت مین سب اولاد و اقارب کو بلا کر تاکید کی کہ محمد صلعم کی متابعت
مین مقصورت کرو اور جان و دل سے حاضر ہو راہ راست پاؤ گے حضرتؐ نے فرمایا اے چچا تو اون
کو ان باتون پر بلاتا ہے تو کسواسطے نہین اجابت کرتا جواب دیا کہ اگر آگے سے توحید اختیار کرتا
تو مناسب تہا اب اگر اسلام لاتا ہون تو لوگ کہین گے ابو طالب نے موت سے ڈر کر ایمان
قبول کیا ہر چند رسول اللہؐ نے کہا اے چچا ایکبار کلمہ کہ لے جو مین قیامت مین تیرے گواہی دونگا
کچہ مفید نہوا آخر کو مرتے وقت بولے کہ عبد المطلب کی طریق پر دنیا سے جاتا ہون اور اسے حال مین
تین دن کی بعد خدیجہؓ نے بہی دنیاے فانی کو چہوڑا رسول اللہ صلعم کی تئین غم پر غم زیادہ ہوا اسواسطے
اس برس کا نام عام الحزن رکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکرات کی وقت اون کی
سرہانے بیٹہ کر فرمایا تیرے رنج کو بہت مکروہ جانتا ہون اور تیری جدائی کو مشکل سمجہتا ہون اور
تجکو بشارت دیتا ہون کہ تو بہشت برین مین میرا قبیلہ ہو گی بعد اوسکی اس جہان سے رحلت کے
اور عمر خدیجہؓ کی اوسوقت مین پینسٹہ ۶۵ برس کی تہی

بیان ابتدای اسلام مدینہ کے انصار کا

گیارہوان برس نبوت کا جب شروع ہوا تو موسم مین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تہا کہ قبائل عرب مین جاتے تہے اور دین کی دعوت
کرتے تہے اتفاقاً چہہ آدمی مدینے کے اسعد بن زرارہؓ و عوف بن الحارثؓ عقبہ بن عامرؓ وغیرہ حضرت
سے ملے اونہون نے مدینہ مین سنا تہا کہ ایک پیغمبر قریش مین پیدا ہو گا اور اوسکے ظہور کا وقت
نزدیک آیا ہے جب ملازمت مین حضرتؐ کی پہنچے صدق اعتقاد سے دامن دولت حضرتؐ کا پکڑا اور سب اہل
سے آگے ایمان لائے اور مدینہ مین جا کر اسلام کی دعوت پہیلائی اور اسلام کے قاعدون
[illegible] کی یہان تک کہ رسولؐ کا نام اور پیغام اور حدیث تمام مدینے کے رہنے والون کا ورد
ہو گیا اور لوگ ایمان لانے لگے

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی معراج شریف کو تشریف لیجانی کا

مسلمانون کو اعتقاد کرنا اسبات کا لازم ہی کہ معراج رسول اللہ صلعم کا بیداری مین ہوا ہی اور علم ریاضی
والی جو آسمان کی پہٹنی اور ملنی کی قائل نہین معراج جسمی سی منکر ہین اور حقیقت مین منکر معراج
کا کافر ہی معراج کا منکر قرآن مجید کا منکر ہی اللہ تعالی نی فرمایا سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى
بِعَبْدِهٖ لَيْلًا آلآیۃ اور خواب مین کہنا معراج کا بہی غلط ہی اگر خواب مین مراد ہوتا تو کافر انکار
نکرتے اور معراج کی رات ستائیسون رجب کی ہی اوس رات رسول اللہ ام ہانی کی گہر مین جو ابو طالب کی
بیٹی ہین آرام فرماتی تہی کہ جبرئیل امین حضور سی رب العالمین کے نازل ہوئی اور حضرت کو بیدار کیا
حضرت اوٹہی اور مسجد الحرام مین آنکر وضو کیا اور سات بار طواف کیا پہر جبرئیل علیہ السلام نی براق حاضر کیا حضرت
اوسپر سوار ہوئے اور جبرئیل اون کی رکاب مین بیت المقدس کو روانہ ہوئی اور سیر براق کی ایسی تیز
تہی کہ جہان تلک آدمی کی نظر جاتی تہی وہان اوسکا قدم پہنچتا تہا بیت المقدس کی پاس پہنچی تو ایک
فوج فرشتونکی خدا کی حکم سے استقبال کو آئی اور سلام کیا حضرت براق سی اوتری جس حلقہ سی پیغمبر
اپنی مرکب باندہتی تہی براق کو اوسی باندہا اور مسجد مین جماعت انبیا سی ملاقات ہوئی سبنے اونکو امام
کیا اور تحیۃ المسجد ادا کی بعد نماز کی جبرئیل حضرت کو صخرہ بیت المقدس کی پاس لیگئی وہان ایک زینہ
صاف اور روشن صخرہ سی آسمان تک ظاہر کیا پہر براق پر سوار ہوکر اوس زینہ پر گذری اور بعضی کہتی
ہین کہ جبرئیل وہان سی پرون پر سوار کرکے لیگئی جب آسمان اول پہنچی اور دروازہ مارا ملائک نی پوچہا
تم کون ہو بولی مین جبرئیل ہون اور میرے ساتہ محمد صلعم ہین مرحبا را ہا کہکر دروازہ کہولا آسمان
اول مین آدم کو دیکہا جبرئیل نے کہا یہ تمہاری باپ ہین حضرت نی سلام کیا آدم علیہ السلام نے فرمایا
مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اسیطرح ہر ایک آسمان کی فرشتون سی جواب و سوال ہوا یحییٰ
اور عیسٰی کو دوسرے آسمان مین اور یوسف کو تیسرے مین اور ادریس کو چوتہی مین اور ہارون کو پانچوین
آسمان مین اور موسٰی کو چہٹی آسمان مین دیکہا ابراہیم سے ساتوین آسمان مین ملی پہر سدرۃ المنتہی
مین پہنچی کہ جبرئیل کا مکان اوسکی سایہ مین ہی وہان سی بہشت مین جاکر حور اور قصور اور مکانات
معمور کی سیر کے بعد اوسکی دوزخ کا احوال اور زور و شور اوسکا ملاحظہ مین آیا بعد اوسکی حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم عزرائیل قابض الارواح کی مکان پر گذری انہون نی تعظیم بہت کی لیکن خوشی
مطلق اونکی چہرہ سی ظاہر نہوئی حضرت نی جبرئیل سے پوچہا یہ کون شخص ہی کہ ملاقات کیوقت
اوسکی پیشانی کا شکن نہ کہلی جواب دیا کہ یہ عزرائیل ہی جب سی اللہ تعالی نی اوسکو پیدا کیا ہی
کبہی چین اوسکی جبین سی نہ کہلی سید عالم نے جبرئیل سی کہا کہ مجہکو ذرا اوسکی پاس لیچل کہ میرا اوسکی

مزور کا م نہی جب عزرائیلؑ کی پاس گئی تو حضرتؐ نی اونسی کہا کہ ای خدا کی مقرب مین تجہسی یہ آرزو رکہتا ہون کہ
میری امت کی ساتہ نرمی اور آسانی کیجیو عزرائیلؑ نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجکو قسم ہی اوس خدا عزوجل کی
جسنی مجکو پیغمبر کا خلعت پہنایا ہی کہ ہمیشہ ندا مجکو حضرت احدیت سی ہزار بار آواز آتی ہی کہ ای عزرائیل
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سی نرمی کیجیو بعد اسکی جبرئیلؑ نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ساتوین آسمان سی
بقدر پانسو برس کی راہ کی آگی جاکر توقف کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ آج مین آپکی طفیل سی اس مکان
تک پہنچا اور اس مقام سی آگی سیر و ہی سدرۃ المنتہی ہی دوستی کی مجال جانیکی نہین کہتا ہون اگر آگی ذرا بڑہون تو جل جاؤن
وہان سی رفرف حاضر ہوا اور حجاب نورانی اور ظلمانی طی کرکی عرش کی پایہ تک پہنچی وہان سی رفرف بہی
رہا اور تائید الہی کی مرکب سوار ہوکر عرش معلی سی گذر کر خلوت دنی فتدلی مین پہنچی حضور سی خطاب ہوا
السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرتؐ نی رحمت ذاتی سی اپنی امت کو
سلامتی حق مین شامل کرکے عرض کی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اوس رات جناب الہی نی ہزار بار اپنی حبیب کو محبت سی فرمایا یا محمد ادن منی یعنی ای محمد صلی
اللہ علیہ وسلم نزدیک ہو مجہسی محققین نی لکہا ہی کہ ہر بار کی پکارنی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو ترقی ہوتی تہی یہان تک کہ مقصد قاب قوسین او ادنی تک پہنچی اور دیدار اوس پروردگار
بیچون کا دیکہا پہر ہزار دن نکتی باریک شراب توفیق سی کام جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین پہنچی اور
احوال ان بہیدونکا سوا ای اونکی کسیکو نہین کہلا کہ فاوحی الی عبدہ ما اوحی یعنی جو
کچہ کہا جو کہا خلاصہ کلام یہ ہی کہ تمام مقصد اور مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر
خواہ درست ہوئی اور مقام وصل الحبیب الی الحبیب کا ملا وہانسی رخصت ہوکر
بیت المقدس مین آئی پہر اوس جگہ سی امہانی کی دولتخانہ سعادت آشیانہ مین پہنچی جامہ خواب
یعنی بچہونا حضرتؐ کا تب تک گرم تہا یہ کچہ اللہ ہی کا کرم تہا جو اللہ کہ ہر بندہ کی نظر ایک پل مین
آسمان کو پہنچا دیتا ہی اگر جسم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تمام عالم کی آنکہون کی پتلی ہے
ایکدم مین لیجا کر پہیر لی آوی تو کیا عجب ہی مسلمانونکو چاہئی کہ اپنی دین کی باتون پر عقیدہ مضبوط
رکہین اور خدا کی قدرت کو بڑی جانین بعد اوس مبارک رات کی فجر کو اتفاقا ابوجہل نا اہل سی حضرتؐ
کی ملاقات ہوئی تو وہ سفیہ بطریق تمسخر کی بولا کہ ای محمد کچہ خبر تازہ آسمانی بہی آئی ہی حضرتؐ نی کچہ احوال
معراج کا کہہ سنایا وہ ملعون سنکر عجب ہرج آیا اور وہانسی چلا گیا ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ سی کہا کہ
کہ اگر اپنی یار کی آج باتین سنو تو تعجب کروگی وہ کہتا ہی کہ مین ایک رات مین بیت المقدس گیا
اور یہ کچہ بکہا اسبات کو یقین کریگا حضرت ابوبکرؓ نی کہا کہ مین تو اسبات سی زیادہ عجیب باتون
پر اونکی ایمان اور تصدیق لایا ہون اور ہر روز آسمان کی خبر آنی جانیکا اعتقاد رکہتا ہون اگر خود کسی کہا ہی

تاکیا تعجب ہی اوسی روز سی حضرت ابو بکر کا لقب صدیق ہوا یعنی خود بخود عالم اونکو صدیق کہنے لگا ۔

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سی طرف مدینہ کے ہجرت کرنے کا

جب مدینہ والوں کی اسلام کا احوال شہر کی مہاجرین کو پہونچا تو بہت لوگ حبش سی مدینہ کیطرف متوجہ ہوئی حضرت ابو بکر صدیق نی بہی رخصت چاہی کہ مدینہ کیطرف ہجرت کر جاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ صبر کرو شاید ہماری تمہاری رفاقت ہو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خوش ہوئی اور دو اونٹ لیکر پالنا شروع کیا کہ جلد تیار ہو جاوین اور اوسی سال مین حج کی موسم مین قریب تین سو مرد اور عورتین مدینہ کی مکہ مین آئین مومنین سی ستر آدمیون نی اتفاق کیا اور عقبہ مین جاکر حضرت صلعم سی بیعت کی اور اوسکو بیعت عقبہ ثانیہ کہتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس عہد کی مضبوطی کے واسطی رات کیوقت حضرت عباس رض کو اپنی ساتھ لیکر عقبہ مین تشریف لیگئی اور دونون طرف سی قول و قرار ہوکر بنیاد اوس کام کی مستحکم کی اور بارہ آدمی اون ستر آدمیون مین نقیب انصار کی مقرر ہوئی یعنی ہر ایک نقیب کو ایک ایک قبیلہ کیواسطی مقرر فرمایا جب اوس قول و قرار اور بیعت کی خبر قریش کو پہونچی وہ نہایت بیقرار ہوگئی اہل مدینہ کی تلاش کرنے لگی لیکن انصار اپنی وطن کو روانہ ہوچکی تہی جب اصحابون کو جای امن مکہ سی نزدیک میسر ہوئی اور ایذا قریش کی حد سی زیادہ گذری غریب غریب اصحاب حضرت کے اجازت سی مدینہ کو ہجرت کر گئی بعد اوسکی حضرت عمر رض بہی بیس جوان لیکر مدینہ کو گئی قریش کی کافرون نی جو دیکہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحابون کو بہاگنی کا ٹہکانا ملا اونکو ڈر پیدا ہوا کہ ایسا نہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہی اونکی ساتھ جا ملی اون سب نی دار الندوہ مین جو اونکی نشست گاہ تہی مصلحت کی شیطان بہی ایک بوڑہی آدمی کی شکل بنکر آیا اور حلقہ ور ہوا قریش نی پوچہا کہ تو کون ہی بولا کہ مین شیخ ہون قبیلہ نجد سی تمہاری ارادی سی واقف ہوکر آیا ہون جو اس مقدمہ مین تمہاری مدد کرون یہ لوگ اوسکی ممنون ہوئی وہ ملعون شیخ مجلس بنکر بیٹہا ہر ایک شخص کی خاطر مین جو صلاح گذرتی تہی شیخ کی حضور مین عرض کرتے تہی ایک نی کہا کہ پیغمبر کو قید کرو دوسری نی کہا کہ اس ملک سی نکالدو شیخ نجدی نی یہ دونون تجویزین پسند نکین اور بدلیل روشن بہی اونکو باطل کیا ابو جہل ملعون بولا کہ میری رای تو یہ ہی کہ ہر ایک قبیلہ سی ایک ایک جوان مضبوط مقرر کرو کہ ناگاہ سب ملکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب گاہ مین قتل کر ڈالین بنی ہاشم کو تمام قبیلون سی طاقت مقابلہ کی نہوگی لاچار ہوکر خون بہا پر راضی ہوجاوین گی اور ہم سب خلاص ہو جاوینگی پیر نجدی کو یہ صلاح بہت پسند ہوئی اور اسی بات پر سب کا اتفاق ہوا اوسیوقت رب العالمین نی جبرئیل

امینؑ کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بہیجا اور قریش کی مکر سی اطلاع دی پہر جبرئیلؑ نی
کہا کہ علی مرتضیؑ کو اپنی خوابگاہ مین چہوڑ و اور تم مدینہ کو تشریف لیجاؤ کافر تو حضرتؐ کی قتل کی ارادہ سے
گہر کی آس پاس چہپ کر بیٹہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی علیؑ مرتضی کو یہ احوال کہکر اپنی مکان پر
چہوڑا اور فرمایا کہ تم کو یہ ایذا نہ دی سکین گی مرجع مطالب عند اللہ الغالب علی ابن ابی طالبؑ خوابگاہ پیغمبر مین
تکیہ کر کی خدا کی تکیہ پر بہروسا کر کی بی تکلف لیٹ گئی اور حضرتؐ اونکی حق مین دعا کر کے گہر سی باہر نکلی کافر
اونکی انتظار مین ہاتہ اپنی قسمت کے خواب غفلت مین ہی اور حضرتؐ اونکی سر پر خاک ڈالتی ہوئی نکل گئی شیخ
نجدی نی آنکر اونسی پوچہا کہ یہان کس واسطی بیٹہی ہو جواب دیا کہ ہم چاہتی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی مہم کو تمام کرین وہ قسم کہا کر بولا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نکل گئی اور تمہاری سرون پر
خاک ڈال گئی اب تم سر پہ خاک اور ہاتہ مین باد رکہو اسیر ہی واسطی ان کی گہر گئی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی خوابگاہ مین علی مرتضیؑ کو پایا اور پوچہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین جواب دیا مین
نہین جانتا وہ اسی پشیمان ہو کر پہری اور حضرتؐ کی تلاش مین مشغول ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہان سی ابوبکر صدیق کی گہر مین گئی ابوبکر صدیقؓ نی اون دو اونٹون مین سی ایک اونٹ حضرتؐ کو دیا
اور صاحبزادیون نی توشہ راہ کا تیار کرنا شروع کیا اسما بنت ابی بکرؓ نی اپنا کمربند دو ٹکڑی کر کی ایک سفرہ
مین باندہا اور ایک ٹکڑی سی کمربند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکا لقب ذات النطاقین رکہا
نطاق کمربند کو کہتی ہین پہر عبد اللہ بن اریقط کو جو بڑا ہشیار رہبر تہا امان دیکر مدینہ تک پہنچانی کو
نوکر رکہا دونون اونٹ اوسکو سونپ کر مقرر کیا کہ تین دن کی بعد غار ثور پر حاضر ہو اور عبد اللہ بن
ابی بکرؓ تمام دن قریش کی خبرین دریافت کر کے رات کو حضور مین جاکر عرض کرتی تہی جب مہمات
سفر مہیا ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ جو نقد کہ گہر مین رکہتی تہی اپنی ساتہ لیکر دوشنبہ کی رات اٹہائیسوین
تاریخ صفر کو غار ثور کیطرف روانہ ہوئی جب غار پر پہنچی تو حضرت صدیقؓ نی کہا کہ آپ ذرا ٹہیری مین پہلی
اندر جاکر غار کو صاف کرون وہ غار مانند عمل نامہ گناہ گارونکی سیاہ و تاریک تہا اور مانند بیت
الاحزان عاشقون کی تنگ اور باریک حضرت صدیقؓ نی اندر جاکر اوسکو صاف کیا اور چادر اپنی پہاڑ
کر تمام سوراخ بند کئی مگر ایک سوراخ کی بند کرنی کو چادر کا ہاتہ نہ پہنچا پاؤن اپنا نہایت پامردی سی جمایا
اوس سوراخ مین سانپ نی حضرت صدیقؓ کی پاؤن کو کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لب مبارک کا لعاب لگایا فی الفور شافی مطلق نی شفا بخشی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر
بلایا مکڑی کو الہام ہوا کہ اوسنی اوس شب تاریک مین اپنی اخلاص کی تارونکو بُن کر پردہ عنکبوتی
غار کی دروازہ پر لٹکایا اور ایک کبوتران وحشی کی جوڑی نی آن کر اوس آستانہ مین [illegible] آشیانہ بنایا
اور رات ہی مین بچی رکہی کفار قریش دوسری دن حضرتؐ کی تلاش کرتی ہوئی ابوبکر صدیقؓ کی

گہر آئی جب اونکو وہان نپایا تو ایک قائف کو جو نشان قدم پہچاننی مین فائق تہا ہمراہ لیکر سراغ قدم کا
ڈہونڈتی چلی اور سہی قائف پر قیافہ کا اونی قریش کو غار ثور کی منہ پر لیجا کر کہڑا کر دیا اور کہا کہ محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان سی آگی نہین گئی ہین حضرت صدیق رض نی نہایت غم اور حزن سی عرض
کیا کہ اگر یہ لوگ اپنی پاؤن کی طرف نشان دیکہین تو ہم اونکو نظر آجاینگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا غم مت کر اللہ ہمارا رفیق ہی کافرون نی قائف سی کہا کہ علامتین جہوٹی تیری دماغ پر غالب
ہوئی ہین جس غار مین مدت تلک مکڑی کا قدم نہ پہنچا ہو اور مکڑی نی جالا اور کبوتر نی انڈون کو
ڈالا ہو اس بات کو کون مانیگا کہ وہ لوگ اس غار مین گئی ہین پس سب کافر عنادی نہایت نامرادی سی
پہر آئی اور سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم اپنی یار غار کی ساتہ حفظ الہی کی حصار مین برقرار رہی وہ دونون
رفیق تین رات دن غار مین رہی پنجشنبہ کی رات کو ابوبکر صدیق رض کا غلام عامر بن فہیرہ اور عبداللہ
ابن اریقط اونٹ لیکر آئی سید اصفیا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوبکر رض با صدق و صفا کو اسوار ردیف
کیا اور دوسرا اونٹ عامر و عبداللہ کو دیا اور روانہ ہوئی اور تمام رات اور دن دوپہر تک چلی پہر
جنگل مین ایک پتہر کی سایہ مین دم لیا دوسری دن قدید کی منزل مین ام معبد کی خیمہ پر گذر ہوا وہان
مقام کیا ہرچند کہ وہ بی بی اوس ضلع مین سخاوت اور احسان سی مشہور تہی لیکن اوس سال
بسبب قحط سالی کی نہایت تنگی مین مبتلا تہی مہمانون نی گوشت اور خرما طلب کیا اوسنی زبان عذر
کی کہولی اور نہایت عجز سے بولی کہ ہمارا حال اس سال مین تنگ ہی ورنہ مہمانداری مین قصور کرنا اپنی
نزدیک بہت ننگ ہی ناگاہ نظر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خیمہ کی کونی مین ایک بکری
پر پڑی کہ مانند چشم محبوب کی بیمار اور مثل جسم عاشق کی زار و نزار تہی فرمایا کہ اسمین کچہ دودہ ہی
وہ بولی کہ یہ تو اپنی جان سی حیران ہی تم دیکہو جو دودہ ہو تو تیری تصدق ہی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی اللہ کا نام لیکر دست مبارک اوس بیزبان کی پستانون پر پہیرا فی الفور بکری کی تہن بہر
آئی اتنا دودہ دوہا کہ حاضرین مجلس نی سیر ہوکر پیا اور ایک ظرف باسن لبریز کرکی ام معبد کو دیا
اور وہان سی آگی روانہ ہوئی بعد اونکی جانیکی ابو معبد جو صاحب خانہ تہا جنگل سی آیا اور باسن
دودہ سی بہرا دیکہ کر متعجب ہوکر پوچہا ام معبد نی جواب دیا کہ ایک عالی ہمت نی ہماری گہر گذر
کیا اور دست حق پرست کی یمن سی برکت حاصل ہوئی ابو معبد نی پوچہا کہ تو جمال اوس باکمال کا
بیان کر ام معبد نی لفظ فصیح اور بیان ملیح سی کچہ صفت صورت اور وصف سیرت اوس
حضرت کا بیان کیا ابو معبد نی کہا کہ یہ وہی پیغمبر بنی ہاشم ہی کہ اوسکی تلاش مین کفار قریش
پہرتی ہین افسوس مین نہوا کہ اوسکی خدمت کو سعادت جانتا کہتی ہین کہ وہ بکری اٹہارہ ۱۸ برس
تک رہی اور صبح و شام اپنی پستانونکی شربت خانہ سی اونکی ظرف لبالب کرتی رہی اور

دونون مکہ والون نی تمام قبائل عرب مین اشتہار کیا تہا کہ جو کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر ہمارے پاس پہنچا دیگا تو سو اونٹ اوسکو دینگی اتفاقاً سراقہ بن مالک مدلجی اپنی قوم مین بیٹہا تہا اور یہی آرزو کرتا تہا کہ اگر مجکو ملین تو مین اونکو پکڑ دون ناگاہ ایک شخص نی آنکر کہا کہ دریا کیطرف دو سوارونکی نشانی مجکو معلوم ہوئی کہ جاتی تہی شاید محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسکی رفیق ہونگی سراقہ نی اونکو دلیر کا دیکر کہا کہ یہ بات جہوٹہ ہی وہ کوئی اور لوگ تہی اور وہان سی اوٹہ کر اپنی گہر آیا اور لونڈی سی کہا کہ تو میرا گہوڑا فلانی ٹیکری کی تلی لیکر آ اور آپنی نیزہ کو زمین پر کہینچتا ہوا چلا اور جلد گہوڑی پر سوار ہوکر دوڑایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قرآن شریف کی تلاوت کرتی جاتی تہی اور التفات کسیطرف نکرتی تہی مگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چارون طرف دیکہتی آتی تہی کہ مبادا کوئی دشمن ہماری طلب مین نکلا ہو سراقہ بن مالک سو اونٹ کی لالچ سی قریب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جا پہونچا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کیا گہوڑا اوسکا سر کی بل گر پڑا پہر تیر قمار کی نکالکر فال دیکہی وہ بہی الٹی پڑی اوسپر بہی مارے حرص کی سوار ہوکر گہوڑا دوڑا کر نزدیک پہونچا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرأت کی آواز سنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب ہی کہ طالب ہمارے پاس آ پہونچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دشمن کا غم مت کہا دوست ہمارے ساتہ ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ دعا پڑہی اللّٰہم اکفنا شرّہ بما شئت یا الہی شر اس دشمن کی ہمسی کفایت کر جسطرح تو چاہی فی الحال دونون ہاتہ گہوڑی کی طویلہ کی تیغ کیطرح زمین مین گڑ گئے اور گہوڑی سی اوندہا زمین پر گرا تب فریاد کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین جانتا ہون کہ یہ بلا اثر تمہاری دعا کا ہی اب توجہ فرما کر میری مشکل آسان کرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الہی جو سچا ہی تو اوسکی گہوڑی کو چہوڑ دی فی الفور گہوڑی کے پاؤن زمین سی نکلی سراقہ کچہ سامان نذر کرنے لگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول نکیا پہر اپنی ترکش سی ایک تیر نکالکر دینی لگا اور بولا کہ اس جنگل مین میری بکریان اور اونٹ ملینگے اس تیر کی نشانی سی جو چاہیے لیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ہمکو اوسکی کچہ حاجت نہین تو چلا جا اور ہمارا حال کسی سے مت کہیو سراقہ نی وصیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل وجان سی قبول کی اور رستی مین جو لوگ طالبین مین سے ملی سبکو پہیر لیگیا کہ مین دور تک دیکہ آیا وہ نہین ہین

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین پہونچنی کا

مدینہ والونکو حضرت صلعم کے مکہ سی نکلنی کی خبر آگی سنتی تہی اسواسطی وہان کے مسلمان ہر روز واسطی استقبال کی نکلتی تہی جب دوپہر گرم ہوتی تہی تو پہر گہر کو پہر جاتی تہی اتفاقاً حضرت صلی اللہ علیہ کے پہونچنی کی دن بہی آکر پہر گئی تہی ایک یہود

اپنی چہت پر چڑہا تہا اوسنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دور سی دیکہا کہ چلی آتی ہین بی اختیار ہو کر پکارا
اے گروہ عرب یہ تمہارا بخت کہ جسکی تم منتظر رہتی ہو آیا یہ خبر سنتی ہی مدینہ مین غل مچا اور چہوتی بڑی اپنی ہتیار
اور لباس پہنکر سوار ہو کر بڑی خوشی سی سیدانکی طرف روانہ ہوئی اور شہر سی باہر جا کر قدم بوسی حاصل
کی اور خوشیان کرتے تہی اور کہتی تہی جاءَ رسُولُ اللہِ جاءَ نبیُّ اللہِ اور ہر ایک یہ چاہتا تہا کہ میری مکان پر
اُترین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی عمر بن جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتی مین ہوتی تہی اور عبد المطلب کے
نانہالے قبیلہ سے تہی سعد بن خیثمہ کی مکانمین بارہوین تاریخ ربیع الاول کی مہینی مین اُترے اور چودہ دن تک محلہ
قبا مین توقف کیا وہان ایک مسجد کی بنیاد تقوی اور پرہیزگاری سی قائم کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ تین روز کے
بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچنے کی محلہ قبا مین حضور مین پہنچی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی عمر قبیلہ سی سوار
ہو کر مدینہ مین تشریف لائے پہر ایک دن سعادتمند ولنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اترنیکی تمنا اپنی مکان پر کرتا
تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مہار اونٹ کی چہوڑ دو جہان وہ توقف کریگا مین وہان اُترونگا اتفاقا وہ
اونٹ جس جگہ کہ اب دروازہ مسجد کا ہی خود بخود بیٹہ گیا وہ مکان ابو ایوب انصاری کی گہر سی قریب تہا انہون نی فی الفور
اسباب اوتارا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسی کی مکان مین رونق افروز ہوئی وہان ایک میدان تہا کہ مسلمان
وہان نماز پڑہا کرتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پوچہا یہ مکان کسکا ہی جواب دیا کہ یہ مکان دو یتیمونکا ہی ایکا نام سہیل
اور دوسری کا نام سہل ہی انکا مکان ہاتہ آنا بہت سہل ہی اس مکانکی قیمت ہم آپ سی لینگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول
نفرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی نی بموجب حکم کی دس مثقال طلا دیکر اوس مکانکو خرید الغرض سب اصحاب نی جمع ہو کر اپنی ہاتہون سی
مسجد کو تیار کیا بعد اوسکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی زید بن حارثہ کو اور ابو رافع کو پانسو درم خرچ دیکر مکہ کو
بہیجا کہ صاحبزادیونکو اور بی بی سودہ کو مع تمام اہل وعیال کی لی آوین اور ابو بکر صدیق رضی کا بیٹا عبد اللہ اپنی گہر کی لوگون کو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیال کی ساتہ مدینہ مین لیکر آئی

بیان بدر کی لڑائی کا

سبب بیعت مہاجر اور انصار کی بنیاد شریعت کی مستحکم ہوئی اور کافرونکا ظلم حد سی گذرا تب حق تعالی نی
جہاد کی آیتین نازل کین اور حکم عام واسطی قتال کفار کے وارد ہوا اسواسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی مومنان شجاعت پیشہ کو حکم کیا کہ اب کفار اشرار کی مقابلہ پر اوٹہنی مین مستعد ہون اور جا بجا فوجین بہیجنا شروع
کیا جس فوج مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف لیگئی ہین اوسکو غزوہ کہتی ہین اور جسمین کہ صحابونکو
سردار بنا کر بہیجتی تہی اوسکو سریہ کہتی ہین منجملہ غزوونمین سی غزوہ بدر ہی اور بدر نام ہی ایک کوئی کا کہ
وہان گاون ہی اور ہر سال ایک بڑا بازار وہان جمع ہوتا ہی اور عرب کی لوگ مال تجارت کا وہان
بیچتی اور خریدتی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ ابو سفیان قریش کی قافلہ کی ساتہ شام
کی طرف سی بہت مال و غنیمت لیکر مکہ کو جاتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین سو تیرہ آدمی مہاجر و
انصار کی ہمراہ لئی اور عمرو بن ام مکتوم کو مدینہ مین نائب کیا اور روانہ ہوئے ابو سفیان کو جب معلوم ہوا

کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا قصد رکھتی ہین اوسنی فی الفور ایک سوار بیکہ کا دوڑایا اور مکہ والونکو
خبر دی کہ قافلہ کا مال اگر ہاتہ سی گیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی قوت ہو ونگی جتنا جلد پہنچا
تو پونہچو ابوجہل وغیرہ قریش یہ خبر سنکر مستعد ہوے اور لشکر جمع کرکے مکہ سی باہر نکلی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ السلام نی تین علم ترتیب دئے ایک تو علی مرتضی علیہ السلام کو عنایت کیا اور ایک مصعب
بن عمیر کو اور ایک سعد بن معاذ کو عنایت فرمایا اور اکثر اصحاب پاپیادہ تہی دو دو اور تین تین آدمی پر
ایک اونٹ سواری کا تہا صرف دو یا تین گہوڑی سوار تہی جب وادی صفرا مین منزل کی تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی کہ ابوسفیان تو بہاگ کر دریا کنارے کی راہ سی نکل گیا اور لشکر مکہ کا آپہنچا
تب اصحاب مضطرب ہونے لگے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابیون سی پوچہا کہ صلاح کیا ہی ابوبکر رض نی
کہڑے ہو کر بہت معقول باتین جسمین فرمانبرداری اور تابعداری تہی عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی پہر پوچہا کہ صلاح تمہاری کیا ہی انصار نی جانا کہ یہ اشارہ ہماری طرف ہی سعد بن معاذ انصاری
نی کہڑی ہو کر دست بستہ عرض کی کہ شاید حضور کے اشارت اس عبارت سی ہماری طرف ہی فرمایا
ہان اوسنی عرض کی کہ ہم تم پر ایمان لائی ہین اور تمہاری تصدیق رسالت کی ہی ہم جان سی تیار
اور خدمت گزاری مین حاضر ہین اگر حکم کرو گی تو ہم اپنی تئین دریا مین ہی ڈالین گی حضرت صلعم نی
خوش ہو کر دعا کی اور فرمایا کہ مجہسی اللہ تعالی نی دو طائفون مین سی ایک کا وعدہ کیا ہی یا قافلہ
کا یا لشکر کا خدا کی وعدہ مین خلاف نہین جب ابوسفیان نی قافلہ کو دوسری راہ سی پہیرا تو قاصد
قریش کی لشکر مین بہیجا کہ مین سلامت نکل مین پہنچا تم بہی پہر آؤ دوسرا لشکر تیار کر کی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈہونڈنے کو چلین گی جب قاصد پہنچا تو قریش نی ارادہ پہرنیکا کیا ابوجہل
نی لات اور عزی کی قسم کہائی کہ ہم نہ پہرین گی جب تلک کہ بدر مین جاکر شراب نہ پیئین اور
تین روز وہان مقام نکرین اگر ہم یہانسی پہر جاوینگی تو عرب کے قبائل طعنہ کرینگی اور کہینگے کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی بہاگ گئی جہیم بن الصلت اٹہا اور کہا کہ بہتر یہی ہی کہ پہر چلین مین نی
کہ مینی خواب مین دیکہا کہ ایک سوار اونٹ کی مہار ہاتہ مین لئی آیا اور آواز دی کہ عتبہ اور شیبہ
اور امیہ بن خلف کو مار ڈالا اور دوسرے لشکر کی سردارونکا نام لیا کہ کل سبکو مار ڈالین گے
اور پہر اوسنی تلوار نکالکر اونٹ کو ذبح کیا وہ اونٹ زخمی ہو کر بہاگا اور سب خیمون مین اوسکا خون
پونہچا ابوجہل نے کہا یہ دوسرا پیغمبر قریش مین پیدا ہوا القصہ وہان سی کوچ کر کے عدوۃ قصوی مین
ڈیرہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدوہ دنیا مین اترے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی وہان سے کوچ کرکی بدر کی چشمہ پر مقام کیا جناب ابن منذر نی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین عرض کی
کہ اگر ہو حکم حق نہ آئی کی یہان ٹہہرنی کی تو سمجہا اور طاعت ہے والا یہان سی اٹہکر دشمن کی تر دیکہ

ہو تو وکہ سب کوئی بدر کی ہم سی اوپر ہو وین گے اور حکم کر دو کہ سب کوؤن کو بند کر دین جو
دشمن کی راہ پر ہی اور ہر کوئی کے سر پر ایک حوض بنا دو کہ بوقت لڑائی کی پانی تیار رہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تجویز پسند کر کے ویسی ہی کیا پھر سعد بن معاذ نے جو سردار انصار
کی تہے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو آپ کے واسطے پانی کی کنارے ایک تخت سایہ دار بنا دین اور کئی
اونٹ تیز رو آپ کی پاس تیار رہین کہ اگر ہم پر شکست آوے تو آپ کئی اصحاب کی ساتھ مدینہ مین تشریف
لیجاویں کہ اسلام مین خلل نہو اور ہمارے عورتین اور لڑکی جو آپ کو دیکھینگے تو ہمارے مرنیکا اندیشہ
نکرینگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند ہوئی اور سعد کی حق مین دعا کی دوسرے
قریش تیار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین آئی وہ تکبر کرنے لگی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہا الٰہی یہ قریش بڑی تکبر اور فخر سے آئے ہین اور تیرے رسول کو جھٹلاتی ہین
تو ہماری مدد کر اور اپنی وعدہ کو وفا کر بعد اوسکی قریش کی ایک جماعت نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض مین جا کر پانی پیوین اصحابون نے حملہ کیا اور سبکو مار ڈالا مگر
حکیم بن حزم کہ وہ مسلمان ہوا جب قریش کے لشکر نے یہ دیکھا تو ہاتہ مین تلوار لیکر اسود مخزومی آیا سب
سی اول اسود بن ... جو کہ عرب مین بڑا بہادر تہا اور تہا لات عزیٰ کی قسم کہا کر آیا کہ جا کر محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کو توڑ دونگا جب نزدیک پہنچا تو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اوسکی مقابل ہو
اور مار کر گھوڑی سے گرا دیا بعد اوسکی عتبہ بن ربیعہ اور اوسکا بھائی شیبہ اور اوسکا بیٹا ولید کہ لشکر
قریش مین ویسی بڑا کوئی نتہا صف سے باہر آئی اور مبارز یعنی لڑنیوالا چاہا تین جوان انصار کی اونکی
مقابلے کو باہر آئے عتبہ اور شیبہ نے آواز دیا کہ امی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ہمسرون کو بھیج حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اور علی رضی اللہ عنہ کو اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کو بھیجا جب یہ شیران
بیشہ وغا مقابل ہوئی اون تینون کافران پر دغا کو جہنم رسید کیا لشکر نے قریش کی جو یہ
حال دیکھا ایکبارگے حملہ کیا وہ اتنی ہیبت تہی کہ ایک ایک مسلمان پر دس دس آٹھ آٹھ لپٹ
گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دست بدعا ہوئی کہ خداوندا روی زمین مین یہی گروہ ہے جو
تیری پیغمبر پر ایمان لائی ہین اگر تو اونکو ہلاک کریگا تو تیری عبادت کون کریگا نصرت اور فتح بھیج
اللہ تعالیٰ نے اوسیوقت حضرت جبرئیل کی ساتھ پانچ ہزار فرشتے واسطے مدد کی بھیجے یہان
تک کہ ستر آدمی رئیس قریش کی قتل کئی اور ستر اسیر ہوئی کہتی ہین کہ جس کافر پر اصحاب قتل
کو نکلو جاتی تہی پہنچنی سی پہلی دیکھتی تہی کہ سر اوسکا تن سی جدا ہی فرشتی اور غزوہ لوگون مین بہی غرض
مدد کی نازل ہوئی ہین لیکن فرشتون نے سوای بدر کی دوسرے لڑائی مین مقابلہ نہین کیا ابوجہل آپ
گھوڑیکو دوڑاتا ہوا میدان مین آیا تب معاذ اور معوذ کو ایک اصحابی نے فرمایا کہ تم ابوجہل کو پوچھتی ہو

وہ یہہ بہی سنتی ہی یہہ دونون مانند شیر کے اوس کافر سے جالپٹی ایک نی ابوجہل کی رانمین تلوار ماری گہوڑی سی گرادیا اور دوسرے نی اوس کافر کو دو تین تلوارین لگا کر دین اسلام کی غار کو ٹہنایا بعد فتح کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک گڑہا کہود و قریش کی مقتولون کو اوسمین ڈال دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس گڑہی پر انکو نام بنام پکارا کہ آیا پایا تمنی جو کچہ کہ تمسی خدانی وعدہ کیا تہا حضرت عمر نی عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم مردہ کان بیجان کو آواز دیتی ہو کیا سنتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ تم اونسی زیادہ نہین سنتی مگر وہ جواب دی نہین سکتی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کوئی جا کر ابوجہل کے خبر لاوی عبداللہ بن مسعود نی مردونکی لاشون مین سی اوسکو ڈہونڈ نکالا اور اوسکی سینہ پر سر کاٹنی کو بیٹہی ابوجہل نی کہا کہ ای بکریون کے چرانی والی بڑی مقام پر چڑہ بیٹہا ہی تو عبداللہ بن مسعود نی فرمایا الحمد للہ کہ مین نی تجکو اس حال مین دیکہا ہاتہ دا الہ پہر تلوار سی اوسکا سر کاٹ کر تن ناپاک سی جدا کیا اور گرا رہی وہ خاک مین کہینچتی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنی لا کر پہینک دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ شکر کا کیا اور فرمایا کہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ مَاتَ فِرعَونُ ھٰذِہِ الاُمَّۃِ

بیان غزای احد کا

جب بدر مین بعضی رئیس قریش کی مارے گئی اور بعضی قید ہوئے اور بعضی لشکر بہاگ کر مکہ کو گئے پہر قریش نی اپنے بندہوونکو خرید کیا وہ لوگ کہ جنکی باپ بدر مین مارے گئی تہی جیسی عکرمہ بن ابی جہل و عبداللہ بن ربیعہ و صفوان ابن امیہ وغیرہ ابوسفیان کی پاس گئی اور کہا کہ قریش تیری واسطی اور تیری ساتہ والون کی واسطی گئی تہی اور یہ حادثہ اون کو پہنچا اب ہماری تئین بعد اونکی زندگانی کی لذت نہین تمام عرب مین ہم بدنام ہوئے ہم چاہتی ہین کہ یہہ سوداگر جو تیری ساتہ گئی تہی ہماری ساتہ مال کی مدد کرین جو ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فوج جمع کر کی لیجاوین اور اپنا بدلہ لیوین ابوسفیان کی قافلہ مین ہزار اونٹ تہی اوسمین سی راس المال تو مالکونکو دیا اور پچاس ہزار مثقال سونا نفع کا جو ہوا تہا لشکر کی خرچ مین صرف کیا اور عمرو بن عاص کو کئی شاعرونکی ہمراہ قبائل عرب مین مدد مانگنی کو روانہ کیا اور رئیس لشکر کا ابوسفیان ہوا اور ہندہ ابوسفیان کی جورو عتبہ کی بیٹی جسکا باپ بدر مین امیر حمزہ رضی کی ہاتہ سی مردار ہوا تہا وہ بہی زین لشکر کی ہوئی اور کئی عورتین دوسرے قریشیون کی بہی ہمراہ ہوئین اور جبیر بن مطعم بہی قریش کی سردارون مین تہا اوسکا چچا بدر مین مارا گیا تہا اوسکا ایک غلام وحشی نام تہا کہ حربہ اوسکا خطا نجاتا تہا ہندہ نی اور جبیر بن مطعم نی وحشی سی کہا کہ اگر تو حمزہ رض کو یا علی رض کو یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار ڈالی کا تو ہم تجکو مال دنیا سی مستغنی کر دینگی اور یہہ تمام خبرین حضرت عباس رضی اللہ عنہ نی جو مکہ مین تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائین جب لشکر قریش کا مدینہ کی قریب پہنچا اوسمین سات سو زرہ پوش

اور دو سو گھوڑون کی سوار اور تین ہزار اونٹ اور گانیوالی عورتون کو بھی ساتھ لیا جو بروقت مقابلہ
کی مرد کی مقتولون کی اوصاف گاتین جو لانیوالی جوان کوشش مین دریغ نکرین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی خواب دیکھی کہ گائی ذبح مسلمانون کی ماری گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مین سوراخ پڑگیا
بعد اسکی یہ بھی دیکھا کہ ایک محکم زرہ کو ہاتھ مین پکڑا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تعبیر اس
خواب کی یہ ہی کہ ایک جماعت میری صحابہ سی ماری جاویگی اور دندہ رخنہ جو میری تلوار مین ہی ایک
شخص میری اقربا مین سی مارا جاویگا اور زرہ کہ جسمین مینی ہاتھ لگایا ہی وہ قلعہ مدینہ کا ہی
اب رای میری یہ ہی کہ مدینہ سی باہر نہ نکلین اور جو لشکر کفار مدینہ کی باہر پڑا ہی یہین جب پاوے
اور کہانا اونپر تنگ ہوجاویگا تو خود بخود چلی جاوینگی بعضی اصحاب نی عرض کی کہ یہ رای صواب ہے
اسواسطی کہ لشکر اونکا بہت سی جلد عاجز ہوجاویگا اور بہتی ہی بار دیکھا ہی کہ جسنی مدینہ کا
قصد کیا ہی اگر مدینہ والی باہر نہین گئی ہین تو فتح پائی ہی اور اگر باہر گئی تو مغلوب ہوئی ہین لیکن
وہ جوان جو بدر کی لڑائی مین نتہی انہون نی عرض کی کہ مصلحت ہے یہ کہ باہر نکل کر لڑین جو کافر قریش
کی گمان نہ لیجاوین کہ ہم اونسی ڈر گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو مبالغہ اور رغبت اونکی دیکھی تو نماز
جمعہ کی پڑہی بعد خطبہ نہایت بلیغ وفصیح بیان فرمایا اور تیاری اونکو واسطی لڑائی کی تیز کیا پہر حجرہ
شریف مین تشریف لیگئی خود فولادی سر مبارک پر رکہا اور دو زرہ پہین اور کمربند ادیم کا کمر پر باندہ
کر باہر تشریف لائی جب اصحاب نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس حال مین دیکہا تو اپنی صلاح سی نادم
ہوئی اور عرض کی کہ اگر حضور کی صلاح باہر نکلنی مین نہو تو یہان ہی بیٹھین حضرت نے فرمایا سزاوار
نہین نبی کی تئین کہ سلاح جنگ کی پہنی اور بغیر لڑائی کی سلاح کو تن سی دور کری اب اللہ تعالے کا نام لیکر
چلو اب صبر کروگی تو امید خدا سی ہی کہ فتح ہوگی پہر تو سب اصحاب بہی مسلح ہوئی اور قریب ہزار سوار او پیادہ
کی ہمراہ ہوئی جو نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سی باہر نکلی عبد اللہ ابن ابی سلول منافق مخالفت
کر کے تین سو آدمی اپنی لیکر پہر گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کچہ پروا نکی اور باقی لشکر ہمراہ لیکر روانہ
ہوئی اور کوہ احد مین جاکر دشمن کی مقابلہ مین جاکر ڈیرہ کیا اور فرمایا کہ کوئی بغیر اذن کی لڑائی مین نہ جاوے
اور لشکر مین سے پچاس تیرانداز چنکر اونکا امیر کیا اور لشکر اسلام کی پیچہی ایک گھاٹی تہی جو دشمنون کی آنیکی راہ تہی
وہان اونکو مقرر کر کی فرمایا کہ تم یہان ملازم رہو اگر دشمن ادہر سی آوین تو اونکو دفع کرو ہماری فتح ہو یا شکست
تم بغیر حکم کی یہان سی مت حرکت کیجیو بعد اوسکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پیادون
کی صف پیچہی کی قریش نی بہی اپنی صفین درست کی خالد بن ولید میمنہ مین اور دست راست عکرمہ
بن ابوجہل میسرہ مین دست چپ تہا اور طلحہ بن ابی طلحہ قریش کا علمدار ہوا دونو صفین مقابل
ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی دست حق پرست مین ایک تلوار لیکر فرمایا کون ہے جو یہ تلوار لی اور اوسکا

حق ادا کریگی اصحاب تلوار لینی کو درپیش ہوئی کسیکو حضرتؐ نی ندی ابودجانہ نی پوچھا یا رسول
اللہ اس تلوار کا حق کیا ہی فرمایا کہ حق اسکا یہ ہی کہ کافرونکو اسی قتل کرے یہان تک کہ خود بہی ٹیڑہی ہو جاوی
ابودجانہ نی عرض کی کہ یہ کام میرا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی تلوار لیکر میدان مین اکڑتا ہوا
کمال تکبر سے چلا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایسی چال ہی اللہ تعالی کی نزدیک سخت مبغوض ہی
مگر اس جگہ مین کہ اس چال سی دشمنون پر رعب ہوتا ہی حسب [illegible] اور وہ ایسا پہرتا جاتا تہا کوئی اوسکی سامنی
نہ آتا تہا اتفاقا اوسی گروہ فرسے وہان پہنچا کہ ہندہ ابوسفیان کی جورو اور عورتون کی ساتہ دف بجاتی
تہی اور کافرون کو واسطی قتل اصحاب رسول اللہ صلعم کے تیز کرتی تہی اور یہ شعر بالحان پڑہتی تہی

شعر نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقْ + نَمْشِی عَلَی النَّمَارِقْ + اِنْ تُقْبِلُوا نُعَانِقْ + اَوْ تُدْبِرُوا نُفَارِقْ

نظم ہم دختر ستارہ ہین بیٹہتی ہین مسندون پہ + ہم تو نہال خوبی ہین نہالیون پہ +
دشمن سے جو لڑیگا اوس کی گلی لگین گی + بہاگیگا جو کہ اوس سی ہنہین ملین گی + ابودجانہ
نی چاہا کہ ہندہ کو اوس شمشیر ہندی سی کاٹ کر فرش جہنم پر بٹہا دی پہر دلمین کہا کہ حیف ہے
جو غازی اپنے تلوار کو عورت پر چلاوی پہر حضرت حمزہ رضہ نی ابوسفیان کی علمدار کو قتل کرکے علم گرایا
اور مانند شیر کے اوس میدان مین سے کافرون کو دوزخ مین پہنچایا کسیکو طاقت نہ تہی جو اوسکی
مقابل آوی اور اپنی حیات شیرین کو گنوا دی ہندہ نے آکر وحشی سی کہا کہ حمزہ اسوقت لڑائی مین
مشغول ہی اگر ہوسکی تو مار ڈال وحشی ایک پتہر کی آڑ مین بیٹہا جب امیر حمزہ رضہ کئی پہلوان قریش
کو مار کر پہری وحشی نے حالت غفلت مین حربہ پہینک کر امیر حمزہ رضہ کی سینی کی تلی ایسا لگایا کہ
گہوڑی سے گرتے ہی جان بحق تسلیم ہوئی ہندہ یہ خبر سنکر آئی اور حضرت امیر حمزہ رضہ کا سینہ چیرا
اور جگر نکال کر چبایا پہر طلحہ بن عثمان قریش کا علم اٹہا کر میدان مین آکر بولا کہ ای گروہ محمد تمہارا
یہ گمان ہی کہ ہم تمہاری تلوارون کی سبب سے دوزخ مین جاوینگی اور تم ہماری سیفونکی وسیلے سے
بہشت پاوگے کون ہی جو میدان مین آوی اور مین اوسکو بہشت مین پہنچاؤن اسد اللہ الغالب
علی ابن ابیطالب ع مقابل ہوکر بولے کہ مین تمکو جہنم رسید کرنیکو آیا ہون اور ایک تلوار اوسکے
پاؤن مین ایسی ماری کہ سرنگون گر پڑا اور عورت اوسکا برہنہ ہو گیا تب نہایت تضرع و زاری
کرکے خدا کی رحمت کا اور اپنی قرابت کا وسیلہ کیا حضرت علی ع نی شرم سے اوسکو قتل نکیا پہر کافرون
[illegible] مصعب بن عمیر رضہ علمدار لشکر اسلام کا شہید ہوا حضرت مرتضی علی ع نے علم اٹہا لیا پہر یاد
[illegible] ہوا تاآن الضار کی عین غلبہ کفار مین سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین آئی اور ہر
ایک اہل اسلام سی نوبت بنوبت کفار سی مقابل ہوتا تہا اور یہ کلمات ولادلیر پڑہتا جاتا تہا نَفْسِی لِنَفْسِکَ
الْفِدَاءُ وَجْہِی لِوَجْہِکَ الْوِقَاءُ وَعَلَیْکَ سَلَامُ الْوَدَاعِ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَمَوْعِدُکَ الْجَنَّۃُ

یا رسول اللہ تیری جان پر فدا ہی اور سینہ میرا تیری سینہ کی پناہ ہی اور تجہپر سلام الوداع ہی اور ہمارا
آپ سی دوسری ملاقات بر جنت الماوی ہی پہر ایک جوان اونمین سی اسی وعدہ پہ قائم رہا اور رسول
رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمون پر جان شیرین کو سونپ کر بہشت برین کو پہونچا رضی اللہ
عنہ پہر جبکہ اوس لڑائی مین لشکر اصحاب نے اپنا جوہر شجاعت ایسا دکہلایا کہ رستم و اسفندیار کا قصہ
بہ نسبت اسکی بازی اطفال تہا اور سکندر کا معرکہ خواب و خیال تہا حسین علی مرتضی
علیہ السلام نے اور طلحہ اور صہیب نے بکثرت کفار کو جو جو جوان مرد بازو کا ظاہر ہوئے کم کر دیا تین تین قطعات
شیرین خاص احوال اون لوگون کا اس مختصر رسالہ مین گنجائش نہین رکہتا اگر کوئی مشتاق ہو تو تاریخ صحابہ مین بتفصیل
دیکہ کر اوس لشکر مین ہوا ہوئی استوار مضبوط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرف اصحابون
کو وسطی جہاد کی تیز کرتے تہی اس عرصہ مین شیطان کا بہید ابن قمیہ ملعون اور عتبہ بن ابی
وقاص اور ابن شہاب حضرت کی پاس پہنچے اور پتہر چلایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساق
اور کاندہا اور پیشانی نورانی خون آلودہ ہوگئی اور ہونٹ نیچے کا زخمی ہوگیا اور اگلا دندان مبارک
ابن قمیہ کی پتہر سی ٹوٹ گیا اور ایک روایت مین عتبہ بن ابی وقاص کی پتہر سی پہر ابن قمیہ نے تلوار
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چلائی طلحہ رض نے اپنے ہاتہ کو سپر کیا اور ہاتہ اوس جوانمرد کا بیکار ہو گیا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گڑہی مین گر پڑے ابن قمیہ نے جانا کہ مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا کام تمام کیا شیطان لعین نے ندا کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقتول ہوئے اور اسی خبر ناخوش
سی صحابیون مین تفرقہ پڑ گیا بعضے تو شہید ہوئے اور کچہ بہاگ کر مدینہ مین چلی گئی اور بعضون نے رفاقت
حضرت کی نہ چہوڑی طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن وقاص اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم انہین مین سی تہے اور
بعضے سراسیمہ و حیران ادہر اودہر پہرتے تہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ رہنے کی خبر پائی
تو سب جمع ہو گئی اس تفرقہ مین مشرکون کی عورتون نے اہل اسلام کی بعضی مقتولونکو مثلہ کیا
یعنے ناک اور کان اور اعضائے تناسل کاٹ کر گلے کے ہار بنائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہر چند چاہا اوس گڑہے سی نکلین بسبب درد زخمون کی اور بوجہ دو زرہونکی نہ نکل سکتے تہی طلحہ رضی
اللہ عنہ نے باوجود دست شکستہ اور بدن مجروح کی اپنے تئین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زینہ بنایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی دوش پر قدم رکہ کر بکمال صعوبت باہر نکلے اور فرمایا طلحہ
کی جگہ بہشت مین مقرر ہوئی سب سے اول کعب بن مالک رض نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا
اور پکارا کہ اے مسلمانون مژدہ باد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہین
سنکر سیف الغفور ملازمت مین پہنچے اور آہستہ آہستہ پہاڑ کی گہاٹی کیطرف متوجہ ہوئے

یارونکی ساتھ جمعیت کرین اور سعد بن وقاص رض نے اوس روز ایسی تیر ہدف شقدر پر چلائی کہ ہر تیر نے
مخالفون کو واصل جہنم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہاتھ سی اونکو تیر دیتی تھی اور کہتی تھی کہ
مار تیر مان باپ تجھپر فدا ہون ایسی صفت کی سعادت کسی صحابی کو نصیب نہوئی جب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم گھاٹی کے پاس پہونچی تب ابی بن خلف ملعون ناخلف گھوڑی پر سوار نیزہ ہاتھ مین لئی آ
پہنچا اور بولا کہ خدا مجکو نجات نہ دی جو مین محمد کو نجات دون بعض قوم اور دو کئی صحابی چاہا
کہ اوس کافر یاوہ گو کو جہنم رسید کرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے نیزہ لیکر اوسکی
گردن پر لگایا ہر چند کہ زخم ظاہر مین تھوڑا تھا لیکن [illegible] ضرب خوب کاری ہوا ایسا
زمین پر گر گیا رفیق اوسکو قوم مین اٹھا لائی [illegible] کے تیر کرتے تھی اور یہ [illegible]
بیل کے آواز کرتا تہا یارون نی کہا کہ تیرا زخم ایسا نہین کہ تو ایسی بیقراری کرے بولا کہ زخم
ظاہر مین تو ایسا نہین لیکن زخم لگانے والا ایسا ہی کہ ضرب اوسکی خطا نہین کرتی غرض
وہ کافر اسطرح سے نالہ و آہ کرتا ہوا رستی مین مکہ کی جہنم کے راہ لی یہ ساری مصیبت اون
یارونکی بیفرمانی سی ہوئے جو عبد اللہ بن جبیر رض کے ساتھ گھاٹی پر متعین تھی جب ابتدا مین صحابیو
کو غلبہ ہوا تو وہ بطمع غنیمت کے گھاٹی کو چھوڑ کر چلے گئی ہر چند عبد اللہ بن جبیر رض مرحوم نی اونکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیفرمانی سی ڈرایا اونکی خیال مین کچھ نہ آیا عبد اللہ بن جبیر معہ
آٹھ جوانون کی اکیلے رہ گئی عکرمہ بن ابو جہل نے گھاٹی خالی دیکھی تو اپنی تیراندازون کو لیکر آیا
عبد اللہ بن جبیر رض نے داد جوانمردی اور بہادری کی دی اور معہ آٹھون یارونکی شہید ہو گئی پیچھی سے
کافرون نے آکر ایسے تیر برسائی کہ فوج اسلام متفرق ہو گئے بعد اوسکی کفار قریش نی ابو سفیان
سی کہا کہ آج لات و عزے نی ہماری مدد کی جو ہم محمد پر غالب ہوئے اور اب محمد نے مضبوط
گھاٹی کے پناہ لی ہے اور یار اوسکی جمع ہوتے جاتی ہین اب صلاح یہ ہی کہ ہم اونکو پھر جاوین
ابو سفیان بھی اسبات پر راضی ہوا اور گھاٹی کی تلی آکر پکارا قوم مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین
حضرت نے منع کیا جواب بھی پھر بولا ابو بکر اور عمر ہین پھر حضرت نی جواب دینی سی منع فرمایا ابو سفیان
بولا اُعلُ ہُبَل یعنی بلند ہو تو ای ہبل حضرت نی فرمایا کہ جواب دو کہ اللہ اعلی و اجل پھر حضرت
عمر نے جواب دیا اور کہا کہ ای عدو اللہ ہم سب تیری گردن کاٹنی کو موجود ہین ابو سفیان نی کہا
یوم بیوم یعنی ہم تم برابر ہین رسول خدا نی فرمایا کہ جواب دو کہ ہماری قتیل بہشت مین اور تمہارے
[illegible] قریش مکہ کے طرف روانہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بن [illegible] کو بلا کر فرمایا ایسا نہو کہ قریش فریب کرین اور مدینہ کیطرف متوجہ ہوویں علی
ایک [illegible] پیچھی گئی یہانتک کہ مدینہ کے حد سے نکل گئے وہان سی پھر حضور مین پھر آئے

الغرض وہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر سب شہید ون کو دفن کیا ستر آدمی شہید ہوئی بعد اوسکی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی اور فرمایا کہ پہر قریش کو ہمپر ایسا غلبہ نہوگا ملکہ فتح مکہ کریگی
اہل مدینہ رکہتی ہتی [illegible] خبر سنکر استقبال کو آئی ایک عورت انصار کے حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ
وسلم کے ملاقات کو نکلی [illegible] مین چار جنازی برابر رکہی ہوئی دیکہی ایک اوسکا باپ دوسرا خاوند
تیسرا بہائی چوتہا بیٹا سب کا احوال دریافت کیا کہ کون ہین اوس عورت مردہمت نی مطلق التفات
نکیا کمال استقلال سے اگی بڑہی [illegible] پوچہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہی لوگون نی
کہا کہ [illegible] تیری [illegible] بین وہ بی بی اپنی مقتولون کو چہوڑ کر جلد چلی گئی اور حضرت
[illegible] رسالہ [illegible]
[illegible] سب تیرے فدا ہوں تیری ذات شریف کو
جو مینی سلامت پایا سب کچہ پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی استقلال پر آفرین کی اور اوسکی
حق مین دعا ی خیر کرکے روانہ ہوئی اور مدینہ شریف مین یارونکی ساتہ داخل ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم

بیان واقعہ حدیبیہ کا اور قریش کی ساتہ صلح کرنی کا

سبب اس سفر کا یہ تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکہا کہ امن
وامان سی مع اصحاب بیت اللہ مین گئے اور عمرہ کیا اصحاب خوش ہوئی اور جانا کہ اس سال مین
فتح مکہ ہوگی پہر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری سفر کی کی اور چودہ سو آدمی
ہمراہ لیکر مکہ کو روانہ ہوئی اور عبد اللہ بن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور ستر اونٹ قربانی
کی ہمراہ لئی تو عسفان مین پہنچی بشیر بن سفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ملاقات
کرکے عرض کی کہ قریش کو آپ کی کوچ سی خبر ہوئی ہے اونہون نی جمعیت کی ہی اور خالد بن ولید
کو سردار لشکر کا کیا ہی اور قسم کہائی ہی کہ تم کو مکہ مین نچہوڑین گی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
ایک راہبر ہمراہ لیا اور راہ دشوار سی روانہ ہوکر حدیبیہ مین آن کر مقام کیا قریش نی یہ خبر سنکر
بدیل بن ورقا خزاعی کو حضور مین بہیجا اور قبیلہ خزاعہ قدیم سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
دوست جانی اور محرم نہانی تہی اونہون نی کہا اصول و فروع قریش کے جمع ہوئی ہین تمکو مکہ
مین نچہوڑینگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا ارادہ لڑائی کا نہین ہی ملکہ واسطی عمرہ
کی آئی ہین قریش کی تئین مناسب ہے کہ صلح کرکے ایک مدت معین کرین اور ہمکو اور قبائل عرب
چہوڑین اگر ہم لوگون پر غالب ہون تو بغیر رنج و تعب کی دشمنون کی مراد بر آوی گی اور اگر یہ
بات ہماری قبول نکرینگے تو جب تلک جان جاتی ہی ہم اونکی لڑائی [illegible]
اور اللہ تعالی نی جو مجہ سے وعدہ کیا ہی وہ اپنی دین کی مدد کریگا بدیل نے جا کر صنادید قریش
مجلس مین کہا کہ ای یارو مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سی آیا ہون اور باتین [illegible]

لایا ہون اگر صلاح ہو تو بیان کرون سفہا اور جہلا نے کہا کہ ہم کچھ بات سنین سنتی مگر عقلا نی گوش دل
سے باتین سنین لیکن اسواسطی کہ بدیل قوم خزاعہ سی ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم سوگند
اوسکی بات پر اعتبار نکیا اور عروہ بن مسعود ثقفی کو کہا جو سنی سنکر تو ... بولیکہ یہ کیا ہی قوم
بدیل کے بات پر ... ہی اور اگر تم کو شک ہی تو مین جاکر اور تحقیق کر ... عروہ ... جب
... قریش ... حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آیا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو بات کہ بدیل سے فرمائی تہی وہی عروہ سے ... عروہ نی بطریق مصلحت اکہ
نی کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تو اسواسطے کہ اپنی قوم ... ہلاک ... زمانہ ما
مین کسی نے ایسا نہین کیا اور کچھ غرض ... یہ جو لوگ ... کے تیر کرتے تہی اور ... آتی نظر
خاطر مین یہ گذرتا ہی کہ یہ لوگ ضرور اسوقت مین تجکو تنہا چہوڑ جاوینگی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ نی بطریق تطیش کہا کہ کہنا لات و عزی ... تو چومے جب تلک کہ دم مین دم ہے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑین گے عروہ نے ... تیری مجہپر نہوتی تو مین جواب
دیتا اور عروہ نی گفتگو کیوقت مین گوشہ چشم سی آداب و تعظیم ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سات دیکہی تو حیران ہو گیا اور ہانسی آن کر قریش سے کہا کہ واللہ مین کسری اور قیصر کے
مجلسو نشینی حاضر ہوا ہون یہ احترام اور اعزاز کہ جو محمد کی یار اوسکی کرتے ہین مین نی ہرگز نہین دیکہا
جب وہ باتین کرتا ہی تو نہایت تعظیم سے ایسی خاموش ہو جاتی ہین گویا اپنی تئین بہول جاتی
ہین اور وضو کے پانی لینی پر ایسا گرتے ہین کہ قریب ہے کہ آپسمین مقاتلہ کرین بہتر یہ ہی کہ اوسکے
ساتہ آپ گرمت کرو پہر ایک اپنی مرنیکو سعادت سمجہتا ہی بعد اوسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
حضرت عثمان رض کو قریش کے پاس بہیجا کہ ہم کو عمرہ کرنے دین جب حضرت عثمان رض نی پیام پہنچایا اونہون
نی کہا ہرگز محمد کو نہ چہوڑینگی جو وہ عمرہ کرے اگر تمہارے خوشی ہو تو طواف کرو حضرت عثمان نے کہا
کہ ہم ہرگز بغیر رسول اللہ صلی اللہ تنہا طواف نکرینگے قریش غصہ ہوئی اور حضرت عثمان رض کو قید کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ عثمان رض کو قریش نے قتل کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رنجیدہ
ہوئی ایک درخت کی تلی بیٹہی تہے اصحابون کو جمع کیا اور از سر نو بیعت کی اس مضمون سی کیا
قریش کو قتل کرینگی یا سب مر جاوینگی سب اصحابون نے بخلوص دل بیعت کی اور مرنی پر مستعد
ہوئے اللہ تعالے نے اون جوانمردون کے اخلاص کی برکت سے یہ آیت نازل کی لَقَدْ رَضِيَ
... یبایعونک الی الآخر الآیہ یعنی خدا راضی ہوا اون مسلمانون سی جو بیعت کی تجہ سی
... یعنی اللہ کا ہاتہ اونکی ہاتہ پر ہے جب قریش کو تجدید بیعت کی خبر ہوئی تو سہیل بن عمرو کو
ایک ... صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بہیجا سہیل گفتگو کرکے ... صلح نامہ لکہنی کا حکم ہوا صلی ...
...

کو فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا ہم رحمن کو نہیں جانتے اور اللہ کو اس نام سے نہیں پکارتے ہماری دستور کی موافق لکھو باسمک اللہم اصحاب تو نہیں مانتے تھے مگر حضرت نے فرمایا تو یہی لکھو بعد اوسکے لکہا هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم پھر سہیل نے کہا اگر ہم تیری رسالت کے معتقد ہوتے تو تجھسے نزاع کیوں کرتے محمد بن عبد اللہ لکھو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ میں محمد رسول اللہ اور محمد بن عبد اللہ ہوں اے علی رسول اللہ کے لفظ کو مٹا دے حضرت علی مرتضی نے قسم کھائی کہ ہرگز یہ نہ مٹاؤنگا پھر خود رسالت ترا شون کا حضرت صلی اللہ علیہ نے اپنی دست حق پرست سے صلحنامہ لیا اور محمد رسول اللہ کے مٹا کر محمد بن عبد اللہ لکھا مضمون صلحنامہ کا یہ تھا کہ سید المرسلین معہ لشکر اسلام کے اب کے سال مدینہ کو جاویں آئندہ سال کو آکر عمرۃ القضا گذاریں بشرطیکہ تلواریں میان میں رہیں اور تین دن سے زیادہ مکہ میں نہ ٹھہریں اور دس برس تک لڑائی نکریں جو ہم ہر طرف آیا جایا کریں اور جو شخص پیغمبر کے طرف سے ہماری یہاں آوے اوسکو نہ پھیریں اور ہماری طرف سے جو شخص اونکی پاس جاوے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو ہماری حوالی کریں اصحابوں کو یہ شرط ناگوار گذری نہایت ملول ہوئی کہ ہم کیونکر دوستان خدا کو دشمن کے حوالے کریں اور یہ عار کیسی قبول کرینگے بعد اوس صلح کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کہا کہ اٹھو اور قربانیکو ذبح کرو اور سروں کا حلق کرو یعنی سر منڈاؤ اصحاب اوس صلح سے نہایت ناخوش تھے کسیکا دل قربانی کو نچاہتا تھا تین بار حضرت نے فرمایا کوئی ماری طیش کی نہ اوٹھا حضرت اوداس ہوکر گھر میں گئے اور ام سلمہ سے یہ احوال کہا جب بی بی نے سنا حضور میں عرض کی یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ اصحابوں کو شرط اخیر سے رنج ہوا ہے بہتر تو یہی کہ آپ کسی سے کچھ نفرماویں اور قربانی کریں حجامت اور اصلاح بنوائیں جب اصحاب آپ کو دیکھیں گے تو خود بخود مشغول ہو وینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خاص اونٹوں کو قربانی کروایا اور حلاق کو بلوا کر سر ترشوایا جب تو لوگوں نے حضرت کو دیکھ کر قربانیاں کیں اور تھوڑی لوگوں نے حجامت کی اور اکثر نے تھوڑی تھوڑی بال کتروائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار محلقین کے حق میں مغفرت کے دعا کی اور ہر بار مقصرین یعنی بال کتروانے والی اپنی تئیں یاد دلواتے تھے تیسرے بار اونکی حق میں دعا کی اور وہاں سے پھر کر مدینہ میں تشریف لائے صلی اللہ علیہ وسلم

بیان خیبر کی فتح کرنے کا

جب لشکر اسلام سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ مدینہ میں حدیبیہ سے پھر آئے آخر محرم سنہ سات میں خیبر کی غزا کا عزم کیا اور ایک ہزار سات سو آدمی روانہ ہوئے مدینہ کی منافقوں نے بسبب دوستی کی خیبر والوں کو حضرت [illegible] اور خیبر کے پانچ قلعے تھے تین قلعے تو آسانی سے فتح ہوئے اور دو قلعے کہ جنکا نام [illegible] سخت تھے اور آدمی اونمیں بہت تھے دس بیس روز تک گھیرا جب بھی فتح میسر نہوا [illegible]

کافر یہودی قلعہ سے باہر نکل کر لڑائی کرتے تھے ان دنوں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درد سر پیدا
ہوا اسواسطے پہلی دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم عمر بن خطاب کو دیا وہ شام تک لڑے اور بغیر فتح کے پھر آئے
دوسرے دن ابو بکر کو علم دیا انہوں نے بھی بقدر کوشش کی اور بے فتح پھر آئے تیسرے دن پھر حضرت
عمر علم لیگئے اور بہت جانفشانی کی کچھ فائدہ نہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں علم ایسے
شخص کو دونگا کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اور رسول اسکو اور دوست رکھتا ہے وہ اللہ اور رسول کو
اور فتح اوسکی ہاتھ سے ہوگی یہ سنکر سب اصحاب متفکر ہوئے کہ دیکھا چاہیے یہ سعادت کس کے نصیب ہوتی ہے
اور حضرت علی پر کسیکا گمان نہیں تھا اسواسطے کہ انکی آنکھیں دکھتی تھیں کچھ نظر نہیں آتا تھا مگر
اصحاب [illegible] کی حمایت نہ ہو کہ حضرت کی خیمہ [illegible] آگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچھا کہاں ہیں علی ابن ابیطالب جواب دیا ہو لوگوں نے عرض کی کہ بسبب درد چشم کی معرکہ میں حاضر
نہیں ہوئے سلمہ بن اکوع موجب ارشاد حضرت مرتضی علی کو ہاتھ پکڑ کر لائے حضرت نے پانی دہان مبارک
کا انکی آنکھوں میں لگایا اللہ تعالی نے انکو اپنی رحمت سے جلوہ شفا کا دکھایا اور پھر تمام عمر انکو درد چشم کا نہوا پھر علم
اپنے ہاتھ سے مد [illegible] انکو دیا اور دعا خیر انکی حق میں کی جب حضرت علی گئے اور مقابلہ شروع ہوا اور [illegible]
ایک یہودی مرحب نام جو شجاعت میں ملک میں اور شام تک اسکا نام تھا بولا کہ اے لوگو تمہارے لشکر کا سردار کون
ہے کہا کہ علی ابن ابیطالب چچیرا بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرحب نے کہا میں سنتا ہوں کہ وہ بڑا دلاور ہے
افسوس کہ وہ آج میرے ہاتھ سے مارا جاویگا حضرت مرتضی علی مقابل ہوئے بعد بہت سے طعن و ضرب اور گیر و دار کے علی
مرتضی نے ایک تلوار ایسی اسکی سر مغفر پر ماری کہ پشت تک دو ٹکڑے ہو گئے جب لڑائی کا تنور گرم ہوا تو ایک یہودی
نے حضرت مرتضی کے ہاتھ پر ایسی ضرب لگائی کہ انکے ہاتھ سے ڈھال گر پڑی حضرت مرتضی علی نے گرمی اور طیش سے
ایک دروازہ اسکا حلقہ ہلا کر اوکھاڑ کر اسکو اپنی سر تک اوٹھا کر آیا لشکر اسلام نے حملہ کیا ایکبارگی قلعہ میں گھس
گئے اور بہت کفار کو قتل کیا جب قلعہ والوں نے یہ حال دیکھا تو عاجز ہو کر اسطور پر صلح کی کہ نقد اور ہتیار
مسلمانوں کو دیویں اور ہمارا خون معاف کریں اور ہر ایک مرد ایک اونٹ کا بوجھ غلہ وغیرہ کا ہمراہ لیجاوے
بشرطیکہ کچھ مال نقد وغیرہ نہ لیجاوے جب صلح پر معاملہ قرار پایا حضرت مرتضی علی لڑائی سے پھرے کہتے ہیں کہ ستر
جوانان قوی نے چاہا کہ اوس دروازہ کو اولٹ دیں نہ اٹھا سکے اور چالیس جوانوں نے چاہا کہ اوسکو اوٹھاویں یہ میسر
نہوا اس لڑائی میں ترانوے آدمی کافر کے مارے گئے اور پندرہ اہل اسلام میں سے شہید ہوئے پھر یہود کی دشمنی سب
ظاہر ہوا اور بہت مال چھپا کر رکھا ہوئے تھے وہ نکالا اسواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اون کی
[illegible] سے نکالدیں یہود نے نہایت عاجزی سے کہا کہ مسلمانوں کو البتہ نوکر واسطے باغوں کے
درستی کی [illegible] ملک میں کچھ دعوی نہیں [illegible] آدھی پیداوار پاکر حضرت نے اون پر
[illegible] معاف کیا اور فرمایا جب تک [illegible] یہ کام [illegible] اور آدھا حاصل اجرت میں

جہلا سی دیگر باقی تو بیت المال مین سونپا جاوی گا اور بی بی صفیہ جو بیٹی حی بن اخطب امیر یہود کی تھی اوسکو غنیمت سے برگزیدہ کر کے بی بی ایمان حرم محترم مین داخل کیا اور وہان سی خزانہ اور غنیمتین لیکر سالما و غانما مدینہ کو مراجعت فرمائی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ذکر بیان مکہ کی فتح کرنیکا

جب صلح حدیبیہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریش کی ساتھ ہوئی تو یون قرار پایا تہا کہ دس برس تک ہماری تمہاری بیچ میں لڑائی نہو اور عادت عرب کی یون تہی کہ جو کسیکا عقد و ہم سوگند ہوتا تو اونکی لڑائی تو گویا اوسکی لڑائی سمجھتی تھے بنی خزاعہ تو باوجود کفر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم سوگند تہی اور بنو بکر قریش کی ہم عہد تہی اور اون دونون قبیلون مین ہمیشہ دشمنی رہتی تہی بعد اس صلح کی بنو بکر کی اور بنی خزاعہ کی لڑائی ہوئی قریش نے اپنی ہم عہد کی مدد کی اور کئی جوان قریش پوشیدہ منہ باندہ باندہ کر بنو بکر کی ساتھ ہوکر ناگاہ بنو خزاعہ پر جا پڑی اور بیس آدمی مار ڈالی بدیل بن ورقا بنی خزاعہ کا سردار کئی آدمی ہمراہ لیکر اور اپنا حال زار اشعار مین نظم کر کی مدینہ کو آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر تک رحم کہا کر فرمایا کہ اگر تمہاری تو تمہاری خدائے یاری نکی مگر میرا اللہ کہ وحدہ لاشریک ہی میری یاری کریگا بدیل کو نہایت دلاسہ اور تسلی سی رخصت کیا اور لشکر کی تیار ہونیکا حکم دیا مکہ والی اس حرکت سی پشیمان ہوئے اور ابوسفیان سے کہا کہ تم مدینہ کو جا کر نئی سر سی عہد کرو اور اپنی نقض کا عذر بیان کرو ابوسفیان اس امید سے کہ میری بیٹی ام حبیبہ رضی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ ہی مدینہ کو آیا اور اول اپنی بیٹی کی پاس گیا ام حبیبہ رض نی جو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین ایمان کامل حاصل کیا تہا باپ کو دیکھتی ہی بچہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لپیٹا ابوسفیان نے پوچہا کہ بیٹی تجکو اس بچہونیکی لائق نہین سمجہتی ہی یا اوس بچہونیکو میرے لائق نہین جانا ام حبیبہ نی فرمایا یہ بچہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور تو شرک کی نجاست سے ملوث ہی تجکو شرم نہین آتی کہ سردار قریش اور اعقل زمانہ ہوکر پتہرون کو پوجتا ہی ابوسفیان وہان سی نہایت غصہ سی نکل حضرت صلعم کی مجلس مین گیا اور تجدید عہد چاہا کچہ فائدہ نپایا اسواسطی شرمندہ اور محروم ہوکر مکہ کو پہر گیا اور قریش کو اس حال سی خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام کلثوم رض کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور دس ہزار سوار اور پیادے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور حضرت عباس اون دنون مین اپنی اہل و عیال کو لیکر مدینہ کو آتی تھی منزل ذو الحلیفہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اونہون نی عیال کو مدینہ کیطرف روانہ کیا اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ہو لیے قریش کو معلوم نتہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سی نکلی ہین مگر ابوسفیان کو یقین تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلد آوینگی اسواسطی حکیم بن حزام کو مکہ کسی ساتہ لیکر باہر آیا تا کہ معلوم کری کیا حال ہی جب ایک منزل آگیا اور حضرت ایک پشتہ کی تلی دس بارہ ہزار لشکر ظفر پیکر لیئی ہوئی اُتری تہی اور حکم دیا تہا کہ رات کو ہر شخص اپنی ڈیری کی مقابل آگ جلا دی رات کو ابوسفیان نی پشتہ پر چڑہ کر جو دیکہا

تو لشکر عظیم کی دیکھنی سی حیران ہوگیا اور گمان اوسکو تہا کہ اتنا لشکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہان سی ہوگا اُسی اثنا میں پشتہ پر مقام کیا کہ مخبر کو حال معلوم کری حضرت عباسؓ کی قرابت مکہ مین بہت تہی چاہتی تہی کہ کسیطرح قریش کو خبر ہو جو آنکر امان چاہین یا ایمان لاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر پر سوار ہوئی تا کوئی لکڑہارا ملی تو اوسکی زبانی یہ خبر بہیجین لشکر سی باہر جو نکلی تو ابو سفیان کی آواز سنی اور پہچانکر بولی کہ ای اباحنظلہ ابو سفیان نی پکارا یا اباالفضل میری مان باپ تجپر فدا ہون یہ کیسا لشکر ہے حضرت عباسؓ نی فرمایا وای ہو حال قریش اگر بغیر درستی معاملہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پہونچین تب ابو سفیان بولا کہ کیا تدبیر کرین بہائی حضرت عباسؓ نی کہا کہ ساتہ والونکو تو رخصت کر دے اور میرے پیچہی خچر پر ردیف ہو جاؤ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرے مخلصے کی کوشش کرونگا ابو سفیان کے رفیق تو اوسیوقت کہسک گئی اور حضرت عباسؓ اوسکو اپنا ردیف کرکے لشکر مین آئی ہر ایک ڈیرے پر جو پہنچتی تو لوگ پہچان کر کہتی تہی کہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرکب رسول اللہ صلعم پر سوار ہوئی اپنی ڈیرے کو جاتی ہین جسوقت حضرت عمرؓ کے ڈیرے کی برابر پہنچی اور اونہون نی ابو سفیان کو پہچانا وہین تلوار میان سے باہر کی دوڑی اور بولی کہ ای عدو اللہ الحمد للہ کہ بغیر تجکو بلا امان کے پایا اور حضرت عباسؓ خچر کو جہپٹا کر آگی چلی اور حضرت عمرؓ شمشیر برہنہ پیچہی دوڑی حضرت عباسؓ سبقت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ مین جا پہنچی اور حضرت عمرؓ بہی پاشنہ کوب آئی پایا اور بولی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرو کہ اس دشمن خدا کی گردن مارون اور خلق اللہ کو اوسکی عذاب سے چہوڑا دون حضرت عباسؓ نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اسکو امان دیکر لایا ہون حضرت عمرؓ و حضرت عباسؓ مین خوب مجادلہ و تکرار رہا جب حضرت عباسؓ کا مبالغہ ابو سفیان کی حق مین حد زیادہ ہوا تب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ چچا آج رات اسکو اپنی خیمہ مین رکہو فجر کو حاضر کیجیو حضرت عمرؓ دانت پیستی ہوئی اپنی ڈیرے کو آئی اور حضرت عباسؓ ابو سفیان کو اپنی خیمہ مین لائی صبحکو جب حضرت عباسؓ نی موافق حکم کی حضور مین حاضر کیا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وای تیری حال پر ای ابو سفیان ابہی وقت نہین آیا کہ تو جانی کہ معبود برحق اور مسجود مطلق سوای خدا کی دوسرا کوئی نہین ہی ابو سفیان نے عرض کی کہ تیری حلیمی و کریمی مین کچہ شبہ نہین ہے کہ باوجود ان قصورونکی جو مجہسی تیری خدمت مین صادر ہوئے ہین تب بہی اس الطاف سی پیش آتا ہی حضرت عباسؓ نی فرمایا کہ ای ابو سفیان فرصت کو غنیمت جان اور عمرؓ کی آنیسی آگی مسلمان ہو جا جو مخلصی پاوی تب لاچار ابو سفیان حیران ہوکر مسلمان ہوئے پہر حضرت عباسؓ نی عرض کی یا رسول اللہ ابو سفیان آدمی عزت طلب جاہ دوست ہے اسکی ساتہ کچہ ایسا التفات فرماو جو اوسکی موجب سرفرازی کا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جو کوئی ابو سفیان کے گھر جاویگا اوسکو امن ہے اور جو کوئی مسجد الحرام مین آوے گا اوسکو بھی امن ہے
اوس وقت عباس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چچا ابو سفیان کو پہاڑ کی جڑ مین تنگ راہ پر کھڑا کر
جو لشکر حق کو دیکھے اور لشکر کے ہیبت سے اوسکا کفر ٹوٹے حضرت عباس نے موافق حکم کے عمل کیا جب
لشکر ہمراہ فوج فوج نکلنا شروع ہوا ہر ایک کے حال سے پوچھتا تھا اور حضرت عباس بیان کرتے تھے
یہان تک کہ سید الابرار فتح پر تمین اور نصرت پر تکیہ کر ساتھ قوم مہاجر اور انصار کے کہ ہر ایک اون مین سے
درمیان خود اور زرہ کے اور بکتر اور دستانون کے ایسی غرق تھی کہ سوای آنکھون کے کوئی عضو نمود نہ تھا
پہنچے علمدار خاص حضرت کا زبیر بن العوام تھا ابو سفیان نے متعجب ہو کر پوچھا کہ یہ کون ہے جواب دیا
کہ سید مختار اور سردار مہاجر و انصار ہین ابو سفیان نے کہا کہ اب تیرے بھتیجے کا ملک اور حشمت بہت بڑا ہو گیا
حضرت عباس نے فرمایا اے کم بخت یہ ملک نہین ہے یہ نبوت ہے روز بروز شوکت اور عظمت اوسکی
ہوتی ہے پھر ابو سفیان سب سے آگے بڑہ کر مکہ پہنچا اور قریش سے فریاد کر کے بولا کہ محمد اپنا لشکر لیکر آیا
کسیکو مقابلے کی مجال نہین اور حکم یون صادر ہوا ہے کہ جو کوئی میرے گھر مین یا مسجد الحرام مین
چلا جاویگا یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھے گا وہ امان مین ہوگا اور اگر مسلمان ہو جاوگے تو سلامت
رہوگے زوجہ نالائق اوسکی نے نہایت نالائق باتین کہین القصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
کہ زبیر معہ فوج مہاجر کے فلانی رستے سے اور سعد بن عبادہ اپنے گروہ کے ساتھ فلانی طرف سے
داخل ہون اور خالد بن ولید فلانی راہ سے آوین اور کوئی کسیکو قتل نکرے مگر اوسکو جو قصد
اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس ناقہ پر سوار ہوے صدیق اکبر پیادہ پا اور اسید
ساتھ خاص گروہ اپنے کے متوجہ ہوے اور موضع حجون مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
خیمہ استادہ کیا اور اوس غزوہ مین کشت و خون نہین ہوا مگر خالد بن ولید کو جس رستے سے
حضرت نے داخل ہونیکا حکم دیا تھا جب شہر مین آنے لگے تو عکرمہ ابن ابو جہل معہ اپنے لوگون کے خالد سے
مقابل ہوا اس سبب سے خالد نے چھبیس آدمی اونکے قتل کئے تھے کہ ابو سفیان یہ خبر سنکر
دامن عاطفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکڑ کر عاجزی سے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کوئی متنفس قریش مین باقی نہین رہیگا مصرع ترحم کر کہ ہے وقت ترحم حضرت نے
منع کروا دی پھر حضرت بیت الحرم مین تشریف لے گئے اور تین سو ساٹھ بت کعبہ کے گرد تھے
آیت کو پڑھتے جاتے تھے قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور ایک لکڑی سے ہر ایک بت
اشارہ کرتے تھے جو دیکھو وہ بت سرنگون ہوکر گرتے جاتے تھے بعد اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ
بیت اللہ سے باہر نکلے اور کعبہ کے دروازہ کا حلقہ پکڑ کر کھڑے ہوے تمام حرم شریف اہل
پھر اوسکے حضرت نے فرمایا کہ اے قوم تم کو کیا گمان ہے کہ مین تمہارے ساتھ کیا کرونگا مسلمان

ہوکر عرض کی تو بھائی کریم ہے اور بھتیجا کریم ہے کریمون سے سوائی کرم کی دوسرے امید نہین ہے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی کرم جبلی اور رحمت ذاتی سے فرمایا کہ میرے طرف سے کچھ تم پر سرزنش نہین ہے جاؤ
مینے سب کو آزاد کیا کہتے ہین کہ قریش کو اسباب کی سختی تھی یہ حالت ہوئی جیسے مجرم واجب القتل کو
مژدہ جان بخشی کی ملی ہوتی ہے اسی سبب سے اکثر اہل مکہ زن و مرد ہزارون ایک دمین مسلمان ہوگئی
اول مردون نے بیعت کی بعد اس کی عورتین آئین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کا ایک گوشہ اپنی دست
مبارک مین لیا دوسرا کونا عورتون نے ہاتھ مین پکڑ کے بیعت کی بعد اس فتح کے حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے خالد بن الولید رض کو تیس سوارون سے بھیجکر بتخانہ عزیٰ کی عزت کھوئی اسیطرح اصحاب کو جابجا بھیجکر
بتخانہ سواع کا اور مناۃ کا توڑا اور بتخانہ لات پر لات چلی اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو ترقی بخشی وہانسی
پھر سالما غانما مدینہ با سکینہ مین تشریف لے گئے صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیای فانی سے رحلت فرمانے کا

جب فتح مکہ کے میسر ہوئی اور سورہ اذا جاء نصر اللہ نازل
ہوئی حقیقت وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا کی ظہور پایا قوم عرب ایمان لانی
مین قریش کے معاملہ کی انجام کی منتظر تھے بعد فتح مکہ کے تمام قبائل عرب کیطرف سے وکیلون کا واسطے
ایمان لانیکی آنا شروع ہوا اور وفود ... وفد کی معنی رسول ہین اور وفد فوج فوج اپنی قوم
کی ہوکر آتی تھی اور ایمان لاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو بعد تعلیم ایمان کی خلعتین اور
خرچ دیکر رخصت کرتے تھی جب آیۃ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
نازل ہوئی تو ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور خطبہ مین آیت مذکور پڑھکر
فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی رہنی اور مرنیکا مختار کیا اوسنی عالم عقبیٰ کو اختیار کیا حضرت
ابوبکر صدیق اس نکتہ کو سمجھکر رونی لگی کہ ہمارے ماں باپ تجھپر تصدق ہون ہمارا کیا حال ہوگا نکتہ یہ ہے
کہ حضرت صدیق نے جانا کہ جب کمال دین کا اور اتمام نعمت کا ہوا تو ہر کمال کو زوال ہوتا ہے او سمجھا حضرت
کا فقط واسطے تکمیل دین کے تھا جب دین کامل ہوچکا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا مین کسی کیا کام ہے اور
ایک مہینا پہلی وفات سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابونکو بلاکر ایسی نصیحت کے کہ سننی والونکو مبالغہ سے معلوم
ہوا گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یارون کو وداع کرتی ہین سب نے آبدیدہ ہوکر عرض کیا کہ غسل کیخدمت
کون کریگا فرمایا میرے اہل بیت لوگون نے پھر عرض کی کہ نماز جنازہ کون پڑھیگا فرمایا جب غسل و تکفین سے فراغت
ہو تب جنازہ میرا میرے قبر کے پاس اکیلا چھوڑ دیجیو اول جبرئیل اور دوسرے ملائک پڑھینگی پھر عورت اور مرد اہل
بیت کی اوسکی بعد اور لوگ فوج فوج آوینگے اور پڑھینگی [illegible] وصیت کے چہار شنبہ کی دن اٹھائیسوین صفر کی حضرت
کو درد سر شدت سے شروع ہوا بعد ظہر کی زیادہ [illegible] باوجود مرض کے ہر روز ہر ایک بی بی کی یہان تشریف

باقی تھی اور حضرت پوچھتی تھی کہ کل مین کہان رہون کا امہات مومنین نی یہ حال دیکھکر عرض کی کہ ہم
راضی ہین کہ آپ ایام مرض تک عائشہ کی گھر مین تشریف رکہین جب حضرت ایک ہاتہ حضرت عباس کی کاندہی پر اور
ایک حضرت علی کے دوش پر رکھکر پاؤن مین کہ گھسیٹتی ہوئی بڑی تکلیف سی حضرت عائشہ کی گھر گئی چودہ روز
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار رہی دو روز شنبہ کی بارہ ربیع الاول کی انہی ایام مرض مین حضرت فاطمۃ الزہرا
ایک دن حضور مین تشریف لائین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بطریق مشورت کی آہستہ خاتون جنت سی فرمایا کہ
ای میوہ درخت زندگانی وای روشنی دیدہ کا فرمانی ہر سال جبرئیل امین ایکبار میری ساتہ قرآن کا دور کرتی تھی
اس سال دوبار اتفاق ہوا معلوم ہوتا ہے کہ ایام زندگانی آخر ہوئی و عنقریب اس دنیاء فانی سی جوار رحمت جانیوالا
ہوں یہ سنکر زہرای بتول نی اس بات کی سننی سی ملول ہوکر چہرہ مبارک پر آنسوؤن کا باران برسایا اور فرقت سید
الانس والجان کی آپ دیدای پر نم کو اور اکہو ہی ڈالا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مقرر سی حضرت سیدۃ النساء
کی ملکی بطریق مشورت کی کا نمین آہستہ سی فرمایا کہ ای نور دیدہ وای فرزند برگزیدہ ملال مت کر اور رنج کا
خیال مت لا مین تجکو دو مژدی سناتا ہون اور غم کا زنگ تیری سینہ بی کینہ سی مٹاتا ہون اول تو یہ کہ بہشت
کی بادوان مین سردار زنان اہل بہشت کی تو ہوگی دوسری یہ کہ سب سی پہلی میری اہل بیت مین تجہسی ملاقات
ہوگی پس خاتون جنت نی اس تریاک کی جرعہ کی پینی سی فراق کا زہر اپنی مذاق پر شیرین سمجھا اور
اس خوشخبری کی سننی کی شکر مین تبسم کیا حضرت عائشہ نی پوچھا کہ ای فاطمہ مینی کوئی غم خوشی
سی نزدیک تر تیری غم سی نہین دیکھا اور نہ سنا سبب پہلی غم کا اور باعث دوسری خوشی کا مجکو بیان
کر حضرت خاتون نی فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بہید کا جلد ظاہر کرنا آداب فرزندی سی بعید ہی
لیکن بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ کی مبالغہ اور تاکید سی یہ احوال ظاہر
کردیا جب تین دن حضرت کی عمر شریف کی باقی رہی بسبب ضعف جسمانی کی جماعت مین حاضر نہو کر
واسطی نماز کی گھر مین پڑہی ایک روز عشا کیوقت بلال موذن نی دروازی پر آنکر پکارا الصلوۃ
یا رسول اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہدو کہ ابوبکر نماز جماعت کی پڑہا دین حضرت
عائشہ نی بی بی حفصہ سی جو حضرت عمر کی بیٹی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تہین
کہا کہ میرا باپ نرم دل اور کثیر الحزن ہی اور عمر قوی مزاج ہین اگر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سی عرض کری کہ عمر کو حکم امامت کا دلوا دی تو بہتر ہی حفصہ نی بموجب کہنی عائشہ کی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ بات عرض کی حضرت صلعم بہت غصہ ہوئی اور فرمایا کہ ابوبکر سی
کہو کہ امامت کروادین اور تم ای عورتو جنس سی ان عورتون کی ہو جو یوسف کو فریب دیتی تہین
حفصہ نی اور واپس ہوکر عائشہ سی کہا کہ مجکو تجہ سی کبہی خیر نہ پونہچی گی تو نی ایسی نازک وقت مین
حضرت کا مزاج مجہ سی منحرف کروایا بلال نی جو یہ بات سنی فریاد کرنے لگی کہ واغوثاہ کا سکی

مان مجکو نہین جہ... پشت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ دیکھتا بعد اوسکی چشم گریان و دل بریان مسجد
مین آن کر حضرت صدیق کو حکم پیغمبر مقدس کا پونہچایا جب حضرت صدیق نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی جگہ خالی دیکھا بیتاب ہوگئی اور زار زار روئی اور باقی حاضرین سب رونے لگی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو آواز اونکی رونی کی سنی تو وضو کیا اور عباس اور علی کی کاندہون پر
ہاتہ رکہکر مسجد مین آئی ابوبکر نی چاہا کہ صف مین آملین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اشارہ
کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور ابوبکر صدیق کی دست چپ کی طرف بیٹھی اور بسبب ضعف کی آواز حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی لوگون کو نہین پہنچتی تہی اسواسطی حضرت ابوبکر لوگون کو اپنی آواز سی
افعال و اقوال امام کا ظاہر کرتی تہی اسواسطی محدثین نی کہا ہی ابوبکر مقتدی سید عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کی تہی اور لوگ مقتدی تہی ابوبکر کی صبح کی نماز کیوقت آخر دن عمر شریف کی حضرت نے
حجرہ کا پردہ اوٹہایا اور اصحاب کو ابوبکر صدیق کی پیچہی نماز مین دیکہا بہت خوش ہوئی بعد اوسکی
جبرئیل امین بحکم رب العالمین کی تشریف لائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ اللہ تعالی تمکو
تحفہ سلام بہیجتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر تمہارا دل دنیا مین رہنی کو راغب ہی تو جب تلک چاہو رہو
والا ہم تمہاری مشتاق ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وَالْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى بعد
اوسکی ملک الموت اعرابی کی صورت مین آئی اور دروازی پر پکارا السلام علیک یا اہل بیت مین آؤن
حضرت فاطمہ نی دروازی کی قریب آن کر کہا کہ ای اعرابی مشتاق دیدار نبی عزیز خدا تجکو اجر دی
آج وقت ملاقات کا نہین ہی پیغمبر خدا اپنی حال مین مشغول ہین ایسی حال مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
مقصد لیجانا مناسب نہین دوسری بار پہر بدستور اول آواز کیا وہی جواب سنا تیسری بار ایسا آواز کیا کہ
تمام گہر والون کی اعضا لرزنی لگی حضرت عائشہ نی کہا شاید یہ شخص کانون سی اونچا سنتا ہی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ باتین سنکر فرمایا کہ یہ کیا باتین ہین خاتون جنت نی کہا کہ ایک مرد غریب سا تہ
حضرت ہیبت اور وضع عجیب کی دروازہ پر اذن مانگتا ہی ہمنی ہر چند عذر کیا قبول نہین کرتا اس
مرتبہ مین ایسا کڑک کی بولا کہ ہماری اعضا کانپنی لگی اور دل ڈر گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنے
فرمایا کہ ای فرزند ارجمند تو نہین جانتی یہ کون ہی یہ ہادم اللذات ہی اور مفرق الجماعات ہی اور بیوہ
کرنیوالا عورتون کا اور یتیم کرنیوالا فرزندون کا اور خراب کرنیوالا گہرون کا اور آباد کرنی والا
قبرستان کا ہی اور چکہانی والا جرعہ فنا اور فوت سے ہے ای نور دیدہ یہ ملک الموت ہی کہ ہو کہ
آج تک کسو سے اذن مانگ کر آتا او سکا طریق نہین مگر یہ ادب سی اس خاندان کی اذن مانگتا
ہی جاؤ اذن دو پاو اور حاضر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضران مجلس پر عزت اور حرمت سے
ناطق ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی زیارت کی قدم رنجہ کیا ہی یا واسطی لیجانی کی

اس گھر پر سایہ ڈالا تھی تمنی جواب دیا کہ مقصد اول کو تو یقیناً آیا ہون اور دوسرا مطلب اپکی رضامندی کی
بتوقوف ہی اگر فرماؤ تو جان پاک کو عالم افلاک پر لیجاؤن اور اگر اس عالم مین توقف منظور ہو تو مین بے
توقف اپنی مکان کو پہر جاؤن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ای فرشتی مقرب میری دوست
جبرئیل علیہ السلام کو کہان چہوڑا جواب دیا کہ وہ آسمان پر ہی اور ملائک اونکی آپکی تعزیت کرتی ہیں یہ تو اسی باتو مین
تہی کہ جبرئیل امین علیہ السلام آ پہونچی اور حضرت کی سرہانی آ بیٹہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اس وقت غم
بہت ہے اور دل بیقرار ہی مناسب ہی کہ کچہ ایسی خبر سناؤ کہ جان مستمند غم سی آزاد ہو جبرئیل علیہ السلام نی
کہا کہ ای رسول کونین دروازی آسمانون کی کہلی ہین اور ملائک روح مقدس کی استقبال کو صف
باندہی کہڑی ہین اور طباق نور کی لئی ہوئی روح پاک پر نثار کرنیکو مستعد ہین پہر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی خوشخبری دو کہ میری خاطر کو غم سے نکالی اور نقش اندوہ کا میری دل سے
شادی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ای انبیا کی سردار ای سرور خاطر مہاجر و انصار دروازی بہشتون کی کہلی ہین
اور حورین قصور علیین مین آپ کی تشریف لانیکی منتظر ہین پہر خلاصہ انبیا سید مرسلین بولی کہ ای رہنی
والی سدرۃ المنتہی کی اور ای سور رحمت بی انتہا کی میری تئین سنا و مژدہ امتی سی اسی یا اور خبر سرور افزا
روح الامین علیہ السلام نے کہا کہ عالم غیب مین یون مقرر ہوا ہی کہ کل قیامت کو اس میدان خوف ندامت مین
اول وہ شخص کہ جسکی سر پر تاج شفاعت کا رکہین گی اور پہلا شفیع کہ پہل مقبولیت کا اوسکی درخت شفاعت
سی جدا ہوگا وہ تو ہی سید دنیا و آخرت نی سنکر شکر خدا کا کیا اور پہر فرمایا کہ ای روح الامین وہ
بات سناؤ جو گرہ غم کے دل سے کہلی جبرئیل نے کہا ای مقتدی انبیا و ای پیشوای اصفیا تم کہو کہ کس غم
مین ہو اور فکر تمہاری کیا ہی کہ ایسی خوشخبریان تمہاری غم کو زائل نہین کرتین اور خاطر مقدس کو
کسی طرف مائل نہین کرتین جواب دیا کہ تمام غم و اندیشہ واسطی امت کی ہی کہ بعد میری سرانجام ان کی
کام کا کیا ہوگا جبرئیل علیہ السلام نی کہا کہ خاطر جمع رکہو کہ کسی کی کوئی پیغمبر بہشت مین نہین جاویگا اور خازنان
بہشت کے دروازی فردوس کی تیری امت عالی ہمت سی اگی کسیکی واسطی نہ کہولینگی سید السادات صلی
اللہ علیہ وسلم خوش ہوکر فرمایا کہ ای عزرائیل جو مہم کہ تجہسی متعلق ہی اوسمین مشغول ہو اور اس جہان
فانیکی بند زندگانی سے مرغ روح کی پاؤن سی جیسی چاہئی ویسی کہول کہ معاملہ خلق کا آخر ہوا
اور شوق خالق کا اب میری گریبان کو کہینچتا ہی تب عزرائیل علیہ السلام نے کمر خدمت باندہکر واسطی قطع
کرنی تعلق جسم و جان اوس سید الانس والجان کی مشغول ہوئی جبرئیل امین سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم سی رخصت ہوکر فرمایا السلام علیک یا رسول اللہ آخر آنا میرا دنیا مین تہا پہر
مین روی زمین پر واسطی پہونچانی وحی مبین کی نہ آؤنگا مقصود و مطلوب میرا تو تہا **مصرع**
جو مہر یوسف نہو تو مصر سی گیا کام ہی مدا اوسی وقت نشانیان سکرات کی سید الابرار کی

رخسار پر ظاہر ہوئین تمام امہات المؤمنین اور اہل بیت طاہرین حجرے مین جمع تھین اور زاری
کرتی تھین اور رونے دہونے جہانکی سردار نے حضرت عائشہؓ کے سینے سے تکیہ لگایا تھا اور بحق الرفیق الاعلیٰ
کہتی تہی ایسی حالت مین روح پر فتوح کو قبض کیا اور ایک چادر یمانی روے مبارک پہ کھینچدی دوشنبہ
کے دن یہ بلاے عظیم واقع ہوئی اور وہ آفتاب برج نبوت کا مغرب فنا مین غروب ہوگیا انا للہ
و انا الیہ راجعون وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین جب خبر موت کی مسجد مین صحابہ کو
پہونچی سب پریشانی اور حیرانی کے دریا مین غرق ہوگئے بعضون کو سکتے کی سی حالت ہوگئی اور بعضے
بیہوش ہوکر گر پڑے اور بڑا اختلاف اصحاب مین پڑا بعضے کہتے تہے کہ حضرت دنیا سے سفر کر گئے اور بعضے
کہتے تہے کہ حضرت بیہوش ہوے ہین اور حضرت عمرؓ اونہین لوگون مین تہے اور کہتے تہے کہ جو کوئی کہیگا
کہ حضرت مر گئے ہین اوسکو تلوار سے مار دونگا حضرت ابو بکرؓ کا مکان فاصلے سے تہا اور اوسی دن
صبح کیوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقت مین دیکہ کر گہر کی خبر لینے کو گئے تہے حضرت عائشہؓ
نے آدمی بہیجا کہ حادثہ سخت واقع ہوا ابو بکر صدیقؓ سوار ہوکر جلد آ پہونچے مسجد مین آنکر جو معلوم کیا
تو اصحاب گروہ گروہ سراسیمہ اپنی اپنی تجویزین کرتے تہے وہان سے حجرۂ شریف مین جاکر چادر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرۂ مبارک سے اوٹہا کر دیکہا اور دست مبارک چوم کر آیہ انک
میت وانہم میتون پڑہ کر بولے کہ خوشبو رکہتا تہا تو زندگی مین اور بعد موت کی بہی معطر
ہے بعد اوسکے مسجد مین جاکر کسیکی طرف التفات نکیا اور منبر پر چڑہ کر خطبہ فصیح بلیغ فرمایا جب
صدیقؓ نے حمد و ثنا شروع کی تو اصحاب ادہر ادہر سے جمع ہوکر خطبہ سننے کو جمع ہوے حضرت صدیقؓ
نے یہ کلام بالتحقیق سنایا کہ اے لوگو جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی کرتا ہے سو یہ جانے کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو مر گئے اور جو کوئی پروردگار عالم کو پوجتا ہے وہ حی لا یموت ہے نہ مرا
نہ مریگا پہر یہ آیہ پڑہی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم
الی آخرہ یعنے محمد نہین ہین مگر خدا کے رسول ہین اگر محمد مرجاوین یا مارے جاوین تو تم اے لوگو
کیا پہر جاوگے اپنی اگلی راہ پر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مرنے سے کیا دین چہوڑ کر پہر کفر اختیار
کروگے اور جو کوئی کہ پہر جاویگا تو وہ کچہ ضرر خدا کو نہین پہونچا سکیگا اور اللہ شکر کرنیوالون کو جزا
دیگا حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اس آیت کے سننے سے مین بیتاب ہوگیا گویا مینے یہ آیت نہ
سنے تہی اوس وقت سب کو یقین ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ہر ایک
انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہنے لگا بعد اوسکے حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ اے
سردارانِ اہل بیت کرام تم بموجب وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین مین مشغول
ہو اوس وقت حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی دو بیٹے فضلؓ اور قثمؓ ابن عباسؓ اور شقران حبشی

حضرت علیؓ کا آزاد کیا ہوا غسل کی خدمت مین مشغول ہوئی اور بموجب وصیت سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز اور تکفین کرکے نماز جنازہ موافق ارشاد کی کرکے حضرت عائشہؓ کی حجرہ مین مدفون کیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

ذکر حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

اسم شریف اون کا عبد اللہ بن ابی قحافہ اور کنیت اون کی ابو بکرؓ اور لقب اون کا صدیق اور عتیق تہا جبکہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا وصال ہوا اوسی دن سب صحابون نی اونسی بیعت کی اور مہاجرین اور انصار نی اونکو خلافت پر مقرر کیا بعد مقرر ہونی خلافت کی اپنی معاش کی مقدمہ مین متفکر ہوئی کہ کس کام مین مشغول ہون صحابون نے کہا کہ تم خلیفہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی اور تعلق بیت المال کا تمسی ہی اوسمین سی جتنا چاہو اوتنا صرف کرو اور ہمیشہ حضرتؓ تمام لوگون سی تواضع اور حلم کرتی تہی اور مقدمات دینی اور ملکی بیچ ساتھ علمای صحابہ کی مشورت کرتی تہی اور ضعیفونکی ساتھ نرمی اور مدارات کرتی تہی پہر جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر عرب مین مشہور ہوئی تو اکثر عرب مرتد ہوگئی اور زکوۃ دینا موقوف کیا حضرت صدیقؓ نی صحابون سے اونکی قتل کرنیکی مشورت کی حضرت عمرؓ نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ لوگون سی نرمی اور تالیف کرو فرمایا کہ تو جاہلیت مین جبار تہا اور اسلام مین سستی کرتا ہی ای عمرؓ وحی منقطع ہوگئی اور دین تمام و کامل ہوا آیا دین مین نقصان ہوگا اور مین زندہ ہون کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زیدؓ کو سات سو پہلوانون کا امیر کرکے واسطی غزا کی ملک شام کیطرف بہیجنا مقرر کیا تہا ہنوز روانہ نہوئی تہی کہ روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبض ہوئی اور عرب مرتد ہوگئی اصحابون نی جمع ہوکر حضرت صدیقؓ سی کہا کہ ان لوگونکو بالفعل مت بہیجو حضرت صدیقؓ نی فرمایا کہ اگر مین جانون کہ درندی ازواج مطہرات کی پاؤن کو مدینہ کی کہینچینگے یعنی اگر قتال کا درجہ یہان تک پونہچی کہ ازواج مطہرات قتل ہوان اور کوئی اونکی دفن کرنیکو نرہی جب بہی مین اوس لشکر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تیار کیا ہی نہین پہیرون گا اور وہ علم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہ سی باندہا ہی نہ کہولون گا پہر اسامہؓ کو معہ فوج جرار صحابہؓ کبار روانہ کیا اور فرمایا کہ اگر تیری مرضی ہو تو عمرؓ کو چہوڑ جا جو مین اوسی استعانت کرون اور طبیعت کو تسکین حاصل ہو اسامہؓ نی قبول کیا اور روانہ ہوئی پس جو قبائل عرب کہ ارادہ ارتداد کا رکہتی تہی اوس فوج ظفر موج کو دیکہکر کہتی تہی کہ اگر اس قوم کو قوت نہوتی تو ایسا لشکر مدینہ کیونکر نکلتا غرض اسامہؓ نے اہل روم سی مقابلہ کیا اور اونکو بہگایا اور سلامت باغنیمت رجوع کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ جب حضرت صدیقؓ نی شمشیر برہنہ کی اور اپنی راحلہ پر سوار ہوئی تو حضرت

علی نی اونکی اونٹنی کی باگ پکڑ لی اور فرمایا کہ مین تمکو وہ کہتا ہون جو جنگ احد مین تمکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہا کہ تلوار کو میان مین کرو اور ہمکو اپنا دکہ مت دکہاؤ واللہ اگر کچہ تمپر مصیبت آئی
تو بعد اوسکی اسلام کا ابد تک انتظام نہوگا اور ابو ہریرہؓ سی روایت ہی کہ اگر ابو بکرؓ خلیفہ نہوتی تو دنی
عبادت اللہ کی نکرتا نقل ہی کہ جب حضرت صدیقؓ نی سعادت اسلام کی پائی تو چالیس ہزار درہم نقد
رکہتی تہی سب رضای خدا اور رضای رسولؐ مین خرچ کئی اسیواسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا ہی کہ نہین نفع دیا مجہکو کسیکی مال نی جیسا نفع دیا ابو بکرؓ کی مال نی اور بہت مسلمان غلامی
کی ذلت مین گرفتار تہی اور کافرون کی ہاتہون سی بسبب حسد اسلام کی گرفتار ایذا و اضرار تہی ابو بکر
صدیقؓ نی مال کثیر دیکر اپنی ملک مین لاکر فی سبیل اللہ آزاد کیا اور اپنا خانہ عاقبت آباد انہین مین
سی تہی عامر بن فہیرہؓ اور بلالؓ کفار کی ایذا سی ہو گیا تہا بدر اونکا مانند بلال اور حضرت علی مرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ نی ابو بکر صدیقؓ کی حق مین چند بیتین عالی مضمون صنعت تجنیس کی فرمائین ہین وسکو
معہ ترجمہ لکہتا ہون ؎ اَبُوبَکْرٍ حَبٰی فِی اللّٰہِ مَالاً + وَاَعْتَقَ مِنْ ذَخَائِرِہٖ بِلَالاً + وَقَدْ وَاسَی النَّبِیَّ
بِکُلِّ فَضْلٍ + وَاَسْرَعَ فِی اِجَابَتِہٖ بِلَا لَا + لَوْ اَنَّ النَّجْمَ اَبْغَضَہٗ اِعْتِقَاداً + لَمَا اَبْقیٰ لَا اِلٰہَ لَہٗ بِلَالاً یعنی ابو بکرؓ نی عطا کیا راہ
خدا مین مال اور آزاد کیا اپنی مال سی بلال کو تحقیق غمخواری کی نبی کی ساتہ سب فضل کی اور شتابی
کی بیچ اجابت حکم اونکی بغیر لا کی یعنی بغیر نا کی اگر دریا بہی غضب مین لائی یعنی آزردہ کری ابو بکر کو جان
بوجہ کی نہ باقی رکہی اللہ اوسمین بلال یعنی تری بعضی علما نی کہا ہی کہ پانچ فضیلتین حضرت ابو بکرؓ
مین ہین کہ کوئی دوسرا اوسمین شریک نہین ایک تو ثانی اثنین فی الغار دوسری ثانی اثنین فی العریش
اور عریش ایک مکان سایہ دار تہا کہ اصحاب نی جنگ بدر مین واسطی شدت آفتاب کی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی تیار کیا تہا اور اصحاب تو لڑائی مین مصروف تہی اور حضرت ابو بکرؓ تنہا
مسلح حضرت کی حفاظت مین موجود تہی تیسری ثانی اثنین فی المدفن چوتہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کسی صحابی کی پیچہی اقتدا نکر نہین کی اور پانچوین وہ اور اون کی ماں باپ اور اولاد
اصحاب تہی اور کسی صحابی مین یہ فضیلت جمع نہوئی اور حضرت صدیقؓ نی فرمایا ہی کہ عورت سراسر شر ہی
اور زیادہ شر یہ ہی کہ بغیر اوسکی چارہ بہی نہین اور فرمایا ہی کہ ای شخص اصلاح کر تو نفس اپنی سی
اصلاح کرینگی واسطی تیری لوگ اور فرمایا ہی کہ نہین ہی ساتہ صبر کرنیکی مصیبت اور نہین ہی بیچ بیقراری
کی فائدہ حضرت صدیقؓ نی سال اول مین اپنی خلافت کی تمام مرتدان عرب پر فتح پائی اور قتل اور
غارت مین کچہ صرفہ نکیا ملک بحرین کا علاء حضرمی کی جانفشانی سی کہ اولیای صحابہ تہی فتح ہوا
اور مرتدان قبیلہ کندہ و حضرموت زیاد بن لبید اور عکرمہ بن ابی جہل کی ہاتہ سی مسلمان ہوئی
اور خلافت کی دوسری سال مین جو بارہوان برس ہجرت کا تہا مثنی ابن حارث شیبانی کہ بنی شیبان کا امیر

رئیس تہا اور ملوک عجم سی بسبب قرب جوار کی اوسکی قوم نی بہت ایذا پائی تہی حضرت صدیق
کی خلافت مین مسلمان ہوا اور عرض کیا کہ بادشاہان عجم کا کام ضعیف ہو گیا اور بہت ضعیف و پریشان
ہین تو مین ایک لشکر کو ونکی گرد نواح مین لیجاؤن اور جو شہر اوسطرف کا لون اوسکی حکومت مجکو عنایت
ہو حضرت صدیق نی اوسکو روانہ کیا اور فرمایا کہ ایک لشکر تیری مدد کو پیچھی سی روانہ کرینگی مثنی نی
وہان پونچکر اطراف کوفہ کو لوٹنا اور علم اسلام کی تئین قائم کرنا شروع کیا جب اوسکی شوکت
اور شجاعت کا آوازہ حضرت صدیق کو پونچا تو ایک خلعت اور نشان اوسکو بہیجا اور عجم کی
لڑائی پر اوسکو مقرر کیا بعد اوسکی بصلاح اصحاب خالد بن ولید کو مثنی کی مدد کو سطی سفر پر بہیجا اور
ایک خط مثنی کی نام لکہا کہ مینی خالد بن الولید کو تیری طرف بہیجا ہی اوسکی تعظیم اور توقیر بجا لاؤ اور مشورہ
اوسکی سد مین رہو حسب خالد بن ولید دس ہزار سوار جرار ہمراہ لیکر سواد کوفہ و عراق عرب مین
پونچی اوس ملک کو نہایت آباد پایا وہان کی سردار طاقت مقابلہ کی نہ لا سکی صلح طلب کی
حضرت خالد نی بمقتضای الصلح خیر کی مبلغ کثیر ہر سال انکی ذمہ مقرر کئی اور سبب صلح کا یہ ہوا
کہ جب خالد بن الولید وہان پونچی تو وہ سب اپنی قلعون مین متحصن ہوئی اور خالد متصل قلعہ کے
رہی اور کہا کہ ایک مرد عاقل کو ہماری پاس بہیجو جو اوس سی کچہ باتین کرین اونہون نی ایک مرد پیر کو
کہ نام اوسکا عبد المسیح اور زبان اوسکی فصیح تہی بہیجا اور گفتگو صلح کی کی اوسوقت عبد المسیح کی ہاتہ
سم الساعۃ تہا یعنی وہ زہر کہ جسکی کہانی سی ایک ساعت مین آدمی مر جاوی ایک کاغذ کی پڑیا
مین تہا خالد نی پوچہا یہ کیا ہی جواب دیا کہ اگر میری بات تمہاری حضور مین مقبول نہو گی تو مین
قوم کی شرم سی اس زہر کو پیکر مر رہونگا خالد نی اوسکی ہاتہ سی وہ زہر لے کر
بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء
فی الارض ولا فی السماء پڑہ کر مانند شکر کے نوش کیا اول تو کچہ غش اور عرق آیا مگر
کچہ صدمت نہ پونچا اٹہکر بیٹہ گئی عبد المسیح نی حیران و سراسیمہ ہو کر اپنی قوم سی کہا کہ ای یارو ان
لوگون کو جو چاہین سو دو یہ لوگ جنس انس سی نہین ہین اور خود اوسنی دین نصرانیہ ترک کیا
اور دین محمدی اختیار کیا خالد نی ایک لاکہ کئی ہزار درم پر صلح کر کے حضرت ابو بکر کی حضور
مین اطلاع دی اور آپ اٹہارہ ہزار مردان مرد ہمراہ لیکر کسری کی طرف متوجہ ہوئی اور ہرمز
کی ساتہ جو کسری کی طرف سی حاکم تہا ایسا مقاتلہ کیا کہ چشم عقل خیرہ اور فضای جہان گرد
غبار سی تیرہ ہوا ہے ہو کہ خالد سوی رزم خواہ + بہا خون کا دریا ہر رزمگاہ +
وہ آئی بشکل نہنگ در رزم + چلاتی تہی گویا زمین کو بہ سم + یونہین تاخت کرتی قرار شکیب +
لگی ہارنی گرز و تیغ و رکیب + عاقبۃ الامر حضرت خالد نی اپنی دست زبردست سی ہرمز کو قتل کیا

اور بموجب حکم شرع سلب یعنی سامان اوسکا سب لیا فقط تاج اوسکا ایک لاکھ درہم کا تھا اور
ہرمز کی لشکر سی جماعت کثیر قتل میں آئی اور غنیمت بیشمار اور بندیان ہزاران ہزار مسلمانونکو ہاتھ لگین
ہوئین دوسری دن خمس غنیمت کا حضرت خلیفۃ الرسول کی حضور مین روانہ کیا اور باقی مال لشکر مین
تقسیم کیا پھر ہرمز کی قتل کی خبر قارن کو جو امیر اہواز تھا اور کسری کی حکم سی پچاس ہزار آدمی لیکر آیا تھا
پہونچی خالدؓ نی یہ خبر سنکر مع لشکر اوسطرف متوجہ ہوئی اور موضع مدار مین پہونچی اور فی الفور مدار معاملہ کا
مقاتلہ پر ٹھیرا بیت اوسیدم کیا لشکر آراستہ ٭ بتیغ و بہ خنجر بہ پیراستہ ٭ جو خالدؓ نی انکو دیکہا اور
احوال کو د. وہ گستاخی قوم بدحال کو ٭ گرجنی لگا تب وہ مانند رعد ٭ مساعد ستارہ ہوا وقت سعد ٭
لگی کرنی تیغ اور سنان دراز ٭ لگی قتل کرنی نشیب و فراز ٭ گرفتار قارن ہوا اوس گھڑی ٭ وہین فوج
اعدا مین بھاگڑ پڑی ٭ نقل ہی کہ مسلمانون نی اوس دن رات تلک سپاہ عجم کو قتل کیا قریب تیس ہزار
کفار کو مع قارن اجل کیا بہت مال اور سامان اور ہزارون بندیوان مسلمانون کی بند مین آئی خالدؓ
نی خبر فتح کی اور خمس غنیمت کا مدینہ کو بھیجا اصحابؓ خوش ہوئی اور خالدؓ کی حق مین دعا کی جب تیرہوان برس
ہجرت کا شروع ہوا ابوبکر صدیقؓ نی ایک روز مسجد نبوی مین خطبہ فصیح و بلیغ پڑہا اور لوگون کو اوسطرف
جہاد کی رغبت دلائی اور فرمایا کہ روم کی غزا کی تیاری کرو اور چار امیر مقرر کئی ہر ایک امیر کو ایک ایک
ملک پر بھیجا عمرو بن العاصؓ کو فلسطین مین اور ابو عبیدہؓ کو حمص مین اور یزید بن ابی سفیان کو دمشق
مین اور شرجیل کو اردن مین نامزد کیا اور وصیت تقوی اور عدم خیانت کی بیچ امانت کی بیان فرمائی
اور فرمایا جب تم سب ایک جگہ جمع ہو تو ریاست تمام لشکر کی ابو عبیدہؓ سی متعلق رہی اور جو متفرق ہون
تو ہر ایک اپنی اپنی لشکر کا امیر ہو وہی سب امیر اپنی اپنی مکانون کو روانہ ہوئی یہ تمام لشکر سات ہزار مرد
مقاتل تھی عمرو بن العاصؓ جب فلسطین کو پہونچی تو سنا کہ ہرقل نی اہل اسلام کی توجہ کی خبر پاکر تدارق کو
جو اوسکا بھائی تھا ساتھ پچاس ہزار فوج کی واسطی تدارک اس مہم کی بھیجا اور آپ انطاکیہ مین جاکر لشکر کی
اور سامان جنگ کی جمع کرنی مین مشغول ہوا عمرو بن العاصؓ نی ایک مکتوب حضرت صدیقؓ کو لکھا اور اکثر لشکر
اعدا سی اطلاع دی ابوبکر صدیقؓ نی سعد بن وقاصؓ کی بھائی کو تین ہزار صحابہ کی ساتھ روانہ کیا اور ابو عبیدہؓ
بن الجراح سب سی آگی عمرو بن العاصؓ سی جا ملی اور ہشام کو مع چند شرفا کی بطریق رسالت کی ہرقل کی پاس بھیجا
یہ گئی اور ہرقل کی محل تک سوار چلی گئی اور ہرقل محل کی جھروکی سی اوس جماعت کو دیکھتا تھا اور دل اوسکا
کانپتا تھا جب متصل پہونچی تو جماعت مسلمین نی آواز کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہی کہ اس کلمہ
کی آواز کی ہیبت سی ایوان ہرقل کا زلزلہ مین آیا اور اوسکی شق ہو نکلی آواز اونکی اعلی کی کانمین پہونچی
ہرقل نی آدمی اونکی پاس بھیجا کہ تمکو نہین پہونچتا کہ میری درگاہ مین اپنی دین کو اسطرح آشکارا کرو اگر کچھ پیغام
رکھتی ہو تو پہونچاؤ جب ہرقل کی مجلس مین پہونچی تو دیکھا کہ وہ تخت زر پر بیٹھا ہی اور تاج مرصع اوسکی سرپر

تہی یہ اوسکی بخت کی آگی جاکر کہڑی ہوئی نہ سر جہکایا نہ منحنی ہوئی نہ سلام کیا ہرقل نی کہا کہ تمکو کیا ہوا کہ آداب
بجانہ لائی نہ سلام کی کہا کہ آداب ہمارا سلام ہی اور وہ مخصوص ہی باہل اسلام ہی پہر ہرقل نی احکام شریعت محمدی
صلعم و آداب دین اونسی پوچہا اور کہا کہ بزرگترین کلمہ تمہاری دین مین کونسا ہی اونہون نی جواب دیا کہ لا
الہ الا اللہ و اللہ اکبر پہر گو تنگ اوسکی حرکت و اضطراب مین آئی حضرت صدیق رضی نی جب ہرقل کا
لشکر جمع کرنا انطاکیہ مین سنا تو خالد بن ولید کو حکمنامہ لکہا کہ عراق کی لشکر کو وہان چہوڑ کر آپ سات
ہزار لشکر کیساتہہ ضلعہ یمامہ سی ہمراہ لیگیا تہا روانہ ہو کر ابو عبیدہ رضی سی جا ملو اور تم اس جماعت اسلام
کی امیر ہو خالد بن ولید رضی روانہ ہوئی جب لشکر اسلام کی جمع ہونیکی خبر فلسطین مین رومیون کو پہونچی تو
یہ کفار موضع اجنادین مین متصل رملی کی جمع ہوئے اور مسلمان بہی اجنادین کیطرف متوجہ ہوئی اور وہان فریقین
مین مقابلہ عظیم واقع ہوا روایت ہی کہ عدد لشکر کفار کا دو لاکہ تیس ہزار اور شمار فوج اسلام چہتیس ہزار
تہا خالد کی حکم سی سب لشکر نی ایکبارگی حملہ کیا اور آتش جنگ مشتعل ہوئی اللہ کی مدد و نصرت
سی بموجب مضمون کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ کی شکست فاحش
لشکر کفار پر پڑی مسلمانون نی تیغ بیدریغ سی خون کفار کا زمین اوپر بہایا تیس ہزار کافر سوای
اون لوگون کی جو وقت بہاگنی کی مقتول ہوئی تہی مارے گئے غنیمت بیشمار اور سیم و زر بیکار
اور خود عادی اور زرہین داؤدی اور گہوڑے بادپا اور سراپردہ نقرہ و طلا خارج از حد احصا
مسلمانون کی ہاتہ آئی **بیت** نہ سرمایہ کا آتنا آیا شمار ٭ کہ پائی جہندس کچہ اوسکا شمار ٭ متاع
گرانمایہ اور چارپا ٭ بہری تہین فرسنگ تک جابجا ٭ خالد رضی نی خبر اس فتح کی عبدالرحمن جمحی کی ہاتہ حضرت
ابوبکر رضی کے پاس بہیجی ابوبکر صدیق رضی نہایت خوشحال ہوئی اور مہاجر و انصار خوشی سی مالامال ہوئی
کہتی ہین کہ جب یہ خبر ہرقل کو پہونچی کئی سردار نامدار رومی مقابلہ محاربہ کیواسطی روانہ کئی جب خالد بن
ولید رضی نی یہ خبر پائی دمشق سی اوٹہ کر اونکی مقابل گئی اور موضع یرموک مین فریقین کی ملاقات
ہوئی سپاہ روم تین لاکہ سی زیادہ تہی اور لشکر اسلام چہتیس یا چالیس ہزار تہا ایک شخص نے
خالد رضی سی کہا کہ لشکر روم بہت ہی اور لشکر اسلام بہی کم خالد نی کہا کہ اگر نصرت الٰہی ہو ہمدم تو کثرت
اعدا کا کیا غم خالد رضی نے لشکر اسلام مین منادی کروائی کہ جن کسی نی شرف صحبت رسول اللہ
پایا ہو وہ لشکر سی جدا ہو کر جمع ہوین ہزار اصحاب جمع ہوئی خالد رضی نی اونکو جمع کرکے اونکی وجود
باجود کو واسطی طلب فتح و نصرت کی وسیلہ کرکے حق تعالی سی استمداد کیا اور اونمین سی جو جوان
مہاجر و انصار کو جو بدر کی لڑائی مین موجود تہی علاحدہ کئی اور کہا کہ میرا مطلب تمسی یہ نہین ہی
مقاتلہ اعدا بلکہ تم بعجز و الحاح کر جناب الٰہی مین دعا ہی عرصہ مین ایک قاصد مدینے سی پہونچا اور
خالد کی کان مین کہا کہ ابوبکر صدیق رضی نی وفات پائی خالد نی اندیشہ کیا کہ اگر یہ خبر فاش ہوئی تو مسلمانونکی

شکست پہر جاویگی تا صد سے جماعت مین ابو بکر صدیق رض کی بیماری کا حال پوچھا اوسنے مرد زیرک تہی خالد
بن ولید کی مطلب کو پاکر کہا کہ بہتر ہی اور بارہ ہزار مرد تمہاری مدد کو عنقریب پونہچتی ہین مسلمانونکو
مسرت اور قوت ہوئی پہر خالد رض نے تنہا قاصد سے پوچہا کہ خلیفہ کون مقرر ہوا کہا کہ عمر بن خطاب خالد رض
نے کہا شاید مین امارت سے معزول ہون قاصد نے کہا کہ ہان تم معزول ہوا اور امارت اس لشکر کی
ابو عبیدہ بن الجراح رض پر مقرر ہوئی خالد رض نے کہا تونی بہت اچہا کیا جو یہ خبر مجمع عام مین نکہی پہر خالد رض
اور کہا کہ خداوندا تو واقف ہی کہ مینے یہ لڑائیان واسطی خلق کی اور طلب مال و عزت دنیا کی نہین کین
بلکہ خاص واسطی رضامندی تیری کی کین پہر خالد رض نے قلب لشکر سے حملہ کیا اور عمرو بن عاص رض نے میمنہ سے
اور یزید بن ابی سفیان نے میسرہ سے موافقت کی اخرالامر بعد جنگ و جدل بیشمار کی نسیم نصرت
الہی نے الطاف نامتناہی سے چلنا شروع کیا اور ایکبارگی کفار پر حملہ کیا رومی بہاگی اور مسلمان
پیچہی روانہ ہوئی اور شام تلک قتل کیا ایک سو بیس ہزار کفار فجار دار البوار کو پونہچی اور تین ہزار اہل
اسلام شہید ہوئی روایت ہی کہ تیس ہزار زخمی دریا کی اور تین ہزار پردی تکلف اور نقود و جواہر وافر
اور متاع بیشمار غنیمت مسلمانونکی ہاتہ لگی خالد بن الولید رض نے غنیمت کو جمع کرکے بروقت قسمت ابو عبیدہ
بن الجراح رض کو دکہایا اور ابو بکر صدیق رض کی وفات کا اور حضرت عمر رض کی خلافت کا اور اپنی معزول ہونیکا
اور ابو عبیدہ رض کی منصوب ہونیکا اعلام کیا جب لشکر اسلام نے حضرت صدیق رض کی خبر وفات سنی تو بہت
روئی اور خالد بن ولید رض کی تئین دعا کی کہ اللہ تجکو جزا دے کہ تونے اسلام کو گرامی کیا اگر یہ خبر کوئی
دوسرا امیر سنتا تو اس لڑائی کو تمام نکرتا اور دشمن سے پہر فتح پاتا **فائدہ** خالد بن الولید رض کی معزول
ہونیکا سبب یہ تہا کہ حضرت صدیق رض کی خلافت مین خالد بن الولید رض نے مالک ابن نویرہ کو قتل کیا تہا
اور حضرت عمر رض خالد رض پر بدظن ہوئی تہی کہ تونے مالک بن نویرہ کو باوجود اظہار اسلام کی بیگناہ قتل کیا اور
حضرت صدیق رض سے خالد رض کی نالش کی لیکن حضرت صدیق رض کی نزدیک خالد رض کا قصور ثابت نہوا اوسکو
بدستور بحال رکہا حضرت عمر رض کو یہ بات نہایت ناگوار تہی اسواسطی خلیفہ ہوتی ہی خالد رض کو معزول کیا اہی
مسلمانون اصحابونکی نیت کی برکت تہی کہ اللہ تعالی نے دین محمدی کو چمکایا خدا اونکو مسلمانونکی طرف سے جزای
خیر دی

بیان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دو برس اور چار مہینی بعد واقعہ اصحاب فیل کی دوشنبہ کو پیدا ہوئے
اور جمعہ کی دن دوسری یا تیسری جمادی الاخر کی تیرہوین برس ہجرت سے وفات پائی عمر اون کی
تریسٹہ برس کی تہی ایام مرض مین اصحاب کبار کو جمع کرکے خلافت عمر بن الخطاب رض کو سونپی اور
جناب الہی مین دست بدعا ہوئی کہ خدایا عمر رض کو مینے خلیفہ مسلمانون پر بنایا اور میری غرض سوای
صلاح حال مسلمین کی کچہ نہین اور مینے اپنی دانست مین بہترین صحابہ کو والی کیا الہی اوسکو خلفای

راشدین سی کہ حضرت عمرؓ نی کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ نصیحت مجہ سی دو ز رکہ کہ مجہی خلافت کی حاجت
نہین حضرت صدیقؓ نی فرمایا اگر تجہکو خلافت کی حاجت نہین لیکن خلافت کو تجہ سی حاجت ہی القصہ
صدیق اکبرؓ نی وصیت تمام کی اور کہا کہ اسما بنت عمیس جو بیبی قبیلے کی ہی غسل دی اور عبد الرحمن بیٹا اوسکی مدد کرے
مین نہین چاہتا کہ سوا اونکی کوئی مجہکو برہنہ دیکہی ذات کہ وقت دنیا سی رحلت کی اور نماز جنازہ کی حضرت عمرؓ
نی پڑہی حسب وصیت کی حضرت عائشہؓ کی حجرہ مین پہلو مین قبر مطہر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دفن کیا کہتے
ہین جب خبر اون کی وفات کی ابو قحافہؓ کو جو اونکی باپ تہی پہونچی کچہ جزع فزع نہ کی اور بولے
لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی اَللّٰہُمَّ ارْحَمْہُ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

ذکر قدوۃ الاصحاب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے خلافت کا

کینت اون کے ابو حفص ہی اور لقب امیر المومنین
اور فاروق ہی اور اشراف قریش سی ہین اور اتفاق علما کا ہی اوپر کثرت علم اور غایت زہد اونکی اور
تواضع اور نرمی ساتہہ مسلمانون کے اور شدت اور غلظت کافرونپر اور کمال عدل اور انصاف پر
اور فرمانبرداری پر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معرکہ بدر اور احد اور فتح مکہ اور جنگ
خیبر اور حنین اور تبوک مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ حاضر تہی اور اونکی زمانہ خلافت
مین ایک ہزار اور چہتیس شہر فتح ہوئی اور چار ہزار مسجدین بنائین اور چار ہزار کنیسی خراب ائی
اور ایکہزار نو سو منبر واسطی خطبہ جمعہ کی منصوب کیے اور دمشق اور روم اور قادسیہ سے حمص تک
فتح کیا اور رقہ اور نصیبین اور عسقلان اور طرابلس وغیرہ سواحل سی فتح کیا اور بیت المقدس اور یرموک
اور اہواز اور مصر اور تستر اور نہاوند اور ری اور اصفہان اور فارس اور اصطخر اور نوبہ اور بربر وغیرہ
سب اوس جناب کی عہد دولت مین فتح ہوا اور اتفاق علما کا ہی کہ مانند عمرؓ کی نہوا ہی نہوگا
اور باوجود اس فتوحات کی اور رعب اور ہیبت کی کہ ملوک فارس و روم لرزتی تہی حضرت عمرؓ نی
اوس احوال سی جو ولایت و حکومت سی آگی تہا لباس مین و ہیئت مین اور افعال مین او تواضع
مین تغیر نہین کیا ایک حال پر رہی اور سفر اور حضر مین فقیر خو کی اور زہد کی اور صاحب اور جو ید ارکی
باوجود کثرت اعدا کی پہرتی تہی اور کسی مسلمان پر زبان درازی نہین کی اور امر حق مین کسیکی
ملامت سی نہ ڈرے اور باوجود اس حشمت اور جاہ کی بیت المال سی برابر حصہ ایک مہاجر کی لیتی تہی

بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اسلام لانی کا

روایات اونکی ایمان
لانیکی مختلف ہین نقل ہی کہ حضرت عمرؓ کہا کرتی تہی کہ مین ایک رات اپنی گہر سی واسطی نشر حرم
کی نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جمال کو دیکہتا ہون کہ مسجد الحرام مین نماز کرتی ہین مین
اونکی پیچہی کہڑا ہوا اور سورت فاتحہ او سورۃ الحاقہ پڑہتی ہین اوسکی تالیف و نظم سی متعجب ہوا اور مینی دل مین

کہا کہ واسطے شخص شاعر نہ مجنون ہی نہ کاہن ہی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی
إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ وَلَا بِقَوْلِ
كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ اس آیت کی سنی سے حلاوت ایمان میری قلب مین آئی اور رقت
وتغیر میری مزاج مین ظاہر ہوا اور کہا یعنی کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر اپنے اسلام کو ابھی پوشیدہ رکھ انہی عرض کی یا رسول اللہ
اس توحید کو ایسا آشکار کرونگا جیسا شرک کو آشکار کیا تھا اور روایت دوسری مین ارادہ کرنا
حضرت عمرؓ کا واسطے قتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اثنای راہ مین اپنی بہن اور بہنوئی
کی ایمان لانیکی خبردار ہوکر گہر مین آنا اور انکو خون آلودہ کرنا اور قرآن کا سننا اور وہان
سی رقت دلی حاصل کرنا اور زید بن ارقم کی مکان مین جہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ
تعلیم دین کرتے تھی جانا اور اسلام لانا یہ سب مشہور ہی حضرت مرتضی علیؓ سی روایت ہی کہ
کسی شخص نے مکہ سی برملا ہجرت نہین کی مگر عمرؓ نے جب ارادہ ہجرت کا کیا تو شمشیر کو حمائل کیا اور
کمان کاندہی پر ڈالی اور ترکش ہاتہ مین لیکر مسجد الحرام مین آئی اور مجمع قریش تھا کعبہ مین
بیٹہی تھی بعد طواف اور نماز کی اوس حلقہ کی گرد آئی اور کہا کہ جو کوئی اپنی مان باپ کو بی ولد
اور اپنی فرزندونکو یتیم اور اپنی جوروون کو بیوہ کرنا چاہی وہ اسوقت آن کر مجہسی ملاقات کری کسی
نے دم نہ مارا اور متعرض نہو سکا نقل ہی کہ جب حضرت عمرؓ نے ملک شام کو اپنی قدوم میمنت لزوم
سی جب و زینت بخشی اعیان و ارکان اوس ملک کی واسطی استقبال اوس صاحب اقبال کے
مقابل ہوئی اوسوقت سامان کی اونٹنی پر سوار تھی خواص اصحاب نے عرض کیا کہ اکابر و اشراف
شام کی آپکی شرف ملازمت سی مشرف ہونگی اگر سواری گہوڑی کی اختیار فرماوین تو شوکت و
ہیبت حضور کے ملوب اعیان مین تمام و کمال نظر آویگی فرمایا اِنَّا قَوْمٌ اَعَزَّنَا اللّٰهُ
بِالْاِسْلَامِ یعنی ہم وہ قوم ہین کہ عزت دی ہی ہمارے تئین اللہ نے ساتہ اسلام کی مقدور رعایہ احتیاط
اس مرتبہ پر تہا کہ جب غازیان اسلام واسطی غزای ملک شام کی روانہ ہوئی تو عبد اللہ بن عمرؓ
نے عرض کی کہ واسطی فضیلت ثواب جہاد کی مین چاہتا ہون کہ غازیون کی ساتہ جاؤن فرمایا
کہ مین ڈرتا ہون کہ تو بلای زنا مین گرفتار نہو عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا یا امیر المومنین مجہپر ایسا گمان
کرتے ہو فرمایا احتمال ہی کہ مسلمانون کو فتح ہو اور کوئی لونڈی تیرے حصہ مین آوی اور بسبب
نسبت خلافت کی تیری ساتہ قیمت مین وہ لوگ رعایت کرین اور تو بحکم ظاہر تشریع کی اوس کنیزک
سی صحبت کری اور وہ فی الحقیقت زنا ہو اسی واسطی یہ مصلحت ہی کہ تو ہمت کو اوپر عبادت حق کے
کی جو عبادت ہی اصلاح نفس سی متعلق کری نقل ہی کہ جب خلافت حضرت عمرؓ پر مقرر ہوئی تو ایک

بی بی اونکی نہایت جمیلہ تہین اور بمقتضای ان اللہ جمیل یحب الجمال اونسی نہایت محبت رکہتی تہی تو اونکو طلاق دیا بعد ایک مدت کی جو امر خلافت مین قوت اور رسوخ کامل حاصل ہوا تب اوس بی بی کی تلاش کی کہ پہر اونکی ساتہ نکاح کرین لوگون نی عرض کی کہ یا امیر المومنین سبب طلاق کا کیا تہا اور اب سبب نکاح کا کیا ہی فرمایا کہ ابتدای خلافت مین بخوف اوسکی کہ مبادا وہ کسیکی سفارش امور شرعیہ مین برخلاف شروع کرے اور مین بسبب محبت کی قبول کرون طلاق دیا تہا اور اب مین اپنی نفس پر اپنی قوت رکہتا ہون کہ کسیکی خاطر سی سر مو تجاوز نکرونگا اسواسطی نکاح کرتا ہون مگر وہ بی بی مرچکی تہی نقل ہی کہ ایک روز حضرت عمر شب کو مدینہ مین واسطی خبرداری کی پہرتی تہی آدہی رات کیوقت سنا کہ ایک عورت اپنی بیٹی سی کہتی تہی کہ اٹہہ کر دودہ مین پانی ملادی بیٹی نے مان سی کہا نہین جانتی کہ امیر المومنین نی منادی کی ہی کہ کوئی دودہ مین پانی نہ ملادی مان نی کہا کہ اسوقت نہ امیر المومنین ہی نہ منادی ہی جواب دیا کہ واللہ لائق نہین کہ ہم ظاہر مین فرمانبرداری کرین اور خلوت مین بیفرمانی کرین حضرت عمر اس بات کو سنکر بہت خوش ہوئی اور اپنی غلام سی کہا کہ اس گہر پر ایسی نشانی کر کہ کل بآسانی معلوم ہو دوسرے دن اوس لڑکی کا عاصم بن عمر کے ساتہ جو اونکا بیٹا تہا نکاح کیا اوس لڑکی سی ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اوس لڑکی سی دوسری لڑکی پیدا ہوئی کہ وہ عمر بن عبد العزیز کی مان تہی جب حضرت عمر کسی ملک پر عامل بہیجتی تہی ایک دستور العمل اوسکو لکہ دیتی تہی اس مضمون سی کہ تجمل اور تنعم سی دور رہیو اور اسپ ترکی پر سوار مت ہوجیو اور جامہ گران بہا اور باریک مت پہنیو اور نان میدہ نکہائیو اور اپنی دروازہ پر چوبدار مت بٹہائیو تا لوگ آسانی سی آکر عرض حاجات کیا کرین اور حکم سی برخلافی اور عدول مت کیجیو ہرچند کہ حضرت عمر کی عدل کا اور فتوحات غیر متناہی کا اور انتظام امور دین و دنیا کا اور ایجاد امور خیر کا لکہنی کو مجلد عظیم چاہیی لیکن بطریق نمونہ کی تتمہ احوال نوشیروانی کا جو حضرت صدیق کی خلافت مین کچہ بیان ہوا ہی بیان کیا جاتا ہی کہ حیرت افزای عالم ہی علمای تاریخ لکہتی ہین کہ جب حضرت عمر زینت بخش خلافت ہوئی پہلا حکم خالد بن ولید کی معزولیت کا نافذ کیا اور اس حکم سی قلوب اہل اسلام کی مغموم و محزون ہوئی اسواسطی کہ خالد کے جانفشانیان اور مساعی جمیلہ واسطی تقویت دین محمدی کی نہایت ظاہر تہین لیکن حضرت عمر کی دل مین مالک بن نویرہ کا خالد کی ہاتہ سی بیگناہ قتل ہونا مظنون تہا اس لیے ہی باوجود شجاعت اور اخلاص وانتظام کی خالد بن ولید سی سپہ سالار کو معزول کیا اور فتح اور نصرت کو خدا کی قبضہ اختیار مین سمجہی اور اوسی لشکر مین ابو عبیدہ کی زیر حکم رکہا اسپر بہی خالد نی اصلا التفات نکیا اور بموجب حکم امیر المومنین کی ابو عبیدہ کی ایسی تابعدار ہوگئے

کہ جو مدینہ میں تو اپنی امارت میں کرتے تھے اوسمیں سو برابر قصور نکیا اور بکشادہ پیشانی کار جہاد مین
کمر باندہ کر دقیقہ باقی نہ رکہا مثنیٰ ابن حارث نے پہلی حضرت صدیق سے جہاد کی اجازت لیکے ملک
اہل فارس کی لی تہی اور تہوڑی ہی عرصہ مین آنکر حضرت فاروق سے چاہا کہ ایک جماعت مہاجرین
و اصحاب کی میرے ساتہ روانہ کرو چونکہ باتفاق اونکی عجم کا خیال کر کے حضرت عمرؓ صحابیون کو
خطبہ مین واسطے جہاد اہل عجم کی تحریص کی اور وعدہ فتح و نصرت کا اور تقسیم خزائن کسریٰ کا
موجب حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمایا ابو عبیدہ ثقفی اور سلیط بن قیس
نی کہڑے ہوکر عرض کیا کہ یا امیر المومنین ہم از روی صدق اور اخلاص کی قبول کرتی ہین
امیر المومنین نے اصحاب مین سے ایک ہزار مرد مقاتل اختیار کئی اور اونکی کفایت مہمات کا سامان
تیار کیا اور ابو عبیدہ کو اوس لشکر کا امیر کیا یہ دونون کوفہ کی طرف روانہ ہوئی اور رستم بن
فرخزاد نی جو سپہ سالار عجم تہا بعد جانی مثنیٰ کی خالد بن ولیدؓ کی عملدارون کو نکال کر بعضی
بیابانون پر [illegible] کوفی کی تصرف کیا تہا اور آگی [illegible] کا ارادہ تہا کہ خبر مثنیٰ کی مراجعت کی سنکر متوحش
ہوا اور رستم ابن جابان کو [illegible] بڑا دہقان تہا معہ فوج کثیر مثنیٰ کی مقابلہ کو روانہ کیا اور تیس ہزار
مرد جنگی اوسکی مدد کو اپنی پاس سے بہیجی اور ابو عبیدہ یہ سنکر مثنیٰ کی پاس پہونچی مثنیٰ نے
موجب حکم امیر المومنینؓ سرداری لشکر کے ابو عبیدہ کو سپرد کی دو تین روز آسودہ ہوکر معہ لشکر
رستم بن جابان کیطرف روانہ ہوئی وہ بہی مستعد ہوا اور جنگ عظیم اور مقاتلہ شدید واقع ہوا
موج خون ایسی تہی گویا شفق آسمان سے باہر نکل پڑا اور سوارونکی گرد سے آفتاب چہپ گیا آخر
بمقتضای والعاقبۃ للمتقین کی اہل اسلام نی نصرت پائی اور جابان اسیر ہوا اور لشکر کچہ بہاگا
کچہ دستگیر ہوا بعد انہزام لشکر جابان کی ابو عبیدہؓ نے چاہا کہ مال غنیمت کو تقسیم کرے وہین خبر پہنچی
کہ نرسی نام سپہ سالار عجم نے رستم کی حکم سے لشکر عظیم جمع کیا ہے جب جابان کا احوال سنا اور رستم
سے مدد مانگی رستم نی جالینوس نام سردار کو معہ بیس ہزار فوج کی نرسی کی مدد کو بہیجا ابو عبیدہؓ نے
تقسیم غنائم کے موقوف کر کے نرسی کیطرف متوجہ ہوئی جب [illegible] اعدا کی مقابل ہو کر مقاتلہ مین مشغول
ہوئین عون ربانی سے لشکر عجم پر ہزیمت پڑی ہزارون مقتول ہوئی اور ہزارون مجروح ہوئی [illegible]
پڑی اور نرسی بہاگ کر رستم کی پاس جا [illegible] قلعہ سقاطیہ اور خزانی اور مال نرسی کا اہل اسلام کے
تصرف مین آیا اور جالینوس نی نرسی کی خبر سنکر راہ مین توقف کیا اور ابو عبیدہؓ نی بلا توقف جالینوس
کیطرف عنان عزیمت کو پہیرا لشکر کفار بعد جنگ عظیم کے نامرادی کو ہزیمت پر پہیر کر [illegible] کی رستم
سی ملا ابو عبیدہؓ نے دونون لشکرون کی غنیمت اور [illegible] جمع کرکے خمس اوس مال کا امیر المومنینؓ کے
حضور مین بہیجا اور باقی لشکر ظفر پیکر پر تقسیم کیا تمام ملک سواد کا اور عراق عرب کا اہل اسلام کی تصرف

آیا جب جالینوس بہاگ کر رستم سی ملا توران دخت نی جو بادشاہ عجم تہی یہ حال سنکر بہمن جادو
کو تیس ہزار مرد اور تیس ہاتہی کہ اونمین ایک فیل سفید نامی تہا دیکر ابو عبیدہ رض کیطرف روانہ کیا
اور ایک علم کہ جسکو درفش کاویانی کہتی تہی اور فریدون کی زمانہ سی ملک عجم کی خزانہ مین تہا اور
اوسکو رایت فتح اور آیت نصرت جانتی تہی اور جواہر آبدار سی مکلل اور یاقوت نامدار سی مرصع
تہا تبرکاً ہمراہ کیا بہمن جادو مع حکمنامہ توران دخت کی رستم پاس پہونچا رستم نے بموجب حکم کے
بہت لشکر جمع کرکے بہمن کو ابو عبیدہ رض کیطرف روانہ کیا ابو عبیدہ رض نی بہی اپنا لشکر مستعد کرکی نو ہزار سوار
دلاورون سی بہمن کیطرف متوجہ ہوئی اور پانی کی کنارہ آنکر معلوم کیا کہ لشکر کفار نی اوس پار
قرار کیا ابو عبیدہ رض نی بخیال اوسکی کہ فرات کا پانی ان پر بند کرون فرات سی عبور کرکی مکان تنگ
مین محاصرہ کیا اور ایک شب لڑائی سی آگی ابو عبیدہ رض نی کہا تہا کہ اگر مجکو شہید کرین تو فلانی کو امیر کرنا
وہ بہی شہید ہو تو فلانی کو ایسی ہی کئی شخصونکا نام لیا اس عرصہ مین دلاوران عجم فیلان جنگی پر
سوار ہوکر متوجہ لشکر اسلام کی ہوئی اور تیرونکی زخم سی بہت مسلمانون کو مقتول و مجروح کیا عرب
کی گہوڑون نی کبہی ہاتہی نہین دیکہی تہی ایسی عجیب شکلون کو دیکہ کر بہاگی اور مسلمانون پر کام تنگ
ہوا ابو عبیدہ رض کو بعض عقلائی صلاح دی کہ ہاتہی سونڈہ کی قطع ہونیسی ہلاک ہوجاتا ہی فوج
صحابہ نی پیادہ ہوکر تلوارین کہینچکر فیلون پر حملہ کیا اور ابو عبیدہ رض نی فیل سفید کا قصد کیا اور اپنے
شمشیر آبدار سی اوسکی سونڈہ کو قطع کرکے لشکر کیطرف روانہ ہوئی ہاتہی نی کمال غضب سی دوڑکر
ابو عبیدہ رض کو پکڑ کر اپنی ہاتہ پاؤنکی تلی پائند سو ضعیف کی مل کر شہید کیا اور اہل اسلام کا نشان
بموجب حکم ابو عبیدہ رض کی سات جوانون نی لیا ساتون شہید ہوئی اور اسی حال مین عبد اللہ مرثد نے
مسلمانون مین سی جاکر وہ پل جو ابو عبیدہ رض نی واسطی عبور کے باندہا تہا اپنی جہالت سی توڑ ڈالا
تا کہ سپاہی تہین بہاگنی کا ٹہکانا نرہی اور بضرورت مقابلہ مین کوشش کرین جب مسلمانون پر
ہجوم کفار کا ہوا اور مجال مقابلہ کی نرہی وہان سی ہزیمت کہاکر جو پل پر پہونچی خوف سی اپنی تئین فرات
مین ڈالا بعضی ڈوب گئے اور بعضی بحال تباہ پار ہوئی بآخر الامر اہل اسلام کا نشان مثنی نی لیا اور حکمت عملی سے
جنگ کرتی رہی باقی فوج کو تدریج مہلکی سی باہر کیا اور کافرونکی قلوب معیوب پر ایسی نامردی آگئی کہ باوجود
ضعف اہل اسلام کی بہاگی مسلمانون نی اس فرصت کو غنیمت جانا اور پانی کی کنارے آکر بہر نوع ایک
پل تیار کرکی عبور کیا اور دشمنونکی تعاقب کی خوف سی پل توڑ کر موضع لیس مین ارادہ کیا حضرت عمر رض
یہ خبر سنکر نہایت ملول ہوئی اور اونکو دلاسا و تسلی کی اور مثنی موضع لیس مین توقف کرکی مجروحونکی علاج
مین مصروف ہوئی چار ہزار مسلمان مقتول و غریق ہوئی دو ہزار مدینہ کو پہر گئی تین ہزار مثنی کے
ساتہ رہی امیر المومنین نی جریر بن عبد اللہ بجلی کی تئین سات ہزار جوانونکی مرتب کرکے مثنی کی مدد کو بہیجا اور

لکہا کہ جریر بن عبد اللہ بجلی کو کمال تبجیل و تعظیم کی امیر بنا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بہت قدر
و تعظیم کرتی تھی کہ اپنی ردای مبارک اوسکی بیٹھنی کو بچھائی تھی مثنی نی بموجب حکم کی عمل کیا سپاہ عجم نی
یہ خبر سنکر لشکر عظیم تیار کر کی مہران بن باذان ہمدانی کو اوسکا امیر بنا کر روانہ کیا مثنی نی یہ خبر
پاکر امیر المومنین رض کو اطلاع کی حضرت عمر رض نی بسبیل عجلت لشکر عراق کو اونکی مدد کی واسطی بہیجا مثنی
نی بہی اپنی علاقہ سی لشکر جمع کیا تخمینا بیس ہزار اور لشکر کفر و اسلام کا مقابلہ ہوا جب صفین
مقابل ہوئین تو مہران اپنی گہوڑی پر پاکہڑا لگکر زرہ پہن کر میدان مین نہایت غرور سی جولانی کرنی لگا
ناگاہ لشکر اسلام سی ایک غلام تونبی نی اوسکی طرف تیر صائب چلایا وہ تیر بقصد اوس کی بصیرت کی
بصر پر ایسا لگا کہ جانب مقابل سی پار ہو گیا مہران حیران سر کی بل گرا سپاہ عجم نی بی سر ہو کر
اپنی راہ لی مسلمان مانند شیر غران کی اونکی پیچہی ہوئی اور قریب ایک لاکہ کی قوم کفار سی جہنم رسید
ہوئی غنیمت اور بی حساب اہل اسلام کو میسر ہوئی کہ کسی لشکر سابق مین میسر نہوئی تہی الحمد للہ
الذی اعز الاسلام بعد اوسکی بتقدیر الہی سی اہل اسلام نی خبر پائی کہ اس ضلع مین ایک بازار ہی کہ
کفار اشرار ہر سال مجمع کثیر و جم غفیر جمع ہوتی ہین فوج اسلام ناگاہ اوس جماعت نابکار پر پہونچی
بعضونکو قتل اور بعضونکو قید کیا باقی بہاگی اور بی حد مال و متاع اور زر و جواہر ہاتہ لگا کہ تمام لشکر
انہکی لیجانیسی عاجز ہوا مثنی نی حکم کیا کہ سوای زر سرخ اور نقرہ و جواہر کی اور متاع نفیس
کی بوجہ نہ اوٹہاوین لیکن ہزار اونٹ بہر کر ساتہ لئی و غانما مظفر و منصور فتح مبین و نصرت
دبیا بکمال تیسیر و آسانی سی مراجعت کی الحمد للہ **نقل ہی** کہ اہل عجم بازار کی لوٹنی کی خبر سنکر نہایت
ملول ہوئی اور توران وحشت کو بتسلط سی اوٹہا کر یزدجرد کو بٹہایا مثنی نی یہ خبر بوسیلہ عرضی کی
پایہ سریر خلافت مین معروض کیا امیر المومنین رض نی عاملون کو نامی لکہی کہ اپنی اپنی علاقہ سی
سواران سلح تیار کر کی مدینہ کو روانہ کرو اور مثنی کو لکہا کہ عجم کی حد سی اوٹہکر اپنی علاقہ مین آکر
لشکر کو محافظت سی آرام دو اور دشمن سی خبردار رہو اور جب تلک ہماری حکم نہو اہل عجم سی تعرض مت
ہو جب لشکر قبائل عرب کی مدینہ مین جمع ہوئی حضرت عمر رض نی اشراف مہاجرین و اکابر انصار اور اعیان
اہل بیت کو جمع کر کی اپنی ذات سی ملک عجم مین جانیکی مشورت کی بعد اختلاف الاقوال
حضرت مرتضی علی رض کی مشورت سی اپنا عزم موقوف رکہا اور سعد بن ابی وقاص رض کو اوس لشکر
آراستہ کی ساتہ واسطی محاربہ عجم کی روانہ کیا اور مثنی اور حضرت جریر رض کو لکہا کہ تم دونون سعد رض کی
امر مین رہو حضرت سعد رض بسعادت و برکت سات ہزار مرد لیکر روانہ ہوئی اور موسم سرما کی شدت سی
ایام بہار تک حدود سواد میں انتظار کیا جب آفتاب برج شرف مین پہونچا تو بشرف و سعادت
قادسیہ مین داخل ہوئی اور اوس سی عرصہ مین مثنی جوار رحمت الہی مین واصل ہوئی رحمۃ اللہ علیہ

والکل یرجع الیہ امیرالمومنین رضؓ نی بی دریی مغیرہ بن شعبہ کو اور عمرو بن معدیکرب کو اور عاصم بن عمرو تمیمی
کو روانہ کیا اور ایسی ہی اٹھارہ ایک قبیلہ کو جو مدینہ مین پہنچی تہی روانہ کرتی تہی جب یزدجرد کو
مسلمانون کی فوج پہنچ دریی آنی کی خبر پہنچی رستم ابن فرخ زاد کو ساٹھ ہزار سوار سی روانہ
کیا سعدؓ نے امیرالمومنینؓ کو نامہ لکہا اور کثرت اور شوکت اعدا سی خبر کی حضرت عمرؓ نی سعدؓ کو جواب لکہا
کہ مندرغہ اپنی خاطر مین مت لاؤ اور فتح و نصرت من جانب اللہ سمجہکر کثرت اعدا سی ہراسان مت
ہو اور اونہین جلدی سی مت کرو اول ایک جماعت عقلا کو یزدجرد کی پاس بہیجو اور راہ حق
کی دعوت کرو سعدؓ نی نعمان بن مقرن اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ جماعت عقلا و فصحا کو یزدجرد
کی پاس بہیجا جب یہ لوگ یزدجرد کی مجلس مین آئی تو ترجمان نی حسب الحکم یزدجرد کی کہا کہ اس
ملک مین آنیکا کیا سبب ہے اس سبب سے کہ ہم تم سی تغافل کرتی ہین تم دلیر ہوئی ہو مغیرہ بن شعبہ نے
جواب دیا کہ ہم اول از راہ جہالت کی اور نہایت ضلالت کی تہا بیجان کو اپنی ہاتہ سی تراش کر معبود
ناتی تہی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سی پیغمبر دین پرور کو ہم پر بہیجا کہ ہماری تئین بت پرستی سی چہڑا کر
خدا پرستی سکہائی اور افعال شنیعہ سی نہی فرمائی اور معجزات واضح سی اوسکی نبوت ہم پر روشن ہوگئی
اور بعد تکمیل دین کی اس دار فانی سی کوچ کیا اور ہم کو یہ حکم فرمایا کہ جو لوگ ایمان قبول کرینگی دنیا
مین مخلصی اور عقبی مین سعادت ابدی پاوینگی اور جو کوئی حکم کی اجابت نکری تیغ بیدریغ سی
قتل کرو یا جزیہ بذلت خواری اوس پر رکہو اب ہم آئی ہین کہ تمکو بہی راہ حق پر لاوین اور ضلالت
سی باز رکہین ترجمان نی حسب الحکم کہا کہ ای گروہ عرب تمہاری برابر کوئی دنیا مین شقی اور حقیر اور
ذلیل نہین ہمیشہ شقت اور مصیبت تمہاری شامل حال تہی اور تمہارا مقدور نتہا کہ ہماری
ملک مین بی اجازت قدم رکہتی اب تم چاہتی ہو کہ ہمارا ملک لوٹنا چاہو اور رنج تم کو اس ملک مین
لایا ہی ابکی سال تم چلی جاؤ کہ تمہاری فساد سی یہ ملک خراب ہو گیا پہر آئیو ہم تمکو گیہون اور خرما دینگی
اور تمہاری اشرافون مین سی ہر ایک پر امیر کرینگی نعمان بن مغیرہ نی کہا کہ تو اس مزخرفات و اہیات سی
ہماری دامن عصمت پر عیب لگادی یہ گمان خطا ہی یہ شقتین اور مصیبتین جو تو نے بیان کین ہم
اوس سی بہی بدتر تہی ملکہ افضل ہم مین وہ تہا جو چچا کی بیٹی کو قتل کرکے اوسکا مال کہاتا تہا اور مردار
اور خون کو مباح جانتا تہا جب حق تعالی نی اپنی احسان سی ہم پر پیغمبر بہیجا اور توفیق اسلام دی اور پیغمبر نے
ہمکو یہ خبر دی کہ جو کوئی تم مین سی راہ حق مین شہید ہوگا اوسکو بہشت اور جو زندہ رہیگا وہ
مخالفون پر غالب ہوگا اور بہت ملک ہماری ہاتہ سی فتح ہونگی اور تیرا ملک و خزانہ اور ولایت
اونہین مین ہی اب تمکو دعوت کرتی ہین کہ ایمان لاؤ اور اپنی طریقہ ناپسندیدہ کی قباحت چشم عبرت
سی دیکہو دولت ابدی تمکو نصیب ہوگی اور تیری ملک مین بغیر تیری اجازت کی کوئی قدم نرکہیگا

والا خراج قبول کرو ورنہ جزیہ بذلت و خواری دو نہیں تو تیری ساتھ کلام شمشیر و تیر سے ہے حق تعالی
ہماری تمہاری بیچ میں حاکم قدیر ہے یزدجرد نے جو یہ کلام سنا نہایت غصہ میں آیا اور آتش غضب و تکبر
سے بھبھک اٹھی اور بولا کہ تمہارے حق میں یہ مقدر ہوا کہ شیران عجم سے ہلاک ہو اسلئے ایسے خیال فاسد
دلمیں رکھتے ہو اگر رسولوں کا قتل کرنا نا مناسب نہ ہوتا تو میں زخم تیغ سیاست سے تمہارا
سر کاٹتا اور فرمایا کہ ایک جوال خاک سے بھر کر اونکے سردار کے سر پر رکھ کر یہاں سے باہر کرو اور کہہ دو
میں رستم کو سپہ سالار کر کے تمہارے مقابلہ کو بھیجتا ہوں عاصم بن عمرو تمیمی نے اوس جوال خاک
کو اپنی کاندھے پر رکھ کر بارگاہ یزدجرد سے باہر نکلا وہاں سے سعد کے پاس آئے وہ بہت خوش ہوئے
اور فرمایا کہ واللہ انہوں نے کلید مملکت کی کنجیاں اپنے ہاتھ سے ہمکو دیں منقول ہے کہ یزدجرد
رستم کو واسطے جنگ عرب کی تاکید کرتا تھا اور وہ پس و پیش کرتا تھا اسواسطے کہ اوسکو علم نجوم میں
مہارت تھی اوضاع فلکی سے اوسپر روشن ہوا تھا کہ استیصال دولت و سعادت عرب کی اور نکبت
اور ہلاکت عجم کی ہووے گی اور نہیں جانتا تھا کہ اس تدبیر حقیر سے خداوند قدیر کی تقدیر نہیں
ہوگی۔ **رباعی** تقویم پر نجوم کی اے دل نکر عمل :: خبر حق کے کام آدمی نہ کچھ جدی و زحل
ہی ماہ سعید و یوں ہی سعادت جیسی خدا ملے تاثیر کچھ نہ کر سکے مریخ نہ زحل :: رستم آہستہ آہستہ
کمال شوکت و عظمت لشکر اسلام کی طرف متوجہ ہوا جالنوس کو مقدمہ پر چالیس ہزار سوار
سے اور ہرمزان کو میمنہ پر اور بہرام کو میسرہ پر متعین کیا اور خود ساٹھ ہزار دلاوران نامداری
قلب میں قائم ہوا کہتے ہیں کہ رستم نے راہ میں سعد کی لشکر کے ایک عرب کو اسیر کیا اور پوچھا
کہ تمہارا مطلب ہمارے ملک میں آنے سے کیا ہے وہ بولا ہم اسواسطے آئے ہیں کہ حق تعالی نے اپنے پیغمبر صلعم
کی زبانی ہمکو وعدہ کیا ہے کہ اگر تم اسلام نہ لاؤگے تو تمہارے ملک کی حکومت اور عورتوں کی
بندی اور خزانے کی تقسیم ہمکو ہوگی رستم نے کہا کہ اگر اس آرزو سے آگے تم مقتول ہو جاؤگے تو
کیا کروگے عربی نے کہا کہ جو آدمی ہم میں سے تمہاری تیغ ظلم سے مقتول ہوگا وہ بیشک جنت جاودان
میں خداوند رحیم کی لقا سے موصول ہوگا اور جو ہم میں سے باقی رہینگے حق تعالی اونکی حق میں
اوس وعدہ کو وفا کریگا رستم نے نہایت غضب سے اوسکو قتل کیا اور آگے روانہ ہوا اور آہستگی
چلنے لگا چنانچہ مدائن سے تا قادسیہ تک چار مہینے میں پہنچا اور مقصود اوسکی یہ تھی کہ شاید عرب
صلح کرکے اس سال میں چلے جاویں جو عجم کے طالع کی نحوست بدل جاوے اور ہمیشہ ایلچی بھیجتا تھا
وہی جواب پاتا تھا جو یزدجرد کو کہا تھا یعنی اسلام یا جزیہ یا جنگ طلب کرتے تھے آخر الامر نہایت
غصہ سے کہا کہ مجھکو یہ گمان نہ تھا کہ میں اتنی عمر پاؤں کا جو ایسی بے مزہ بات سنوں کا قسم ہے
ماہ اور ستاروں کی کہ کل جو نیر اعظم طلوع کریگا تو میں اتنی شیران عجم کو بھیجوں گا کہ سرکشان

عرب کا سر مانند گیند کی خاک پر ڈالینگے اور حکم دیا تا تمام لشکر نے راتون رات نہر عتیق پر پل
تیار کیا فجر کو جب پل سی عبور کیا ایک پشتۂ بلند پر خیمہ مارا اور وسطی لشکر کی مکان مقرر کیا اور
یزدجرد نی حکم دیا تہا کہ طاق کسری سی لشکر رستم تک بقدر مسافت آواز پہنچنی کی ایک ایک آدمی
مقرر کیا تا کہ رستم کی لشکر کا احوال ہر آن پہنچتا رہی اور حضرت سعدؓ نی بہی اپنی لشکر کو آراستہ
کیا بحسب تقدیر انہی ایام مین سعدؓ کی بدن پر کثرت دمل کی اور علیہ مرض عرق النسا کا اسقدر
تہا کہ بیٹھنا گھوڑے پر دشوار تہا اور اوس اطراف مین ایک کوشک بلند تہا اوسکی سطح پر تکیہ اور مسند
بچہا کر بیٹھی کہ تمام احوال لشکر کا نظر آتا ... بلا کر عذر اپنی غیر حاضری کا بیان
کیا اور جو پہوڑے اور زخم دکہلائے ... لیکن انقطاع کئی پہلی یہ ہوا کہ تخلف انکا بسبب حرب سی واسطے
ضرورت کی ہی اور خالد ... مین قائم کیا نقل ہی کہ ابو محجن ثقفی ایک روز
صبح کیوقت مخمور بیٹہی تہی اور صبوحی پیکی اشعار پڑہتی تہی اتفاقاً حضرت سعدؓ نی دیکہا اوسکو اوسی
کوشک مین قید کیا بعد اوسکی خالد بن الولید کو اپنی قائم مقام کر کی روانہ کیا اور اعیان لشکر کو
بلا کر وسطی جہاد کی رغبت دلائی اور مذمت بہاگنی کی اور ملامت دینا اور خجالت عقبی بیان فرمائی
اور وہ آیتین اور حدیثین کہ جسمین حقتعالی نی وعدہ فتح اور عنایت کرنا ملک عجم کا اور فتح پانا فارس
اور شام کا کیا تہا سنائین اور کہا کہ تم یقین جانو کہ جو کوئی شجاعت کریگا اعدا اعلاء کلمۃ اللہ
اوسکو منظور ہوگا اگر شہید ہوا تو بہشت جاودان اور رضای رحمن پاویگا اور خوب جان لو
کہ جو کچہ پیشانی پر لکہا ہی ظہور مین آویگا اگر آج دست برد اور پامردی کروگی تو حق تعالی مال
نفیس و نفس خسیس انکی تمہاری تصرف مین لاویگا اور اگر جبن اور نامردی کروگی تو دولت دینی
وسعادت اخروی ہار وگی اور جو لوگ کہ شعر کی فن مین مہارت رکہتی تہی اونسی فرمایا کہ جو اشعار
کہ غازیون کی کند ہی طبیعت کو تیز کرین اور میدان جنگ مین مستعد بخون ریز کرین سناؤ و شاعر
اس مضامین کی شعر اونسی غازیونکو ہوشیار دلانی لگی اور آیات و احادیث فضائل جہاد کی سنانی
لگی کہ **نظم** جسکی پیرون پہ پڑی گرد صف جنگ جہاد ✤ وہ جہنم سی بچا نار سی ہی وہ
آزاد ہوا اپی ہاں در تو حدیث نبوی کو سن لی ✤ باغ فردوس ہی تلوارون کی سائی کی تلی ✤ جو رہ
حق مین ہوئے گم ہی ناحین مرتی ہین ✤ بلکہ جیتی ہین وہ جنت مین خوشی کرتے ہین ✤ فتنۂ قبر و غم صور و
قیام محشر ✤ ایسی صدمونسی شہید و نکو نہین ہی کچہ ڈر ✤ ای جوانان اسد حملہ و رستم قوت ✤
... اپنا سر ... صدہا ...
... ہو تو نہین ہو بہتر ✤ ... گر مار لیا اونکو تو بہتر آئی ✤ ور گئی مار ہی تو بہتر خاصی شہادت
پانی اور ... اور بعد ناظر کی وقت ہی نزول رحمت کا اور ...

ہوئی لشکر حضرت کا جب مین تکبیر اول کرون تو تم مستعد ہو جاؤ اور تکبیر دوم مین جوشن و
سلاح اور آلات جنگ درست کیجیو اور تیسری تکبیر پر دلاورونکو رغبت اور نشاط لڑائی کے
دلوائیو اور چوتھی تکبیر کا احوال سنتے ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہوئی عقب دشمن کی ہو جیو

بیان شروع ہونی جنگ عجم کا

سواران عجم نے اپنی لشکر
کے ہیار آراستہ کیا بدوی کہ اوروں پر طلا اور نقرہ کی زینین اور کہین ملا ہوا کہین زربفتے
ڈالین اور لباس باتزئین اور فشتہ رنگین اور خود و زرہ اور حلقے ارغوانی اور ریشمی مرصع اور تیغین
یمانی حمائل کین اور تیر اندازان تیر بدوسی باہر نکلیا دہا سنبر رفتار ہاتہیون کی گرداگرد دستہ کئے
غالب بن عبد اللہ اور عاصم بن عمرو لشکر کی کیلیان کرکے میدان جنگ مین آئے ہرمزان کہ
حاکم دیار عجم اور صاحب طبل و علم تہا غالب اور … تہوڑے نوک جھوک نیزہ بازی
کی ہوئی غالب نے ایک نیزہ اوسکی کمر پر مارا اور اوسکا پیوند توڑا دوسرا سوار عجم کا عاصم سی
مقابل ہوا وہ شیر غران کی ہیبت سی بے جنگ بہاگ کر لشکر مین واصل ہوا مہران حاکم آذر
بایجان کا کہ جسکی لباس اور سلاح کی قیمت سی محاسب وہم عاجز تہا ہاتہی پر سوار کمال غرور
اور تکبر سی میدان مین آیا منذر بن حسان کو اوسکی ندیان سی غیرت دین کی غضب مین
لائی قلب لشکر سے مانند برق کی نکلا اور نیزہ زہر دار کہ ہلال اوسکی مانند زبان مارتی تہا مین
لیکر ایک حملہ سی اوسکی پہلو مین مارا اور بدن کو سی کر گہوڑیکی تن سی بہی گذارا **فرد**
اسپ کی وہ پشت سی آیا بخاک ÷ چہرہ خون آلود و زرہ چاک چاک ÷ منذر نے فی الفور گہوڑے سی
سی اوتر کر خنجر تشنہ کو اوسکی حلق سی سیراب کیا اور بدن ناپاک سر بیمغز کی بار سی ہلکا کیا
کہتے ہین کہ اوسکی پٹکی کی قیمت پچاس ہزار درم اور باقی سامان کی دس ہزار تہی کفار عجم نے جو
اپنی سردار کو خاک و خون مین دیکہا ایکبارگی لشکر اسلام پر حملہ کرکے متفرق کیا حضرت
سعد رض نے طلیحہ بن خویلد اسدی کو مع فوج مدد کو بہیجا اور اونکی تفرقہ کو جمع کیا ایک عجمی سردار
طلیحہ کا مقابل ہوا طائر روح اوسکا ایک ہی نیزہ سی دوسرا جہنم مین واصل ہوا غازیون نے طلیحہ
کی حکم سے اصحاب الفیل پر تیر مارے ہاتہی بہاگی سوار پیادے ہو گئے سارے سعد بن قیس کندی نے
دیکہا کہ دلاوران نے اسد نی مانند شیر کی فیل سواران عجم کا کارزار کیا آتش دلاوری کی جوش سی سپاہی
جوانونکو مستعد پیکار کیا اونہون نے بہی اپنی مقابل والونسی مقابلہ کیا جمعیت اہل عجم کی متفرق
ہوئی انیوس نے یہ حال دیکہ کر مع لشکر و فیلون کے حملہ کیا … متفرق … آمر
حضرت نے زبان لطافت بیان کو کلمۂ اللہ اکبر سی حرکت دی اہل اسلام نے کلمۂ لا حول ولا قوۃ
کی قوت سی حملہ کیا روئے زمین بخون غرق اور اوسکی … سرگشتان

جسطرف توجہ اختیار کرتی ہتی تو اہل اسلام کی گہوڑی نظر کرکی فرار کرتی ہتی عاصم کی حکم سی دلاورون
نی تیر چلائے بعد ہاتہیون کی رسی کاٹ ہودی گرائی سوار زمین پر گری کچہ بحال تباہ ہوگئی کچہ مری
دوسری دن جب آفتاب نی اپنا نیزہ چمکایا نبرد ایک پہلوان مسلح ہو کر میدان مین آیا قعقاع بن عمرو کو
جنہکو عبیدہ بن الجراح رضی نی ملک شام سی بحکم امیر المومنین سعد رضی کی مدد کو بہیجا تہا ڈیڑہ ہزار فوج سے
نمودار ہوئی اور یارون سی کہاکہ تم اپنی فوج کی کئی غول بناؤ اور ایک کی پیچہے چلو کہ جو اگلا غول
سعد رضی کی لشکر مین پہونچی تو پچہلا نمودار ہو قعقاع مسلح اور مکمل بکمال شوکت و ہیبت لشکر اسلام
مین ملی اور جوانون کو قتال کفار پر حریص کر کے [illegible] کیا اور میدان جان ستان
مین کمال جلدی ان گہوڑے کو جولان دیا اور سرسی لنگیا قعقاع کی پہلا الا عجم میدان مین آیا سر ایک اپنا
کرتب اور شجاعت جان بازون کو دکہایا آخر [illegible] اونہ فوج کو بہی مانع و حاجب [illegible] کی گوشہ
مین بیٹہایا لشکر عجم سی دو سردار بہو رشعار دو چار ہو حضرت حارث قعقاع کی مدد گار ہو اونکی دست برد
سی دونون کافر فی النار ہوئی اور لشکر کسری تی اون دو سردارون کی قتل سی شکست عظیم پائی اور اہل
اسلام کی دلمین عجم کی ہاتہی ہیکانیکی تدبیر معقول ہاتہ آئی پرانی جہتیان اور کہنہ کمل اور ٹاٹ اپنی
اونٹون پر ڈالے اور پٹیان باندہین کہ فیل کی جسم سی اونٹ کا طول و عرض زیادہ نظر آیا اور جوانان تیرانداز
کو نیزہ باز کو اون پر سوار کیا اور سواران جانباز کو گرد اون شتران فیل نما کی حصار کیا جسطرف
یہ لوگ اس شکل غریب سی حملہ کرتے ہتی جو کام کہ پہلی عجم کی ہاتہیون نی عرب کی گہوڑون سی کیا
وہ کام شتران عرب نی اہل فارس کی فرس کو دکہایا قعقاع نی تیس حملون مین تیس کافر مارے مسلمانون
نی تیر جان ستان اونکی سینون سی گذاری دو پہر تک یہی حال رہا تیغ یمانی نی سر افشانی سے
اور گرز و گوپال سی دشمنون کی سرون نی تن پر گرانی کی نقل ہی کہ ابو محجن ثقفی جو حضرت سعد رضی نی اونکو
بعلت شرب خمر کی کوشک مین قید کیا تہا یہ تماشا جنگ کا دیکہتی تہی اور محرومی ثواب جہاد سی افسوس
کرتے ہتی تا آخر الامر محافظان قید سی یہ عہد کیا کہ اگر مین لڑائی سی زندہ آیا تو پہر بدستور قید مین
رہونگا اور حضرت سعد رضی کی بی بی سی زرہ اور ہتیار اور گہوڑا اونکا بخفیہ مانگا اور چپ چاپ کوشک
سی نکل کر میدان مین آیا اور ایسی کارزار کی کہ دشمن اور دوست نے اوسکی تحسین و آفرین مین زبان کہولی
حضرت سعد رضی کی نظر کوشک کی سطح سی ایک جوان ابلق سوار پر پڑی اور اوسکی تیز دستی اور چالاکی
کو بہی تو فرمایا کہ گہوڑا اس جوان کا میرے ابلق کی مانند دکہائی دیتا ہی اور سوار کی وضع ہاتہ
ابو محجن کی [illegible] میرے پاس مقید ہی اور ابلق طویلہ مین ہی کوئی کہتا تہا کہ یہ
خضر ہی کسیکو یہ گمان تہا کہ یہ فرشتہ آسمانی ہماری مدد کو آیا ہی جب کہ ہی رات ہوئی اور
[illegible] جنگ [illegible] بموجب اپنی عہد کی کوشک مین آیا اور [illegible] پاؤن قید مین
پانی اور [illegible]

ڈال کر صبح تک آرام فرمایا صبح کیوقت حضرت سعدؓ کو ابومحجن کی حال سی خبر ہوئی بنفس نفیس
خود اوسکی پاس گئی اور فرمایا کہ اللہ تعالی تجکو جزای خیر دے اور کوئی چشم بد تیری دست و
بازو کو نہ پہنچی کل تو نے دشمنوں کی معرکہ مین داد جوانمردی کی دی اور فتح کی دروازے
دوستون کی منہ پر کہولی اور بہت عدو کو قتل کیا اور قید سی مخلصی دیکر وہ گہوڑا اور ہتیار اوسکو انعام
کیا ابومحجن نے مینجوار سی توبہ کی رات کو قعقاع بن عمرو نی اپنی فوج کو لشکر سے جدا کیا اور دس
ٹولیان بنائین اور فرمایا کہ کل تم بدستور سابق آگی پیچھی لشکر سے ملیو اگر اس عرصی مین ہاشم
تمہاری مدد کو پہنچین تو فہو المراد اور اگر نہ پہنچی تو بھی غازیون کو ہمت تو دے
ہو جاویگی قعقاع کے تجویز سی سواروں کی کیلیان ان کرنی کی اور کوئی خبردار نہ تہا جسوقت کہ دونون
طرف سی صفین مقابل ہوئین تو فوج اور دستہ یکی بعد دیگرے نمودار ہوئی مسلمانون
کو گمان ہوا کہ ہاشم ہماری مدد کو پہنچی قوت اور شوکت اونکی زیادہ ہوئی اور کمال
مضبوطی سی میدان مین جولانی کرنے لگی ابھی پچھلی فوج داخل نہین ہوئی تہی کہ ہاشم
بھی مدد کو آن پہنچی اور قعقاع کی تدبیر کو پسند کرکے اونہون نی بھی اپنی فوج کی ٹولیان بنائین
ہاشم لی لشکر کے قریب پہنچتی ہی تکبیر کہے اہل اسلام نی بڑی سرور سی غلغلہ تکبیر کا فلک تک
پہنچایا ہاشم نی میمنہ عجم پر حملہ کرکے اونکی صفون کو متفرق کیا اور موضع عتیق تک کافرونکا
پیچھا کیا وہان سی پہر کر لشکر اسلام مین توقف فرمایا مشرکون نی شب گذشتہ مین صبح
تک ہاتہیون کی پالان سامان درست کرکے فیل سفید کو قعقاع کی مقابل اور فیل اجرب کو جمال
بن مالک کی مقابل معہ فوج کیا حضرت سعدؓ نی اعدا اور احباب کی لشکر کو ملاحظہ کر کی فرمایا کہ وہ
دو تو تہین فیل ابیض اور اجرب کی لشکر کو برہم کرتی ہین اہتمام اور کوشش کرکے اون دونون
فیلونکی شر دفع کرو قعقاع ایک تیر دو شاخہ درست کرکے متوجہ فیل ابیض کا ہوا اور جمال
بن مالک نی اسیطرحسی فیل اجرب کا قصد کیا حق تعالی نی دونون کی تیرونکو دونون ہاتہیونکی
ہدف چشم پر جا پہنچایا فیل ابیض کی آنکہون سی سیاہ پانی نکلا اور سر ہلا کر اپنی سوارون
کو زمین پر پٹکا قعقاع نی فیل ابیض کی سونڈ کو قطع کیا اور جمال نی فیل اجرب سی بھی دستبرد
کی فیل ابیض کافرونکی صفین چیرتا ہوا بہاگا اور باقی فیلون نی اوسکی متابعت کی ایسی
بہاگی کہ مدائن تک دم نلیا مسلمان فیلون کی شر سے محفوظ ہوئی اور رات تک جہاد مین مشغول
رہی اور بعد نماز عشا کی پہر دونون طرف سی شمعین اور مشعلین روشن ہوئین اور جنگ شروع
ہوئی حقتعالی نی اپنی لطف قدیم سی اہل اسلام کی دلون مین صبر القا کیا وہ رات ایسی کٹھن
کی کوئی رات ایسی نگذری ہوگی اور عرب و عجم کو ایسا امر پیش نایا ایک معرکہ گشتان

ہوگا سعدؓ محراب مین متضرع وزاری مشغول ہوئی صبح صادق ہوتی آثار تبولیت کی ظاہر ہوئی اور یہ
شدّ کی رکا یہ اہل اسلام چند روز سی رنج اوٹہاتی ہوا ایک ساعت اور بھی صبر کرو کہ النصر مع الصبر لاوزنہ
مزوم مین حضرت سعدؓ کی کلام سننی سی اون سعادتمندون کو جوش آیا جوش آیا اور ایکبارگی
کفار پر حملہ کیا رستم کا آفتاب سعادت واقبال سبھی سیل کی طرح زوال مین پونہچا تہا اوس روز رستم
نی اپنا تخت نہر عتیق کی کنارہ رکہ کر سائبان کی تلی بیٹہا تہا باد و پوراوسوقت ایسی تند چلی کہ اوسے
میدان سی خلق کی مدت اونکی سرون پر ڈالی اہل اسلام کی تیر ہی اور شمشیر کے ضرب سی کفار عجم کا
مرغ روح حوادث لیوا رکو اڑگیا اور رستم کے خیمے طنابین ٹوٹ ٹوٹ کر ہوا مین اڑ گیا اور آفتاب کی
حرارت سے خزانہ کی اونٹ کی بوجہی تلی پناہ لیگیا تعقاع کئی بہادرون کو ہمراہ لیکر اور اپنی دشمن اوس
بدبخت کی تخت تک پونہچا یا اور ہلال صاحب اقبال نی اونٹ کی بوجہی کی رسی کو کاٹا جسکی تلی رستم بیٹہا
تہا کا تارہ بوجہ ایکبارگی رستم کی پیٹہہ پر گرا اور اوسکی صدمہ سی پانی مین اپنی تئین ڈالا ہلال کو اوسکی
معلوم ہوا کہ رستم ہی ہے اون اوسکا پکڑ پانی سی کہینچا اور سر کو تن سی جدا کرکے نیزہ پر چڑہا دیا اور اوس
تاجدار عجم کے سر کو تاجدار سولی کیا سپاہ عجم کو جو قتل ہونا رستم کا محقق ہوا پاؤن قرار کا جگہ سی ہل گیا
اور طریقہ فرار کا اپنا ہیا ورانہ اہل اسلام نی کفار کی لشکر کا پیچہا کیا جالینوس ایک فوج لشکر سے
بہاگا جاتا تہا ایک امیر لشکر اسلام سی تنہا سوار لیکر دوڑا اور اوسکو قتل کیا اور سب سامان لی لیا
حضرت سعدؓ نی رستم کا تن ناپاک ہونیکی کرسی جدا کیا اور رستم کا اسباب یعنی سامان ہال کو غنایت کیا کہتی
ہی کہ پٹکا اوسکا ستر ہزار دینار کا اور تاج سو ہزار دینار کا تہا اور وہان سی مال وافر اور خزانہ بیشمار اور
تیغین یمانی اور کمانین دمشقی اور تیر ہی خطی غنیمت مسلمانونکی ہوئی اور دولت اہل اسلام سے
بڑہی اور شوکت کفار گہٹی بعد اوسکی سعدؓ نی ایک مکتوب مفصل کیفیت جنگ کا اور مدد پہونچنیکا اور
ظفر پانیکا اور قتل رستم کا امیر المومنینؓ کی حضور مین لکہ کر ستر سوار تیز رفتار کو روانہ کیا مال غنیمت کا
اتنا جمع ہوا کہ محاسبان سریع الحساب بعضی مال کی حساب سے عاجز تہی کہتی ہین کہ رستم کی ساتہ
اوس لشکر مین چہہ کرور درہم و دینار تہی سعدؓ نی سب مال کا خمس نکال کر مدینہ کو بہیجا اور باقی
غازیون پر قسمت کیا کہتی ہین کہ ساٹہ ہزار مرد تہی ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار درہم یا دینار حصّی مین
ملی ستر سوار جب مدینہ مین پونہچا اور وہ خبر فرحت اثر سردار انجمن اصحاب عمر بن الخطابؓ کی سمع مبارک
مین پونہچی شکر خدا کا بجا لائی نہایت خوش ہوئی اہل مدینہ نی تہنیت اور مبارکبادیان دین
ایکبارگی تنہا سعد خمس لیکر ... ادا کی اور معہ خزانہ قلعہ قادسیہ کے بہیجا جہا جرین اور انصار
خوش ہوئی اور سعدؓ کو تحسین و آفرین لکہی اور فرمایا جب تک حضور سی حکم جدید نہ پونہچی تب تک
نوبت جنگ سے ہین آرام ... الحمد للہ خیر الناصرین یہ ایک معرکہ صدہا معرکون کا نمونہ ہی اسنے
پانی اور ...

احوال شہادت امیر المومنین رضی اللہ عنہ پر اکتفا کرتا ہون **بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شہادت کا** روایت ہی کہ جب امیر المومنین حج سے تشریف لائی ایک روز مدینہ کی بازار مین حضرت رضی اللہ عنہ تکیہ لگائی بیٹھی تہی کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام کہ جسکا نام فیروز اور کنیت ابو لولو تہی آیا اور کہا یا امیر المومنین مغیرہ بن شعبہ نی میرے ذمہ ہر روز دو درہم ٹھہرائی ہین اور مین اوسکی اداکرنے سے عاجز ہون اگر آپکی فرمانی سے کچہہ تخفیف کرے تو بہتر ہی حضرت عمر نے پوچہا تو کیا پیشہ جانتا ہی کہا نجاری اور حدادی اور نقاشی جانتا ہون حضرت امیر نے فرمایا اتنی پیشون والی سے دو درہم لینا نہایت انصاف ہی فیروز کی تیئن وہ بات نہایت سنگین معلوم ہوئی اور بغض امیر المومنین کا اپنی سینہ پر کینہ مین بہرا حضرت عمر نے کہا مینی سنا ہی کہ تو ایسی پن چکی بناتا ہی کہ ہوا سے چلتی ہی اگر تو بنا دیگا تو اہل مدینہ کو بہت فائدہ ہوگا فیروز نی کہا کہ مین آپ کی واسطی ایسی پن چکی بناؤن گا کہ جب تک آسمان کی چکی گردش مین رہیگی مشرق اور مغرب تک اوسکا ذکر باقی رہیگا حضرت عمر نی فرمایا کہ اس غلام نی مجکو بطریق قتل کی تہدید دی القصہ فیروز نی اس بات کو دل مین رکہا اور ایک خنجر دو دہارا کہ جسکا دستہ درمیان مین تہا زہر آب دیکر تیار کیا اور منتظر فرصت کا رہا ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز فجر مین کہڑے ہوئی اور صفونکا برابر کرنیکا ارشاد کیا اور تکبیر تحریمہ کہکر نماز مین مشغول ہوئی ابو لولو نی صف اول سے بآمدن بڑہکر تین ضرب کہ ایک اونمین سے زیر ناف تہا ماری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غش آگیا اور اصحابون نی عبد الرحمن بن عوف کو امام کرکی جلد نماز پڑہی اور اونکو گہر پہونچایا اور ابو لولو نی اٹہارہ آدمی زخمی کئی ایک جوان عراقی نی اپنا طاقیہ یعنی چہتیا اوسکی گردن مین ڈال کر زمین پر گرایا ابو لولو نی جب دیکہا کہ بُری طرحسی مارا جاؤنگا اوس خنجر کو اپنی حلق پر رکہکر کہینچدیا اور جہنم رسید ہوا حضرت عمر نی اصحابونکو جمع کرکے فرمایا کہ اگر مصلحت سمجہو تو ان چہہ آدمیون مین جسپر سب کا اتفاق ہو خلیفہ کیجیو عثمان و علی و سعد و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم سب نی باتفاق و مشورت سے حضرت عثمان کو خلیفہ کیا جب روح اوس خلیفہ پاک کی عالم افلاک پر گئی بعد تجہیز و تکفین جنازہ کو مسجد مین لائی اور صہیب نی نماز پڑہی حضرت عائشہ کی اجازت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق کی پہلو مین دفن کیا زہی سعادت و زہی قسمت ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ **ذکر جامع القرآن امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے خلافت کا** اسم مبارک عثمان اور کنیت ابو عمرو حضرت عثمان اعیان قریش سے تہی اور تمام قبیلہ سی خوش عیش تہی محبوب القلوب تہی بعلم و کرم و بخشش مین وقت

ہی ہو ورتی سابق الاسلام مین ہی صاحب الہجرتین مصلی الی القبلتین تہی صاحب
تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی تعظیم فرماتی تہی اور اونکی خلافت مین بہت
اور شہر اہل اسلام کی تصرف مین آئی ہمدان آذربایجان افریقیہ اسکندریہ کافرون
ن نینا پوطوس ہرات بلخ قسطنطنیہ وغیرہ **نقل ہی** کہ حضرت عثمان رض کی عہد مین
رت فتوحون کی اسقدر مال وافر ہوا کہ ایک لونڈی اوسکے ہموزن نقرہ سی بکتی تہی
ہو رہی آئی قیمت لاکہ درم اور ایک درخت خرما کی قیمت ہزار درم کو پہنچی تہی اور وہی
ہو سطی کہتی ہین کہ رقیہ رض اور ام کلثوم رض دو صاحبزادیان کہ ثمرہ نور نبوت تہین اون کے
ہین تہین کہتی ہین کسی زمانہ مین کسی شخص کی تئین یہ سعادت یعنی نکاح دو بیٹیون پیغمبر
نہین ہوئی اور اکثر رات کیوقت مقام ابراہیم مین تمام رات قرآن نوافل مین پڑہتی تہی
رکعت مین تمام قرآن ختم کرتے تہی صائم الدہر قائم اللیل تہی سخاوت اور نفقہ فی سبیل اللہ
یہ پر تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بشارت بہشت اور مغفرت گناہان اولین و
کا مژدہ دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک کا عزم کیا تیس ہزار
ار اصحاب کا مستعد ہوا اور لشکر پر خرچ کی تنگی تہی اسیواسطی اوس لشکر کو جیش عسرت
حضرت عثمان رض نی اوس لشکر کے امداد مین چہ سو پچاس اونٹ نصف غلہ کی بہری اور نصف
ن کی سواری کی اور کئی ہزار دینار حضور مین گزرانے حضرت کمال خوشنودی سی
ی اور کہتی تہی الہی عثمان کی اگلی اور پچہلی اور پوشیدہ اور ظاہر گناہ بخش دی وروایت ہی
مہاجرین مدینہ مین آئی تو پانی شیرین بہت دور تہا اور شور پانی سی صحابہ کو بڑی تکلیف
یہودی کا میٹہا کواں جسکا نام بیر رومہ مدینہ مین تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیر رومہ کو واسطی رضای خدا کے سبیل کریگا تو مین ضامن ہون کہ کل بہشت برین مین
مین اوسکی نصیب ہوگا حضرت عثمان رض نی اوس کوی کو یہودی سی قیمت گران کی
ور اوسیوقت حضور مسجد کائنات مین جاکر اوس کوی کو سبیل کیا اور تجہیز جیش
ین کو سہیل کیا اور مدینہ کی مسجد حضرت ص کی وقت مین جب تنگ ہوئی اسیطرح ایک شخص
کے عوض مین مضاعف قیمت دیتی تہی جب قبول نکیا تو حضرت عثمان رض نی اوس گہر کو
بہا دیکر مسجد نبوی ص مین داخل کیا اور حضرت عثمان رض کی زمانہ مین جب لوگ [illegible] ہی تو تنگ
بہت حویلیان جوار مسجد کی اپنی مال سی خاطر خواہ لاکہون کی قیمت دی کر مسجد مین داخل
ور کمال تکلف سی تعمیر مسجد کی **نقل ہی** کہ حذیفہ ابن الیمان نی حضرت عثمان رض سی عرض کیا
یک جماعت اصحاب کی قرآن مین اختلاف فاحش رکہتی تہی یہانتک کہ نوبت تکفیر ایک

سری کی پوہنچی اس امت کی تئین قرآن مین اختلاف پڑنے سی آگی سنبہالو نہین تو مانند یہود و
ماری کی اختلاف قرآن مین بہی ہو جاویگا حضرت عثمانؓ نی صحابہ اعیان سی مشورت کرکی
بن ثابتؓ اور سعد بن العاصؓ و عبد الرحمن بن عوفؓ کو امر کیا کہ موافق لغت قریش کی جمع
و اختلاف نکال ڈالو اسطرحسی جب جمع ہوا تو اوسکی نقلین اور مقابلہ کرکی ایک ایک نقل
ب ملک مین بہیجدی تفصیل حوادث اور فتحون کی مدت خلافت حضرت عثمانؓ کی دفتر عظیم
ہتی ہے اسواسطی اونکی شہادت کی احوال پر اکتفا کرتا ہون

بیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا

سعید ابن مسیبؓ سے پوچہا کہ لوگون
حضرت عثمانؓ کو کسواسطی قتل کیا اور اصحابون نی کسواسطی اونکی مدد نکی جواب دیا کہ عثمانؓ
مظلوم قتل ہوئی اور اصحاب مدد نکرنیمین معذور تہی اسواسطی کہ جب حضرت عثمانؓ سریر خلافت
بیٹہی چہہ سات برس تک بہت خوب گذران کی اور کسی نی اونپر حرف نرکہا بعد اوسکے
صحابون کو معزول کیا اور اپنی چچا کی بیٹون کو اور اقربا کو ملک کی حکومت دینا شروع کیا
بات لوگون پر بہت شاق گذری اور عبد اللہ بن سرح کی تئین والی مصر کیا اوسنی
ظلم کا طریق جاری کیا اسواسطی اہل مصر کی ایک جماعت نی مدینہ مین آن کر اوسکی شکایت سے
حضرتنی ایک خط مشتمل تاکید اور تہدید کا عبد اللہ بن سرح کو لکہا کہ جماعت والو مطلب کو راضی
اور ظلم سی دست بردار ہو ابن سرح نی پروانی پر عمل نہ کیا بلکہ بعضی فریادیون کو جو مدینہ گئے
ن مارا اور قید کیا اس سبب سی سات سو آدمی مصر کے مدینہ مین آئی اور ظلم ابن سرح کی اعیان
صحابہ سی بیان کئی مصریون کی التماس کرنی سی حضرت مرتضی علیؑ حضرت عثمانؓ کی پاس گئی اور
کہا مدعا اون لوگون کا معزولی عبد اللہ بن سرح کی ہی اگر اوسکو حکومت مصر سی معزول کرو
اور ظلم سی اونکی داد دو تو فی الجملہ اس فتنہ کی تسکین ہوگی حضرت عثمانؓ نی کہا تم ایک شخص کو تجویز کرو
مین اوسکو حکومت مصر پر بہیجکر عبد اللہ کو معزول کرون سبہون نی کہا محمد بن ابی بکر از روی
نسب و حسب کے لائق استحکام کی ہی اسواسطی فرمان مصر کی حکومت کا محمد بن ابی بکر کی نام
کر ایک جماعت مہاجرین و انصار کی اون کی ساتہ بہیجی جو معاملہ مصریون کا اور عبد اللہ ابن
سرح کا دریافت کرکے بموجب عدل کی فیصل کرین جب یہ لوگ روانہ ہوکر تین منزل پہنچی
ب غلام سیاہ کو اونٹ پر سوار سراسیمہ و پریشان ایسا جلد ہانکی جاتا تہا گویا کسیکا طالب ہی
سی پوچہا کہ تو کون ہی یعنی کہان کا جاتا ہی کبہی کہتا تہا مین مروان کا غلام ہون اور کبہی بولتا تہا کہ
حضرت عثمانؓ کا غلام ہون حاکم مصر کی پاس جاتا ہون جب اوسکی تلاش لی تو ایک خط سربمہر
جسکا مضمون یون تہا یعنی امیر المومنین عثمانؓ کیطرف سی عبد اللہ بن سرح کو معلوم ہو کہ محمد

بن ابی بکرؓ کی عنہ ایک طائفہ کی آئی ہین اونکی قتل کیواسطی کوئی حیلہ نکالیو اور فرمان جو دکھا وین اسکو
ہشت ما بینہ محمد بن ابی بکرؓ نی خاص وعام کی روبرو نامہ کو پڑہا سب لشکر مضطرو بیقرار ہوئی اور سب مدینہ
کو پہر آئی اور اصحاب کبار وصغار کو نامہ دکہلایا سب لوگ نہایت مغموم ومتعجب ہوئی حضرت علیؓ
وطلحہؓ وزبیرؓ نامہ کو لیکر حضرت عثمانؓ کی پاس گئی اور پوچہا کہ یہ غلام اور اونٹ تیرا ہی فرمایا
میرا ہی پہر پوچہا کہ یہ خط تمنی لکہا ہی حضرت عثمانؓ نی کہا قسم ہی اللہ لاشریک کی ہی نہین مینے
لکہا ہی نہ حکم لکہنی کا دیا ہی نہ کچہ اوسکی خبر رکہتا ہون حضرت علیؓ نی اونکی قسم کو تصدیق کیا مگر
لوگون نی کہا کہ مروان کا یہ کام ہی اور مروان حضرت عثمانؓ کی گہر مین تہا حضرت عثمانؓ نی کہا
بمجرد اس گمان کی مین مروان کو نہین دیتا تم مونہ اوسکو قتل کروگی شاید یہ خط دوسری نی دشمنی سی
لکہا ہو اور دوسری اطلاع ہو کر یہ سب اصحابون نی پہر اس مقدمہ مین دخل نہین کیا اور مروان
کی سونپنی کی انکار سی دلونمین شک پڑ گئی جب اہل فتنہ کو کیفیت معلوم ہوئی اونہون نی
اپنی اپنی قوم سی مدد چاہی اور بعضی لوگ مدینہ کی بہی مددگار ہوئی حضرت عثمانؓ کی گہر کو گہیر لیا
مسجد نبوی تک واسطی جماعت کی نہین چہوڑتی تہی اور پانی آنا بند کیا کہ تنگ ہو کر خلافت سی دست
بردار ہون حضرت علیؓ نی یہ حال سنکر امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو ایک جماعت کی ساتہ بہیجا کہ حضرت
عثمانؓ کی دروازہ پر کہڑی ہو کر لوگون کو گہر مین جانی سی منع کرین اور تین مشکین میٹہی پانیکی بہیجین
اوباش اہل فتنہ نی تیر ماری اور مشکین مانند دل عشاق سوراخ سوراخ ہو گئین حضرت امام
حسنؓ زخمی ہوئی القصہ اہل مصر نی سبیل کہا نا نا اور ہجوم کرکی گہر کی پیچہی سی دیوار پر چڑہ کی آئی
حضرت عثمانؓ نی جو یہ اژدحام دیکہا قرآن اپنی گود مین رکہا اور قرأت مین مشغول ہوئی ایک نی اون
لوگون مین سی ایک ضرب حضرت عثمانؓ کی سر پہ ماری اور قطری خون کی آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ
اللّٰهُ پہ ٹپکی اور دوسری ظالم نی کام اونکا تمام کیا نائلہ جو اونکی بی بی تہین اپنی ہاتہ کو اون کی
جان کا سپر کیا اونگلیان اونکی کٹ گئین اور محمد بن ابی بکر بہی اون قاتلون کی ساتہ موجود تہی
روایت ہی کہ نائلہ نی بعد شہادت حضرت عثمانؓ کی کوٹہی پر چڑہکر فریاد کی کہ ای مسلمانو امیر المومنین
عثمانؓ مقتول ہوئی حضرت مرتضی علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ باہر دوڑی اور حضرت حسنینؓ کو عتاب کیا کہ تم
دروازہ پر موجود تہی اور عثمان مقتول ہون حضرت علیؓ نہایت مغموم ہو کر مکان پر آئی اہل بلوی نی
حضرت عثمانؓ کا گہر لوٹا اور مال واسباب لیگئی نائلہ اور حضرت عثمانؓ کی بیٹی سعید بن العاص کی بیوی کرتی
ہوئی اونگلیون کی معاویہ بن ابی سفیان کی پاس شام مین گئی

ذکر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی خلافت کا

اسم مبارک آپ کا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کنیت آپ کی ابو الحسن اور القاب

آپکی لقب سید المرسلین و سید کرّار و اسد الله و ابو تراب و امیر المومنین سب سی پہلی حضرت ولایت مآب نی
جناب رسالت مآب کی رسالت کا اقرار کیا حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم نی اونکی شان مین
فرمایا تو میرا بھائی اور رفیق ہی دنیا و آخرت مین اور حضرت امیر المومنین کرم الله وجهه کو فخر تھی تین
چیزون کا اور آپ فخریه فرماتی تھی که میرا سسر ایسا ہی مانند میرے اور کسیکی بی بی ہی فاطمه جیسی
اور کسیکی فرزند ہین حسنین جیسی اور فتح ہونا قلعه خیبر کا ناصر حقیقی نی آپ ہی پر موقوف رکھا تھا
حضرت رسول اکرم صلی الله علیه وسلم نی فرمایا که نظر کرنا حضرت علیؑ کی منہ پر عبادت ہی اور
فرمایا حضرت صلی الله علیه وسلم نی که میرا نام اور علی کا نام دونون مشتق ہین خدا کی نام سی الله
کا نام محمود ہی اوس سی مشتق ہی محمد الله کا نام اعلی ہی اوس سی مشتق ہی علی شجاعت اور سخاوت آپ کی
فزون از تقریر ہی اور ربھا ... مناقب بیرون از تحریر ایک حکایت بطور نمونه کی لکھی جاتی ہی اور تقوی
آپکی احتیاط اور للہیت و شجاعت کو قیاس کر لینا چاہیئی کہتی ہین که کسی جنگ و غزا مین اوس شیر
میدان وغا کی مقابل ایک یہودی قوی ہیکل طویل القامت خود بر سر و تیغ در کف و زره در بر ہوا
بعد چند طعن و ضرب کی اسد الله الغالب نی اوس گبر کو مغلوب کیا اور اوسکی سینه پر کینه پر چڑھکر
ذو الفقار اوسکی حلق پر رکھ کر اوس مردار کو چاہا دار البوار کو پہنچاوین وه یہودی نابہبود نی حضرت
کی روی مبارک پر تھوک دیا معًا اس گستاخی کی حضرت اوسکی سینه سی اوتر پڑی اوسنی کہا که
یا علی آج تک مجھی کسینی ایسی ذلت نہین دی اور تمنی مجھی اپنی قابو مین لاکر چھوڑ دیا اسکی کیا وجه
ہی حضرت نی فرمایا مین شیر الہی ہون نه شیر نفس اور تابعدار رسول ہون نه فرمانبردار نفس ہوا
تیری تھوکنی سی پہلی فقط تیری کفر کے سبب مین تجھی مارڈالتا جب تو نی مجھ پر تھوکا تو میری
نفس نی کہا که اس گبر نی بڑی بی ادبی کی جلد اسکو مار ہی ڈال اسواسطی مینی تجھی چھوڑ دیا اور آیت
مین نفسانیت کو نه ملایا سبحان الله اتنی بڑ کر آپ کی اوصاف و مناصب و اخلاق و مناقب کتب سیر
وغیره مین مذکور ہین جب حادثه حضرت عثمانؓ کا واقع ہوا حضرت علیؓ اپنی مکان مین بیٹھی اور لوگونکی
آمد و رفت موقوف کی سبب کے رئیس حضور مین گئی اور بیعت چاہی که مخلوق کو خلیفه سی چاره نہین
ہی اور تم مقتدا ہو حضرت علیؓ نی فرمایا که یه کام اوپر اصحاب حل و عقد کی موقوف ہی بعد اوسکی
جمہور اصحاب جو مدینه مین تھی حضرت مرتضی علیؑ کی دروازه پر آئی اور درخواست بیعت کی کی حضرت
علیؓ نی مسجد نبوی مین آن کر خطبه پڑھا که ای لوگو تم راضی ہو میری خلافت سی سب خاص و عام راضی ہوئی
اور بیعت کی لیکن حضرت مرتضی علیؑ کی خلافت مین بسبب قتل ہونی حضرت عثمانؓ کی اور بعض سببون سی معاویه
بن ابی سفیان کی جھگڑا اختلاف ہو گیا اور فتنه عظیم برپا ہوا طلحهؓ اور زبیرؓ تو مکه کو گئی وہان حضرت عائشه ام
کو حج کو گئین تہین کہا که خلیفه رسول الله ناحق مظلوم مقتول ہو گیا اور علیؓ کی لشکر مین قاتل ہو چکی

ہین وہ قصاص نہین کرتے شام کی طرف حضرت معاویہ نی لشکر کشی کی اور طالب قصاص
کی ہوئی ہی وا سطی حضرت مرتضی علیؑ کی خلافت مین کوئی نیا ملک نہین فتح ہوا ملکہ تا ختم حیات
آپسمین قتل وقتال رہا یہان تک کہ خارجیون نی حضرت مرتضی علیؑ کو بہی شہید کیا اکثر علما نی
لکہا ہی کہ اصحابون مین جو نزاع وجنگ واقع ہوئی ہین اوس کا ذکر عوام کو کرنا ہو جب لغزش
اعتقاد ہی ہوا غلطی کہ اول حضرت علیؑ کی اور طلحہؓ و زبیرؓ و حضرت عائشہؓ کی جنگ عظیم ہوئی
کہ زیادہ دس ہزار مردسی حضرت عائشہؓ کی اونٹ کی گرد پیش ماری گئی حضرت مرتضی علیؑ نی
بعد فتح کی حضرت عائشہؓ کو بکمال احترام مدینہ کو روانہ کیا بعد اوسکی حضرت معاویہ کو ہر چند
سمجہایا اور کہا کہ عثمانؓ کی قصاص کی طالب اونکی بیٹی ہین اون کو یہان روانہ کرو وہ اپنی
باپ کی قاتلون کو ثابت کرین گی ملزوم کی خون کا بغیر اثبات کی قصاص سی لیا جاوی
غرض کوئی حجت و دلیل حضرت علیؑ کی قبول نکی نوبت بجنگ پونہچی مدت تک لڑائی رہی
قریب ایک لاکہ آدمی کی طرفین سی ماری گئی آخر طرفین کی لوگون نی ناچار ہوکر پنچایت کی
ابو موسی اشعریؓ تو حکم یعنی پنچ ہوئی حضرت علیؑ کے طرف سی اور عمرو بن العاصؓ
معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سی اوسکی فیصلہ مین بہی اختلاف واقع ہوا اور کئی ہزار
آدمی لشکر سے حضرت علیؑ کی خارج ہوئی اور اون کو بد کہنی لگے اون کو خوارج کہتی ہین
جب حضرت مرتضی علیؑ کی فہمایش خیال مین نہ لائی اون سب کو قتل کیا لشکر حضرت مرتضی
علیؑ کا رات کی لڑائیون سے اور ہزارون کی مرنی اور زخمی ہونی سی عاجز آرہا تہا صلاح
یہ ٹہہرے کہ کوفہ نزدیک ہی وہان چل کی معالجہ مجروحون کا اور درستی سامان کی کرکی
پہر معاویہ سی لڑین گی ہر چند کہ حضرت مرتضی علیؑ اون لوگون کو ترغیب جنگ معاویہ
کی دیتی تہے قبول نہین کرتے ہتی حضرت علیؑ ہمیشہ ملول اور غمگین رہتی تہی اسی عرصہ مین
خوارج نی حضرت مرتضی علیؑ کو کوفہ کی مسجد مین شب یکشنبہ اونیسوین [19] رمضان کا سنہ ۴۰
ہجریہ مین شہید کیا اور ولادت آپ کی مکہ معظمہ مین عام فیل سے تیئسوین برس ہی اب
غور کرنے کا مقام ہے کہ ایک طرف تو حضرت عائشہؓ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دوسری طرف حضرت علیؑ ولایت پناہ اور دوسری معرکہ مین ایک طرف معاویہ
و عمرو بن العاصؓ اور بعضی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم و دوسری جانب حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ شوہر بتول علیؑ پس اگر یہ معاملہ بتفصیل لکہنی مین آوین تو البتہ بعضی
لوگون کی دلمین سستی اعتقاد کی صحابہ یا ازواج مطہرات کی طرف سی ہو جاوی اور یہ
احوال اگر تفصیل لکہا جاوی تو ایک کتاب علیحدہ ہو جاوی اللہ تعالی ہم سب لوگون کو محمد

صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کی طریق پر مستقیم کری اور اصحاب کی بغض سی محفوظ رکھی اور اون کی محبت عنایت کری آمین آمین ثم آمین

ذکر امیر المومنین امام حسن علیہ السلام مجتبیٰ سلام اللہ علیہ وعلی ابائہ الکرام

کا کنیت آپ کی ابو محمد اور لقب مجتبیٰ اور سید اور سبط اکبر ہے اور نقش آپ کی خاتم کا العزۃ للہ تھا اسماء الرجال مشکوٰۃ مین جامع الاصول سی لکھا ہی کہ اصح روایت یہ ہی کہ آپ پندرہوین تاریخ رمضان شریف کی تیسرے برس ہجرت سی پیدا ہوئی اور شہادتین مین لکھا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ ولادت آپ کے پندرہوین شعبان سنہ تین ہجری مین ہوئی اور پیغمبر خدا نی آپ کا نام حسن رکھا پھر جب دوسری صاحبزادی پیدا ہوئی اون کا نام حسین رکھا اور روایت ہی کہ جبرئیل امین یہ دو نام حریر پر لکھی ہوئی خدا تعالی کی طرف سی پیغمبر خدا کی خدمت مین ہدیہ لائی تھی کہ حسن اور حسین بہشت کی نامون سی ہین پہلی پہل انہین صاحبزادون کی یہ نام رکھی گئی الغرض امام حسن پیدا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ نی داہنی کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اور عقیقہ کیا اور امام حسن سر سے سینہ تک پیغمبر خدا سی نہایت مشابہ تھی اور آپ کی فضائل مین بہت حدیثین آئی ہین ترمذی مین ابن عباس سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا امام حسن کو کاندہی پر سوار کئی پھرتی تھی کسی نی کہا اچھی سواری پر سوار ہی حضرت نی فرمایا اور اچھا سوار ہی اور ابن سعد محدث نی عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی ہی کہ امام حسن تمام اہل بیت مین پیغمبر خدا سی اشبہ تھی اور سب سے محبوب تر اور مینی دیکھا کہ یہ آئی اور حضرت سجدہ مین تھی یہ آپ کی گردن پر یا پیٹھ پہ سوار ہوئی پھر آپ نی نہ اوتارا یہان تک کہ خود اوترے اور دیکھا کہ حضرت رکوع مین ہوئی اور ان کی لئی دونون پیرونکی بیچ مین فرجہ کر دیتی کہ یہ اوس راہ سی ادہر سی اودہر نکل جاتی تھے اور بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سی روایت ہی کہ امام حسن رسول خدا کی کاندہی پر سوار تھی اور حضرت فرماتی تھی الہی مین اسی دوست رکھتا ہون تو اسی دوست رکھ اور ایک روایت مین ہی کہ دوست رکھ اسی اور دوست رکھ اوسی جو اسی دوست رکھی اور بخاری مین ابو بکرہ ثقفی سی روایت ہی کہ مین نے پیغمبر خدا کو منبر پر دیکھا اور امام حسن آپ کی پہلو مین تھی اور حضرت کبھی لوگون کو دیکھتی اور کبھی حضرت امام حسن کو اور فرماتے یہ بیٹا میرا سید ہی اللہ سے امید ہی کہ اسکی سبب سی مسلمانون کی دو گروہون مین صلح کروائی اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین ابو بکر صدیق سی روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جماعت پڑہاتے اور سجدہ مین ہوتے اور امام حسن صغیر السن تھی اگر کبھی آپ کی پیٹھ پر اور کبھی گردن پر سوار ہوتے حضرت اونہین نرم طرح سی اوٹھائی رکھتی جب نماز سے فراغت ہوتی لوگ کہتی

رسول اللہ آپ کی ساتھ جو کرتے ہین کسی کی ساتھ نہین کرتے حضرت صلعم فرماتے یہ میرا ریحان ہی اور
بیٹا ہے کہ صلح کرا دیئی اللہ تعالی اسکے سبب سی مسلمانون کی دو گروہ مین اور حاکم نی زہیر
بن ارقم سی روایت کی ہی کہ امام حسن کھڑی ہوئے خطبہ پڑھتے تہے اتنی مین ایک شخص
قبیلہ ازد شنوءہ سی کھڑا ہو گیا اور کہا گواہی دیتا ہون کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ انہین اپنی گود مین سوار کئی ہوئی تہی اور فرماتی تہے جو مجھی دوست رکھی
وہ اسی دوست رکھی اور جو حاضر ہین غائبون کو یہ بات پونہچا دین اسطرح سی بہت حدیثین
آئین ہین اور امام حسن دوازدہ امام مین دوسرے امام ہین اور جناب امیر المومنین علی مرتضے
کی پہلی خلیفہ ہین اور فقر و طریقت مین بہت نکتی اور اشارے آپ سی منقول ہین چنانچہ فرمایا
محفوظ رکھو اپنی باطن کو کہ حق تعالی خطرات دلکو دیکھتا ہی اور کسی نی ذکر کیا کہ حضرت ابوذر غفاری
کہتی تہی کہ میرے نزدیک فقیری تونگری سی محبوب تر ہی اور بیماری تندرستی سی خوب تر
امام نی فرمایا کہ حق تعالی ابوذر پر رحم کرے مین تو یہ کہتا ہون کہ جو شخص اپنے حق مین اللہ
کی بہتر اختیار پر توکل کرے گا وہ شخص سوا اوس حالت کی جو اللہ نی اوسکی تقدیر
کی ہی اور کچھ تمنا نہ کرے گا اور جناب امام حسن نہایت کریم اور رحیم اور متواضع اور زاہد
اور عابد اور سخی اور حلیم اور صبر دبار اور کمال با وقار رہتی تہی زہد کا یہ حال تہا کہ ابو نعیم نی کتاب
حلیہ مین آپسے روایت کی ہی کہ فرمایا کہ مین شرماتا ہون اپنی رب سی ملکہ اوسکی سامنی جاؤن
اور پا پیادہ اوسکی گہر تک نگیا ہون پہر پا پیادہ بیس حج کئے اور حاکم نی عبد اللہ بن عمیر
سی روایت کی ہی کہ امام حسن نی پچیس حج پا پیادہ کئے اور گہوڑے آپ کی آگی کوتل چلتی تہی
اور خیرات کا یہ حال تہا کہ ابونعیم نے کتاب حلیہ مین نقل کیا ہی کہ جناب امام حسن نی دو بار سارا
مال اپنا اللہ کی راہ مین لٹا دیا اور تین بار آدہا مال اللہ دیا یہانتک کہ ایک ایک نعل اور موزہ
دیا اور ایک ایک رکہا صواعق مین لکھا ہی کہ ایک شخص اللہ تعالی سے دس ہزار درم مانگتا تہا
حضرت امام حسن نی سنا دس ہزار درم اوسکی پاس بہیجدئی اور صواعق مین لکھا ہی کہ ایک
شخص آپ کی پاس آیا اور اپنی تکلیف بعد تونگری کی بیان کی آپ نی فرمایا تیرا سوال حق ہے
اور میرے نزدیک تجہی بہت دینا چاہئی اور میرا ہاتہ تیرے لائق دینی سے عاجز ہے اور اللہ
کی راہ مین بہت دینا ہی تہوڑا ہی اور میرے ملک مین آتا نہین ہی کہ تیرے شکر کو وفا کرے
لیکن اگر تو قبول کرے جو کچہ مجہی میسر ہے اور اہتمام زائد کی تکلیف ندی تو مین خدمت کرون
اوسنی عرض کی ای نواسی رسول اللہ کی مین تہوڑا ہی قبول کرون گا اور تمہاری عطا کا
شکر کرون گا اور تمہین معذور رکہون گا پہر آپ نی اپنے وکیل کو بلایا اور جمع خرچ خانگی کا

حساب کیا اور فرمایا جو مال بچ رہی لی آو وہ پچاس ہزار درم لی آیا پہر فرمایا تیری پاس پانچ سو دینار
بہی تہی وہ بہی لی آ وکیل وہ بہی لے آیا پہر آپ نی وہ پانچ سو دینار اور پچاس ہزار درم سب اوس شخص
کو عطا کیے اور فصل الخطاب مین لکہا ہی کہ ایکدن جناب امام حسنؑ کہانا کہا تی تہی ایک شخص آیا اور کہا
دس ہزار درم میرے قرض ہین آپ ادا کر دیجیے حضرتؑ نی دس ہزار درم اوسی عنایت فرمایے اور یہ
نکہا کہ کہانا کہالے جب وہ چلا گیا لوگون نے عرض کی کہ آپنی دس ہزار درہم بخشے اور کہا نیکی
تواضع نفرمائی امامؑ نے فرمایا کہ قسم ہی اوس خدا کی جسنی میری جد کو سجادین اکبر خلق مین بہیجا
کہ مجہی آج تک معلوم نتہا کہ کہانیکی وقت اس کلام کی بہی نہی کے حاجت ہی کہ آؤ اور کہاؤ اور
ایک دن اپنے دروازہ پر تشریف رکہتی تہے ایک اعرابی آیا اور آپکا اور جناب امیرؑ کی خدمت مین
کلمات بیجا کہنی لگا امامؑ نی فرمایا شاید تو بہوکہا ہی اوسنی جواب ندیا اور اوسیطرح گستاخی
مین مشغول رہا تب آپ نی غلام کو اشارہ کیا کہ ایک توڑہ روپیکا لا کر اسی دی غلام نی توڑہ لا کر دیا تو
امامؑ نی فرمایا کہ ای اعرابی معذور رکہ اسوقت یہی موجود تہا اعرابی نے جو یہ کرم دیکہا فدا ہوا
اور کہا گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول خداؐ کی بیٹی ہین اور میںنی تمہاری مروت اور بردباری
آزمانی کو یہ حرکت کی تہی اور صواعق مین لکہا ہی کہ جناب امام حسنؑ کا سالیانہ ایکسال امیر معاویہ
کی پاس سنی نہ آیا اور آپ کو خرچ کی تکلیف ہوئی جناب امام حسنؑ فرماتی ہین کہ مینی دوات و قلم
منگوایا کہ بطور یاددہی لکہہ بہیجون پہر ترک رہا اتنی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا
پوچہا کہ حسن تیرا کیا حال ہی مینی عرض کی کہ بخیر ہون اور سالیانہ نہ آنیکی شکایت کی فرمایا
تو لکہا چاہتا ہی ایسی کو کہ تیری طرح وہ بہی مخلوق ہی مینی عرض کی کہ ہان پہر کیا کرون فرمایا یہ دعا
پڑہا کر اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رَجَاءَكَ وَاقْطَعْ رَجَائِي عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى
لَا اَرْجُوَ اَحَدًا غَيْرَكَ اَللّٰهُمَّ مَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِي وَقَصُرَ عَنْهُ عَمَلِي
وَلَمْ يَنْتَهِ اِلَيْهِ رَغْبَتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِي وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى لِسَانِي مِمَّا اَعْطَيْتَ
اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِنَ الْيَقِيْنِ فَخُصَّنِي بِهٖ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ امام حسنؑ فرماتی ہین کہ واللہ ایک ہفتہ
دعا پڑہنی ہوگی کہ معاویہ نے میری پاس دس ہزار ہزار درم اور پانچ سے ہزار درم بہیجی مینی
اللہ کا شکر کیا کہ وہ اپنی یاد رکہنی والی کو نہین بہولتا ہی اور اپنی دعا کرنیوالی کو نا امید نہین کرتا
پہر پیغمبر خداؐ کو خواب مین دیکہا فرمایا حسن کیا حال ہی مینے عرض کی بخیر ہون اور یہ حال کہا
فرمایا ایسا ہی ہی جو خالق سی امید رکہی اور مخلوق سے التجا نہ کرے اور حلم آپ کا اس مرتبے
مین تہے کہ بزاز نے روایت کی ہی کہ امام حسنؑ جب خلیفہ روی زمین ہوئی ایکدن نماز پڑہتے
ہتی کہ ایک شخص آپ پر چڑہ بیٹہا اور خنجر چبہو دیا پہر آپ نی خطبہ پڑہا اور فرمایا ای عراق والو اللہ سی

اور ہماری حق مین ہم اسیر تمہارے ہین اور مہمان تمہاری ہین اور ہم اہلبیت مین ہین کہ اللہ تعالی نے
اونکی حق مین فرمایا اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا
آپ یہ فرماتی تھے اور مسجد مین کوئی باقی نہ تھا کہ روتا نہ تھا ایک روز مروان کہ مدینہ کا حاکم
تھا آپکی درشتی کی آپ خاموش رہے پھر اوسنے ناک جھنکی داہنا ہاتھ لگا کر تب امام حسن ع
نی فرمایا او شخص تجھپر کیا نہین جانتا کہ سیدھا ہاتھ منہ کی لئے ہی اور اولٹا ہاتھ غلاظت دفع
کرنے کو آفت ہی تجھپر پھر مروان ساکت ہوگیا اور ابن عساکر نے جویریہ بن اسماء سی روایت کی ہے
کہ جب حضرت امام حسن ع کا انتقال ہوا مروان آپ کی جنازے پر رونی لگا امام حسین ع نے
فرمایا اب تو ان پر روتا ہی تو زندگی مین کیا کیا کڑوی گھونٹ انہین پلاتا تھا تب اوسنی پہاڑ
کیطرف اشارہ کرکی کہا کہ مین وہ باتین انہی کی ساتھ کرتا تھا جو اس پہاڑ سی زیادہ حلیم تھا اور جناب امام حسن ع سے
کرامات جلیلہ وخرق عادات علیہ ظاہر ہوئی ہین چنانچہ شواہد النبوۃ مین لکھا ہی کہ ایک بار جناب امام حسن
اور ایک بیٹی حضرت زبیر رض کی ہمسفر تھی اثنای راہ مین کسی باغ مین پہونچی ایک خرما کی درخت کی نیچی آپ کا فرش لگا اور دوسرے
کی تلی زبیری رض کا بستر بچھا زبیری رض نی کہا کاش اس پیڑ مین خرمے لگی ہوتی کہ ہم سب کہاتی امام نی پوچھا کہ
تم خرمے کہانا چاہتی ہو زبیری رض نے کہا ہان امام ع نے ہاتھ اوٹھایا اور منہ ہی منہ مین کچھ پڑہا اوسی وقت
درخت ہرا ہوگیا اور پتی نکلی اور رطب پیلی شتربان نے کہا یہ سحر ہی امام ع نی فرمایا یہ سحر نہین ہے
بلکہ پیغمبر خدا ص کی فرزند کی دعا مستجاب ہوئی پھر اوس پیڑ پر چڑہ کر خرمے توڑے گئے اور سب نی
کہائی اور امام حسن ع عورتون کو بہت طلاق دیتی تھی اور وہ اونہین کو چھوڑتی تھی جو آپکو بہت
چاہتی تھین صواعق مین لکھا ہی کہ آپنی نوے عورت سی نکاح کیا ہی ابن سعد محدث نی جناب امیر ع
سی روایت کی ہی کہ آپنی فرمایا ایہا اہل کوفہ امام حسن سی اپنی لڑکیون کا نکاح نہ کرو کہ یہ بہت
طلاق دینی والی ہین اوسیوقت قبیلہ ہمدان کی ایک شخص نے کہا واللہ ہم اپنی لڑکیون کو
اونہین دیا کرین گی پھر جسی پسند کرین گی رکھین گی اور جسی ناپسند کرین گی اوسے طلاق دینگی
امام حسن ع نے یہ کلام سنا فرمایا کہ اگر مین جنت کی دروازہ پر ہوون کا اسکی قبیلی کو پہلی جنت مین
لیجاؤنگا بعضون نی لکھا ہی کہ از بسکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایام طفولیت مین جناب
امام حسن ع کی ناف پر بہت بوسی لئی تھی عورتین امید سی کہ بدن اونکا موضع مس
خیر البشر ص سے مس ہوا اور اوسکی برکت سی آتش دوزخ سی نجات پائین جناب امام حسن ع سے
نکاح کیطرف بہت راغب تھین اور آپ کو بہی منظور تہا کہ اسی بہانی سی بہتون کی نجات ہو
الغرض شب یکشنبہ اونیسوین ۱۹ تاریخ رمضان شریف کے سنہ چالیس ہجری مین جناب امیر المومنین علی
مرتضی کرم اللہ وجہہ کی شہادت ہوئی امیر المومنین امام حسن ع کو تین مین مسند خلافت پر بیٹھی

اور چالیس ہزار آدمی سی زیادہ نی آپ کی بیعت کی اور چھہ مہینی تک ممالک اسلام کی خلیفہ رہی
اور خلافت راشدہ پیغمبر خدا کی جناب سید البشر کے بعد مطابق حدیث صحیح کی تیس برس تک
تہی اوسمین سے بعد جناب امیر کے چھہ مہینی باقی رہی تہی سو وہ چھہ مہینی آپ کی عہد دولت مین
ختم ہوئی پہر معاویہ ابن ابی سفیان نی جناب حیدر کرار کے شہادت کی خبر سنکر ساٹھ
ہزار سپاہ جمع کرکے عراق کی طرف کوچ کیا امیر المومنین امام حسن علیہ السلام نی بہی چالیس ہزار کے
جمعیت سے نہضت فرمائی صواعق مین لکہا ہی کہ جب دونون فوجین آمنی سامنی ہوئین امیر المومنین امام
حسن نی دیکہا کہ انمین سے ایک لشکر غالب ہوگا جب تک دوسری کی اکثر لوگ مارے جاینگی
تب آپ نی معاویہ بن ابی سفیان کو ملک اور سلطنت سپرد کرنے کا پیغام دیا ان شرطوں پر
کا بعد معاویہ کی پہر آپ خلیفہ ہوویں اور اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سی آپ کی والد ماجد علی کی عہد کے
معاملون کی کسی طرح کا مواخذہ نہو وے اور جو آپ پر قرضہ ہی ادا ہو جاوے پہر بعد رد و بدل کی
امیر معاویہ نی سفید کاغذ بہیجدیا اور کہا آپ جو چاہیں لکہ دیجی جو چاہی کہ مین قبول کرون کا یہ تو تواریخ
مین لکہا ہی اور صحیح بخاری مین خواجہ حسن بصری سی روایت ہی کہ امام حسن علیہ السلام نی پہاڑ سے
فوجین لیکر معاویہ کا سامنا کیا اب عمرو بن عاص نی کہا مین فوجین دیکہتا ہون کہ نہ ملین کے
جب تک اپنی برابر والون کو قتل نہ کرین کی معاویہ رض نی کہا اور وہ واللہ ان دونون مین بہتر تہا
ای عمرو اگر یہ انہون نے انہین اور اونہون نی انہین پہر کون مسلمانون کی کام آویگا
کون انکی بچون کا متکفل ہوگا کون انکی مال زمین کی خبر لیگا پہر دو شخص بنی عبد الشمس
بن عبد مناف سی ایک عبد الرحمن بن سمرہ دوسرے عبد اللہ بن عامر کو مقرر کیا اور کہا کہ تم
دونون امام حسن علیہ السلام کی خدمت مین جاؤ اور اوسی عرض کرو اور کہو اور صلح کی رغبت دو
پہر دونون حضرت کی خدمت مین گئے اور باتین کین اور صلح کی رغبت دلوائی تب امام حسن نی فرمایا ہم
بنی عبد المطلب منتفع ہوئی اس مال سی اور یہ گروہ اپنی لہو مین ڈوبی ہوئی ہین اونہون نی
کہا کہ معاویہ رض یہ پیش کش کرین گی اور مصالحہ پر راغب ہین امام نی فرمایا کون ان باتون کا
متکفل ہوگا وہ دونون ذمہ دار ہوئے پہر جو جو آپ نی سوال کئی اونہون نی کہا ہم اس کی ضامن
ہین پہر امام نی مصالحہ کیا اس روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ پہلی معاویہ رض بن ابی سفیان صلح
کی طالب ہوئے بعد اسکی امام نی یہی لکہا ہوگا الغرض جب مصالحہ ٹہرا امام حسن نی
موافق عہد و مواثیق زبانی کی یہ صلح نامہ لکہ دیا کہ صواعق سی بعینہ ترجمہ کیا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ وہ چیز ہی جسپر صلح کی حسن بن علی نی معاویہ رض بن ابی سفیان سی صلح کی امیر کو سپرد کردین اور
مسلمانون کی ولایت ان شرطون پر کہ وہ اونمین موافق کتاب اللہ اور سنت پیغمبر اور سیرت خلفا

اسلئی کہ محمدین سے عمل کرتی اور معاویہ کو نہین پہونچتا ہی کہ اپنی بعد کسیکو ولیعہد کرے بلکہ خلافت بعد
اوسکی مسلمانون کی مشورے پر رہی اور لوگ اللہ کے زمین مین کہین ہون شام مین خواہ عراق
مین خواہ حجاز مین خواہ یمن مین خواہ جہان کہین ہون سب امن و امان سی رہین اور اصحاب
علی ابن ابیطالب کہین ہون اپنی جان و مال و زن و بچی سی امان مین رہین ان شرطون
معاویہ نے عہد و میثاق کیا اور حسن ابن علی اور بہائی اونکی حسین اور کسی اہلبیت
رسول کی حق مین مکر و فریب نہ کیا جاوے اور کسی اونمین سے کہین ہون تکلیف نہ دی گواہ کرتا ہون اپنے
نفس پر اور کافی ہی اللہ کی گواہی یعنی بعد اسکی جناب امام حسنؑ نے ملک و
سلطنت معاویہ کو سپرد کیا اور بیعت کی اور معجزہ پیغمبر خدا کا ظاہر ہوا کہ حضرتؐ نے فرمایا تہا
کہ یہ بیٹا میرا سید ہی عنقریب صلح کروائیگا اللہ تعالی اسکی سبب سی مسلمانون کی دو بڑی
گروہ مین اور یہ معاملہ سنہ اکتالیس ۴۱ ہجری ربیع الاول کے مہینے مین واقع
ہوا اور بعضون نے لکہا ہی کہ پندرہوین جمادی الاولی کی تہی اور اس سال کا نام عام جماعت
ہوا اور امامؑ نے فرمایا کہ یہ صلح مینے دب کر نہین کی بلکہ مسلمانون کا خون بچایا اور فرمایا
کہ عرب کی کہوپڑیان میری ہاتہ مین ہین جس مین صلح کرون وہ صلح کرین اور جس سی مین
لڑون وہ لڑین سو مینے اس سلطنت کو اللہ کی واسطی اور مسلمانون کی خون بچانی کی لئے
چہوڑ دیا بعد اسکی آپ مدینے مین آئے اور آخر عمر تک وہین رہی

ذکر شہادت شریف امام عالی مقام علیہ التحیۃ والسلام

اور شہادت آپکی اسطرح ہوئی کہ آپ کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس کندی کو یزید نے بہکایا اور کہا کہ
اگر تو امام حسنؑ کو زہر دی تو مین تجہسی نکاح کرونگا اوسنی آپ کو زہر دیا چالیس دن بیمار رہی
اسہال کبدی ہو گیا کلیجہ اور انتین کٹ کر دستون مین نکلتی تہین پہر انتقال فرمایا تب جعدہ نے
یزید سی چاہا کہ وعدہ وفا کرے اوسنی کہا کہ مین امام حسنؑ کی پاس تیری بہنی کو دیتا تہا
اپنی پاس کب رکہونگا لیکن روپیہ دینا ور دینا اوسکی دونون پر با دہول عمیر ابن اسحق سے
روایت ہی کہ مین امام حسنؑ کی خدمت مین گیا فرمایا کہ میری کلیجی کے ٹکڑے نکل کر گرتے ہین
کئی بار مجہے زہر دیا پر ایسا تیز کبہی نہین تہا پہر مین آپ کی خدمت مین گیا آپکا دم
ٹوٹتا تہا اور جناب امام حسینؑ سرہانی بیٹھی تہی اور پوچہتی تہی کسنی آپ کو زہر دیا فرمایا
اگر وہ ہی جسپر میرا گمان ہی تو اللہ بڑا منتقم ہے ورنہ مین نہین چاہتا کہ میری لئی کوئی
بیگناہ مارا جاوی واللہ نہ کہونگا کسنے دیا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہم اہلبیت
نبوت ہین بدگوئی کرنا ہمارا طریقہ نہین آپ وفات کی وقت آپ نی جناب امام حسینؑ کو وصیت

کی اور فرمایا کہ واللہ مین نہین دیکہتا ہون کہ اللہ تعالے ہم مین نبوت اور خلافت جمع
کریے سو خبردار نہ کہا نا سفہاے کوفے کہ تمہین اوبہارین اور خروج کروائین وہ تم کو
یین جیسا ئین ہمین سے بچا وینگے اور بچاؤ کا وقت نرہیگا اور فرمایا کہ مینے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے زمین مانگی تہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس دفن ہون انہون نے
قبول کیا تہا تم میرے وفات کی بعد اون سی مانگیو اور شاید وہ دینگی اور اگر نہ دینگی تو رونے لگین
گے پہر اگر روکین اون سی زد و بدل نہ کرنا ۔ ورتقریب غیر ترمذی میں فرمایا کہ دیناری مجہی
وہان مالون کے اقتدا ہی اور مہران بن عبد اللہ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سی روایت
ہی کہ جناب امام حسن علیہ السلام نی خواب مین دیکہا کہ گویا آپکی دونون آنکہون کی مابین
قل ہو اللہ احد لکہا ہی گہر والی خوش ہوئی سعید بن مسیب نی سنا اور کہا کہ اگر یہ خواب سچا ہی تو
آپ کی اجل مین بہت کم باقی رہا ہی اور ویسا ہی ہوا کہ کئی دن کے بعد آپ نے انتقال کیا اور وفات
شریف آپ کی بقول مشہور صفر کے اٹہائیسوین تاریخ یا ربیع الاول کی پانچوین تاریخ سنہ پچاس
ہجری مین واقع ہوئی لیکن واقدی کی نزدیک تحقیق یون ہی کہ وفات آپکی سنہ انتالیس ۴۹
ہجری مین ہوئی اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے تقریب مین اسکو اختیار کیا ہے اور شہادتین مین
لکہا ہے کہ قول ارجح یہی ہی اور بقول مشہور سن مبارک آپ کا چہیالیس برس پانچ مہینے چند
روز اور بمطابق روایت مختار شہادتین کی سینتالیس برس چہہ مہینے کچہ دن اوپر ہوا اور
بموجب وصیت امام حسین اور محمد بن حنفیہ اور عباس بن علی نے آپ کو غسل دیا اور سعید بن العاص
حاکم مدینہ نے آپ کی جنازے پر نماز پڑہی اور جناب امام حسین نی موافق وصیت کی ام المومنین عائشہ
صدیقہ سے مقبرہ نبوی مین مدفن کی لئی جگہ مانگی اونہون نے اجازت دی اور فرمایا نعم حبًّا وكرامة
یہ خبر مروان کو پہنچی اوسنی کہا یہ جہوٹہ ہی کبہی وہان دفن نہ ہوگی جبکہ حضرت عثمان رضی کو
وہان دفن ہونی نہ دیا اور حسن بن علی کو دفن کیا چاہتی ہین یہ خبر جناب امام حسین نی سنی آپ
معہ ہمراہیون کی مسلح ہوئی اور مروان بہی ہتیار سنبہالی ابو ہریرہ رضی نے یہ حال سنا کہا واللہ
یہ سراسر ظلم ہی امام حسن تو بیٹی رسول اللہ کی ہین سو بیٹا باپ کی پاس دفن نہونی پائی حضرت
امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین گئی اور سمجہایا اور کہا آپ کی بہائی یہ بہی تو فرما گئی ہین کہ اگر لڑائی جہگڑے کا
کہٹکا ہو تو مجہی مسلمانون کی مقبرے مین دفن کرنا پہر آپ کی جنازے کو بقیع مین لائی اور آپ کی دادی
فاطمہ بنت اسد علیہا الرحمہ کی قبر کے قریب دفن کیا اور حضرت عباس بن المطلب کی قبر بہی وہین ہے

ذکر اولاد امام علیہ السلام کا

حافظ آبرو کی تاریخ مین لکہا ہی کہ جناب
امیر المومنین امام حسن کی سولہ بیٹی تہی حسن مثنی ۔ زید ۔ حسین ۔ عبد اللہ ۔ عبد الرحمن ۔ عبید اللہ

عقیل محمد یعقوب جعفر طلحہ حمزہ ابوبکر قاسم اور پانچ بیٹیاں تہین ام الحسن زینب
ام عبداللہ ام سلمہ فاطمہ اور حسن مثنی اور زید بن حسن سے اولاد باقی ہی کسی صاحب نے لونڈی
کی اولاد ہی لکھی ہین اور اسمار الرجال مشکوۃ مین لکھا ہی کہ حسن مثنی کے پانچ بیٹون سے اولاد
باقی رہی عبداللہ محض ابراہیم حسن مثلث داؤد جعفر یہ سب فاطمہ بنت
حسین بن علی کے بطن سے پیدا ہوئی تھی اور باقی ام ولد سے پیدا تھی اور
زید بن حسن سے فقط ایک بیٹا باقی رہا اور نکا نام حسن بن زید بن حسن تھا +

ذکر جناب سید الشہدا امام حسین شہید کربلا علیہ و علی آبائہ الصلوۃ والسلام

کنیت آپکی ابوعبداللہ اور لقب شہید اور سید الشہدا اور سبط صغیر ہی اور نقش آپ کی خاتم کا ان اللہ بالغ امرہ تھا آپ تیسرے
خواہ پانچوین تاریخ شعبان کی سنہ چار ہجری مین پیدا ہوئی اور پیغمبر خدا نے آپ کا نام
حسین رکھا اور عقیقہ کیا روایت ہی کہ آپکو ام الفضل بنت حارث حضرت عباس بن عبدالمطلب کے
بی بی نے دودھ پلایا اسی سبب سے عبداللہ بن عباس اور فضل بن عباس آپ کی دودھ بہائی
ہوتے ہین جناب امام حسین ناف سے قدم تک جناب رسالتمآب سے کمال مشابہ تھی اور پیغمبر
خدا نے آپ کی اور جناب امام حسن کی فضائل مین بہت حدیثین فرمائی ہین چنانچہ ترمذی
نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین
بہشت کے جوانون کی سردار ہین اور ترمذی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ یہ دونون میرے بیٹے ہین اور میرے بیٹے کی بیٹے ہین الٰہی مین انہین دوست رکھتا
ہون تو بھی انہین دوست رکھ اور دوست جو انہین دوست رکھی اور ترمذی نین انس بن
مالک سے روایت ہی کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ تمام اہل بیت مین آپ کو کس سے محبت زیادہ ہی
فرمایا حسن و حسین سے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے کہ میرے دونون بیٹیونکو
لی آ پھر آپ دونون کو سونگھتی اور سینے سے چمٹا لیتے اور خاص جناب امام حسین کی حق مین
بہت حدیثین آئین ہین چنانچہ ترمذی مین یعلی بن مرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
حسین مجھ سے ہی اور مین حسین سے ہون دوست رکھی اللہ اوسے جو حسین کو دوست رکھی حسین سبط
ہی اسباط سے اور صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے ایک عراقی نے
پوچھا کہ حالت احرام مین مکھی مارنا درست ہی اونہون نے کہا اہل عراق مجھ سے مکھی مارنیکو پوچھتی
ہین حالانکہ رسول اللہ کے نواسے کو شہید کیا اور پیغمبر خدا فرماتی تھے کہ حسن اور حسین میرے
دنیا کی ریحان ہین اور مشکوۃ مین ام الفضل بنت حارث سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا کی

خدمت مین گئین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آج کی رات مینی برا خواب دیکھا ہی فرمایا کہ کیا دیکھا
کہا مینے دیکھا کہ گویا ایک ٹکڑا آپ کی بدن مبارک کا کسینے کاٹ کر اپنی گود مین رکھ دیا
حضرت نی فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا انشاء اللہ تعالی فاطمہ کا بیٹا پیدا ہوگا وہ تیری
گود مین رہیگا جب حضرت امام حسین پیدا ہوئے وہ میری گود مین رہنی لگے [illegible] ایک دن مین
حضرت کی خدمت مین اونہین لیگئی اور گود مین دیدیا حضرت کی آنکھ سے آنسو بہنی
لگے مینے پوچھا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون آپکو کیا ہوا فرمایا جبرئیل میرے
پاس آئی اور خبر دی کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کریگی مینے پوچھا کیا اسے
کہا کہ ہان پھر میرے پاس لال مٹی سے آئی یعنے کربلا کی نشانی اور شواہد النبوۃ مین لکھا
ہی کہ ایک روز پیغمبر خدا کی داہنی زانو پر حضرت امام حسین اور بائین زانو پر حضرت ابراہیم
آپکی صاحبزادے بیٹھی تھے حضرت جبرئیل آئی اور کہا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ آپکی پاس نرکھیگا
دونون مین سی ایک کو اختیار کیجئی حضرت نی فرمایا کہ اگر حسین نہو کا میرا اور علی اور فاطمہ کا
دل رنج پائیگا اور اگر ابراہیم نہوگا تو فقط میری جان پر رنج گذریگا مینے اپنا رنج اختیار
کیا پھر تین دن کی بعد حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا پھر جب حضرت امام [illegible] پیغمبر خدا کی خدمت
مین آتی بوسے لیتے اور کہتے أَهْلاً وَمَرْحَباً بِمَنْ فَدَيْتُهُ بِابْنِي یعنی مرحبا ایسی کو کہ فدا کیا
مینے اوسپر بیٹا اپنا اور کتاب تحفۃ المحبوب مین لکھا ہی کہ ایکدن حضرت عمر پیغمبر خدا کی خدمت مین گئی دیکھا کہ
جناب امام حسین آپ کی پشت پر سوار ہین اور حضرت ایک ڈوری دہن مبارک مین لئی ہین کہ سرے
اوسکی باگ کی طرح جناب امام حسین کی ہاتھ مین ہین جناب امام حسین ہانکتے ہین اور آپ زانو
کی بل چلتے ہین حضرت عمر نے عرض کی کیا اچھی سواری ہی حضرت نی فرمایا اور کیا خوب سوار ہی
الغرض جناب امام حسین بہت خوبصورت اور نہایت باجمال تھی چہرہ مبارک ایسا روشن تھا کہ اگر
اندھیرے مین بیٹھی ہوتے پیشانی اور چہرے کی چمک سی صاف معلوم ہو جاتی تھی اور آپ تیسرے
امام ہین دوازدہ اماموں سی اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب [illegible] خلیفہ ہین اور
[illegible] حقایق اور معارف آپ سی منقول ہین ایک شخص نے آپ سی سوال کیا کہ بندگی کیا ہی آپ نے
فرمایا کہ بندگی یہی ہی کہ اپنا اختیار کو چھوڑ دی کشف المحجوب مین لکھا ہی کہ ایک دن ایک شخص
جناب امام حسین کی خدمت مین آیا اور عرض کی کہ بہت قرضدار اور محتاج ہون اور عیال و اطفال
رکھتا ہون آپ نی اوسی ٹھہرایا اتنی مین پانچ توڑے دیناروں کی معاویہ بن ابی سفیان نی بھیجی
امام نے پانچون توڑے اوس فقیر کو عنایت کئی اور عذر کیا کہ تجھی انتظار مین بہت تکلیف ہوئی اور فصل
الخطاب مین لکھا ہی کہ ایک دن آپ مہمانون کی ساتھ کھانا کھاتی تھی کہ ایک خادم نی گرم گرم آش [illegible]

بٹھلایا ہوا مجلس مین لانی اتفاقاً اوسکا پاؤن کپا اور کاسہ آپ کی سر مبارک پر گر کر ٹوٹ گیا امام نے
تاروپ کی نظر غصے سے اوسکی طرف دیکھا اوسنے کہا وَالْکَاظِمِینَ الْغَیْظَ امام نے فرمایا میں نے غصہ کو
اوسنے کہا وَالْعَافِینَ عَنِ النَّاسِ آپ نے فرمایا میں نے معاف کیا اوسنے کہا وَاللّٰہُ یُحِبُّ
الْمُحْسِنِینَ آپ نے فرمایا تجھے میں نے اللہ کی راہ مین آزاد کیا

یزید کا جناب امام حسین سے بیعت طلب کرنا اور امام کا مکہ معظمہ کو سدھارنا اور حضرت مسلم بن عقیل کو کوفہ کی طرف بھیجنا اور اونکا شہید ہونا

بیان اوس کا بطریق اجمال یہ ہی کہ سنہ ساٹھ ہجری مین آٹھ دن رجب کی باقی تھی کہ معاویہ بن ابی
سفیان نے انتقال کیا اور یزید بن معاویہ تمام ممالک اسلام پر مسلط ہوا اور ولید بن عتبہ کو کہ مدینہ
کا حاکم تھا لکھا کہ بیعت لیجیے امام حسین وغیرہ عمائد مدینے سی سو لے ولید نے آپ کو طلب کیا جناب امام
حسین تیس جوان مسلح ہمراہ لیکر تشریف لیگئی اوسنے حکم سنایا امام نے فرمایا کل مسجد مین جب
معاویہ بن ابی سفیان کی وفات اور یزید کے سلطنت کی خبر لوگون کو سناؤ گی اوسوقت جو
مصلحت ہوگی عمل مین آئیگی ولید چپ رہا مروان نے کہا ابہی انہین روکنا مناسب ہی پہر قابو
نہ ملیگا امام نے افروختہ ہو کر فرمایا جو میری طرف قصد کریگا زمین کو خون سی تر کر دیگا
اور اوٹھی چلی آئی اور شب روضۂ منورۂ حضرت خیر البشر مین بسر کی آنحضرت کو خواب مین دیکھا کہ آپ
سینے سی لگایا اور فرمایا کہ عنقریب تم تشنہ لب شہید ہوگی اور بہشت مین تمہاری درجی ہین کہ بدون
شہادت کی اونہین پا نہین سکتی امام بیدار ہوئی اور سامان سفر تیار کیا اور چوتھی تاریخ شعبان
کی مع اہل و عیال اور خدم اور موالی مکۂ معظمہ کو کوچ کیا وہان پونہچکر بقیۂ شعبان اور تمام رمضان
اور شوال اور ذی قعدہ مین وہان سی رہی اور کوفے کی لوگ معاویہ بن ابی سفیان کی زمانہ ہی سے
ہمیشہ آپ کو طلب خلافت اور خروج کی تحریص کیا کرتے تھی لیکن آپ اونکی قول و فعل پر اعتماد نہ
کرتے تھی جب اونہون نے یزید کی سلطنت اور آپ سی بیعت طلب کرنا اور آپ کا انکار کرنا اور مکی مین
تشریف لانا سنا متواتر عرائض آپ کی طلب مین لکھی اور قیس بن مسہر اور محمد بن عمیر وغیرہ ایلچیان
کو قسم انواع اور اقسام کی عہد و پیمان اطاعت اور جان فشانی کی اپنی عرائض مین مندرج
کیے امام نے احتیاطاً اول مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو معہ کچھ لوگون کی کوفے کی طرف روانہ کیا
روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ حضرت مسلم مدینۂ منورہ کی راہ سی چلی اور حرم نبوی مین پونہچکر مسجد
شریف مین دوگانہ ادا کرکے دو مرد بنی قیس بن عیلان سی ساتھ لیکر دریکی راہ چہوڑکر [illegible] شب
اگی [illegible] صحرا مین راہ بہول گئی [illegible] تمازت آفتاب اور نایابی آب سی کمال تکلیف

اوٹھائی آخر اون راہبرون نی ایک راہ بتائی کہ ادہر سی چلی جاؤ اور دونون کہ جان بلب [illegible]
ہلاک ہوئی حضرت مسلم نی وہ مصائب جناب امام کی خدمت مین لکھی اور یہ بہی لکہا کہ آثار سی یہ
نامبارک معلوم ہوتا ہی اگر ارشاد ہو تو آپ آؤن کسی اور کو اس کام پر مامور فرمائیں امام نی بہیجا
کہ ایسی خیالات علامت جبن اور بزدلی کے ہین ہمت بلند کرو اور جس کام پر مامور [illegible]
مطابق حکم محکم کے کوفے کو روانہ ہوئی وہان پہنچکر مختار بن ابی عُبَید کی گہر مین [illegible]
ہوئی حضرت مسلم نی جناب امام کا نامہ سنایا بارہ ہزار مرد [illegible] نی [illegible] امام کی بیعت
حضرت مسلم کی ہاتھ پر کی یہ خبر نعمان بن بشیر صحابی کو [illegible] پہنچی اونہون نی ظاہر مین لوگون کو
دہمکایا پر فقط دہمکی پر ٹالا اور کچھ تعرض نہ کیا پہر مسلم بن فرید حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نی
یزید کو خبر لکھ بہیجی یزید نی سرجون رومی کی صلاح سی کہ اوسکا وزیر تہا نعمان بن بشیر کو معزول
اور عبید اللہ بن زیاد کو کہ بصری کا حاکم تہا کوفے پر مامور کیا ابن زیاد بصری سی کوفی مین آیا اور اون
دنون جناب امام حسینؑ کی آمد آمد کی خبر کوفی مین مشتہر تہی اس لئی ہیئت بدلا سیاہ عمامہ باندہا
اور چادر اوڑہی اور بصری کی راہ سی کترا کر حجاز کی راہ سی رات کو کوفے مین داخل ہوا اور دہوکا دیکر
اپنی تئین جناب امام حسینؑ ظاہر کیا اہل کوفہ سمجہی کہ امام عالی مقام تشریف لائی استقبال کو نکلی
اندہیری رات مین امام کی دہوکی بادبی سلام کیا اور کہا مَرحَبًا یَابْنَ رَسُولِ اللہِ قَدِمْتَ خَیرَ مَقدَمٍ
یعنی خوب آئی آپ ای فرزند رسول خدا آپکا آنا مبارک ہوا ابن زیاد گیا و چپکا رہا یہانتک کہ حاکم نشین
مکان مین داخل ہوگیا تو سلامتی سب کو رخصت کر دیا اور صبح کو اکابر کوفہ کو جمع کرکی اپنی حکومت
کا فرمان سنایا اور سب کو بہت دہمکایا اور یزید کی مخالفت سی ڈرایا اور حیلی اور فریب سی مسلم کی
جماعت کو توڑ دیا مسلم مضطر ہوئی اور ہانی بن عروہ کی گہر مین چہپ رہی ابن زیاد نی محمد بن اشعث
کو کچھ لوگ لیکر بہیجا ہانی کو پکڑ لائی بہر ہانی اور تمام رئیسان کوفہ کو اپنی پاس قید کیا یہ خبر حضرت مسلم کو
پہنچی اونہون نی محلہ والون کو بلوا لیا قریب چالیس ہزار آدمی کی جمع ہوئی اور مکان حاکم نشین کو گہیر لیا تب
ابن زیاد نی رئیسان کوفہ کو کثیر بن شہاب اور محمد بن اشعث اور شبث بن ربعی اور شمر ذی الجوشن وغیرہ
تہی حکم دیا کہ انکو فہمائش کرکی نکال دو اونہون نی سمجہا کر سب کو تتر بتر کردیا شام تک پانسو آدمی رہ گئی
جب اندہیرا ہوا وہ بہی چلدئی اور حضرت مسلم اکیلی رہ گئی جب حضرت مسلم نی لوس کردہ کوفی لا یوفی
کی بیوفائی اور جو فروشی گندم نمائی کا یہ انجام دیکہا ناچار وہ ہی چل کہڑے ہوئی راہ مین ایک
عورت کی گہر پہ پہنچی اوس سی پانی مانگا اوسنی پلایا اور گہر مین چہپا رکہا اتفاقاً اوس عورت
کا بیٹا محمد بن اشعث کا چیلہ تہا اوسنی اپنی آقا کو یہ خبر پہنچائی اوسنی ابن زیاد کو سنائی ابن زیاد
نی عمرو بن حریث کوتوال شہر اور محمد بن اشعث کو [illegible] سپاہی کی بہیجا اونہون نی آکر وہ گہر

لگے پہلے جب حضرت مسلم تلوار لیکر باہر نکلی اور خوب بہتیرا کیا اور بہت لوگون کو فی النار کیا آخر
زخمی ہوکر گر گئی دشمنون نی گرفتار کیا اور ایک روایت مین ہی کہ بعد زخمی ہونیکی محمد بن اشعث نے
امان دی ابن زیاد کی پاس لیگئی جب حضرت مسلم آیۃ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ
وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ پڑہتی ہوئی ابن زیاد کی مکان کی اندر جانے لگی سپاہیون نی کہ
پہلی سی ناکہ بندی پیلگئے تہے آپ کو شہید کیا یہ حادثہ تیسری تاریخ ذی حجہ کی سنہ ۶۰ ساٹھ
ہجری مین واقع ہوا پہر ابن زیاد نی ہانی کو سولی دیا اور دونون کی سر یزید کی پاس بہیجدیے اور
حضرت مسلم کے ہمراہ محمد اور ابراہیم دو صاحبزادی اونکی کوفے مین آئی تہی اون معصومون پر
یہ مصیبت گذری کہ روضۃ الشہداء وغیرہ مین لکہا ہی کہ جب حضرت مسلم شہید ہوئی قاضی
شریح نے کہ کوفے کی قاضی تہی اون دونون معصومون کو کہ سات آٹہ برس کا سن وسال
اونکا تہا زاد راہ دیکر مدینے کی طرف روانہ کیا قضای الہی سی وہ راہ بہٹک گئی اور کوتوال کے
ہاتہ لگی اوسنی اونہین قید کیا داروغہ محبس نی رحم کہا کر دوسری شب اونہین قیدخانی سی نکال کر
قادسیہ کی راہ پر پہونچا دیا بتقدیر سی اوس رات کو بہی راہ بہٹک گئے جب دن ہوا ایک
درخت کی کول میں چپ رہی اتفاقاً ایک لونڈی نی دیکہا اپنے گہر لیگئی بی بی اوسکی اونہین دیکہ کر
خوش ہوئی اور لونڈی کو آزاد کیا رات کو خاوند اوسکا کہ نام اونکا حارث بن عروہ تہا گہر مین
آیا اور کہنی لگا کہ ابن زیاد نی حکم دیا ہی کہ جو مسلم کی لڑکون کو پکڑ لائی اوسکو انعام دونگا اس لئی
مین آج تمام دن اونکی تلاش مین سرگردان رہا اور گہوڑا ماندہ ہوگیا عورت نی ڈرکی خوف
سی لڑکون کو چہپا رکہا اور نہ بتایا پہر اوسنی کہانا کہایا اور سو رہا حسب تقدیر شب کو لڑکون نی
خواب دیکہا اور رونی لگی حارث جاگ پڑا اور اونہین دیکہا اور پہچانا اور مضبوط باندہا اور دروازی
مین قفل لگایا صبح دونون کو گہوڑی پر بٹہا کر لے چلا اوسکی بی بی روتی ہوئی پیچہی دوڑی اور بیٹا
اور غلام اوسکا بہی آکر اوس بی بی کی تائید کرنے لگی اوس شقی نے بیٹے اور غلام کو قتل کیا اور
دونون معصومون کا سر کاٹکر توبڑی مین رکہ لیا اور ابن زیاد کی پاس لیگیا اوسنی کہا انہین
کیون قتل کیا کہا لوگون کی خوف سی ابن زیاد نی کہا کیون زندہ نہ لی آیا اور مجہی خبر نہ کی بدلہ
ہواب مین حاضر رہتا پہر ابن زیاد نی اوسی بہی قتل کیا **تشریف لیجانا جناب سید
الشہدا کا معہ اہلبیت طہارت کی کوفی کے طرف اور
شہادت پانا میدان کربلا مین** جب حضرت مسلم نی کوفے مین آن کر
خلائق سے اطاعت امام عالی مقام کے بیعت لے اور روز بروز جماعت خلق زیادہ تر
ہونے لگے تب یہ حال مفصل جناب امام کی خدمت مین لکہا اور آپ کی جلد تشریف لانے کے

استدعا کی امام نے بعد الاحرام بعد دریافت حقیقت حال کی کوفہ کی عزیمت مصمم کی
اور محرمون اور رفیقون کو سامان سفر کے تیاری کی لیئی فرما چکے حال جب فتنہ وحشن خطرناک تہا
مخدرات حجاب عصمت کی واسطے محمل آراستہ کیئے جب سارا سامان درست ہوا اور چلنی کی تیاری
ہوئی یہ خبر شہر مین پہیلی عبد اللہ بن عباس نے سنا اور منع کیا اور کہا کوفہ کے لوگ غدار فریبی
اور بد عہد ہیں انہون نے آپکی والد ماجد کو شہید کرنا اور جناب امام حسن سے بیوفائی کرنا سب مفصل بیان
کیا آپ نے پذیرا نہ کیا پہر اہل و عیال کی لیجانے کو روکا آپ نے وہ بہی نہ مانا تب ابن عباس نے
رو کر کہا معلوم ہوتا ہے آپ اپنی عورتون مین شہید ہونگے جیسی حضرت عثمان شہید ہوئے آپ نے
فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا حضرت نے مجہے ایک حکم کیا ہے
آپ کی حکم کو بجا لاؤن گا اور رضا اونکی اللہ کے رضا ہے وہ اپنی ملک مین تصرف کرتا ہے جو چاہتا
ہے اور اسی طرح عبد اللہ بن زبیر نے منع کیا آپ نے فرمایا کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم سے سنا ہے کہ ایک مینڈہے کی سبب سے مکہ مین خونریزی ہوگی مین وہ مینڈہا نہ بنونگا
اسی طرح ابو سعید خدری اور ابو واقد لیثی اور جابر انصاری وغیرہ نے سمجہایا لیکن اپنی
عزیمت پر اصرار فرمایا محمد بن حنفیہ آپ کی علاتی بہائی نے جب یہ سنا اتنا روئی
کہ ان کے آنسوون کا طشت بہر گیا اور تمام مکے کی لوگون کو رنج اور غم ہوا پہر آپ نی
آٹہوین تاریخ ذی حجہ کو کہ یوم ترویہ کہلاتا ہے خواہ تیسرے تاریخ کو حضرت مسلم کے
شہادت کا دن تہا ساتہ اہل او رعیال اور عزیزون اور رفیقون کی کہ اون مین ستر سوار
تہی اور باقی پیادے تہے کوفی کی طرف کوچ کیا اور ایک روایت مین ہے کہ آپ کی اہلبیت
اور اصحاب اور موالی سے بیاسی مرد آپ کی ہمراہ تہی اور جس وقت آپ نی کوچ کیا عمرو بن سعید
نی کہ مکی کا حاکم تہا سپاہ بہیجی کہ آپ کو پہیر لائین امام عالیمقام نے پہر جانی سے انکار کیا قریب
تہا کہ فساد ہو حاکم فتنہ سے ڈرا اور لوگون کو بلوا لیا آپ نی آگی کوچ کیا جب موضع بطن رملہ مین
پہنچی ایک نامہ اپنی روانگی کے مضمون کا اہل کوفہ کی نام لکہ کر [illegible]
وہان سے حصین بن نمیر نی اوسے پکڑ کے کوفے مین پہنچایا ابن زیاد نی اوسی قتل کیا اور شعبی
سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر مدینے مین سے آئی تہی اتنی مین سنا کہ جناب امام
حسین علیہ السلام نی عراق کی طرف کوچ کیا تب ابن عمر وہان سے چلی اور موضع رندہ سے
دو منزل ادہر امام عالیمقام سے جا ملی اور سمجہایا کہ حق تعالی نی اپنے پیغمبر کو دنیا اور آخرت مین
مختار کیا تہا آپ نی آخرت اختیار کی اور دنیا نچاہی اور آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی جگر پارہ ہین واللہ تم مین سے کسیکو کبہی سلطنت نملیگی [illegible]

ساتھ ہمارے بہتر یہی کی نئی مناسب ہی کہ آپ پھر چلیں جناب امامؑ نے انکار کیا تب ابن عمر نے گلہ کرتے
ہوئے کہا کہ میں آپکو خدا کو سپرد کرتا ہوں اے شہید ہونے والے اور تحقیق یہ ہی کہ یہی حضرت عبداللہ
بن عمر آپکی خدمت مین پہونچی بعد ازان آپ منزل بمنزل طی کرتے ہوئے بطن رمہ مین
تشریف لائے اور عبداللہ بن یقطین کے ہاتھ کہ آپکی دودھ بہائی تھے کوفیون کی نام نامہ بہیجا
اور اوس عرصہ مین ابن زیاد نے آپکی آمد کی خبر سنکر حصین بن نمیر کو معہ فوج کی روانہ کیا تھا
اوسنی قادسیہ کی گرد نواح کی راہین بند کی تہین اسی سے حضرت عبداللہ بن یقطین پکڑی گئی آخر
ابن زیاد نے شہید کیا الغرض جب آپ بطن رمہ سے آگے بڑہے زہیر بن قین نکلی کہ حج سے پھری تھی آپکو
ملی اور اہل و عیال کو چہوڑ کر ہمراہ ہوئی جب منزل ثعلبیہ مین پہونچی بکر اسدی کو ملی آتا تہا اوسنی
عبیداللہ بن زیاد کا کوفہ مین آنا اور کوفیون کا اوس سے مل جانا اور حضرت مسلم بن عقیل و ہانی
کا شہادت پانا مفصل عرض کیا تب لوگون نے مراجعت کی صلاح دی آپ نے چاہا کہ پلٹ چلین
حضرت مسلم کے بہائیون نے کہا کہ واللہ ہم جب تک بدلا نہ لین گے یا مارے نہ جائین گے نہ پلٹین
امام نے فرمایا تمہارے بعد زندگی کا لطف ہی پہر جو لوگ طمع دنیا سے ہمراہ ہوئی تھی متفرق ہو گئے
اور رفیق اور عزیز باقی رہ گئی بعد آپ نے آگے کوچ کیا پھر فرزدق شاعر آپ کو ملا اور کوفیونکی بیوفائی اور
حضرت مسلم کی شہادت مفصل عرض کی آپ چشم پر آب ہوئی اور فرمایا فَاِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا تُعَدُّ نَفِيسَةً
فَدَارُ ثَوَابِ اللّٰهِ اَعْلٰى وَاَنْبَلُ + وَاِنْ تَكُنِ الْاَبْدَانُ لِلْمَوْتِ اُنْشِئَتْ + فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّيْفِ فِي اللّٰهِ اَفْضَلُ
پہر آگے بڑہی جب زبالہ مین پہونچی عبداللہ بن یقطین کی شہادت کی خبر سنی بہت افسوس کیا بعد اوسکی بڑہی جب منزل کوفی پہونچی
حر بن یزید ریاحی ایک ہزار سوار کی جمعیت سے حسب الحکم ابن زیاد کی آکر پہونچا اور عرض کی کہ ابن زیاد نے مجھے حکم کیا ہی کہ آپ کو اوسکی پاس
لیچلون اور اسمین مجبور ہون امام نے فرمایا کہ مینے اہل کوفہ کی بلانے سے آنے کا قصد کیا اور تم بہی اہل کوفہ ہو اگر تم اپنے عہد پر قائم رہو تو مین تمہارے
شہر مین چلون گا نہین تو پلٹ جاؤن گا پہر اہل کوفہ کی خطوط دکہائی حر نے قسم کہائی کہ مجھے اسکی
خبر نہین اور کہا کہ اب مین آپ کو چہوڑ نہین سکتا جب تک ابن زیاد کی پاس نہ لیجاؤن پہر آپ نے چاہا
کہ کسی گاؤن کی طرف پانی کی قصد اوتریں حر نے نہ مانا ناچار جناب امام عالی مقام راہ سے
ہٹ کر دوسری تاریخ محرم کی سنہ اکسٹھ ہجری میں ایک میدان میں آب و گیاہ میں اوترے اور لوگون سے
اوسکا نام پوچہا عرض کی کہ کربلا کہتی ہین فرمایا یہ کرب و بلا کا مقام ہی ترجمہ طبری مین لکہا ہی
کہ جب حضرت امام حسینؑ کربلا مین پہونچی حر نے بطریق خیر خواہی عرض کی کہ فوجین مستعد چلی
آتی ہین آپ شبا شب کسی سمت کوچ کر جائیے حضرت نے شب کو کوچ کیا اور تمام شب قطع مسافت کی
لقدیر سے صبح کو دیکہا کہ وہی میدان کربلا ہی اور بعضی روایت مین ہی کہ سات دن ہمراہ ہون کی اتفاق
سے آخر نوبت پہونچی کہ اونٹون کو مارتی تہی اور وہ جگہ سے نہ ہلتی تہی اور جہان میخ گاڑتی تہی پانی نکلتا

رنی تو وہان سی خون نکلتا تھا تب آپ نی فرمایا معلوم ہوا کہ یہین قتل ہمارا ہی الغرض جب
نی کربلا مین نزول فرمایا ابن زیاد کا خط بیعت یزید کی طلب مین آپ کی خدمت مین آیا آپ نی
پڑہ کر پہینک دیا اور فرمایا کہ میرے پاس اسکا جواب نہین ہی ابن زیاد یہ سنکر غیظ مین آیا اور فوج
جمع کی اور عمر بن سعد کو کہ حکومت رَی اپنی ولایت خراسان کی امارت اوسی … تھی اس مہم کا
سردار کیا ابن سعد نی جناب امام کی مقابلی سی انکار کیا اوسنی کہا یا فوج لیکر جا یا حکومت رَی
سی باز آ اور اپنی گھر بیٹھ رہ اوسنی باغوای شیطان دنیا کو اختیار کیا اور فوج لیکر کربلا مین آیا پہر آپکی
خدمت مین کہلا بہیجا کہ آپ کیون تشریف لائی ہین آپ نی فرمایا کہ کوفیون کی طلب سی آیا تہا جب ونکی
بیوفائی معلوم ہوئی چاہتا ہون کہ پلٹ جاؤن … تو اگر قرابت کا پاس کرے اور مزاحمت سی باز
رہی تو وطن کو پہر جاؤن ابن سعد نی ابن زیاد کو اسکی اطلاع کی اوسنی سوا بیعت یزید کی نہ مانا اور
شمر ذی الجوشن اور شبث بن ربعی … کو فوجین لیکر بہیجا اور پانی بند کرنے اور ہر طرح کی اذیت
دینی کا حکم دیا اور برابر فوج پر فوج بہیجتا چلا جاتا تہا یہان تک کہ بائیس ہزار سوار اور پیادی جمع ہو
اور دریای فرات کی کنارے … اور آپ کی لوگون کو پانی لینی سی مانع ہوئی اور اکثر اونمین
سی ایسے لوگ تہی جنہون نی عریضی لکہکر اور عہد و پیمان کرکے آپ کو … بلایا تہا اور حضرت مسلم
کی بیعت کی تہی روایت ہی کہ جب امام عالی مقام نی دیکہا کہ یہ لوگ بیوفائی پر مصر ہین اور
اب لڑائی سی چارہ نہین تب آپ نی خیمہ گاہ کی گرد کہائی کہدوائی اور ایک راہ رکہی اور اوس کہائی
مین لکڑی جلا دی تہی تاکوئی شقی وہان تک نہ آسکی الغرض ساتوین تاریخ سی کوفیان بی ایمان نی آپ کے
قافلی کو آب فرات سی روکا حضرت کی لشکر مین تلاطم پڑا اور العطش العطش کا غل مچا آپ نی حضرت عباس
کو تیس سوار اور بیس پیادی کی جمعیت سی بہیجا وہ اشقیا سی جنگ کرکے غالب آکر مشکین بہر لائے
آٹہوین تاریخ پہر پانی نہ تہا آپ نی ایک جگہ کو کہدوایا تہوڑی دور پر چشمہ نکلا سب سیراب ہوئی پہر
خشک ہوگیا روایت ہی کہ جب پیاس سی لوگ بیدم ہوئی یزید ہمدانی حضرت کی اجازت سی ابن سعد کے
پاس گئی اور کہا وای اسی مسلمانی پر کہ کتی اور سور فرات کا پانی پئین اور آل رسول کو اوس سے
مانع آئی ابن سعد نی کہا سچ ہی پر حکومت رَی کی محبت مجہ سی چہوڑی نہین جاتی روایت ہی کہ جب پیاس سے
کسی کو طاقت بات کرنے کی نرہی جناب امام حسین نی حضرت عباس کو کچہ لوگ لیکر پانی لانیکو بہیجا
یزیدوالون نی پانی لینی نہ دیا اور حضرت عباس کو زخمی اور ہمراہیون کو شہید کیا روایت ہی کہ آخر امام
مظلوم نی ابن سعد کو کہلا بہیجا کہ تین کام مین ایک کر یا مجہی چہوڑ دی کہ وطن کو جاؤن یا کسی اور طرف
چلی جاؤن یا یزید کی پاس لیجا ابن سعد نی یہ حال ابن زیاد کو لکہ بہیجا … نی ابن سعد کو
لکہا کہ اگر امام حسین یزید کی بیعت کرین تو بہتر نہین تو بیدرنگ قتل کرکی سر … بہیجا

نہ صلح کرنی کو اور جو قوتی اسمین شکستی کے تو اپنی جگہ دوسری کو بوہنچا جان ابن سعد نی اس نامہ کی
دیکھتی ہی لشکر تیار کیا ادہر امام عالی مقام کی خدمت مین کہلا بہیجا کہ حسینی ہر چند چاہا کہ آپ یزید کی
بیعت کر لین ورنہ آپ کی خون مین مبتلا ہون پر آپ نی نہ مانا اب سرانجام لڑائیکا کیجئی آپ نی اوسروز
ٹالا اور دوسری روز پر حوالہ کیا روایت ہی کہ شب شہادت کو امام عالی مقام نی خواب مین دیکہا کہ
کتون نی آپ پر حملہ کیا اور ایک اونمین کہ سفید داغ رکہتا تہا وہ زیادہ تر آپ سی لپٹا اسکی تعبیر آپ نی
یہ فرمائی کہ قاتل میرا سفید داغ رکہتا ہو گا اور ترجمہ طبری مین لکہا ہی کہ آپ نی خواب مین دیکہا کہ
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرشتون کی جماعت کی ساتہ تشریف لائی ہین اور فرماتی ہین
کہ دشمن تیری مارنیکی درپی ہین قیامت مین تیری سبب سی شفاعت سی محروم رہینگی اور عنقریب تو شہید
ہو گا بہشت تیری لئی سجی جاتی ہی اور مان باپ تیری منتظر ہین پہر دست مبارک آپ کی سینی پر رکہا
اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّاَجْرًا یعنے الٰہی حسین کو صبر دی اور اوسکا اجر عطا کر
صبح کو کہ دسوین تاریخ محرم کی تہی ابن سعد نی فوج تیار کی اور میدان مین آیا امام عرش مقام زمرۂ
شیاطین لیام سی آگاہ ہوئی اور مسلح ہو کر باہر تشریف لائی اور شجاعان بنی ہاشم اور اصحاب اور
موالی آپ کی کمال شجاعت اور جلادت سی ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوئی اور حضرت عباس
اوس گروہ فلک شکوہ کی پیش پیش علم لیکر چلی جب خیمہ گاہ سی باہر نکلی آپ پہلی اتمام حجت کی واسطی
اونٹ پر سوار ہو کر میدان معرکہ مین تشریف لائی اور اپنی حقیقت کی دلائل اور پیغمبر سے اور مظلومی کا
حال اور ظالمون کا مآل اور عہد شکنون کا وبال کمال فصاحت اور بلاغت سی بیان فرمایا لیکن
کسی سے سوا سرکشی اور بیحیائی کی جواب باصواب نہ پایا ناچار گہوڑی پر سوار ہوئی اور مقابلی کا ارادہ
کیا وابستگان رکاب کرامت انتساب نی عرض کی کہ جب تک ہم لوگ زندہ ہین آپ کو مقابلہ کرنی
نہ دینگی پہر آپ کی اصحاب وفاشعار ایک ایک نکلی اور دشمنون سی مقابل ہو کر صدہا کو واصل جہنم کیا
آخر خود بہی سلسبیل شہادت سی سیراب ہوئی جب قریب پچاس جانباز وفاطراز کی شہید ہو چکی تب جناب
سید الشہداء نی باآواز بلند ندا فرمائی کہ ہی کوئی فریاد کو پہنچنی والا کہ پہنچی ہماری فریاد کو اللہ کی واسطی
ہی کوئی بچانی والا کہ بچائی حرم رسول اللہ کو یہ آواز سنکر حر بن یزید ریاحی گہوڑا بڑہا کر حاضر ہوئے
اور عرض کی کہ ای فرزند رسول اللہ مین نی پہلی آپ پر فوج کشی کی تہی اب مین ہی آپ کی گروہ مین ہون
ارشاد کیجئی کہ آپ پر فدا ہون اور قیامت مین آپ کی جدنامدار کی شفاعت پاؤن پہر حر اور اونکا
بہائی اور بیٹا اور غلام آزاد چارون نی فوج اعدا پر حملہ کیا اور بہت اشقیا کو تلوار کی گہاٹ اوتارا
آخر جام شہادت نی چارون کا بیڑا پار کیا پہر باقی اصحاب جان نثار اور شیران نامدار اہلبیت
اٹہہ ایک ایک رونق بخش میدان کارزار ہوئی اور تیغ زنی اور دشمن کشی مین غیرت دہ رستم و اسفندیار

ہوئی نیزوں نے مدا طعمہ شمشیر ابدار کئی اور صدہا صید اجل گرفتہ تیر و نیزے سے شکار کئی اخر زخم رفتہ جام شہادت سے
سیراب و چشمہ کوثر و تسنیم سے کامیاب ہوئی چنانچہ کتب مصائب و تواریخ میں اکثر ونکا حال او رانکا نبرد و
قتال مفصل مذکور ہی اس مختصر میں تبرکا اونکی اسامی کی ذکر پر اکتفا کی روضۃ الصفا میں لکھا ہی کہ بہتر آدمی اپکے متعلقوں
سے کربلا میں شہید ہوئی خاص متعلقوں سی یہی لوگ مراد ہین کہ انہوں سی باستثنا کا نام مذکور ہوتا ہی ذکر

اسامی اصحاب شہادت مآب جناب سید الشہدا جناب امام آل عبا علیہ و علی آبائہ و ذریتہ واصحابہ التحیۃ والثنا کا

کہ معرکۂ کربلا مین راہ خدا مین فدا ہوئی مسلم بن عوسجہ اسدی
سعید بن عبد اللہ حنفی بشیر بن عمر حضرمی یزید بن حصین ہمدانی نعیم بن عجلان انصاری زہیر
بن قین بجلی حبیب بن مظاہر اسدی عبد اللہ بن عمیر کلبی ہلال بن نافع بجلی انس بن کاہل
اسدی قیس بن مسہر صیداوی عبد اللہ اور عبد الرحمن دو بیٹی عروہ بن حراق غفاری کی جون
غلام آزاد ابوذر غفاری کا شبیب بن عبد اللہ نہشلی کا سعد اور کردوس دو بیٹی زہیر تغلبی کے
کنانہ بن عتیق ضرغامہ بن مالک جوین بن مالک عمر بن ضبیعہ زید بن ثبیت قیسی عبد اللہ او عبید اللہ
دو بیٹی یزید بن ثبیط قیسی کے عامر بن مسلم قعنب بن عمرو نمری سالم غلام آزاد عامر بن مسلم
کا سیف بن مالک زہیر بن بشیر خثعمی بدر بن معقل جعفی حجاج بن مسروق جعفی مسعود بن حجاج
اور اون کا بیٹا مجمع بن عبد اللہ عائذی عمار بن حسان بن شریح طائی حیان بن حارث
سلمانی ازدی جندب بن حجر خولانی عمر بن خالد صیداوی سعید غلام آزاد اونکا یزید بن زیاد
بن مہاصر کندی ظاہر غلام آزاد ابن الحمق خزاعی کا جبلہ بن علی شیبانی سالم کلبی غلام آزاد بنی مدینہ
کا اسلم بن کثیر بن اعرج ازدی زہیر بن سلیم ازدی قاسم بن حبیب ازدی عمر بن جندب حضرمی
ابو ثمامہ عمرو بن عبد اللہ صائدی حنظلہ بن اسعد شبامی عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کدن ارحبی عمار
بن ابی سلامہ عابس بن ابی شبیب شاکری شوذب غلام آزاد شاکر کا شبیب بن حارث بن سریع
مالک بن سریع جشمی بن زید یاحی اور اونکا بھائی اور بیٹا اور غلام آزاد او ر سلیمان اور قارب اور
منجح تینوں غلام آزاد جناب سید الشہدا علیہ السلام کی

ذکر اسامی شہدا عالی تبار اہل بیت اطہار کا کہ میدان کربلا مین شہید تیغ جفا ہوئے

اس معرکے مین عترت رسول مقبول سی حضرت عباس اور حضرت عثمان اور حضرت محمد اور حضرت
عبد اللہ اور حضرت جعفر اور حضرت عبید اللہ جناب امیر المومنین کی صاحبزادی اور حضرت قاسم
او حضرت عبد اللہ او حضرت عمر او حضرت ابو بکر جناب امام حسن کی جگر پاری اور حضرت علی اکبر او
حضرت عبد اللہ معروف بہ علی اصغر جناب امام حسین کی لخت جگر او حضرت محمد او حضرت عون بنی عبد اللہ

عبد اللہ بن جعفر طیار کے فرزند اور حضرت عبد اللہ اور حضرت جعفر اور حضرت عبد الرحمن عقیل
بن ابی طالب کی بیٹے اور حضرت عبد اللہ حضرت مسلم بن عقیل کی لڑکے اور حضرت محمد بن ابی سعید
بن حضرت عقیل تشنہ زبان نقد جان کشتۂ تیغ و تیر و سنان ہوکے گلشن فردوس کو سدہارے
اور صواعق میں لکہا ہی کہ حضرت سید الشہداء کی بہائی اور بہتیجے اور بیٹے اور حضرت جعفر طیار اور حضرت
عقیل کے اولاد سب اونیس نامدار معرکۂ کربلا میں شہید ہوئی اور بعضی ایسا کہتے ہیں **تتمۂ ذکر
پرشور و شین شہادت جناب امیر المومنین امام حسین سلام اللہ علیہ و
علی آبائہ کا** الغرض جب سارے اصحاب اور موالی اور تمام شجاعان اہل بیت عظام کہ ہر ایک
رستم میدان قتال اور صاعقۂ آسمان جلال تہی اوس میدان قیامت بنیان میں ہزار ہا اعدا
اور بی انتہا اشقیا کو فی النار کرکے تشنہ لبان العطش گویان کشتہ ہوکر ماء الحیات شہادت سی
زندۂ جاوید ہوئی تب یکہ تاز میدان کربلا شیر بن شیر جناب سید الشہداء بنفس نفیس معرکہ
قتال میں تشریف لائی اور شمشیر آبدار میان سی لی کر یہ رجز پڑہا انا ابن علی الحر من آل ہاشم +
کفانی ہذا مفخرا حین افخر + وجدی رسول اللہ اکرم من مضی + ونحن سراج اللہ فی الارض نزہر +
وفاطمۃ امی سلالۃ احمد + وعمی یدعی ذو الجناحین جعفر + وفینا کتاب اللہ انزل صادقا + وفینا
الہدی والوحی والخیر یذکر پہر صف اعدا پر حملہ فرمایا اور جو مقابل ہوا جہنم کو پہنچایا جسپر وار کیا ایک ہی ہاتہ میں فی النار
کیا اور جدہر نگاہ ملتی صف کی صف الٹ دیتی اتنی میں شمر ذی الجوشن شقی ایک ٹکڑے فوج کی لی کر
آپ کی اور حرم سرا کی درمیان میں حایل ہوا جناب امامت مآب نی للکار کر فرمایا کہ اے گروہ ظالمان
میں تم سی لڑتا ہوں عورتیں تو نہیں لڑتیں پہر حرم سرا سی تعرض کرنا تہا را بیجا ہی شمر نی لوگوں سی
کہا کہ عورتوں کی طرف نجاو انہیں پر حملہ کرو پہر وہ شیاطین امام مظلوم کی طرف جہکی اور چاروں
طرف سی تیروں کی بوچہار اور نیزوں کی مار شروع کی اور تمام جسم مبارک زخموں سی چور ہوا
آخر وہ شیر بیشۂ کبریائی گہوڑے سی جدا ہوئی پہر نضر بن خرشہ نی سر کاٹنی کا ارادہ کیا مگر ہیبت سی
ہاتہ کانپا تب خولی بن یزید اوترا اور سر انور کو جسم اطہر سے جدا کیا اور ایک روایت میں یوں
تفصیل ہی کہ ایک لعین کا تیر حضرت کی تالو سی پار ہو گیا تب آپ گہوڑے سی زمین پر گرے
اور شمر نے چہرہ مبارک پر تلوار ماری جس سی روح مقدس گلشن فردوس کو سدہاری پہر سنان
ابن انس نخعی نی نیزہ مارا اور خولی بن یزید سر ہمایوں کاٹنی کو اوترا اوسکی ہاتہ رعب سی کانپنے
لگی تب بہائی اوسکا شبل بن یزید اوترا اور اوس ملعون نی سر انور کو تن نازنین سی جدا کیا اور
خولی کو دیا تحریر الشہادتین میں لکہا ہی کہ اگرچہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی قتل میں بہت ملعون
شریک تہی پر روح مبارک شمر کے تلوار اور سنان بن انس کی نیزہ لگنی کی ساتہ واقع ہوا

سی جہت ہو سی یہ دونون قاتل مشہور ہین پہر وہ شیاطین حرم شریف مین گہسی اور بارہ صاحبزادے
اہلبیت نبوت سی کہ ہمراہ تہی اور مخدرات حجاب عصمت کو اسیر کیا اور شمر اور ابن سعد کے حکم سے سوارون نے
لاش کرامت پاش پر گہوڑے دوڑائی اور سر اعجاز گستر کو بعد سرہای شہدای نامدار و مظلومان اہلبیت
اطہار کے کہ مطابق ایک روایت کی اٹہتر سر تہی بشیر بن مالک اور خولی بن یزید کی ہمراہ ابن زیاد کے
پاس بہیجدی روایت ہی کہ جب کوفی مین پونہچی خلقت وہان کی دیکہ کر رونے پیٹنی لگی تب جناب
امام سجاد علیہ السلام نی آواز حسرت سی فرمایا کہ یہ لوگ ہماری لئی نوحہ کرتے ہین پہر وہ کون تہی
جنہون نی ہمین قتل کیا کہتی ہین کہ ابن سعد نی کربلا مین ایک دن مقام کرکے اپنی طرف کی
کشتون کو دفن کیا اور شہیدون کی لاشین تین دن تک یونہی پڑی رہین تیسرے دن فرات
کی کنارے ایک گاؤن غاضریہ نام وہان کی لوگون نی کہ قبیلہ بنی اسد سی تہی جمع ہوکر جناب
امام حسینؑ کو ایک قبر مین دفن کیا اور بنی ہاشم کو پائین آپ کی ایک جا اور باقی گنج شہیدان
کو یکجا دفن کیا مگر حضرت عباس نی کہ غاضریہ کی راہ پر جہان شہادت پائی تہی وہین دفن ہوئی
اور ابن زیاد بدنہاد شقاوت بنیاد نے اون سرون کو کوفی مین تشہیر کیا پہر مع اسیران اہلبیت
طہارت کی شمر ذی الجوشن شقی کے ہمراہ دمشق مین یزید کی پاس بہیجدیا سر الشہادتین مین لکہا ہی
کہ یزید نی اسیران اہلبیت اور سر مبارک جناب امام حسین کو حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی
ہمراہ مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور تحریر الشہادتین مین مذکور ہی کہ سر مبارک کی دفن مین اختلاف ہی قرطبی
نی لکہا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ یزید نی سر اطہر کو مدینہ مین بہیجا اور تجہیز تکفین کرکے بقیع مین حضرت فاطمہ
علیہا السلام کی پہلو مین دفن کیا اور خلاصۃ الوفا مین لکہا ہی کہ جناب امام حسنؑ کی پہلو مین
مدفون ہی اور بعضی روایت مین ہی کہ یزید کی خزانی مین رہا آخر سلیمان بن عبد الملک نی
اپنی عہد مین خوشبو لگاکر اور کفن دیکر نماز جنازہ پڑہ کر مسلمانون کی مقبرے مین دفن کیا پر کسی
روایت مین یہ نہین ثابت ہوا کہ کربلا مین انکی جسد مبارک کی پاس دفن ہوا اور واقعہ ہائلہ شہادت
کا روز جمعہ عاشورے کی دن یعنی دسوین تاریخ محرم کی سنہ ۶۱ ہجری مین واقع ہوا اور سن مبارک
امام انام کا بروایت سر الشہادتین چھپن برس پانچ مہینی پانچ دن کا تہا اور صواعق وغیرہ مین
مصرح ہی کہ جب امام عالیمقام کی شہادت ہوئی آسمان سے خون برسا اور دیوارین سنگریزون سے
جیسے کسم سی رنگین ہوئین اور آسمان سیاہ ہوگیا اور سورج مین گہن لگا اور دن کو ستاری
جہلملاتی نظر آئی اور جو پتہر اوٹہایا اوسکی نیچی تازہ خون پایا اور یہ حال ہوا کہ لوگون نے جانا کہ قیامت
آئی اور چہہ مہینی تک آفاق عالم مین شفق کی سرخی رہی اور ایک اونٹنی لشکر اعدا مین ذبح کی
اوسکی گوشت سی آگ نکلتی تہی اور جب پکی خون لگا اور کڑوا ہوگیا اور ہوا اسکے بعد اترا غضب الٰہی کے

ظاہر ہوئی اور جنات مرثیہ پڑہتے تہی اونمین سے ایک یہ تہا مَسَحَ الرَّسُولُ جَبِینَہٗ فَلَہٗ بَرِیقٌ فِی الْخُدُودِ
اَبَوَاہُ فِی عُلْیَا قُرَیْشٍ وَجَدُّہٗ خَیْرُ الْجُدُودِ + اور بعضی جنات یہ مرثیہ پڑہتے تہی اَلَا یَا عَیْنُ فَاحْتَفِلِی بِجُہْدٍ + وَمَنْ یَبْکِی
عَلَی الشُّہَدَاءِ بَعْدِی + عَلٰی رَہْطٍ تَقُودُہُمُ الْمَنَایَا + اِلٰی مُتَجَبِّرٍ فِی مُلْکِ عَبْدٍ + اور بعضے جن یہ پڑہتے تہی
اَلَعْیُ حُسَیْنًا مَہْلًا + کَانَ حُسَیْنٌ جَبَلًا + اور اس واقعہ ہایلہ کی خبر اول سی جناب
خیر البشر کو وحی الٰہی سی دریافت ہوگئی تہی اور آپ نی بالاجمال بارہا ارشاد فرمایا تہا چنانچہ ام المومنین
عائشہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جبرئیل نے مجہسی کہا کہ میرا بیٹا حسین مارا جاویگا طف کے
سرزمین مین یعنی کربلا مین اور وہانکی مٹی میرے پاس لائی کہ یہ خوابگاہ اوسکی ہوگی اور انس سے
روایت ہی کہ مینہ کا فرشتہ حضرت ام سلمہ کے گہر مین پیغمبر خدا کی زیارت کو آیا اتنی مین جناب امام
حسین آئی اور حضرت کی اوپر کودنی لگی اور آپ اونکی بوسے لینی لگی تب اوس فرشتے نی کہا آپ
انکو پیار کرتے ہین آپ نی فرمایا کہ ہان اوسنی عرض کی کہ آپ کی امت انکو شہید کریگی اور لال
اور زرد ریتی مٹی لاکر دکہائی کہ یہ انکا مدفن ہوگا ام سلمہ نی اوسی باندہ رکہا راوی کہتا ہی کہ ہم آوے
کربلا کہتی تہی اور ام سلمہ کی روایت مین ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا تہا کہ جب یہ مٹی خون ہو جائی تو جانیو کہ
میرا بیٹا مارا گیا پہر مینی اوسی شیشے مین رکہ چہوڑا اور یہ روایتین طرق کثیرہ سی متحد المعنی آئی ہین اور
حضرمی سی روایت ہی کہ مین جناب امیر المومنین علی مرتضی کی ہمراہ سفر صفین مین تہا جب نینوا کی مقابل
پہونچی فرمایا ٹہرا ہی اباعبداللہ فرات کی کنارے سی مینی عرض کیا یہ کیا ارشاد ہوا فرمایا پیغمبر خدا نی فرمایا تہا
ہی کہ جبرئیل نی مجہسی کہا کہ حسین شہید ہوگا فرات کی کنارے اور دکہائی مجہی مٹہی بہر وہانکی مٹی اور اصبغ
بن نباتہ سی روایت ہی کہ ہم جناب امیر المومنین علی مرتضی کی ساتہ موقع قبر جناب امام حسین پر پہونچی
آپ نی فرمایا کہ یہ شہیدونکی اونٹ بندہنی کا اور اونکی کجاوی رکہنی کا اور خون بہنی کا مقام ہوگا
ایک گروہ آل محمد سی مارے جاوین گی اوس مقام مین روویگا اونپر آسمان اور زمین اور محمد بن عمرو بن حزم
رضی اللہ عنہم سی روایت ہی کہ مین جناب امام حسین کی ساتہ کربلا کی دوپہروں پر تہا کہ آپ نی
شمر ذی الجوشن کو دیکہا فرمایا کہ اللہ اور پیغمبر اوسکی سچی ہین پیغمبر خدا نی فرمایا تہا کہ مین دیکہ رہا ہون ابلق
کتی کو کہ منہ مارتا ہی میرے اہلبیت کی خون مین یہ کلام اس جہت سی فرمایا کہ شمر کے بدن مین سفید
داغ تہی اور ابن عباس سی روایت ہی کہ ایکدن دوپہر کو مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
مین دیکہا بال بکہری غبار آلودہ اور ہاتہ مین ایک شیشا تہا خون سی بہرا مینی پوچہا یہ کیا ہی فرمایا حسین
اور اوسکی اصحاب کا لہو ہی آج اب تک اوسی مین ٹہلا ہون ابن عباس کہتی ہین مینی وہ وقت یاد رکہا
پہر معلوم ہوا کہ اوسی روز جناب امام حسین شہید ہوئی تہی اور ابن عباس سی روایت ہی کہ حق تعالی
نی پیغمبر خدا کو وحی بہیجی کہ مینی یحیی بن زکریا علیہ السلام کی خون کی عوض ستر ہزار کو مارا اور تیری نواسے

کی بدلی نشتر ہزارا اور نشتر ہزار کو مارون کا اور منہال بن عمرو سے روایت ہی کہ مین دمشق مین تہا جب سر مبارک جناب امام حسینؑ کا گیا ایک شخص سورۂ کہف پڑہتا تہا جب اس آیت پر پونہچا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا تب اللہ تعالی نی سر اطہر کو گویا کر دیا بزبان فصیح فرمایا کہ اصحاب کہف کی قصہ سی بہی عجیب تر ہی میرا قتل کرنا اور ابن حنبل نی کہا کہ جب حضرت امام حسینؑ شہید ہوئی اور سر کاٹ کر لوگ شام کو لی چلی پہلی منزل مین بیٹھکر نبیذ پینی لگے اتنے مین غیب سی ایک لوہی کا قلم ظاہر ہوا اور خون سی یہ شعر لکہا اَتَرْجُوْا اُمَّةٌ قَتَلُوْا حُسَيْنًا شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ * یعنی امید رکہتے ہین وہ لوگ جنہون نے حسین علیہ السلام کو قتل کیا شفاعت اونکی نانا کی روز قیامت مین اور شواہد النبوۃ مین لکہا کہ صحیح اور ثابت ہوا ہی کہ جناب امام حسینؑ کی قاتلین سی کوئی نہین بچا کہ موت سی پہلی گرفتار بلا نہین ہوا اور صواعق مین زہری روایت ہی کہ جتنی اس خون ناحق مین شریک تہی گرفتار عذاب ہوئی یا قتل ہوئی یا اندہی ہوگئی یا منہ کالا ہوگیا یا حکومت اور سلطنت اونکی تہوڑی دنون مین خاک مین ملی

ذکر اولاد امام عالی مقام علیہ التحیۃ والسلام کا

اکثر علمای اخبار لکہتی ہین کہ جناب امام حسینؑ کی چہہ اولاد تہی چار بیٹی اور دو بیٹیان تہین خواجہ محمد پارسا نی اپنی تحقیقات مین اسی کو اختیار کیا ہی اور ثابت ہوا ہی کہ آپ کی صاحبزادون مین تین کا نام علی تہا پہلی صاحبزادے سب سی بڑے جناب امام زین العابدین علی بن الحسین تہی کہ اونکو بعضی علی اکبر اور بعضی علی اوسط اور اکثر علی اصغر لکہتے ہین والدہ اونکی شہربانو بیٹی یزدجرد بن شہریار بادشاہ ایران کی بیٹی تہین اسماء الرجال مشکوۃ مین لکہا ہی کہ ولادت آپ کی بقول اصح سنہ ۳۸ اڑتیس ہجری مین جناب امیرؑ کی حیات مین ہوئی اسی سی آپ کا نام علی اصغر ہوا اور وفات آپکی بقول راجح سنہ ۹۴ چورانوی ہجری مین واقع ہوئی اور معرکۂ کربلا مین بیماری کی سبب سی جہاد سی معذور رہی اور تمام اہلبیت کی ساتھ اسیر ہوئی روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ شمر لعین نی چاہا تہا کہ آپ کو بہی شہید کرنے لیکن ابن سعد کی منت اور ملامت سی اور حمید بن مسلم کی فہمایش سی باز رہا آپ جناب امام حسینؑ کی خلیفہ اور حامل اسرار اور ائمہ اہلبیت سی چوتہی امام تہی اور نسل جناب امام حسینؑ کی فقط آپ ہی کی اولاد سی باقی رہی دوسری حضرت علی اکبر کہ بعضے اونہین علی اوسط جانتی ہین وہ ہمشکل جناب سید المرسلینؐ تہی اٹھارہ برس کا سن تہا کہ معرکۂ کربلا مین کمال شجاعت سی جہاد فرمایا اور بہت اشقیا کو تہ تیغ کیا آخر شہید ہوئی والدہ اونکی لیلی دختر ابی مرہ قبیلہ ثقیف سی تہین تیسری حضرت عبداللہ کہ علی اصغر مشہور ہین شیر خوار تہی والدہ اون کی رباب بنت امرء القیس بن عدی قبیلۂ سعد سی تہین وہ معرکۂ کربلا مین پیاس سی تڑپتی تہی جناب سید الشہدا

باہر لائی اور اشقیا کو اون کا حال دکھایا کہ شاید رحم کریں اور پانی دیں ایک لعین نی تیر ایسا گلی
کی پار ہوگیا آب پیکان حلق مین پہنچتی ہی زلال شہادت نوش کیا چہوٹی حضرت صغر کا اونکی مان قبیلہ
قضاعہ سی تہین چار برس کا سن تہا کہ جناب امام کی حیات مین وفات پائی اور صاحبزادیون مین
آپ کی بڑی صاحبزادی کا نام فاطمہ تہا والدہ اون کی ام اسحق طلحہ بن عبید اللہ تیمی کی بیٹی تہین
کہ عشرہ مبشرہ سی ہین جناب امام نی اونکی شادی حضرت حسن مثنی جناب امام حسن کی صاحبزادی
سی کی تہی چنانچہ جناب امام حسن کی اولاد کی ذکر مین مذکور ہوا اور چہوٹی صاحبزادیکا نام حضرت
سکینہ تہا وہ رباب کی بیٹی اور حضرت عبد اللہ شہید کی حقیقی بہن تہین جناب امام اونسی اور اونکی
والدہ سی نہایت محبت رکہتی تہی اون کا مصعب بن زبیر سے بیاہ ہوا نہایت جمیلہ فصیحہ بلیغہ تہین
جب مصعب کو کوفیون نی شہید کیا حضرت سکینہ کوفی مین گئین اہل کوفہ استقبال کو نکلی اونہون
نی فرمایا برا ہو تمہارا ای کوفی والو تمنی مجہی بچپن مین یتیم کیا اور جوانی مین بیوہ کیا تاریخ ابن
خلکان مین لکہا ہی کہ وفات اونکی مدینی مین پنجشنبی کی دن پانچوین ربیع الاول کی سنہ ایکسو سترہ
ہجری مین ہوئی اور بحار الانوار مشکوۃ مین ذخائر العقبی نی لکہا کہ امام حسین کی نو اولاد تہی چہ بیٹی
اور تین بیٹیان اور منازل اثنا عشریہ مین تفصیل اون صاحبزادیون کی یون مذکور ہی حضرت علی اکبر اور حضرت
علی اوسط مشہور بہ جناب امام زین العابدین اور حضرت علی اصغر اور حضرت عبد اللہ اور حضرت
جعفر اور حضرت محمد اور تاریخ معالم سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی محمد کی عوض عمر ذکر کیا ہی اور اس
قول سی معلوم ہوتا ہی کہ علی اصغر اور ہی صاحبزادی تہی اور عبد اللہ شہید معرکہ کربلا اور ہی تہی اور عمر
بن حسین کا ذکر اخبار الاحزان و ذخیرہ مین سید شریف مرتضی سی یون نقل کیا ہی کہ اون کا سن تقریبا
گیارہ برس کا تہا جب اسیر ہوکر دمشق مین گئی ایک روز یزید نی اونسی کہا کہ میری بیٹی خالد سی
کہتا ہی تم اس سن پر کشتی لڑو گی اونہون نی فرمایا کہ کشتی نہ لڑون گا لیکن ایک چہری مجہی دی اور
ایک اوسی پہر دیکہ کیا کرتا ہون یزید پلید نی یہ شعر پڑہا شِنْشِنَۃٌ اَعْرِفُہَا مِنْ اَخْزَمٍ +
هَلْ تُولِدُ الْحَيَّةُ اِلَّا الْحَيَّة + یعنی خصلت اور جبلت ہی کہ جانتا ہون مین اخزم کی
نہین پیدا ہوتا ہی سانپ سی مگر سانپ اور قول ثانی پر تیسری صاحبزادی جناب امام کی
رقیہ تہین اور بعضی فاطمہ صغری کہتی ہین بعضون نی لکہا ہی کہ رقیہ نی شام مین اپنی پدر بزرگوار
کو خواب مین دیکہا اوسی شب کی بعد دن کو اون کی وفات ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ

ذکر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا

امام ابو حنیفہ عابد اور زاہد اور عارف اور خائف تہی ریاضت و مجاہدہ و خلوت و مشاہدہ
انکا خارج از بیان ہی احوال عبادت کا تو یہ ہی کہ حماد بن ابی سلیمان کہتی ہین کہ تمام رات عبادت

مین صرف کرتی تہی روایت ہی کہ اول نصف شب جاگتی تہی ایکدفعہ مدینہ مین تشریف لیجاتی تہی
ایک آدمی نی کہا کہ یہ شخص تمام رات عبادت کرتا ہی بعد اسکی ہمیشہ تمام رات عبادت کیا کرتی تہی اور
فرماتی تہی کہ مین اللہ تعالی سی شرماتا ہون کہ لوگ میری وہ توصیف کرین جو مجہہ مین نہو اور احوال زہد یہ تہا
کہ روایت ہی ربیع ابن عاصم سی کہ بلایا میری تئین یزید بن عمر بن ہبیرہ نی پس بہا مین ابو حنیفہ کو لیگیا پس یزید
بن ہبیرہ اونکو بیت المال سونپنی لگی ابو حنیفہ نی انکار کیا اوسنی بیس چابک مارے پس نظر کرو کہ کس طرح
ولایت سی بہاگی اور عذاب کی متحمل ہوئی چند اصحاب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نی دیکہا
چنانچہ انس بن مالک و جابر بن عبد اللہ بن اوفی و واثلہ بن اسقع سی نقل ہی کہ عبد اللہ بن مبارک کی روبرو
کسینی ابو حنیفہ کو بدی سی یاد کیا ابن مبارک نی کہا کہ تم ذکر کرتے ہو ایسی شخص کا کہ تمام دنیا اوسکے
طرف متوجہ ہی اور وہ دنیا سی بہاگتا ہی امام ابو حنیفہ جب روضہ مقدس مطہر جناب رسول
کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے حاضر ہوئی کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
جواب سی مشرف ہوئی وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ محمد بن شجاع سی روایت
ہی کہ امیر المومنین ابو جعفر عباسی نی دس ہزار درہم ابو حنیفہ کو بہیجی اون کو لیکر اپنی بیٹے
سی کہا کہ ان درہمون کو رکہ چہوڑ جب مین مر جاؤن تو یہ روپی پہیر خلیفہ کو دیکر کہیو کہ یہ تمہاری
ودیعت تہی جو ابو حنیفہ کی پاس چہوڑی تہی روایت ہی کہ اونکو خلیفہ نی ولایت قضا دینیکی واسطے
بلایا فرمایا کہ مین لائق قضا کی نہین ہون پوچہا کس واسطی کہا کہ یہ بات میری اگر سچ ہی تو مین قضا
کی صلاحیت نہین رکہتا اور سچ نہین ہی تو جہوٹا ہی قاضی ہونیکی لائق نہین ہی شریک نخعی سے
روایت ہی کہ ابو حنیفہ اکثر ساکت تہی بہت کم سخن تہی دائم اندیشہ کرتے

ذکر حضرت امام شافعی رحمت اللہ علیہ کی فضیلت کا

ذکر عبادت اونکی کا یہ تہا کہ رات کو تین حصی کرتی تہی ایک ثلث مین علم کی تکرار کرتی تہی اور ایک ثلث مین
نماز پڑہتے تہی اور ایک ثلث مین آرام کرتے تہی ربیع سی روایت ہی کہ حضرت امام شافعی رمضان مین
ساٹہ قرآن کا ختم کرتے تہی یہ سب نماز مین پڑہتے تہی حسین کرابیسی سی روایت ہی کہ مین کئی رات امام
شافعی کے ساتہ رہا تقریبا ثلث شب کی نماز پڑہتی تہی پچاس آیتین کبہی سو آیتین پڑہتی تہی جب پڑہتی آیات
رحمت کو تو سوال کرتی تہی اللہ تعالی سی رحمت کا واسطی اپنی اور سب مسلمانون کی اور جب گذرتی تہی آیات
عذاب پر تو نجات چاہتی تہی واسطی اپنی اور جمیع مومنین کی گویا رجا اور خوف اونکی ذات شریف مین
جمع تہا اور فرمایا ہی امام شافعی نی کہ دس برس کی عمر سی مین سیر ہو کر نہین کہایا اسواسطی کہ سیری
بدن کو ثقیل کرتی ہی اور دلکو سخت کرتی ہی اور سمجہ بوجہ کو زائل کرتی ہی اور نیند کو بڑہاتی ہے
اور عبادت سی باز رکہتی ہی بعض غور کیا چاہی سیری کی آفتون کی حکمت بیان کرین اور کوشش

عبادت نہین کہ جسکی واسطی سیری کو چہوڑا اور سرزنش کی کا تقلیل طعام ہی آور فرمایا امام شافعی نے
کہ نہین قسم کہائی مینی کبہی نہ سچی نہ جہوٹی پس نظر کرنا چاہیی طرف حرمت اور توقیر کرنی اون کی
نام خدا کے تئین اور یہ دلیل ہی اوپر کمال اونکی جلال الٰہی پر کسی نے سوال کیا حضرت امام
شافعی سے ایک مسئلہ کا پس سکوت کیا اوس شخص نی پوچہا کسواسطی جواب نہین فرماتی کہا کہ مین
سوچتا ہون کہ فضیلت میری سکوت مین ہی یا جواب مین اس بات پر غور کرنا چاہیی کہ کسقدر جہد
پر محافظت زبان کی کرتے تہی اور کلام اور سکوت اون کا نہ تہا مگر واسطی حاصل کرنے فضیلت کے
اور طلب ثواب کی امام شافعی سے روایت ہی کہ ایک حکیم نے دوسری حکیم کو لکہا کہ تجہکو علم ملا
تو مت آلودہ کر اس علم کو گناہون کی ظلمت سے نہین تو ناتی رہیگا بیچ صراط کی تاریکی مین جسوقت
سی آور اہل علم اپنی علم کی نور سی گذر جاینگی حشر سی فرمایا ہی امام شافعی نے جو کوئی دعوی
حب دنیا کا اور حب خالق کا ایک دل مین رکہی وہ جہوٹا ہی حمیدہ سی روایت ہی کہ امام شافعی
نی بعضی والیان ملک کی ساتہ مین کسطرف یمین و برکت حرکت کی تہی وہان سی دس ہزار درم لیکر
مکے مین تشریف لائی اور مکے سے باہر خیمہ استادہ کیا شام تک وہ سب درہم دیکر مجروحان اعلاسر
کی قلوب کا مرہم کیا ایکبار حمام مین تشریف لیگئی تمام کو مال کثیر اور تشریف دلمیی ایک روز بسبب
سواری آپکی ہاتہ سی چابک زمین پر گرا ایک شخص نی فورا اوٹہا کر آپ کو دیا اوسکو پچاس دینار کا
انعام کیا سخاوت اونکی بیان سی باہر ہی یہ سخاوت اون کی زہد پر دلیل ظاہر ہی اسواسطی کہ محب
دنیا امساک کرتا ہی اور زاہد پاک باز دنیا کی تفریق سی اپنی دل کو پاک کرتا ہی دنیا جسکی نظر مین
حقیر ہی وہی فی الحقیقت زاہد کبیر ہی اور شدت خوف خدا اس درجہ پر تہی کہ سفیان ابن عیینہ نی ایک
حدیث خوف کی پڑہی حضرت امام شافعی کو غش آیا لوگون نی سفیان سی عرض کی کہ وقت حدیث کی
محمد ابن ادریس کی جان قبض کی فرمایا اگر سچ ہی تو افضل زمانہ مرا عبد اللہ بن محمد سی روایت ہی کہ مین بغداد
مین نہر کی کنارے وضو کرتا تہا اور امام شافعی عراق سی آتی تہی فرمایا کہ ایک غلام نیک کر وضو نیا نیکی کریگا
اللہ ساتہ تیری دنیا و عقبی مین جلد وضو کرکے آپ کی پیچہی گیا تب اونہون نی ملتفت ہو کر فرمایا آیا کچہ حاجت
ہی مینی عرض کی سکہا تو مجہکو وہ علم جو اللہ نی تجہکو سکہلایا ہی فرمایا جان تو جو کوئی سچ بولی کا نجات پاویگا
جو اپنی دین پر ڈریگا وہ ہلاکت سی سلامت رہیگا اور جسمین تین خصلتین ہونگی اوسکا دین کامل ہوگا
ایک یہ جو دوسرے کو امر نیک کرے اور آپ بہی عمل کرے دوسرے جو کار بد سی نہی کری اور آپ بہی باز رہی
تیسرے یہ جو حدود اللہ کی حفاظت کری یعنی جو اللہ نی حدین شرع مین باندہی ہین اون سی تجاوز نہ کری
اور جو دنیا سی زاہد رہا اور عاقبت مین راغب رہا اور اللہ سی سچا رہا تو وہ نجات پاوی گا کسی نے
امام شافعی سی پوچہا کہ ریا کیا ہی فرمایا کہ ریا ایک فتنہ ہی کہ ہوای نفس نی علما کی دلون پر اوسکو